فیضانِ سنّت جلد 3 کا ایک باب



فیضانِ نماز

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

یاد داشت

دورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عِلْم میں ترقّی ہوگی۔

عُنوان	صَفحہ	عُنوان	صَفحہ

عُنْوان	صَفْحہ	عُنْوان	صَفْحہ

نمازمومن کی مِعْراج ہے۔(مرقات ج ۱ ص ۵۵)

پڑھتے رہو نَماز تو چِہرے پہ نُور ہے
پڑھتا نہیں نَماز وہ جنّت سے دُور ہے



فیضانِ نماز

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نام کتاب : **فیضانِ نماز**

مؤلّف : شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پہلی بار : محرم الحرام ۱۴۴۱ھ، ستمبر 2019ء

تعداد : 100000 (ایک لاکھ)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی بعض شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 92 312 4968726
03	فیصل آباد: امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	فون: 05827-437212
05	حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ، مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441616
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ فوارہ چوک	فون: 0333-6261212 053-3512226

مُختصر فہرست

تفصیلی فہرست صفحہ 569 تا 591 پر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

پیارے اَحمد رضا'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 12 نِیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ. مُسلمان کی نِیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(مُعجَم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول:

﴿١﴾ اَعْمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تَعَوُّذ و ﴿4﴾ تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا (اِسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عَمَل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ''اللہ پاک'' کا ذاتی یا صِفاتی نام پاک آئے گا وہاں ''پاک'' یا ''کریم'' وغیرہ کلماتِ ثَنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ''سرکار صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مُبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دلاؤں گا ﴿11﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوگا وہ ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا ﴿12﴾ اِس کتاب میں دیئے ہوئے طریقے کے مُطابِق اِس کتاب سے دَرس دُوں گا۔



نَماز پڑھنے کے ثوابات





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَماز پڑھنے کے ثَوابات

مولائے کریم! جو کوئی ''**نماز پڑھنے کے ثوابات**'' کے78صَفحات پڑھ یا سُن لے اُسے مکّے مدینے میں خوب نَمازیں پڑھنے اور جنّتُ الْفِردَوس میں بے حساب داخِلے کی سعادت عِنایت فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **نماز** کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔''

(نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً 20 ہزار نَمازیں ادا فرمائیں

شبِ مِعراج پانچوں نَمازیں فَرض ہونے کے بعد ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حَیاتِ ظاہِری (یعنی دُنیوی زِندگی) کے گیارہ سال چھ ماہ میں تقریباً **20 ہزار نَمازیں ادا فرمائیں**[1]، تقریباً 500 **جُمعے** ادا کئے[2] اور **عید** کی 9 نَمازیں پڑھیں۔[3] قُراٰنِ کریم میں **نَماز** کا ذِکر سینکڑوں جگہ آیا ہے۔

[1]: ماخوذ از دُرِّ مختار ج۲ ص۶ وغیرہ [2]: مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۳۴۶ [3]: مُلَخّص از سیرتِ مصطفٰے ص۲۴۹

اے خُوش نصیب عاشِقانِ نَماز! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نَمازِ پنج گانہ (یعنی پانچ وَقت کی نَمازیں) **اللہ** پاک کی وہ نِعمتِ عُظمٰی ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ (فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۴۳)

نماز کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان عاقِل بالغ مَرد و عورت پر روزانہ **پانچ وقت کی نَماز فَرض ہے**۔ اس کی فَرضِیَّت (یعنی فَرض ہونے) کا اِنکار **کُفر** ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک **نَماز** تَرک کرے وہ فاسِق سخت گناہ گار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔

جنَّت اے بے نَمازیو! کس طرح پاؤ گے؟
ناراض رب ہوا تو جہنَّم میں جاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نماز ہمارے لئے انعام ہے

صد کروڑ افسوس! آج اکثر مسلمانوں کو **نَماز** کی بِالکُل پَروا نہیں رہی، ہماری مسجِدیں نَمازیوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ **اللہ** پاک نے **نَماز** فرض کرکے ہم پر یقیناً اِحسانِ عظیم فرمایا ہے، ہم تھوڑی سی کوشش کریں، **نَماز** پڑھیں تو **اللہ** کریم ہمیں بہُت سارا اَجْر و ثَواب عِنایت فرماتا ہے۔

فرض نماز کے سات حُرُوف کی نسبت سے نماز کے بارے میں 7 آیات

﴿۱﴾ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت 9، 10، 11 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَۘ(۹) اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَۙ(۱۰) الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۱۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارِث ہیں کہ فِردَوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿۲﴾ اللہ پاک نے قرانِ کریم میں جا بجا نَماز کی تاکید فرمائی ہے، پارہ 16 سُوْرَۃُ طٰـٰهٰ آیت 14 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ(۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نَماز قائم رکھ۔

﴿۳﴾ اور اللہ کریم پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء آیت 103 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک نَماز مسلمانوں پر وَقْت باندھا ہوا فرض ہے۔

﴿۴﴾ اللہ پاک پارہ 12 سُوْرَۃُ هُوْد آیت 114 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ(۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نَماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

﴿۵﴾ ربِّ غفور پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت 56 میں فرماتا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ(۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نَماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس اُمّید پر کہ تم پر رَحْم ہو۔

﴿۶﴾ پاک پروَرْدَگار پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْكَبُوْت آیت 45 میں فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

﴿۷﴾ اللہ ربُّ العِزّت نے پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج آیت 34 اور 35 میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ؕ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی مُحافظت کرتے ہیں، یہ ہیں جن کا باغوں میں اِعزاز ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نماز کے مختلف 25 فضائل

❁ اللہ پاک کی خُوش نودی کا سَبَب نماز ہے[1] ❁ مَکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے[2] ❁ اَنْبِیائے کِرام علیہمُ السَّلام کی سنّت نماز ہے[3] ❁ نماز اندھیری قَبْر کا چَراغ ہے[4] ❁ نماز عذابِ قَبْر سے بچاتی ہے[5] ❁ نماز قِیامت کی دھوپ میں سایہ ہے[6] ❁ نماز پُلْ صِراط کے لیے آسانی ہے[7] ❁ نماز نُور ہے[8] ❁ نماز جنّت کی کُنجی ہے[9] ❁ نماز جہنّم کے عذاب سے بچاتی ہے ❁ نماز سے رَحمت نازِل ہوتی ہے ❁ اللہ پاک بروزِ قِیامت نمازی سے راضی ہوگا ❁ نماز دین کا سُتُون ہے[10] ❁ نماز سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں[11] ❁ نماز دُعاؤں کی قَبولیّت کا سَبَب ہے[12] ❁ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے ❁ نماز سے بَدَن کو راحت مِلتی ہے ❁ نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے ❁ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے ❁ نماز شیطان کو ناپسند ہے[13] ❁ نماز قَبْر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے[14] ❁ نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنا دیتی ہے[15] ❁ نماز مومن کی مِعْراج ہے[16]

[1]: تنبیہ الغافلین ص۱۵۰۔ [2]: سننِ کبری للنسائی ج۵ ص۲۸۰ حدیث۸۸۸۸۔ [3] تا [4]: تنبیہ الغافلین ص۱۵۱۔ [5]: الزواجِر ج۱ ص۲۹۵۔ [6] تا [7]: تنبیہ الغافلین ص۱۵۱۔ [8]: مسلم ص۱۴۰ حدیث۲۲۳۔ [9]: مسند امام احمد ج۵ ص۱۰۳ حدیث ۱۴۶۶۸۔ [10]: شعب الایمان ج۳ ص۳۹ حدیث ۲۸۰۷۔ [11]: معجم کبیر ج۶ ص۲۵۰ حدیث۶۱۲۵۔ [12] تا [15]: تنبیہ الغافلین ص۱۵۱۔ [16]: مرقاۃ المفاتیح ج۱ ص۱۱۶۔

❁ نَماز کا وَقْت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے[1] ❁ نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قِیامت اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

چور نے جب نَماز پڑھی (حکایت)

حضرتِ سیِّدَتُنا رابِعہ بَصریہ عَدَوِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا کے گھر رات کے وَقْت ایک چور داخل ہوا، اُس نے ہر طرف تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چور ہو تو خالی نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی شے نہیں ملی۔ فرمایا: "اے غریب! اِس لوٹے سے وُضو کر کے کمرے میں داخِل ہوجا اور دو رَکْعت نَماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔" اُس نے وُضو کیا اور جب نَماز کے لیے کھڑا ہوا تو حضرتِ سیِّدَتنا رابِعہ عَدَوِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا نے دُعا کی: "اے میرے پیارے پیارے اللہ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اِس کو کچھ نہ مِلا، اب میں نے اِسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اِسے اپنے فَضْل و کرم سے محروم نہ کرنا۔" اس چور کو عِبادت کی ایسی لَذَّت نصیب ہوئی کہ رات کے آخری حصّے تک وہ نَماز میں مَشْغول رہا۔ سَحَری کے وَقْت آپ اس کے پاس تشریف لے گئیں تو وہ حالتِ سَجْدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا: "اے نَفْس! جب میرا ربِّ کریم مجھ سے پوچھے گا میری نافرمانیاں کرتے ہوئے تجھے حیا نہ آئی! تُو اگرچہ میری مَخلوق سے گُناہ چُھپاتا رہا، مگر اب گُناہوں کی گَٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے! اے نَفْس! اگر ربُّ العِزّت مجھے عِتاب (یعنی مَلامت) کرے گا اور اپنی بارگاہِ رَحْمت سے دُور کر دے گا تو میں کیا کروں گا؟" جب وہ فارِغ ہوگیا تو آپ نے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گُزری؟ بولا: "میں عاجزی و اِنکساری کے ساتھ اپنے ربِّ باری کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرا ٹیڑھا پَن دُرُست کر دیا، میری مَعْذِرَت قَبول فرمالی اور میرے گُناہ بَخْش دیئے اور مجھے میرے مَقْصَد تک پَہُنچا دیا۔" پھر وہ شخص چِہرے پر حیرانی و پریشانی کے آثار

[1]: تنبيه الغافلين ص ۱۵۱

لیے چلا گیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا رابِعہ بَصریہ رَحْمَةُ اللهِ علیہا نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر عَرض کی: اے میرے پیارے پیارے اللہ! یہ شَخْص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تو نے اِسے قبول کرلیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، کیا تو نے مجھے بھی قَبول فرمالیا ہے؟ اچانک آپ نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سنی: اے رابِعہ! ہم نے اسے تیری ہی وجہ سے قَبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنی نزدیکی عِنایت فرمائی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص۳۰۶ ملخصاً) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللهُ علٰی محمَّد

اوقاتِ نَماز کا دھیان رکھنے کی فضیلت

حُضُور تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ”اگر بندہ وَقْت میں نَماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذِمّۂ کرم پر عَہْد ہے کہ اُسے عذاب نہ دُوں اور بے حساب جنّت میں داخِل کروں۔“ (الفردوس بما ثور الخِطاب ج۳ ص۱۷۱ حدیث ٤٤٥٥)

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدا رضی اللہ عنہ نے اَحباب (یعنی دوستوں) سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں ضَرور قسم کھاؤں گا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی مَعْبُود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں سب بندوں سے زِیادہ عَظَمت والے لوگ وہ ہیں جو رات دن سورج اور چاند کا دِھیان رکھتے ہیں۔ اَحباب نے عرض کیا: اے ابودَردا! کیا اِس سے مُؤَذِّن مُراد ہیں؟ فرمایا: ”بلکہ جو بھی مسلمان نَماز کے وَقْت کا خیال رکھتا ہے۔“ (کتاب الثقات ج٤ ص٣٣٠ حديث ٤٧٩٩)

...تو نَماز نہیں ہوتی!

اے عاشِقانِ رسول! ابھی آپ نے نَمازوں کے اوقات کا خیال رکھنے کی فضیلت سُنی، ہر ایک کو نمازوں کے وَقتوں کا خیال رکھنا ضَروری ہے۔ بعض نَمازی اِس کی بالکُل پَروا نہیں کرتے، یہاں تک کہ سورج طُلُوع ہو جاتا، فَجْر کا وَقْت نِکل جاتا ہے پھر بھی نَمازِ فَجْر ادا کر رہے ہوتے ہیں! حالانکہ نَمازِ فَجْر کا سلام پھیرنے سے قَبْل اگر سورج کی ایک کِرن بھی نِکل آئے تو نَماز نہیں ہوتی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''وَقْت پہچاننا (یعنی نَماز، روزے وغیرہ کے اوقات کی معلومات رکھنا) تو ہر مسلمان پر فَرضِ عَین (یعنی ہر عاقِل و بالِغ مسلمان پر ضَروری) ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۵۶۹)

اب اَوقات کی معلومات زِیادہ مُشکل نہیں رہی

اے عاشقانِ رسول! آج کل تَرَقّی کا دَور ہے، اب اَوقات کی مَعلومات زیادہ مُشکِل نہیں رہی، وَقْت معلوم کرنے کے لیے گھڑیاں موجود ہیں۔ پہلے لوگ سورج، چاند اور ستارے دیکھ کر وَقْت مَعلوم کرتے تھے۔ اب بھی اِنہیں ذرائع سے معلوم کر کے توَقیت (تَو۔قِیْت) دان عُلما ہماری سَہولت کے لیے اَوقاتِ نَماز وسَحَر و اِفْطار کا نَقْشَہ تیار کرتے ہیں اور عُمُوماً ہماری مَساجِد میں یہ نَقْشے آویزاں بھی ہوتے ہیں۔[1]

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے زیرِ اِہتمام ''مجلسِ توَقیت'' گزشتہ کئی سالوں سے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیق کے مُطابِق دنیا بھر کے مسلمانوں کی دُرُست اَوقاتِ نَماز وسَمتِ قبلہ سے متعلِّق رہنمائی کیلئے کوشاں ہے۔ (تادمِ تحریر) پاکستان کے درجنوں بڑے شہروں کے نِظامُ الْاَوقات (Time table) شائع ہو چکے جو ''مکتبۃُ المدینہ'' کی متعلّقہ شاخوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مزید ملک و بیرونِ ملک کے کثیر شہروں کے ''نظامُ الاوقات'' کی اِشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اِن نِظامُ الْاَوقات میں شہروں کے پھیلاؤ اور بُلند عمارات کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ آیندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شَرعی اِحتِیاط کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہر سال اوقاتِ نَماز میں کچھ فرق آجاتا ہے جو ہر چوتھے سال تقریباً دُرُست ہو جاتا ہے لہٰذا مزید درستی کیلئے آیندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شَرعی اِحتِیاط کے ساتھ شامل کیا گیا نیز مجلس کے تحت تیار ہونے والی مختلف موبائل ایپلیکیشنز، آن لائن نظامُ الاوقات کے علاوہ اوقاتُ الصَّلٰوۃ سافٹ ویئر کے ذَرِیعے بھی دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کیلئے نظامُ الاوقات وسَمتِ قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

زمین سے دینار نکالنے والا نمازی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن فَضْل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب اِصْرار کر کے اپنے ایک رُومی دوست سے اسلام لانے کا سَبَب پوچھا تو اُس نے بیان کیا: ہمارے ملک پر مسلمانوں کا لشکر حَملہ آور ہوا، جنگ ہوئی، کچھ لوگ ہمارے قَتْل ہوئے اور کچھ اُن کے۔ میں نے اکیلے دس مسلمانوں کو قیدی بنالیا۔ مُلکِ رُوم میں میرا بہُت بڑا گھر تھا، میں نے ان سب کو اپنے خادِمین کے سپرد کر دیا۔ اُنہوں نے ان کو بیڑیوں (Chains) میں جکڑ کر خَچَّروں (Mules) پر سامان لادنے کے کام پر لگا دیا۔ ایک دن میں نے ان قیدیوں پر مقرَّر ایک خادِم کو دیکھا کہ اُس نے ایک قیدی سے کچھ لیا اور اُس کو نَماز پڑھنے کے لیے چھوڑ دیا، میں نے اس خادِم کو پکڑ کر مارا اور پوچھا: بتاؤ! تم اِس قیدی سے کیا لیتے ہو؟ تو اُس نے بتایا: یہ ہر نَماز کے وَقْت مجھے ایک دینار (یعنی سونے کا سِکّہ) دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا اُس کے پاس دینار ہیں؟ تو اُس نے بتایا: نہیں، مگر جب یہ نَماز سے فارِغ ہوتا ہے تو اپنا ہاتھ زمین پر مارتا ہے اور اس سے ایک دینار نکال کر مجھے دے دیتا ہے! (خادِم کا بیان سُن کر) مجھے شوق ہوا کہ میں اس کی حَقیقَت جانوں۔ لِہٰذا جب دوسرا دن ہوا تو میں اُس خادِم کا یونیفارم پہن کر اُس کی جگہ کھڑا ہوگیا۔ جب ظُہر کا وَقْت ہوا تو اُس نے مجھے اِشارہ کیا کہ مجھے نَماز پڑھنے دے تو میں تجھے ایک دینار دوں گا۔ میں نے کہا: میں دو دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں نے اسے کھول دیا، اس نے نَماز پڑھی۔ جب فارِغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور وہاں سے نئے دو دینار نکال کر مجھے دے دیئے۔ جب عَصْر کا وَقْت ہوا تو اس نے مجھے پہلی مرتبہ کی طرح اِشارہ کیا۔ میں نے اسے اشارہ کیا کہ میں پانچ دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے مان لیا۔ پھر جب مَغْرِب کا وَقْت ہوا تو حسبِ معمول مجھے اشارہ کیا تو میں نے کہا: میں دس دینار سے کم نہیں لوں گا۔ اس نے میری بات مان لی۔ اور جب نَماز سے فارِغ ہوا تو زمین سے دس دینار نکال کر مجھے دے دیئے اور پھر جب عِشا کی نَماز کا وَقْت ہوا تو حسبِ عادت اس نے مجھے اِشارہ کیا،

میں نے کہا: میں بیس دینار سے کم نہیں لوں گا۔ پھر بھی اس نے میری بات تسلیم کر لی اور **نماز** سے فَراغت پا کر اس نے زمین سے بیس دینار نکالے اور مجھے تھما کر کہنے لگا: جو مانگنا ہے مانگو! میرا مولیٰ بَہُت غَنی و کریم ہے، میں اُس سے جو مانگوں گا وہ عطا کرے گا۔ اُس کا یہ مُعامَلہ دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ولیُّ اللہ ہے، مجھ پر اس کا رُعب طاری ہو گیا اور میں نے اس کو زَنجیروں سے آزاد کر دیا اور وہ رات میں نے رو کر گزاری۔

جب صُبح ہوئی تو میں نے اُسے بُلا کر اس کی تعظیم و تکریم کی، اسے اپنا پسندیدہ نیا لباس پہنایا اور اِختیار دیا کہ وہ چاہے تو ہمارے شہر میں عزّت والے مکان یا محَل میں رہے اور چاہے تو اپنے شہر چلا جائے۔ اُس نے اپنے شہر جانا پسند کیا۔ میں نے ایک خَچَّر منگوایا اور زادِ راہ (یعنی راستے کے اَخراجات) دے کر اسے خَچَّر پر خود سوار کیا۔ اس نے مجھے دُعا دی: ''اللہ پاک اپنے پسندیدہ دین پر تیرا خاتمہ فرمائے۔'' اُس کا یہ جُملہ مکمَّل نہ ہوا تھا کہ میرے دل میں دینِ اسلام کی مَحبَّت گھر کر گئی، پھر میں نے اپنے دس غلام اُس کے ہمراہ بھیجے۔ انہیں حُکم دیا کہ اِسے نہایت اِحترام کے ساتھ لے جاؤ۔ پھر اس کو ایک دوات (Ink-pot) اور کاغذ دیا اور ایک نشانی مقرّر کر لی کہ جب وہ بحفاظت تمام اپنے مقام پر پہنچ جائے تو وہ نشانی لکھ کر میری طرف بھیج دے۔ ہمارے اور اس کے شہر کے درمیان پانچ دن کا فاصلہ تھا۔ جب چھٹا دن آیا تو میرے خُدّام میرے پاس آئے، ان کے پاس رُقْعہ بھی تھا جس میں اس کا خط اور وہ عَلامت موجود تھی۔ میں نے اپنے غلاموں سے جلْدی پہنچنے کا سبب دَریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب ہم اس کے ساتھ یہاں سے نکلے تو ہم کسی تھکاوٹ اور مَشقّت کے بغیر گھڑی بھر میں وہاں پہنچ گئے، لیکن واپسی پر وُہی سَفر پانچ دنوں میں طے ہوا۔ ان کی یہ بات سنتے ہی میں نے پڑھا: **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ دِیْنَ الْاِسْلَامِ حَقٌّ** ۔

(ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مَعبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً حضرت محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) اللہ پاک کے رسول ہیں اور بے شک دینِ اسلام حق ہے) پھر میں رُوم سے نِکل کر مسلمانوں کے شَہر آ گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۷۹)

اللہ رَبُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غَیب سے حَسَن

بندہ بھی ہُوں تو کیسے بڑے کار ساز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اَرکانِ اسلام پانچ ہیں

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اِسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (١) اِس بات کی گواہی دینا کہ **اللہ** پاک کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور محمد صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اُس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور (٢) نَماز قائم کرنا (٣) زکوٰۃ دینا (٤) حج کرنا اور (٥) رَمَضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ج ١ ص ١٤ حدیث ٨)

دو حالتوں کے علاوہ نَماز مُعاف نہیں

اے عاشِقانِ رسول! کلمۂ اسلام کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رُکن **نَماز** ہے، یہ ہر عاقِل بالغ مسلمان مَرد و عورت پر فرضِ عَین (یعنی جس کا ادا کرنا ہر عاقِل و بالغ مسلمان پر ضروری[1]) ہے کہ دو صورتوں کے علاوہ کسی حال میں بھی مُعاف نہیں۔ ﴿١﴾ جُنُون یا بے ہوشی مُسَلسَل اتنی لمبی ہوجائے کہ چھ نَمازوں کا وَقْت گُزر جائے مگر ہوش نہ آئے تو یہ نَمازیں مُعاف ہوجائیں گی اور ان کی قضا بھی لازِم نہیں ﴿٢﴾ عورت کو حَیض یا نِفاس آجائے تو ایسی حالت میں **نَماز** معاف ہوجاتی ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ کسی حالت میں بھی **نَماز** مُعاف نہیں، بیماری اگرچہ کتنی ہی شدید ہو مگر **نَماز** مُعاف نہیں، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر **نَماز** پڑھے، اگر رُکوع وسجدہ نہ کرسکتا ہو تو سر کے اِشارے سے رُکوع وَسجدہ

[1]: جنّتی زیور ص ٢٠٩

کرے، اگر بیٹھ کر بھی **نَماز** نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اِشارے سے پڑھے، اگر لیٹ کر سر سے بھی اِشارہ نہ کرسکتا ہو تو اُس وَقْت بھی **نَماز** مُعاف نہیں ہوگی، اَلْبتَّہ وہ فِی الْحال **نَماز** نہ پڑھے جب تندرُست ہو جائے تو ان نَمازوں کی قضا پڑھے گا۔ ہاں، اگر چھ نَمازوں کا وَقْت اِسی حالت میں گزر جائے تو ان کی قضا ساقِط (یعنی مُعاف) ہو جائے گی۔ عین جنگ میں بھی مجاہِد **نَماز** پڑھے گا، اگر گھوڑے پر سُوار ہو اور اُترنے کی مُہلَت نہ ہو تو ممکن ہونے کی صورت میں گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اِشارے سے **نَماز** پڑھے گا، اِسی طرح گُھمسان کی لڑائی میں بھی ممکن ہونے کی صورت میں اِشارے سے رُکوع و سجدہ کر کے **نَماز** ادا کرے گا۔ قراٰنِ کریم میں جس قدر **نَماز** کے تاکیدی اَحکام اور **نَماز** چھوڑنے پر سَخْت وعیدیں آئی ہیں اتنی تاکید اور وعید کسی دوسری عبادت کے لیے نہیں آئی۔ **نَماز** کی فَرضیَّت کا اِنکار کرنے والا بلکہ اس کی فَرضیَّت میں شک کرنے والا بھی کافِر اور اسلام سے خارِج ہے اور جان بوجھ کر ایک وَقْت کی **نَماز** بھی چھوڑنے والا فاسِق، سَخْت گُناہ گار اور عذابِ نار کا حق دار ہے۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان جو نَمازی کہلاتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ ذرا انہیں بُخار یا دردِ سر ہوا تو **نَماز** چھوڑ دیتے ہیں، انہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ جب تک اشارے سے بھی **نَماز** پڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں، **نَماز** پڑھنی ہوگی ورنہ عذابِ نار کے حق دار ہوں گے۔ **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** ہم سب کو روزانہ پانچوں وَقْت باجماعت **نَماز** ادا کرنے کی سعادت عِنایت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے بارہا **نَماز** کی اَہَمِّیَّت پر زور دیا ہے اور ہماری ترغیب کیلئے بے شمار فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ چُنانچہ پڑھئے اور جُھومئے:

اُمّتِ مُصطفٰے سے موسیٰ علیہِ السّلام کی ہمدردی

شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: **اللہ** پاک نے میری اُمَّت پر **پچاس** (50) **نَمازیں** فَرض فرمائی تھیں۔ جب میں مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لَوٹ کر آیا تو مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) نے دَرْیافْت کیا کہ **اللہ** پاک نے آپ (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کی اُمَّت پر کیا فَرض کیا ہے؟ میں نے اُنہیں بتایا کہ **اللہ** پاک نے

مجھ پر پچاس **نمازیں** فرض کی ہیں۔تو آپ کہنے لگے: اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جایئے، آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اُمّت اِتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر **اللہ** پاک کے پاس گیا، اِن (یعنی 50) سے کچھ حصّہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر مُوسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا، تو اُنہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا۔ **اللہ** پاک نے فرمایا: اچّھا پانچ (5) ہیں اور پچاس (50) کے قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قَول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں مُوسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا۔ اُنہوں نے کہا: پھر **اللہ** پاک کے پاس لوٹ جایئے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اپنے ربّ سے شَرم محسوس ہونے لگی ہے۔

(ابن ماجہ ج۲ ص۱۶۶ حدیث ۱۳۹۹)

پانچ نمازیں پڑھیے پچاس کا ثواب کمائیے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر مِعْراج کی رات **پچاس نمازیں** فرض کی گئیں، پھر کم کی گئیں، یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں، پھر آواز دی گئی: اے محبوب (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **کے لیے اِن پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے**۔ (ترمذی ج۱ ص۲۵۴ حدیث ۲۱۳)

مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلام نے مدد فرمائی!

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام **نے اپنی وفاتِ ظاہری کے ڈھائی ہزار برس بعد اُمّتِ مصطفٰے کی یہ مدد فرمائی کہ شبِ مِعْراج میں پچاس نمازوں کے بجائے پانچ کرادیں۔** **اللہ** پاک جانتا تھا کہ نمازیں پانچ رہیں گی مگر پچاس مُقرّر فرما کر پھر دو پیاروں کے ذَرِیعے سے **پانچ** مُقرّر فرمائیں۔ یہاں دِلچسپ بات یہ ہے کہ جو لوگ شیطان کے وَسوَسوں میں آکر اِنتقال کر جانے والوں کی مَدَد اور تعاوُن کا انکار کر دیتے ہیں وہ بھی 50 نہیں پانچ نمازیں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ **پانچ نمازوں** کے تقرُّر (یعنی مقرّر (Fix) کیے جانے) میں یقینی طور پر غیرُ اللہ (یعنی **اللہ** کے سِوا) کی اور وہ بھی اِنتقال کے بعد کی جانے والی مدد شامل ہے۔

کھیلوں کا شوقین

اپنے آپ کو نمازوں کا پابند بنانے، شیطانی وَسْوَسوں سے بچانے اور ایمان کی حفاظت کی سوچ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے۔ آیئے! ایک ''مَدَنی بہار'' سُنتے ہیں: پنڈی گھیپ (ضلع اٹک، پنجاب) کے اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مُشک بار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں بھری زِندگی گزار رہے تھے۔ سارا دن کرکٹ کھیلنا اور گھنٹوں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر فلمیں ڈرامے دیکھنا ان کا محبوب مَشْغلہ تھا۔ مَعَاذَ اللّٰہ نماز پڑھنا تو دَرکنار کوئی نماز پڑھنے کا کہتا تو اس کی بات ماننے کی بجائے کبھی تو اُس پر بَرَس پڑتے۔ والدین کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتے اور بہن بھائیوں کے ساتھ بُرا سُلوک کیا کرتے۔ ان کے مَحلّے کے کچھ اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ تھے، وہ انفرادی کوشش کے ذریعے ان کو نماز پڑھنے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے مگر وہ ہر بار ٹال دیتے۔ پھر ایک اسلامی بھائی نے ان کا ذِہن بنایا کہ آپ کم از کم مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں ہی شرکت کرلیا کریں اس کی بَرَکت سے قرانِ کریم تو دُرست پڑھنا سیکھ جائیں گے۔ اسلامی بھائی کی بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ اپنے علاقے کی مسجِد میں مَدْرَسۃُ الْمدینہ (بالغان) میں پڑھنے لگے۔ وہاں کا ماحول انہیں اچھا لگنے لگا اور وہ باقاعِدگی سے آنے لگے۔ اللہ پاک کا ان پر فَضْل وکرم ہوا کہ انہوں نے مَدْرَسۃُ الْمدینہ (بالغان) کی برکت سے نمازیں پڑھنا شُروع کر دیں اور بے شُمار سنّتیں اور دینی مسائل سیکھنے کا موقع بھی ہاتھ آیا۔ کچھ ہی عرصہ گُزرنے کے بعدؤ ہی مَدَنی ماحول جس سے وہ دُور بھاگتے تھے، اسی کے ہوکر رہ گئے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زِندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صَبر و نَماز سے مدد چاہو

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کے ترجَمے والے قراٰن، ''کَنْزُ الْاِیْمان مع خَزائِنُ الْعِرفان'' صَفْحہ 17 پر پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 45 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور صَبر اور نَماز سے مدد چاہو، اور بے شک نَماز ضَرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جُھکتے ہیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس آیت کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اپنی حاجتوں میں صَبر اور نَماز سے مدد چاہو (مزید فرماتے ہیں:) اس آیت میں مُصیبت کے وَقْت نَماز کے ساتھ اِسْتِعانَت (یعنی مدد چاہنے) کی تعلیم بھی فرمائی، کیونکہ وہ عِبادتِ بَدَنِیَّہ ونَفسانِیَّہ کی جامع ہے اور اس میں قُربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم اَہم اُمور کے پیش آنے پر مَشغولِ نَماز ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مُومِنینِ صادِقین (یعنی سچے مسلمانوں) کے سوا اوروں پر نَماز گراں (یعنی بھاری) ہے۔ (خزائن العرفان ص ۱۷)

جب بارگاہِ رسالت میں بھوک کی حاضِری ہوتی

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس آیت مبارکہ کے تَحت لکھتے ہیں: یہاں ''صَلوٰۃ'' سے یا تو پَنْج گانہ (یعنی پانچ وَقت کی) نَماز مُراد ہے یا خاص نَماز۔ یعنی پَنْج گانہ نَمازوں کے ذَرِیعے مدد حاصِل کرنا، ہر مُصیبت کے وَقْت خاص نَمازوں سے، قَحط سالی میں نَمازِ اِسْتِسقا سے اور خاص مُصیبت کے وَقْت نَمازِ حاجَت وغیرہ سے۔ چونکہ نَماز انسان کو دنیا سے بے خبر کر کے اللہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر دیتی ہے اس لیے اِس کی بَرَکت سے دنیا کی مُشکلیں دل سے فراموش ہو (یعنی بُھلا دی) جاتی ہیں۔ ''(صاحِبِ) تفسیرِ عزیزی'' نے اس جگہ بیان فرمایا کہ نبیِّ کریم

صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر میں فاقہ ہوتا تھا اور رات میں کچھ مُلاحَظہ نہ فرماتے (یعنی کچھ نہ کھاتے) تھے اور بُھوک غَلَبہ کرتی تھی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں تشریف لا کر نَماز میں مَشْغول ہوتے تھے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ص۲۹۹ تا ۳۰۰)

بیٹے کی وفات کی خبر ملی (حکایت)

حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ عنہ فرزَند (یعنی بیٹے) کی وفات کی خبر سُن کر نَماز میں مَشْغول ہوگئے اور اس کو اِتنا دَراز (یعنی طویل) کیا کہ جب لوگ دَفْن کرکے لوٹے تب آپ فارِغ ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وَجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس فرزَند (یعنی بیٹے) سے بَہُت مَحبَّت تھی، میں اس کی جُدائی کا صَدْمہ بَرداشت نہ کرسکتا تھا، لٰہذا نَماز میں مَشْغول ہو کر اس صَدْمے سے بے خبر ہوگیا اور آپ نے یِہی آیت (وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ تَرْجَمۂ کنزُالایمان: اور صبر اور نَماز سے مدد چاہو) پڑھی۔ (تفسیر نعیمی ج۱ص۲۹۹ تا ۳۰۰)

جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر
آرام سے بٹھائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مسجد کی ہوا ایمان کی دُرُستی کے لئے فائدہ مند ہے

مُفتی احمد یار خان صاحِب ایک مَقام پر فرماتے ہیں: نَماز مُصیبتوں کا بہترین عِلاج اور رَحْمتیں حاصِل کرنے کا اعلیٰ ذَرِیعہ ہے، نَماز سے بَدَن کی صَفائی، لِباس کی پاکی، اَخلاقِ پاکیزہ، آخِرت کی اُلفت، دُنیا سے بے رَغْبتی، ربّ سے مَحبَّت حاصِل ہوتی ہے بشرطیکہ حُضُورِ قَلْب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ ادا ہو۔ جیسے کہ مختلف دواؤں میں مُختلف تاثیریں ہیں، ایسے ہی نَماز میں یہ تاثیر ہے کہ وہ بُرائیوں اور بدکاریوں سے بچاتی ہے اور جیسے کہ پہاڑوں کی ہوا تندرستی کے لیے مُفید ایسے ہی مسجِد کی ہوا ایمان کی دُرُستی کے لیے فائِدہ مند، نَماز میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ

اِنسان کے دھیان کو ہٹا دیتی ہے یعنی دنیا سے ایک دَم غافِل کر کے ربّ (پاک) کی طرف مُتوجِّہ کرتی ہے جس سے انسان دُنیوی غَم بُھول جاتا ہے اور فارغ ہو کر ایسا مَسْرور (یعنی خوش) ہوتا ہے کہ پھر قَلْب میں مُصِیبَت کا زِیادہ اِحساس نہیں ہوتا، دیکھو! مِصْری عورتوں نے جمالِ یوسُفی (یعنی حُسنِ یوسف) میں مَحْو (یعنی گُم) ہو کر اُنگلیاں کاٹ لیں اور انہیں بِالکل تَکلیف محسوس نہ ہوئی، بجائے ہائے! وائے! کرنے کے یہ کہتی رہیں کہ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ (۳۱) (تَرجَمۂ کَنْزُ الْاِیمان: یہ تو جِنْسِ بَشَر سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی مُعَزَّز فِرِشتہ۔[پ ۱۲، یوسف: ۳۱]) (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۷۸)

رَحْمت کے شامِیانوں میں خوشبو کے ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

نَزع میں جلوۂ مُصطفٰے کی لذّت

ربّ کی قسم! اگر نَزْع کی حالَت میں جَمالِ مُصْطَفائی نصیب ہو جائے تو اُس وَقْت بھی کوئی تَکلیف مَحسُوس نہ ہو بلکہ کَیفیَّت یہ ہو کہ جان تو نِکل رہی ہو اور زَبان پر یہ جاری ہو کہ مولیٰ! تمہارے خَدّوخال (یعنی شکل وصورت) پر قُربان! تمہارے بال کے قُربان! تمہاری چال کے صَدقے! تمہارے تَبَسُّم کے نِثار! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۷۸)

سَکرات میں گر رُوئے محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزہ دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

مُصیبت میں نَماز سے مدد چاہنے کی تین حِکایات

(۱) بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْحسن سَرِی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی خِدمتِ بابَرَکت میں آپ کی پڑوسن نے حاضِر ہو کر عَرض کی : اے ابُوالْحسن ! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم ! میرے بیٹے کی سفارش فرما دیجئے یا کسی کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ پڑوسن کی فَریاد سُن کر آپ کھڑے ہو کر خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ **نَماز** میں مَشْغول ہو گئے۔ جب کافی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: اے ابُوالْحسن ! جَلدی کیجئے ! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکِم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے ! آپ **نَماز** میں مَشْغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: ''اے **اللہ** پاک کی بندی ! میں تیرا مُعامَلہ ہی تو حل کر رہا ہوں۔'' ابھی یہ گُفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادِمہ آئی اور کہنے لگی: بی بی جی ! گھر چلئے ! آپ کا بیٹا گھر آ گیا ہے۔ یہ سُن کر وہ پڑوسن بہت خوش ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتی ہوئی وہاں سے رُخصت ہو گئی۔ (عیون الحکایات ص ۱٦٤ ملخصاً) (عیون الحکایات (اردو) ج ۱ ص ۲٦٦) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

قیدیو! چاہو بَراءَت، تم پڑھو دِل سے نَماز
دُور ہو جائے گی آفت، تم پڑھو دل سے نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۲) مُوسَلا دَھار بارِش ہوئی... کیسے ؟ (حکایت)

خادِمِ نبی حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ کے باغبان (یعنی مالی) نے ایک بار حاضِر ہو کر شَدید قَحط سالی (یعنی بارِشیں نہ ہونے) کی

شِکایَت کی۔ آپ نے وُضُو کیا اور **نَماز** پڑھی پھر فرمایا: اے باغبان! آسمان کی طَرَف دیکھ! کیا تجھے کچھ نظر آرہا ہے؟ اُس نے عَرض کی: حُضُور! مجھے تو آسمان میں کچھ بھی نَظر نہیں آرہا! آپ نے دوبارہ **نَماز** پڑھ کر یہی سُوال فرمایا اور باغبان نے وُہی جواب دیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار **نَماز** پڑھ کر وہی سُوال کیا تو باغبان نے جواب دیا: ایک پَرندے کے پَر کے برابر بدلی کا ٹکڑا نظر آرہا ہے۔ آپ **نَماز** و دُعا میں بَرابر مَشغول رہے یہاں تک کہ آسمان میں ہرطَرَف اَبْر (یعنی بادَل) چھا گیا اور **مُوسلا دھار بارش ہوئی**۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ نے باغبان کو حُکم دیا: گھوڑے پر سُوار ہو کر دیکھو کہ بارِش کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھا اور آکر کہا کہ یہ بارِش ''مُسَیَّرِین'' اور ''غَضبان'' کے محلوں سے آگے نہیں بڑھی۔ (کراماتِ صحابہ ص ۱۹۵) (طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۱۰) **اللہُ رَبُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَبرِ رَحمت جُھوم کر بَرسے گا ہوجائے گی دُور
قَحط سالی کی مُصیبت تُم پڑھو دِل سے نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳) چشمہ جاری ہوگیا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبہ بن نافِع فِہرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا لشکر افریقہ کے جِہادوں میں ایک بار کسی ایسے مَقام پر پہنچ گیا جہاں پانی کا دُور دُور تک نام و نِشان نہیں تھا، اور اسلامی لشکر شِدَّتِ پِیاس سے بے تاب ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُقْبہ بن نافِع فِہرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے **دو رَکعت نَماز** پڑھ کر دُعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے، ابھی دُعا خَتم بھی نہیں ہوئی تھی کہ آپ کا گھوڑا اپنے سُم (یعنی پاؤں) سے زمین کُریدنے لگا۔ آپ نے اُٹھ کر دیکھا تو مٹّی ہَٹ چکی تھی اور ایک پتّھر نظر آرہا تھا! آپ نے جیسے ہی پتّھر ہٹایا ایک دم اُس کے نیچے سے پانی کا چشمہ اُبلنے لگا اور اِس قدر پانی نِکلا کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا، تمام جانوروں نے بھی

خوب پانی پیا اور لشکریوں نے اپنی اپنی مَشکوں میں بھی بھر لیا، پھر اس چشمے کو بہتا چھوڑ کر لشکر آگے رَوانہ ہوگیا۔ (الکامل فی التاریخ ج ۳ ص ٤٥١) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

قطعہ
بے آب ہو، بے چَین ہو بے تاب ہو
پیاس کی ہو دُور شِدَّت، تم پڑھو دِل سے نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہمیں نَماز سے راحت پہنچاؤ!

اے عاشقانِ **نماز**! جب کوئی مُصیبت آجائے یا بَلا نازِل ہو یا کوئی نازُک مُعامَلہ دَرپیش ہو تو فوراً **نَماز** کا سہارا لے لینا چاہیے، ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اَہَم مُعامَلہ پیش آنے پر **نَماز** میں مَشغول ہوجاتے تھے کیونکہ **نَماز** تمام اَذکار و دُعاؤں کی جامِع (یعنی پورا کرنے والی) ہے، اس کی بَرَکت سے رَنج و غَم سے راحَت مِلتی ہے، یہی وَجہ ہے کہ **مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ عنہ سے **فرماتے**: "اے بِلال! ہمیں **نَماز** سے راحت پہنچاؤ" [1] (یعنی اے بِلال! اذان دو تاکہ ہم نَماز میں مَشغول ہوں اور ہمیں راحَت ملے)۔ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللہ** بن مَسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم آسمان سے کوئی (گڑگڑاہٹ وغیرہ کی ڈَراوَنی) آواز سُنو تو **نَماز** کی طَرَف مُتَوجِّہ ہوجاؤ۔ [2] "**مَبْسُوط**" میں ہے: جب تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا شَدِید ہوائیں چلنے لگیں تو اُس وَقت **نَماز** پڑھنا بہتر ہے، حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللہ** بن عبّاس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مَنقول ہے کہ بَصرہ میں **زَلزَلہ** آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے **نَماز** پڑھی۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ٥٩٨)

[1]: معجم کبیر ج ٦ ص ٢٧٧ حدیث ٦٢١٥ [2]: شرحُ البُخاری لابنِ بَطّال ج ۳ ص ٢٦

دو رکعت نماز مُستحب ہونے کے بعض مواقع

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تیز آندھی آئے یادن میں سخت تاریکی (یعنی اندھیرا) چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگا تار کثرت سے مینھ (یعنی بارش) برسے یا بکثرت اولے (Hail) پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک اَمر (یعنی خوفناک مُعاملہ) پایا جائے **ان سب کے لیے دو رکعت نماز مُستحب ہے۔** (عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۳) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۸۸)

تحریر کے دوران جب زلزلہ آیا! (حکایت)

امام فخرُ الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آج صُبح پہلی مُحرمُ الحرام 602 ہجری کو میں اس کتاب (یعنی تفسیرِ کبیر) کے اَوراق (Pages) لکھ رہا تھا کہ اچانک زَلزَلے کے جھٹکے آئے اور زوردار آواز آئی! میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ چیخ چیخ کر اور گڑگڑا کر دُعائیں مانگ رہے تھے۔ پھر جب زمین پُرسکون ہو گئی، خوش گوار ہوا چلنے لگی اور حالات معمول پر آگئے تو لوگ پھر اپنی حرکتوں کی طرف لوٹ گئے اور اسی طرح فُضول اور بے ہودہ کاموں میں مشغول ہو گئے اور بھول گئے کہ ابھی وہ تھوڑی دیر پہلے چیخ پکار کر رہے تھے، **اللہ** پاک کے نام کی دُہائی دے رہے تھے اور اس سے گڑگڑا کر دُعائیں کر رہے تھے۔ (تفسیر کبیر ج ۷ ص ۲۲۳)

بندہ مصیبت میں ربّ کو پکارتا اور۔۔۔

پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا، پھر جب **اللہ** نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا۔

نیز پارہ 11 سُوْرَۃُ یُوْنُس کی آیت 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗؕ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے، پھر جب ہم اُس کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پُکارا ہی نہ تھا۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس آیت کے تَحْت لکھتے ہیں:

مَقْصَد یہ ہے کہ انسان بَلا کے وَقْت بہُت ہی بے صَبْرا ہے اور راحت کے وَقْت نہایت ناشُکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دُعا کرتا ہے جب **اللہ** تکلیف دُور کر دے تو شُکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالتِ سابِقہ (یعنی پچھلی حالت) کی طَرَف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافِل کا ہے، مومنِ عاقِل (یعنی عَقْل مند مسلمان) کا حال اس کے خِلاف ہے، وہ مُصِیبَت و بَلا پر صَبْر کرتا ہے، راحت و آسائش میں شُکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جُملہ اَحْوال (یعنی تمام حالتوں) میں **اللہ** پاک کے حُضُور تضرُّع وزاری (یعنی روتا گڑگڑاتا) اور دُعا کرتا ہے اور ایک مَقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مَخْصوص بندوں کو حاصِل ہے کہ جب کوئی مُصِیبَت و بَلا آتی ہے اس پر صَبْر کرتے ہیں، قَضاءِ الٰہی پر دِل سے راضی رہتے ہیں اور جَمِیع اَحْوال پر (یعنی تمام حالتوں میں) شُکْر کرتے ہیں۔ (خزائن العرفان ص ٣٩٣)

وُضو نماز بیماریوں سے بچاتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نَماز میں جس طرح مُصِیبتوں کا عِلاج ہے اِسی طرح اِس میں بیماریوں کا بھی عِلاج ہے، خود طَبِیبوں کو اِعْتِراف ہے کہ وُضو کرنے والا شَخْص دماغی اَمراض میں بہُت کم مُبتَلا ہوتا ہے، نَمازی جُنُون (یعنی پاگل پَن) اور تِلّی (Spleen) کی بیماریوں سے اکثر مَحْفُوظ رہتا ہے، **نَماز** پڑھنے کے لیے دن

میں کئی بار وُضو کرنے سے اَعْضا دُھلتے رہتے ہیں اور نَمازی کپڑے بھی پاک صاف رکھتا ہے، اس لیے گَندگیوں اور ناپاکیوں سے حفاظت رہتی ہے اور ظاہِر ہے کہ گندگی بَہُت سی بیماریوں کی جَڑ ہے۔

نَماز میں شفا ہے!

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نَماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بیٹھ گیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں دَرْد ہے؟ میں نے عَرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآءً۔ یعنی ''اُٹھو اور نَماز پڑھو کیونکہ نَماز میں شِفا ہے۔'' (ابن ماجه ج٤ ص٩٨ حديث ٣٤٥٨)

بے عدد اَمراض سے محفوظ رکھے گی تمہیں
حق سے دلوائے گی صحت، تم پڑھو دل سے نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز سے ملنے والی جسمانی و روحانی بیماریوں سے شِفا وغیرہ کے مُتَعَلِّق 21 مَدَنی پھول

(ابتدائی 7 مَدَنی پھول ''ابنِ ماجہ حاشیہ سِندھی'' جلد 4 صَفْحہ 98 سے اور بقیہ ''فیضُ القدیر'' جلد 4 صَفْحہ 689 سے پیش کئے گئے ہیں)

﴿۱﴾ نَماز دل، مِعْدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شِفا دیتی ہے ﴿۲﴾ نَماز دَرْد و غم کا احساس بُھلا دیتی یا کم کر دیتی ہے ﴿۳﴾ نَماز میں بہترین ورزِش ہے کہ اس کے قیام میں، رُکوع اور سَجْدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑ (Joints) حَرَکت کرتے ہیں ﴿٤﴾ نَزلہ زُکام کے مریض کیلئے طَوِیل (یعنی لمبا) سَجْدہ نہایت مُفِید ہے ﴿٥﴾ سَجْدے سے بند ناک کُھلتی ہے ﴿٦﴾ آنتوں میں جَمْع ہونے والے غیر ضَروری مواد کو حَرَکت دے کر نکالنے میں سَجْدہ کافی مددگار ثابت

ہوتا ہے ﴿۷﴾ **نَماز** سے ذِہن صاف ہوتا اور غُصّے کی آگ بُجھ جاتی ہے ﴿۸﴾ **نَماز** رِزْق لاتی ﴿۹﴾ صحّت کی حفاظت کرتی ﴿۱۰﴾ اَذِیَّت (یعنی تکلیف) دُور کرتی ﴿۱۱﴾ بیماری بھگاتی ﴿۱۲﴾ دل کی قوّت بڑھاتی ﴿۱۳﴾ فرحت (یعنی خُوشی) کا سامان بنتی ﴿۱۴﴾ سُستی دور کرتی ﴿۱۵﴾ شَرحِ صَدْر کرتی یعنی سینہ کھولتی ﴿۱۶﴾ روح کو غِذا فراہم کرتی ﴿۱۷﴾ دل مُنَوَّر (یعنی روشن) کرتی ﴿۱۸﴾ چِہرہ چمکاتی ﴿۱۹﴾ بَرَکت لاتی ﴿۲۰﴾ خدائے رَحمٰن سے قریب پہنچاتی اور ﴿۲۱﴾ شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔ (یہ فوائد اُسی صورت میں حاصِل ہو سکتے ہیں جب نَماز اِطْمینان سے دُرُست طریقے پر ادا کی جائے)

دُور ہوں بیماریاں بے کاریاں ناکامیاں
دل میں داخِل ہو مَسَرَّت، تم پڑھو دل سے نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کس نبی نے کون سی نَماز ادا فرمائی

بعض اَنْبِیاءِ کِرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مُختلف اَوقات کی نَمازیں جُدا جُدا مواقع پر ادا فرمائیں۔ **اللہ** پاک نے اپنے ان پیاروں کی پیاری پیاری اَداؤں کو ہم غُلامانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر فَرض کر دیا۔ چُنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے چند روایات بیان کرنے کے بعد جس روایت کو بہتر قرار دیا اُس کے مُطابِق **نَمازِ فَجْر** حضرتِ سیِّدُنا آدم، **نَمازِ ظُہر** حضرتِ سیِّدُنا داؤد، **نَمازِ عَصْر** حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمٰن، **نَمازِ مغرِب** حضرتِ سیِّدُنا یعقوب اور **نَمازِ عِشا** حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے ادا فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۴۳تا۷۳ ملخصاً)

صُبح ہونے کا شکرانہ

"**فتاوٰی شامی**" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیہِ السَّلام نے صُبح ہونے کے شُکریہ میں دو رَکعتیں سب سے پہلے ادا کیں تو یہ **نَمازِ فَجْر** ہوگئی۔ (ردالمحتار ج۲ ص۱۶)

اللہُ ربُّ العِزّت کی رَحمت سے جنّت میں اُجالا ہی اُجالا، نُور ہی نُور ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ السّلام نے اپنے مُبارَک قدموں سے زمین کو نوازا تو شب (Night) دیکھی اور پھر صُبح آئی تو خُوش ہو گئے اور شُکرانے میں **نمازِ فجر** ادا کی۔

پانچوں نمازیں اُمّتِ مصطفٰے کو دی گئیں

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور اُمّتوں کو **نمازِ پنج گانہ** (یعنی پانچ وَقت کی نَمازیں) نہیں ملی یہ اِس اُمّت کی خُصُوصیّت ہے (یعنی اُمّتِ مُصطفٰے کو ملی ہیں)۔ ہاں یہ نَمازیں علیحدہ علیحدہ اَنْبیائے کِرام علیہمُ الصّلوۃُ والسّلام نے ادا کیں۔ (شانِ حبیب الرحمٰن ص ۱۲۵)

نماز اور ماتحتوں کا خیال رکھو

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے مرضِ وِصال (یعنی جس بیماری میں ظاہری وفات شریف ہوئی اُس) میں فرماتے تھے: ''نَماز کو پابندی سے ادا کرتے رہو اور اپنے غُلاموں کا خیال رکھو۔''

(ابن ماجه ج۲ ص۲۸۲ حديث۱۶۲۵)

مصطفٰے جانِ رَحمت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی آخِری وَصیّت

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی **نَماز** کی پابندی و حفاظت کرو مرتے دم تک نہ چھوڑو۔ معلوم ہوا کہ **نَماز** بڑا ہی اہم فریضہ ہے کہ حُضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے خُصُوصِیّت سے اس کی وَصیّت فرمائی، سَعادت مند اَولاد باپ کی وَصیّت سختی سے پوری کرتی ہے۔ سَعادت مند اُمّتی وہ ہے جو حُضُور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اس وَصیّت پر سختی سے پابندی کرے، **اللہ** پاک توفیق دے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۵ ص۱۶۶ مختصراً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

نماز جنّت کی چابی (KEY) ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّت کی چابی **نماز** ہے اور نَماز کی چابی وُضو۔ (ترمذی ج ۱ ص ۸۰ حدیث ٤)

جنّت کے دَرجات کی چابی

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی جنّت کے دَرَجات (Ranks) کی چابی **نماز** ہے لہٰذا یہ حدیث اس کے خِلاف نہیں کہ جنّت کی چابی کلمۂ طیّبہ ہے کہ (اس سے مُراد) وہاں نفسِ جنّت (یعنی خود جنّت ہی) کی چابی مُراد ہے۔ اگرچہ **نماز** کی شرائط بَہُت ہیں، وَقْت، قِبلے کو مُنہ ہونا وغیرہ، لیکن طَہارت بَہُت اَہم ہے اِس لیے اسے **نماز** کی چابی فرمایا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲٤۰) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالْحق مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جس طَرح دروازہ چابی (Key) کے بغیر نہیں کُھل سکتا، اسی طرح جنّت کا دَروازہ بھی **نماز** کے بغیر نہ کُھلے گا، اس لیے **نماز** کو 'ایمان' کے لَفْظ سے تَعبیر کیا گیا ہے۔'' (اشعۃ اللمعات (اردو) ج ۱ ص ۵٤۲)

چابی کے دندانے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جنّت کی چابی نہیں؟ ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے دَندانے (Teeth) ہوتے ہیں، اگر تم دَندانے والی چابی لاؤ گے تو تالا کُھل جائے گا وَرنہ نہیں کُھلے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ٤۱۹) **صحابی** ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے جب (تابِعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی یہ بات ذِکر کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وَہب نے سچ کہا، کیا میں تمہیں ان دَندانوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کیا ہیں؟ پھر آپ نے **نماز**، زکوٰۃ اور اَحکامِ اسلام بیان فرمائے۔ (الروض الانف ج ٤ ص ۳۹۱) ''**عُمدۃُ الْقاری**'' میں ہے: اس (یعنی جنّت کی) چابی کے دندانے فرائض و واجبات کا ادا کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ٦ ص ٤ ملخصاً)



ہر مسلمان جنّتی ہے

اے عاشِقانِ رسول! اگر کسی نے فرائض و واجِبات میں کوتاہی (یعنی کمی) کی اور گُناہوں سے نہ بچا مگر ایمان کے ساتھ اِس دُنیا سے رُخصت ہونے میں کامیاب ہو گیا تو وہ جنّت میں ضَرور داخِل ہوگا۔ **اللہ** چاہے تو اپنی رَحمت سے بے حساب ہی جنّت میں داخِل فرمادے اور اگر مَعاذَاللہ گُناہوں کے سَبَب عذاب فرمائے تو بالآخِر جنّت عِنایت فرمادے گا۔ مگر ہم جہنَّم سے پَناہ مانگتے ہیں، خدا کی قسم! ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی کوئی جہنَّم کا عذاب بَرداشت نہیں کرسکتا۔

کہیں کا آہ! گُناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّار کو بچا یارب (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

وُضو میں کی جانے والی بعض غلطیاں

نیز حدیثِ پاک کے حصّے ''نماز کی چابی وُضو ہے'' سے **وُضو** کی اَہمیّت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ **وُضو** توجُّہ سے کرنا چاہیے تاکہ اِس کا کوئی فَرض بلکہ سنّت بھی نہ رہ جائے۔ دیکھئے نا! اگر کوئی صِرف 250 گرام دُودھ بھی گرم کرنے کے لیے چولہے پر رکھتا ہے تو چوکنّا رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے غَفْلَت کی تو دُودھ اُبل کر ضائع ہوسکتا ہے۔ مَعْمولی سے نُقصان سے بچنے کے لیے تو انسان برابر دِھیان رکھتا ہے مگر افسوس! آج کل جلد بازی اور غفلت کے سبب، اکثر لوگ وُضو کی سُنّتوں کا کوئی خَیال نہیں رکھتے بلکہ بعض اَوقات تو فرائض کی بھی پَروا نہیں کرتے! مثال کے طور پر کُلّی میں مُنہ کے تمام اَندرونی حصّوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں وغیرہ میں پانی پہنچ جائے اور ناک میں پانی چڑھانے میں نَرم بانسے (یعنی نَرم ہَڈّی) تک پہنچ جائے۔ **وُضو** میں اس طرح کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سُنّتِ مُؤَکَّدہ اور غُسل میں فَرض ہے لیکن اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ کُلّی میں جلدی جلدی تین بار پچ پچ کر لیتے ہیں یا ناک کی نوک پر تین[۳] مَرتبہ پانی لگا لیتے ہیں۔

فرمانِ مُصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابو یعلیٰ)

وُضو میں ایک آدھ بار ایسا کرنا بُرا اور اِس کی عادت بنانا گُناہ ہے۔ اور اگر غُسْل میں ایسا کیا تو غُسْل ہوا ہی نہیں۔ یونہی دونوں ہاتھ کُہنیوں تک اس طرح دھونے چاہئیں کہ پانی کی دَھار کُہنی تک برابر بہتی چلی جائے لیکن ایک تعداد ایسی بھی ہے جو چُلّو میں پانی لے کر پَہُنچے (یعنی کلائی) سے تینوں بار چھوڑ دیتی ہے، اس طرح دھونے سے کُہنی بلکہ کلائی کی کَروٹوں پر پانی نہ بہنے کا اِمکان رہتا ہے، یونہی یہ لحاظ بھی ضَروری ہے کہ ایک رُونگٹا بھی (یعنی وہ چھوٹے چھوٹے نَرم بال جو انسان کے بَدَن پر ہوتے ہیں وہ بھی) خُشک نہ رہے، اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تَر کرتا ہوا بہ گیا اور بالائی (یعنی بال کا اُوپری) حصّہ خُشک رہ گیا تو **وُضو** نہ ہوگا۔ غور کیجئے **وُضو** کی بے اِحتیاطِیاں کتنے بڑے اُخْرَوی نُقصان کا باعِث بنتی ہیں۔ وُضو کی ضَروری مَعْلومات کے لئے مَکْتَبۃُ الْمدینہ کی کتاب ''نَماز کے اَحکام'' میں شامل رِسالہ ''وُضو کا طریقہ'' ضَرور پڑھئے۔

اگر ایک اسلامی بھائی بھی کوشش کرے تو.... مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وُضو، غُسْل و نَماز کا دُرُست طریقہ سیکھنے اور دنیا و آخرت کی بَہُت ساری بَھلائیاں سَمیٹنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابَستہ رہئے۔ آپ کی تَرغیب کیلئے ایک ''مَدَنی بَہار'' پیش کی جاتی ہے: **ڈیرہ اِسماعیل خان** میں مُقیم **ایک شخص** نے اپنی زندگی کا ایک بَہُت بڑا حصّہ عِلْمِ دین سے دُوری کی وَجہ سے گُناہوں میں گزار دیا۔ ایک دن قَریبی گاؤں کے رِہائشی ایک **مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی** ان کے گاؤں میں تشریف لائے اُنہوں نے بعدِ عَصر **علاقائی دورہ** کیا، نَمازِ مَغرِب کے بعد سنّتوں بھرا بیان کیا اور بیان کے آخِر میں اُنہوں نے **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع** میں شِرکت کی تَرغیب بھی دِلائی۔ اس اسلامی بھائی نے اِجتماع میں شِرکت کی نِیَّت تو کرلی لیکن دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز گاؤں سے کافی دُور ہونے کی وَجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہوسکے۔ اگلے ہفتے وہی اسلامی بھائی پھر تشریف لائے، علاقائی دورہ کیا اور بعدِ مَغرب سنّتوں بھرا بیان کیا اسی طرح ایک ماہ گزر گیا لیکن وہ اِجتماع میں شرکت نہ کرسکے۔ تیسری بار وہی اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے کے ہمراہ گاؤں میں تشریف



لائے اور انفرادی کوشش کے ذَرِیعے ان سَمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اِجتماع کے لئے تیّار کرلیا۔ اس مرتبہ وہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذِکر و دُعا کی، دورانِ دُعا گریہ وزاری کے رِقّت انگیز مناظر دیکھ کر انہیں بھی رونا آ گیا۔ اِجتماع کی بَرَکات ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوئیں اور انہوں نے یہ عَزمِ مُصَمَّم کرلیا کہ اِنْ شَآءَاللہ میں **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کروں گا۔ اگلے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں وہ اکیلے ہی پہنچ گئے اور اجتماع کے اگلے ہی روز مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی بَرَکت سے ان کی نَماز، وُضو، غُسل میں پائی جانے والی غَلَطِیاں دُور ہوئیں اور انہوں نے کئی دُعائیں بھی سیکھ لیں۔ انہوں نے گُناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو مَدَنی رَنگ میں رنگ لیا۔ جب مَدَنی قافلے سے گھر پلٹے تو سر پر عِمامے کا تاج جگمگا رہا تھا یہ سب دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ اس کے اَندر یہ تبدیلی کیسے آ گئی؟ کچھ دنوں کے بعد **انہوں نے ہِمّت کر کے مَسجِد میں ''فیضانِ سُنّت'' کا دَرس بھی شُروع کر دیا**، دَرسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے مزید تین اسلامی بھائیوں نے عمامہ شریف کا تاج سجالیا، اس کے بعد وہ تمام باقاعدگی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے لگے اور رَفتہ رَفتہ ان کے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کی مَدَنی بہار آ گئی۔

آؤ مَدَنی قافِلے میں ہم کریں مِل کر سَفَر

سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سربسر (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نماز نور ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو مالِک اَشْعَری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ۔ یعنی نَماز نُور ہے۔

(مسلم ص ۱۴۰ حدیث ۲۲۳)



فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

نماز کے "نور" ہونے کا مطلب

حضرتِ سیِّدنا امام ابو زَکَرِیّا یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی رَحْمۃُ اللہِ علیہ نماز کے نور ہونے کی وَضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ❁ اس کا معنٰی یہ ہے کہ جس طرح نُور کے ذَرِیعے روشنی حاصل کی جاتی ہے اِسی طرح نماز بھی گُناہوں سے باز رکھتی (یعنی روکتی) ہے اور بے حیائی اور بُری باتوں سے روک کر صَحیح راہ دِکھاتی ہے ❁ ایک قَول کے مُطابِق اس کا معنٰی ہے: نماز کا اَجْر وثَواب بَروزِ قیامت نمازی کے لیے نُور ہوگا ❁ ایک قَول ہے: اس کا مَطْلَب یہ ہے کہ بَروزِ قیامت نَمازی کے چِہرے پر نَماز نُور بن کر ظاہِر ہوگی نیز دُنیا میں بھی نَمازی کے چِہرے پر رَونق ہوگی۔

(شرح مسلم ج۲ ص۱۰۱ ملخصاً)

سجدے کا نشان پُلِ صراط پر ٹارچ کا کام دے گا

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی نَماز مسلمان کے دِل کی، چِہرے کی، قَبْر کی، قِیامت کی روشنی ہے۔ پُلِ صِراط پر سَجْدے کا نِشان بیٹری (ٹارچ) کا کام دے گا۔ ربِّ (پاک) فرماتا ہے:

نُوۡرُهُمۡ يَسۡعٰى بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ

(ترجمۂ کنز الایمان: ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے)

(پ۲۸، التحریم: ۸)

(مراٰۃ المناجیح ج۱ ص۲۳۲)

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نُور ہے
پڑھتا نہیں نماز وہ جنّت سے دُور ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نَماز دین کا سُتون ہے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نَماز دین کا سُتون ہے، جس نے اسے قائم رکھا، دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اُس نے دین کو ڈھا (یعنی گرا) دیا۔ (منیۃ المصلی ص۱۳)

چمکتے چہرے

منقول ہے کہ جب قِیامت قائم ہوگی تو نَمازیوں کو گُروہ دَر گُروہ (یعنی گروپس کی صورت میں) جنّت کی طرف جانے کا حُکم ہوگا، جب پہلا گُروہ (Group) جنّت میں داخِلے کے لیے لایا جائے گا تو اُن کے چہرے سِتاروں کی طرح چمکتے دَمکتے ہوں گے، فِرِشتے ان کا اِستِقبال کریں گے اوران سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اُمّتِ محمدیہ علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نَمازی ہیں، پھر پوچھا جائے گا: تمہارے اَعمال (نَمازوں) کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان سُنتے ہی وُضُو کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے اور دُنیا کی کوئی چیز ہمیں اس سے روک نہیں سکتی تھی۔ فِرِشتے کہیں گے: تم اسی کے مُستَحَق ہو (کہ تمہیں جنّت میں داخِل کیا جائے)۔ پھر دوسرا گروہ (Group) جنّت میں داخِلے کے لیے لایا جائے گا جن کا حُسْن و جَمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گُروہ سے زِیادہ ہوگا، ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، فِرِشتے ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نَماز پڑھنے والے تھے، پھر پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم نَماز کے وَقْت سے پہلے ہی نَماز کے لیے وُضُو کرلیتے تھے (اور جب اذان سنتے تھے فوراً مسجِد میں حاضر ہوجاتے)۔ فِرِشتے کہیں گے: تم اسی کے مُستَحَق ہو۔ پھر تیسرا گروہ جنّت میں داخِلے کے لیے لایا جائے گا جن کا مَقام و مَرتبہ اور حُسْن و جَمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہوں سے کہیں زِیادہ ہوگا، اُن کے چہرے آفتاب (یعنی سورج) کی طرح روشن ہوں گے، فِرِشتے ان سے پوچھیں گے: تم اتنے خوب صورت اور اتنے اعلیٰ مَقام والے کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہمیشہ نَماز پڑھا کرتے تھے۔ فِرِشتے پوچھیں گے: تمہاری نَمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اَذان ہونے سے پہلے ہی مَسجِد میں موجود ہوتے تھے اور اَذان مَسجِد میں ہی سُنتے

تھے، فِرِشتے کہیں گے: تم اِسی کے مُستَحِق ہو۔ (قُوت القُلُوب ج۲ ص ۱۶۸)

اِک روز مومِنو! تمہیں مرنا ضَرور ہے
پڑھتے رہو نَماز تو چہرے پہ نُور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جنّتوں کے دروازے کُھل جاتے ہیں

اللہُ اَکبَر! نَماز کتنی پیاری عِبادت ہے کہ شُروع کرتے ہی جَنّتوں کے دَروازے کُھل جاتے ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُواُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، شَہَنْشاہِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''بندہ جب نَماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اُس کے لیے جنّتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اُس کے اور پَروَرْدگار کے دَرمیان حِجابات (یعنی پَردے) ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور حُورِعین (یعنی بَڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں) اُس کا اِستِقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سِنکے نہ کھنکارے۔'' (معجم کبیر ج۸ ص ۲۵۰ حدیث ۷۹۸۰)

کوئی فرشتہ رکوع میں ہے کوئی سجدے میں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعید رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** پاک نے کوئی ایسی چیز فَرض نہ کی جو تَوحید و نَماز سے بہتر ہو۔ اگر اِس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضَرور فِرِشتوں پر فَرض کرتا۔ اِن (یعنی فِرِشتوں) میں کوئی رُکوع میں ہے کوئی سَجدے میں۔ (اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ج۱ ص۱۶۵ حدیث ۶۱۰)

عرش والے فرشتے مسلمانوں کی بخشش مانگتے رہتے ہیں

مَنقول ہے کہ جب **اللہ** پاک نے سات آسمان پیدا فرمائے تو اِنہیں فِرِشتوں سے بھر دیا، وہ نَماز پڑھ کر عِبادت کرتے ہیں اور ایک گھڑی بھی تَساہُل (یعنی غَفلَت) نہیں کرتے۔ **اللہ** پاک

نے ہر آسمان والوں کے لیے عبادت کی ایک خاص قِسْم مُقرَّر فرما دی۔ چُنانچہ بَعض آسمان والوں پر یہ عبادت مُقرَّر ہوئی کہ وہ صُور پُھونکنے تک پاؤں پر کھڑے رہیں، ایک آسمان والے رُکوع میں جُھکے ہوئے ہیں، ایک آسمان والے سَجدے میں ہیں، ایک آسمان والوں کے پر اللہ پاک کے جلال کے سامنے گرے ہوئے ہیں، عِلِّیِّیْن (عِل۔لی۔یین یعنی ساتویں آسمان) والے اور عَرشِ الٰہی کے گِرد طواف کر رہے ہیں اور اللہ پاک کی حَمد و تَسْبِیح کہہ (یعنی تعریف و پاکی بیان کر) رہے ہیں، اور زمین والوں کے لیے دُعائے بَخشِش مانگ رہے ہیں۔ مُسلمانوں کی فَضِیلَت کی خاطر ان سب عبادتوں کو ایک نَماز میں جَمْع کر دیا جاتا ہے تا کہ اِنہیں (یعنی مسلمانوں کو) ہر آسمان والوں کی عِبادَت میں حِصّہ مل جائے۔

(مکاشفة القلوب ص ۲۲۲) (مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۴۵۱ ملخّصاً)

دربارِ مُصطَفٰے میں تمہیں لیکے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللهُ علٰی محمَّد

ایک لاکھ فرشتے

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: ”مومن بندہ جب نَماز پڑھتا ہے تو اُس سے فِرِشتوں کی دس صَفیں تَعَجُّب کرتی ہیں جن میں ہر ایک صَف دس ہزار کی ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اُس بندے پر اُن ایک لاکھ فِرِشتوں کے سامنے فَخْر کرتا ہے۔“

(اِحیَاءُ العلوم ج ۱ ص ۲۳۱) (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۲۶)

فرشتوں کے تعجب کرنے کی وجہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ یہ رِوایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کی وَجہ یہ ہے کہ بندے کی نَماز میں قِیام وقُعود اور رُکوع و سُجود جَمْع ہوتے ہیں جبکہ اللہ پاک نے ان چار اَرکان کو 40 ہزار

فِرِشتوں میں تَقسیم کیا ہے۔ **قِیام** کرنے (یعنی کھڑے رہنے) والے فِرِشتے قِیامت تک رُکوع نہیں کریں گے۔ **سَجْدہ** کرنے والے تا قِیامت اس سے سر نہیں اٹھائیں گے۔ اسی طرح **رُکوع** اور **قَعْدہ** کرنے والوں کا حال ہے کیونکہ **اللہ** پاک نے فِرِشتوں کو جو قُرب (یعنی اپنی نَزدیکی کا شَرَف) ورُتبہ عطا فرمایا ہے (اس کے مُطابِق) ان پر ہَمیشہ ایک ہی حالت پر رہنا لازِم ہے اس میں کمی بیشی (یعنی کم یا زِیادہ) نہیں ہو سکتی۔ **اللہ** پاک نے ان کے مُتَعَلِّق خبر دیتے ہوئے پارہ 23 **سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت** آیت 164 میں ارشاد فرمایا:

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور فِرِشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے۔ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۶۴)

"تفسیر صِراطُ الْجِنان" جلد 8 صَفْحہ 357 تا 358 پر بیان کردہ آیتِ کریمہ کے حصّے (**وَمَا مِنَّاۤ** یعنی ہم میں ہر ایک کے لئے) کے تَحت ہے: (اس کی ایک) **تفسیر** یہ ہے کہ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے حُضُور سیّدُ الْمُرسَلین صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم! "ہم فِرِشتوں کے گروہوں میں سے ہر ایک کیلئے ایک جگہ مُقرَّر ہے جس میں وہ اپنے ربِّ پاک کی عِبادت کرتا ہے۔" حضرتِ **عبدُاللہ بن عبّاس** رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالِشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فِرِشتہ **نَماز** نہ پڑھتا ہو یا تَسبیح نہ کرتا ہو۔

(روح البیان ج۷ ص۴۹۴ تا ۴۹۵، خازن ج۴ ص۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نَماز بُرائیوں سے روکتی ہے!

اللہ پاک پارہ 21 **سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت** آیت 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نَماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

نَماز پڑھنے کے باوُجود گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان بِلا شک و شُبہ حق، حق، حق ہے۔ یقیناً ''نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے مَنْع کرتی ہے۔'' لیکن کیا وجہ ہے کہ آج کل بے شُمار نَمازیوں کے اندر ماں باپ کی نافرمانی، بے پَردگی، عُریانی، گالی گلوچ، غِیبت، چُغلی، فُحش گوئی، دل آزاری، لوگوں کی حق تلَفی، سُود و رِشوَت کے لین دَین وغیرہ وغیرہ گُناہوں کی کَثرت ہے! کیا حقیقی نَمازی جھوٹا، دَغا باز، چُغل خور، رِزقِ حرام کمانے اور کھانے کِھلانے والا، فِلموں ڈراموں کا شَیدائی، میوزیکل پروگراموں اور گانے باجوں کا شوقین نیز داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والا ہوسکتا ہے؟ نہیں...... کبھی نہیں...... ہر گز نہیں۔ بے شک حَقیقَت یِہی ہے کہ نَماز بُرائیوں سے روکتی ہے۔ افسوس! ہماری اپنی نَمازوں میں کمزوریاں ہیں، جن کے سبب ہم نیک نہیں بَن پا رہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نَماز کا جائزہ لیں، نَماز کے ظاہِری و باطِنی آداب سیکھیں اور اپنا وُضُو و غُسل وغیرہ بھی دُرُست کرلیں۔ اگر صحیح مَعنوں میں باوُضُو باطہارت خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ اس کے تمام تر ظاہِری و باطِنی آداب کو دِھیان میں رکھ کر ہم نَماز پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور اس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی اور دُرُست پڑھی جانے والی نَماز کی بَرَکت سے واقِعی گُناہوں کی ظاہِری و باطِنی گندگیاں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیک صورت، نیک سِیرت مُسلمان بن جائیں گے اور ہمارا پورا کردار سنّتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

صحیح نَماز ہی بُرائیوں سے بچاتی ہے

جو اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں صحیح طریقے پر نَماز ادا کرتے ہیں اللہ کریم اُنہیں ضَرور بُرائیوں سے بچاتا ہے۔ چُنانچِہ دو تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری اور حضرتِ سیِّدُنا قَتادہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہما نے فرمایا کہ جس شخص کو اُس کی نَماز بُرے کاموں اور فُحش (یعنی بے حَیائی کی) باتوں سے باز نہ رکھے وہ نَماز اُس کے لیے وَبال ہے اَلبتَّہ جو شخص پانچوں وَقت کی

نَماز اِس طرح ادا کرتا ہے کہ اُس کی شرائِط واَرکان واَحکام، سُنَّتیں اور دعائیں پورے طور پر بجالائے تو **اللہ** پاک ایسے شَخْص کو ضَرور فُحش باتوں (یعنی بےحیائیوں) اور گناہوں کے کاموں سے بچائے گا۔ (تفسیرِ خازِن ج۳ ص۴٥۲ ملخصاً)

نَماز دُرُست نہ پڑھنے سے مُتَعلّق اَحادیثِ مُبارَکہ

رُکوع وسُجود صحیح ادا کرو!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: اِنسان ساٹھ (60) برس تک **نَماز** پڑھتا رہتا ہے لیکن اُس کی کوئی **نَماز** بارگاہِ الٰہی میں مَقبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ شَخْص رُکوع اور سَجدے پورے طور سے ادا نہیں کرتا۔ (الترغيب والترهيب ج١ ص٢٤٠ حديث ٧٥٧)

نَماز کی بعض غلطیوں کی نشاندہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: (لوگ) نَماز میں (اس طرح) سَجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی اُنگلیوں کے (صِرْف) سِرے زَمین پر لگتے ہیں حالانکہ حُکْم ہے کہ پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ حِصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) لگے، ایک اُنگلی کا پیٹ لگنا فَرض اور ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر جَما ہونا واجِب ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۳ ص۲۵۳ ملخصاً) (اور دسوں کا پیٹ لگ کر اُنگلیوں کا قِبلہ رُو ہونا سنّت ہے) صِرْف ناک کی نوک پر سَجْدہ کرتے ہیں حالانکہ حُکْم ہے کہ جہاں تک ہڈّی کا سَخْت حِصّہ ہے، لگنا چاہئے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ رُکوع سے ذرا سَر اٹھایا اور سَجْدے کی طَرَف چلے گئے، سَجْدے سے ایک بالِشت سَر اٹھایا یا بَہُت ہُوا ذرا (مَزید) اٹھالیا اور وہیں دوسرا سجدہ ہوگیا! حالانکہ (رُکوع کے بعد) پورا سیدھا کھڑا ہونا اور (دوسجدوں کے دَرمیان کم ازکم ایک سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقْدار پورا) بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح اگر 60 برس نَماز پڑھے گا قبول نہ ہوگی۔ ایک شَخْص مسجِدِ اَقْدَس میں حاضِر ہوئے اور بَہُت تیزی سے جَلْدی جَلْدی **نَماز** پڑھی بعد **نَماز** حاضِر ہوکر سَلام عَرْض کیا۔ فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (یعنی) ''واپَس جا پھر پڑھ کہ تُو نے **نَماز** نہ پڑھی۔'' انہوں نے دوبارہ

ویسے ہی پڑھی، پھر یِہی ارشاد ہوا۔ آخِر میں اُنہوں نے عَرض کی: قَسَم اُس کی جس نے حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے ایسی ہی آتی ہے، حُضُور فرمائیں، (کس طرح پڑھوں؟) فرمایا: رُکوع و سُجُود باطمینان کر اور رُکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سَجدوں کے دَرمیان سیدھا بیٹھ۔ [بخاری ج ۱ ص ۲۶۸ حدیث ۷۵۷ ملخصاً] (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۹۱)

کس نَماز کی طرف نظرِ رحمت نہیں ہوتی!

حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: ''**اللہ** پاک اُس بندے کی نَماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جو رُکوع و سُجُود (یعنی سجدے) میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔'' (معجم کبیر ج ۸ ص ۳۳۸ حدیث ۸۲۶۱) رُکوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی کرنے کا مَطلَب تَعدیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجُود، قومہ اور جلسہ میں کم اَز کم ایک بار ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنے کی مِقدار ٹھہرنا ہے۔

پیٹھ سیدھی نہ کرنے والے کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے حالتِ رُکوع میں قِراءَت کرنے سے مَنْع کیا اور ارشاد فرمایا: اے علی! نَماز میں پُشت (یعنی پیٹھ) سیدھی نہ کرنے والے کی مِثال اُس حامِلہ عورت کی طرح ہے کہ جب بچّے کی پیدائش کا وَقْت قریب آئے تو حَمْل گرا دے، اب نہ تو وہ حامِلہ رہے اور نہ ہی بچّے والی۔

(مسندِ ابو یعلی ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۳۱۰)

تذکرہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) چوتھے خَلیفہ، امیرُ الْمُؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالِب رضی اللہ عنہ ہیں، آپ کی کُنیَت ''اَبُو الْحَسَن'' اور ''اَبُو تُراب''

ہے۔ عامُ الْفِیل[1] کے 30 سال بعد (جب حُضورِ نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عُمر شریف 30 برس تھی) بروز جُمُعۃُ الْمبارَک 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو پیدا ہوئے۔ آپ کی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اَسَد رضی اللہ عنہا نے اپنے والِد کے نام پر آپ کا نام ''حَیدر'' رکھا، والِد نے آپ کا نام ''علی'' رکھا۔ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو ''اَسَدُ اللہ'' کے لَقَب سے نَوازا، اِس کے عِلاوہ ''مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)''، ''کَرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حَملے کرنے والا)''، ''شیرِ خُدا'' اور ''مولا مُشکِل کُشا'' آپ کے مَشہور اَلقابات ہیں۔ آپ مَکّی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۴۱۲ وغیرہ ملخصاً)

صحابہ و اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل کے کیا کہنے! حُضور اَکرم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہِدایت نِشان ہے: میرے صَحابہ ستاروں کی طرح ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقتِدا کرو گے ہِدایت پا جاؤ گے۔ (مشكوة ج٢ ص٤١٤ حديث ٦٠١٨)

شَرحِ حدیث: اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہلِ بیت کو کَشتیِ نُوح فرمایا۔ (مستدرك ج٤ ص١٣٢ حديث ٤٧٧٤) سُمُندر کا مُسافر کَشتی کا بھی حاجت مَند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی سُمُندر میں چلتے ہیں۔ اِس طرح اُمّتِ مُسلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اَہلِ بَیتِ اَطہار کے بھی مُحتاج ہیں اور صَحابۂ کِبار کے بھی حاجت مَند، اُمّت کیلئے صحابہ کی اِقتِدا میں ہی اِہتِدا یعنی ہِدایت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۴۵)

اَہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش ص۱۵۳)

[1]: یعنی جس سال نامُراد و نابَہنجار اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مشرَّفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مَکْتَبَۃُ المدینہ کی کتاب ''عَجائبُ القرآن مع غرائبُ القرآن'' کا مُطالعہ کیجئے۔

مولیٰ علی کی شان بزبانِ نبیِّ غیب دان

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے (مجھ سے) اِرشاد فرمایا: ''تم میں (حضرتِ) عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) کی مِثال ہے، جن سے یہود نے بُغض رکھا حتّٰی کہ اُن کی والدۂ ماجِدہ (یعنی بی بی مریم) کو تُہمت لگائی اور اُن سے عیسائیوں نے مَحبَّت کی تو اُنہیں اُس دَرَجے میں پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ''میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہَلاک ہوں گے، میری مَحبَّت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صِفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بُہتان لگائیں گے۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۱ ص۳۳٦ حدیث ۱۳۷٦)

تم مجھ سے ہو

نبیوں کے سُلطان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمانِ فَضیلَت نِشان ہے: ''اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔'' (ترمذی ج۵ ص۳۹۹ حدیث۳۷۳٦)

علی کی زِیارت عِبادت ہے

حضرتِ ابنِ مَسْعُود رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے: حُضُور سیِّدِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا عِبادت ہے۔'' (مُستَدرَک ج ٤ ص ۱۱۸ حدیث ٤۷۳۷)

''علی'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے مولا علی کے مزید 3 فضائل

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کو 3 ایسی **فَضِیلتیں** حاصِل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نَصِیب ہو جاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی مَحبوب تَر ہوتی۔ صَحابۂ کِرام رضی اللہ عنھم نے پوچھا: وہ 3 فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: (1) **اللہ** کے پیارے حَبِیب صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی صاحِبزادی حضرتِ فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ عنھا کو اِن کے نِکاح میں دیا (2) اِن کی رِہائش **اللہ** پاک کے رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مَسجِدِنَبوی شَریف میں تھی اور اِن کے لئے مَسْجِد میں وہ کچھ حَلال تھا جو اِنہیں کا حِصّہ ہے۔ اور (3) غَزْوۂ خیبر میں اِن کو پَرچَمِ اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مُستدرَك ج٤ ص٩٤ حديث ٤٦٨٩)

وفات شریف

17 یا 19 رَمضانُ الْمبارَك سن 40 ہجری کو ایک خَبِیث خارِجی کے قاتِلانہ حَملے سے شَدِید زَخْمی ہو گئے اور 21 رَمَضان شریف اتوار کی رات جامِ شَہادت نوش فرما گئے۔ (اسد الغابة ج٤ ص١٢٨ ، معرفة الصحابة ج١ ص١٠٠ وغيره) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

(مزید معلومات کیلئے سگِ مدینہ کی 95 صَفْحات کی کتاب ''کراماتِ شیرِ خدا'' پڑھئے)

علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا ہیں
کہ ان سے خُوش حَبیبِ کِبریا ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نماز کا چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''لوگوں میں بَدْتَرین چور وہ ہے جو اپنی نَماز میں چوری کرے۔'' عَرض کی گئی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! نَماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟'' فرمایا: ''(اس طرح کہ) رُکوع اور سَجدے پورے نہ کرے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج٨ ص٣٨٦ حديث ٢٢٧٠٥)

چوری کی دو قسمیں!

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: مَعلوم ہوا مال کے چور سے **نَماز کا چور** بَدتَر (یعنی زِیادہ بُرا) ہے، کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اُٹھالیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پوری پائے گا، اس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور، اللہ** پاک کا حق۔ یہ حالت اُن کی ہے جو **نَماز** کو ناقِص (خامیوں بھری) پڑھتے ہیں، اس سے وہ لوگ دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو سِرے سے **نَماز** پڑھتے ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۷۸ ملخّصاً)

کون سی نَماز مُنہ پر ماردی جاتی ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عُمر **فاروقِ اَعْظَم** رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے سردار، مکّے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر نَمازی کے دائیں بائیں (رائٹ لیفٹ۔ Right and left) ایک ایک فِرِشتہ ہوتا ہے، اگر نَمازی پورے طور پر **نَماز** ادا کرتا ہے تو وہ دونوں فِرِشتے اُس کی **نَماز** اُوپر لے جاتے ہیں اور **اگر ٹھیک طَریقے سے ادا نہیں کرتا تو وہ اس کی نَماز اُس کے مُنہ پر مار دیتے ہیں۔** (الترغيب والترهيب ج١ ص٢٤١ حديث٧٦٤)

صِرف پوری نَماز قبول ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں **اللہ** پاک کے پیارے حَبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے صَحابہ سے (ایک سُتُون کی طرف اشارہ کر کے) ارشاد فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی کا یہ سُتُون ہوتا تو وہ اِس کے عَیْب دار ہونے کو ضَرور ناپسند کرتا، پھر کیسے تم میں سے کوئی جان بوجھ کر **اللہ** پاک کے لیے پڑھی جانے والی **نَماز** ناقِص (یعنی عیب دار) پڑھتا ہے! **نَماز** پوری کیا کرو کیونکہ **اللہ** پاک کامل (یعنی پوری) **نَماز** ہی قبول فرماتا ہے۔“

(معجم اوسط ج٤ ص ٣٧٦ حديث ٦٢٩٦)

رِزق میں تنگی کا خطرہ

شیخُ الْحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُالْمُصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''بہشت کی کُنجیاں'' صَفْحَہ 72 پر فرماتے ہیں: نَماز کو نہایت ہی اِخلاص و اِطمینان اور حُضُورِ قلب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، نَماز میں جلد بازی، غَفلت اور بے توجُّہی سے دُنیا و آخرت دونوں کا عظیم نُقصان ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ امام ابوحَنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے دادا اُستاد حضرتِ ابراہیم نَخعِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو تم دیکھو کہ رُکوع اور سجدوں کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا ہے تو اس کے اَہل و عِیال (یعنی بال بچّوں) پر رَحم کرو! کیونکہ ان کی روزی تنگ ہوجانے اور فاقہ کَشی (یعنی کھانے پینے کو نہ ملنے) کا خطرہ ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۳۳) ایک حدیث میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رُکوع و سُجُود (یعنی رُکوع اور سَجدوں) کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تُو نے نَماز نہیں پڑھی اور اگر تو اِسی حالت میں مَر جاتا تو حضرتِ محمّدِ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی سُنّت پر تیری موت نہ ہوتی۔ (بخاری ج ۱ ص ١٥٤ حدیث ٣٨٩) (بہشت کی کنجیاں ص ۷۲)

نَمازی کی اِصلاح ہوہی گئی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ عنہ سے مَنقول ہے کہ اَنصار کا ایک نوجوان جو پانچ وَقْت کی نَماز باجَماعت سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ پڑھتا تھا مگر اُس کی عَمَلی حالت اچّھی نہ تھی، تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اِس شخص کی نَماز کبھی نہ کبھی ضَرور اِسے گُناہوں سے باز رکھے (یعنی دُور کردے) گی۔'' چُنانچِہ ایسا ہی ہوا، تھوڑے ہی دِنوں کے بَعد اُس نے تمام بُری باتوں سے توبہ کرلی اور اُس کی حالت اچّھی ہوگئی۔ (تفسیرِ خازِن ج۳ ص٤٥٢)

چور بھی اگر صحیح نَماز پڑھے تو سُدھر سکتا ہے

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عَرض کیا گیا کہ فُلاں شخص رات کو نَماز پڑھتا ہے اور صُبح کو چوری کرتا ہے! آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: عنقریب نَماز اُسے بُرے عَمَل سے روک دے گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص٤٥٧ حدیث ٩٧٨٥)

نَماز کی نقل کرنے والے ڈاکو گرفتاری سے بچ گئے

کہا جاتا ہے: ایک مرتبہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم کسی مال دار آدمی کے مَکان میں ڈاکہ ڈالنے کی غَرض سے جا گُھسی، اِتّفاقاً مال دار آدمی کی آنکھ کُھل گئی، اُس نے شور مَچا دیا، اَہلِ مَحلّہ جاگ پڑے اور ڈاکو گھبرا کر بھاگ پڑے، مَحلّے والوں نے اُن کا پیچھا کیا، ڈاکو آگے آگے بھاگ رہے تھے، اور پیچھے پیچھے لوگ آ رہے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں کو ایک مَسْجِد نظر آئی، فوراً مَسْجِد میں داخِل ہو گئے، اور جُھوٹ مُوٹ **نَماز** پڑھنے لگے! لوگ بھی اُن کو تلاش کرتے ہوئے مَسْجِد تک آئے، دیکھا کہ چند آدمی **نَماز** میں مَصروف ہیں، اِن کے عِلاوہ مَسْجِد میں کوئی نہیں، کہنے لگے کہ اَفسوس! ڈاکو کہیں نِکل گئے۔ چُنانچِہ وہ لوگ ناکام واپَس لوٹ گئے۔ یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کا سَردار اپنے ڈاکو ساتھیوں سے بولا: اگر آج ہم جُھوٹ مُوٹ **نَماز** کی صُورت نہ بناتے تو ضَرور پکڑ لیے جاتے، صِرف جُھوٹ مُوٹ **نَماز** کی صورت اِختیار کرنے کی یہ بَرَکت ہے کہ ہم ذِلَّت و رُسوائی سے بچ گئے، اگر ہم حقیقت میں **نَماز** کو دُرُست طور پر اپنا لیں تو اللہُ رَبُّ الْعِزَّت ہمیں دوزَخ کی مُصیبَت سے بھی بچا لے گا، اِس لیے میں تو آج سے لوٹ مار سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ پاک کی نافرمانی کی عادت چھوڑتا ہوں۔ اُس کے ساتھی کہنے لگے: اے ہمارے سَردار! جب آپ نے توبہ کر لی تو پھر ہم بھی کیوں پیچھے رہیں! ہم بھی آپ کے ساتھ توبہ میں شَریک ہو جاتے ہیں۔ چُنانچِہ تمام ڈاکوؤں نے سچّے دِل سے توبہ کی، اور اُن کا شُمار پَرہیزگار لوگوں میں ہونے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ‏ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک عاشقِ مجازی کی عجیب و غریب حکایت

''**نَماز** بُرائیوں سے بَچاتی ہے'' کے بارے میں حضرتِ عبدُالرَّحمٰن صَفّوری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ''نُزهَةُ الْمَجالِس'' میں ایک عَجیب وغَریب حِکایت بیان فرمائی ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ایک شَخص کسی عورت پر عاشِق ہو گیا آخر کار ہمَّت کر کے اُس نے ایک چِٹّھی میں اس عورت پر اپنے عِشْق کا اِظہار کر دیا۔ وہ خاتون نہایت شَریف خاندان سے تَعلُّق رکھتی

تھی، چِٹّھی پا کر پَریشان ہوگئی چُونکہ شادی شُدہ بھی تھی، کچھ سوچ سمجھ کر وہ چِٹّھی اپنے شوہرِ نامدار کی خِدمت میں پیش کردی۔ اُس کا شوہر ایک مسجِد کا اِمام تھا اور نہایت پَرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ کافی سَمجھدار بھی تھا، اُسے اپنی زَوجہ پر پورا اِعتِماد (یعنی بھروسا) تھا۔ لہٰذا اُس چِٹّھی کے جواب میں اپنی زَوجہ ہی کی مَعرِفَت اُس نے یہ جواب دِلوایا کہ ''فُلاں مَسجِد میں فُلاں اِمام کے پیچھے بِلاناغہ چالیس (40) دن **پانچوں نَمازیں** باجماعت ادا کرو، پھر آگے دیکھا جائے گا۔'' اُس ''عاشِق'' نے پابندی سے نَمازِ باجماعت شُروع کردی۔ جُوں جُوں دِن گُزرتے گئے **نَماز** کی بَرَکتیں اُس پر ظاہِر ہوتی چلی گئیں۔ جب چالیس (40) دن گزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بَدَل چُکی تھی چُنانچِہ اس نے یہ پیغام بھیج دیا: (مُحترمہ! نماز کی بَرَکت سے میری آنکھ کُھل گئی ہے، میں **مَعاذَاللہ** حرام کاری کے خواب دیکھتا تھا لیکن **اللہ** کریم کا کروڑہا کروڑ شُکر کہ اُس نے مجھے تیری مَحَبَّت سے چُھٹکارا عنایت فرمادیا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**) میں نے اپنی بَدنِیَّتی سے توبہ کر لی ہے اور تجھ سے بھی مُعافی کا طَلَب گار ہوں۔ جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سنایا تو اُس کی زَبان سے بے ساختہ (یعنی ایک دَم) یہ جاری ہوگیا: **صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ فِیْ قَوْلِہٖ** (یعنی ربِّ عَظِیم نے اپنے اس ارشاد میں بِالکُل سچ فرمایا):

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ (پ ۲۱، العنکبوت: ٤٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نَماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

(نزهة المجالس ج ۱ ص ۱٤٠ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے نَماز کی بَرَکتوں کے طَلَب گارو! دیکھا آپ نے؟ نَماز کی بَرَکت سے ایک ''عاشِقِ مَجازی'' راہِ راست پر آگیا اور اُس کے دل میں مالِکِ حقیقی کا عِشق موجیں مارنے لگا اور اُسے سُکونِ قَلْب حاصِل ہو گیا۔ اور واقعی **اللہ** پاک اور

اُس کے پیارے حَبِیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت ہی ایسی ہے کہ جس خُوش نصیب کو نصیب ہو جائے وہ پھر کسی اور سے دِل لگا ہی نہیں سکتا۔

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی! نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم)ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شیطان رونے لگا (حکایت)

مَنقول ہے: جب نَماز فَرض ہوئی تو شَیطان رونے لگا۔ اُس کے شاگرد جَمْع ہو گئے اور رونے دھونے کی وَجہ پوچھی۔ اُس نے بتایا: ''**اللہ** پاک نے مُسلمانوں پر **نَماز** فَرض کر دی ہے۔'' چیلوں (یعنی شاگردوں) نے کہا: تو کیا ہوا؟ شیطان نے جواب دیا: ''مُسلمان نَمازیں پڑھیں گے اور اِن کی بَرَکت سے گُناہوں سے بَچ جائیں گے۔'' چیلوں نے کہا: ہمارے لیے کیا حُکم ہے؟ جواب دیا: ''جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اُس کو ایک کہے: دائیں (یعنی Right) طرف دیکھ! دوسرا کہے: بائیں (یعنی Left) طرف دیکھ! اِس طرح اُس کو اُلجھا (کنفیوز کر) ڈالو۔'' (نزهة المجالس ج ۱ ص ۱۰٤)

یااللہ! ہمیں پکّا نمازی بنا

اے عاشِقانِ نَماز! دیکھا آپ نے! نَمازی سے شَیطان کس قَدَر پَریشان ہے! وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان دُرُست طَریقے سے **نَماز** پڑھے گا تو وہ گُناہوں سے بچے گا اور میرے ہاتھ سے نِکل جائے گا! شیطان مَردُود ہرگز نہیں چاہتا کہ ہم **نَماز** پڑھیں، گُناہوں سے بچیں اور جنّت کی راہ لیں۔ ہمیں شیطان کا ہر وار ناکام بناتے ہوئے خوب خوب نَمازیں پڑھنی چاہئیں۔ **اللہ** پاک ہم سب کو پکّا نَمازی بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۰۲)

دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا!

نفس و شیطان کی شَرارتوں سے خود کو بچانے، گُناہوں کی عادتوں سے پیچھا چُھڑانے اور نَماز کی پابندی کی سَعادت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہیے۔ ایک ''مَدَنی بہار'' سُنئے اور جُھومئے: **جلالپور بھٹیاں** (ضلع حافظ آباد، پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے گُناہوں بھری زندگی بَسر کر رہے تھے۔ عَلاقے کے آوارہ گرد اور شَرابی نوجوانوں کے ساتھ ان کا اُٹھنا بیٹھنا تھا، آوارہ دوستوں نے مَعَاذَاللہ انہیں بھی شراب نوشی اور دیگر گُناہوں کا عادِی بنا دیا تھا۔ ان کے شَب و روز بے ہودگیوں کی نذر ہو رہے تھے۔ شرابی دوستوں کی مَنڈلیوں میں شراب کے جام پیے جاتے، ہَنسی مَذاق کے فوارے بُلند ہوتے، رات گئے شراب کے نَشے میں دُھت اس حالت میں گھر کا رُخ کرتے کہ شراب کی بدبُو مُنہ سے آ رہی ہوتی، لڑکھڑاتے قَدَموں سے جب گھر میں داخل ہوتے تو ان کی حالت دیکھ کر سب پریشان ہوجاتے، والد صاحب یا گھر کا کوئی فرد سمجھاتا تو آپے سے باہَر ہوجاتے، گالی گلوچ، چیخ پُکار کرتے اور سمجھانے والے کو خاطر میں نہ لاتے۔ صُحبتِ بد کی وَجہ سے اَخلاق و کردار بھی بُہت خراب تھے، ان کے پاس اَسلحہ ہوتا، جس سے لوگوں کو ڈراتے اور ان پر اپنا رُعب جماتے، مَعْمولی باتوں پر اہلِ عَلاقہ سے لَڑائی جھگڑا کرنا، مار دھاڑ پر اُتر آنا ان کا مَعْمول بَن چُکا تھا، ان کی روز روز کی شَرانگیزیوں سے جہاں گھر والے پریشان تھے وہیں اہلِ عَلاقہ بھی بیزار تھے، لوگ ان کی عاداتِ بد سے خائِف (یعنی ڈرتے) تھے، جب یہ گھر سے باہَر نکلتے تو لوگ ان سے پناہ مانگتے اور اپنی اولاد کو بھی ان کے سائے سے دور رہنے کی تاکید کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے پھوپھی زاد بھائی کو دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر تھا، ان کی خواہش تھی کہ یہ شرابی دوستوں کی صُحبت سے بچ کر دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے مُنسلِک

ہوجائیں، اسی مَقْصَد کے تحت وہ وقتاً فوقتاً ان پر اِنفرادی کوشش کرتے۔ آخر کار مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کی محنت رنگ لائی اور یہ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سَفَر پر روانہ ہوگئے، مُبلِّغ دعوتِ اسلامی نے دَورانِ مَدَنی قافِلہ بھی ان پر اِنفرادی کوشش کی، بُرائی کے نُقصانات سے آگاہ کیا اور صُحبتِ بد چھوڑ کر سُنّتوں بھری زِندگی گُزارنے کا مَدَنی ذِہن دیا۔ مزید سُنّتوں بھرے بیانات سننے کی بَرَکت سے ان کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہوگیا چُنانچِہ انہوں نے گُناہوں بھری صُحْبت کو چھوڑ کر عاشِقانِ رسول سے رِشتہ جوڑ لیا، جس کی بَرَکت سے عِمامہ شریف کا تاج سجالیا، چہرہ سنّتِ رسول سے روشن کرلیا، جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا ان کی بُری عادات رُخْصت ہوتی گئیں اور یہ اچّھے اَخْلاق و کردار سے آراستہ ہوگئے، پہلے لڑائی جھگڑے کیا کرتے تھے مگر اب مَحَبَّت و پیار سے ملتے، تَرغیب دلانے پر انہوں نے 63 دن کے مَدَنی تربیَتی کورس کی سَعادت حاصل کی اور مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے لگے اور نیکی کی دعوت عام کرنا ان کا مَعْمُول بَن گیا، اچّھے اعمال سے ان کی خالی زِندگی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے عَمَل کے خوشنُما پھولوں سے مُعَطَّر و مُعَنْبَر ہوگئی، مَدَنی ماحول سے پہلے نَمازوں کا ہوش تک نہ تھا مگر اب نَمازوں کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ فَجْر کی نَماز کے لیے صَدائے مدینہ (دعوتِ اسلامی کی اِصْطلاح میں نَمازِ فَجْر کے لیے جگانے کو صدائے مدینہ کہتے ہیں) لگانا ان کا مَعْمول بن گیا۔

جو گُناہوں کے مَرَض سے تنگ ہے بیزار ہے

قافِلہ عطّار اُس کے واسِطے تیّار ہے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز کا خوب خیال رکھو

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا قَتادَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا قول ہے: **نَماز** کا خوب دِھیان رکھو کہ وہ اَہلِ ایمان کا ایک بہترین وَصْف (یعنی عُمدہ خوبی) ہے۔

(تفسیر در منثور ج۸ ص ۲۸٤)

کمزوروں کے صدقے رحمت ہی رحمت

”روحُ الْبیان“ میں ہے کہ اللہ پاک اِن (یعنی نیک بندوں) کے اِخلاص، ان کی نمازوں اور ان کی دُعاؤں اور اِن کے کمزور و ناتُواں اَفراد کے طُفیل لوگوں سے عذاب دُور فرما دیتا ہے۔

(روح البیان ج٥ ص٤٤٥)

نیک بندوں کے صدقے بلائیں دور ہوتی ہیں

اے عاشِقانِ نماز! سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کے طُفیل لوگوں سے آفات و عذابات دُور کرتا ہے۔ اس سلسلے میں پانچ فرامینِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سنئے اور مَحبّتِ اولیا میں جُھومئے:

﴿١﴾ میری اُمّت میں چالیس مَرد ہمیشہ رہیں گے، ان کے دِل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے دل پر ہوں گے، اللہ پاک ان کے سبب زمین والوں سے بَلا دَفْع کرے گا، ان کا لقب ”اَبدال“ ہوگا۔ (حلیة الاولیاء ج٤ ص١٩٠ رقم٥٢١٦)

﴿٢﴾ 40 اَبدال کی بَرَکت سے بارش

اَبدال (مُلکِ) شام میں ہوں گے، وہ حضرات چالیس مَرد ہیں، جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ پاک اس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے، ان کی بَرَکت سے بارشیں بَرَستی ہیں، ان کے ذَرِیْعے دشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے اور ان کی بَرَکت سے مُلکِ شام والوں سے عذاب دُور ہوتا ہے۔ (مسند امام احمدبن حنبل ج١ ص٢٣٨ حديث ٨٩٦) (مُلکِ شام کو اب سُوریا بھی کہتے ہیں)

”اَبدال“ کے معنیٰ

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے مَعلُوم ہوا کہ اولیاءُ اللہ کا وَسِیلہ بَرحق ہے۔ اللہ اچھوں کے صَدقے بُروں کی مُشکلیں حَل کر دیتا ہے اور اُن سے مُصیبتیں ٹال دیتا ہے۔ خَیال رہے کہ جن چالیس وَلیوں کا

یہاں ذِکر ہے انہیں اَبدال کہتے ہیں کیونکہ ان کے مَقامات، ان کی جگہ بدلتی رہتی ہے کبھی مَشرِق (East) میں کبھی مَغرِب (West) میں کبھی جُنوب (South) میں کبھی شُمال (North) میں مگران کا ہیڈ کوارٹر (مُلکِ) شام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص٥٨٤)

(۳) میں جب عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں تو

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: **اللہ** پاک فرماتا ہے: میں زمین والوں کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں، تو مَساجِد کو آباد کرنے اور میرے لیے آپَس میں مَحبّت رکھنے اور سَحَری کے وَقت اِستِغفار کرنے والوں کی وَجہ سے عذاب ان (جن کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں) سے پھیر دیتا ہوں۔ (شعب الایمان ج٦ ص٥٠٠ حدیث٩٠٥١)

(٤) دُودھ پیتے بچّے بھی عذاب دُور رہنے کا سبب ہیں

اگر نَمازی بندے اور دُودھ پیتے بچّے اور چوپائے نہ ہوتے تو بے شک تم پر عذاب اُترتا۔ (شعب الایمان ج٧ ص١٥٥ حدیث٩٨٢٠)

(٥) سو گھروں سے بلائیں دُور

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''**اللہ** پاک ایک صالِح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا (یعنی آفت) دَفع فرماتا ہے۔'' (معجم اوسط ج٣ ص١٢٩ حدیث٤٠٨٠) سُبْحٰنَ اللہ! نیکوں کا قُرب بھی فائِدہ پہنچاتا ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص٨٧)

نیک بندوں سے ہمیں تو پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جنّتی گلاب سے پیدا کی گئی حُوریں

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: **جنّت میں جنّتی گُلاب سے پیدا کی گئی حُوریں** ہیں۔ کسی نے پوچھا: وہاں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا: **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: وہ لوگ جو گُناہوں کا ارادہ کریں لیکن میری عَظمت کو یاد کر کے میرا لحاظ کریں اور جن کی کمریں میرے خوف سے جُھک گئی ہیں وہ جنّتِ عَدن میں رہیں گے۔ مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میری رِضا کی خاطِر بھوکے پیاسے رہتے (یعنی روزے رکھتے) ہیں تو لوگوں سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔ (احیاء العلوم ج٥ ص ٣٢٥ ملخّصاً)

نَماز کی بَرَکت سے گدھا زِندہ ہو گیا (حکایت)

اللہ کریم کے نیک بندوں کی نَمازیں چونکہ ظاہِری و باطِنی آداب سے سجی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے ان کو خوب **فیضانِ نَماز** مِلا کرتا ہے اور ان کی دعاؤں میں بھی بڑی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے، یہ حضرات جب ہاتھ اٹھا دیتے ہیں تو **اللہ** پاک اِن کی دُعا کو رَدّ نہیں فرماتا، اِس سلسلے میں ایک ایمان افروز **حِکایت** سنئے اور جُھومئے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام نَخعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک یَمَنی مسافِر کا **گدھا** راستے میں مَر گیا، اُس نے وُضو کیا، دو رَکعت **نَماز** ادا کی اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض گزار ہوا: ''مولیٰ! میں تیری رِضا کی خاطِر تیری راہ کا مُجاہِد بَن کر ''دَثِیْنَۃ'' سے آیا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مُردوں کو زِندہ کرتا ہے اور قبْر والوں کو قِیامت کے دن اُٹھائے گا، اے پروَرْدگار! آج کے دن مجھے کسی کا مُحتاج نہ کر، میرے گدھے کو زِندہ کر دے۔'' (یہ کہنا تھا کہ) **گدھا کان ہِلاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔** (دلائل النبوۃ ج٦ ص٤٨)

نہ کر رد کوئی اِلتجا یاالٰہی
ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص١٠٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

افضل ترین اعمال

نَماز اپنے اوقات میں ادا کرنا، ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا اور **اللہ** پاک کی راہ میں جِہاد کرنا اَفْضَل تَرین اَعْمال ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مَسْعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سُوال کیا: اَعْمال میں **اللہ** پاک کے نزدیک سب سے زِیادہ مَحْبوب (یعنی پیارا) عَمَل کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: وَقْت کے اندر **نَماز**، میں نے عَرض کی: پھر کیا؟ اِرشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی (یعنی بھلائی) کرنا، میں نے عَرض کی: پھر کیا؟ اِرشاد فرمایا: راہِ خُدا میں جِہاد کرنا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۹٦ حدیث ٥٢٧)

بچپن سے نَماز کی عادت ڈلوائیے

اے عاشِقانِ رسول! جب بچّے سات سال کے ہو جائیں تو اُن سے پانچوں وَقْت کی **نَماز** ادا کروائیے تاکہ **نَماز** کی عادت پکّی ہو۔ ان کو صُبْح سویرے اُٹھنے اور وُضو کر کے **نَماز** پڑھنے کی عادت ڈلوائیے، مگر سردیوں میں وُضو کے لئے قابلِ بَرداشت گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے گھبرا کر وُضو اور **نَماز** سے جی نہ چُرائیں۔ والِد صاحِب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات سال کا ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ مَسْجِد میں لے جائیں لیکن پہلے اُسے مَسْجِد کے آداب سے آگاہ کر دیں کہ مسجِد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نَمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ نَمازِ باجماعت میں اُسے مَردوں کی آخری صَف کے بعد دوسرے بچّوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اِس حِکمتِ عَمَلی کی بدولت اِنْ شَآءَ اللہ بچّے کا مَسجِد کے ساتھ روحانی رِشْتہ قائم ہو جائے گا۔

بچّوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوائیے نَماز
خود سیکھ کر کے ان کو بھی سکھلائیے نَماز

بچّے کو سب سے پہلے دین سکھائیے

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سب سے مُقدَّم (یعنی پہلے) یہ ہے کہ بچّوں کو قراٰنِ مجید پڑھائیں اور دِین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نَماز و طہارت اور بَیع و اِجارہ (یعنی خرید و

فَروخت اور اُجْرت وغیرہ کے لین دَین) و دیگر مُعَامَلات کے مسائل جن کی روز مرّہ (Day-to-day) حاجَت (یعنی ضَرورَت) پڑتی ہے اور ناواقفی (یعنی مَعْلوم نہ ہونے کی وَجہ) سے خِلافِ شَرْع عمل کرنے کے جُرم میں مُبتَلا ہوتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کوعِلْم کی طَرف رُجْحان (رُجْ ۔حان یعنی میلان ۔دِلْچسپی) ہے اور سمجھ دار ہے توعِلْمِ دِین کی خِدْمَت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اِسْتِطاعَت (یعنی حیثیّت) نہ ہوتو تصحیح (یعنی دُرُست) وتَعلیمِ عَقائِد اور ضَروری مسائل کی تَعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اِخْتیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۲۵۶) لڑکی کو بھی عَقائِد وضَروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورَت سے سِلائی اور نَقش ونِگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورَتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری (یعنی گھر کے کام کاج) میں اُس کوسَلِیقہ (یعنی قابلیّت) ہونے کی کوشش کریں کہ سَلیقے والی عورت جس خوبی سے زِندَگی بسر کرسکتی ہے بدسَلیقہ نہیں کرسکتی۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۲۵۷)

مِرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

باکرامت باپ بیٹے (حکایت)

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو قِرْصافہ جَنْدَرہ بن خَیْشَنہ رضی اللہ عنہ کا تَربِیَت اولاد کا جَذْبہ مِثالی تھا، رُومی کُفّار نے ان کے ایک شہزادے کوگرِفتار کر کے قَیدی بنالیا تھا۔ جب نَماز کا وَقْت ہوتا، حضرتِ سیِّدُنا ابو قِرصافہ رضی اللہ عنہ اپنے شہر ''عَسْقَلان'' (مُلکِ شام) کے قَلعے کی چاردیواری پر چڑھتے اور بُلند آواز سے پُکار کر کہتے: ''اے میرے پیارے بیٹے! نَماز کا وَقْت آگیا ہے!'' ان کے شہزادے ہمیشہ ان کی پُکار سُن کر اس پر عَمَل کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ سینکڑوں میل کی دُوری پر رُومیوں کے قیدخانے میں قید تھے۔ (معجم صغیرج ا ص۱۰۸ ملخّصاً)

فَجر کی ہو چُکیں اَذانیں وَقْت
ہو گیا ہے نَماز کا اُٹّھو! (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بالغ اولاد کی اصلاح کب واجب ہے؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے سُوال ہوا: والدین کا حق اولادِ بالغ کو تَنْبِیہ (تَم۔بِیْہ یعنی خبردار کرنا) واجِب ہے یا فَرض؟ جواباً ارشاد فرمایا: جو حُکم فعل کا ہے وُہی اس پر آگاہی دینی ہے، (یعنی جیسا کام ہے ویسا آگاہ کرنے کا مَسئَلہ) فَرض پَر (خبردار کرنا) فَرض، واجِب پہ واجِب، سُنَّت پہ سُنَّت، مُستَحَب پہ مُستَحَب۔ مگر بشرطِ قُدرَت، بقدرِ قُدرَت، باُمّید مَنفَعت (یعنی جتنی قُدرَت ہو اُتنا اور وہ بھی اُس وَقْت جبکہ ماننے کی اُمّید ہو)، وَرنہ:

عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ (پ٧، المائدۃ: ١٠٥)

(ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بِگاڑے گا جو گُمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو)

(فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٣٧٠)

ہر قدم پر نیکی اور درجے کی بلندی

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں طَہارت (یعنی وُضو یا غُسل) کر کے فَرض ادا کرنے کے لیے مسجِد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گُناہ مَحْو (یعنی مُعاف) ہو جاتا ہے، اور دوسرے پر ایک دَرَجہ (Rank) بُلند ہوتا ہے۔ (مسلم ص ٢٦٣ حدیث ١٥٢١)

بچہ انگاروں سے کھیلتا رہا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کا مُبارَک زَمانہ تھا، ایک نیک بندی نے ایک مرتبہ تنُّور (تَن۔نُور) میں روٹیاں لگائیں اور وُضو کر کے نَماز شُروع کر دی۔ شیطان ایک عورت کی صورَت میں اُس خاتون کے پاس

آ کر بولا: بی بی! تیری روٹیاں تنُّور میں جَلی جارہی ہیں! **اللہ** پاک کی نیک بندی شیطان کی بات پر توجُّہ دیئے بغیر **نماز** میں مَشْغول رہی۔ یہ دیکھ کر شیطان نے اُس خاتون کے ننّھے مُنّے بچّے کو اُٹھا کر تنُّور کے اَنگاروں پر ڈال دیا۔ وہ پھر بھی مُتوجِّہ نہ ہوئی۔ اِتنے میں اُس خاتون کا خاوَند گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کا بچّہ تنُّور میں اُن اَنگاروں سے کھیل رہا ہے جنہیں **اللہ** پاک نے ”سُرخ عَقیق“ بنادیا ہے۔ یہ شخص حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوگیا اور تمام واقِعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُس خاتون کو میرے پاس لاؤ! جب وہ حاضِر ہوئی تو آپ نے اُس سے پوچھا: اے بی بی! تو کون سا نیک عَمَل کرتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا ہوا؟ خاتون نے عَرض کی: ”اے رُوحُ اللہ! جب بے وُضو ہوتی ہوں تو وُضو کرلیتی ہوں، جب وُضو کرلیتی ہوں تو **نماز** کے لیے کھڑی ہوجاتی ہوں، اور جب کسی کو کوئی ضَرورت پیش آتی ہے تو اُس کی ضَرورت پُوری کرتی ہوں، اور جو تکالیف لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں اُن پر صَبْر کرتی ہوں۔“ (نزهة المجالس ج١ ص١٤٣)

حاجت پوری کرنے کی عظیم الشّان فضیلت

اے عاشِقانِ نماز! اِس حِکایت میں ہمارے لئے نَصیحت کے کافی مَدَنی پھول ہیں، مَاشَآءَاللہ وہ نیک نَمازی بندی مسلمانوں کی حاجَت رَوائی (یعنی ضَرورتیں پُوری کرنے) کا خوب جَذبہ رکھتی تھیں اور یہ بڑے ثَواب کا کام ہے جیسا کہ **فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ”جو میرے کسی اُمّتی کی حاجَت پُوری کرے اور اُس کی نیّت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خُوش کرے تو اُس نے مجھے خُوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے **اللہ** پاک کو خوش کیا اور جس نے **اللہ** پاک کو خوش کیا **اللہ** پاک اُسے جنّت میں داخِل کرے گا۔“ (شعب الایمان ج٦ ص١١٥ حدیث ٧٦٥٣)

حدیثِ پاک کی ایمان افروز تشریح

اے عاشِقانِ رسول! حاجَت پُوری کرنے والے کو بیان کردہ فَضِیلَت اُسی صورت میں حاصِل ہوگی جب کہ وہ اُس بندے کو صِرف ایمانی رِشْتے کی وجہ سے خُوش کرنا چاہتا ہو، کوئی اور ذاتی مَفاد (یعنی غَرض، مَطْلَب) نہ ہو۔ حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ

علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (تو اُس نے مجھے خُوش کیا) کے تحت ''مِراٰۃ'' جلد 6 صَفْحہ 581 پر لکھتے ہیں: اس سے مَعْلوم ہوا کہ تاقِیامت حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو ہر ہر شخص کے ہر ظاہِر باطِن، جِسمانی دِلی حالات کی خَبر ہے اگر حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بےخَبر ہوں اور مُؤمِن کی خُوشی کا حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو عِلْم نہ ہو تو آپ کو خُوشی کیسے ہو! حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (اور جس نے مجھے خُوش کیا اُس نے اللہ پاک کو خُوش کیا) کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے دو مَسْئلے مَعلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ نیک عَمَل سے مُؤمن کو راضی کرنے اور مُؤمن کی رِضا (یعنی خُوشی) کے ذَرِیعے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو راضی کرنے کی نیّت کرنا شِرک نہیں، رِیا (بھی) نہیں (بلکہ) بِالکُل جائز ہے، جب کہ اپنی نُمود (یعنی دِکھاوا) اور ناموَری (یعنی شُہرت) مَقْصُود نہ ہو۔ **دوسرے** یہ کہ خُدائے پاک کی رِضا (یعنی خُوشی) صِرف حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رِضا (یعنی خُوشی) میں ہے، بڑی سے بڑی نیکی جس سے حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) راضی نہ ہوں اُس سے خُدائے پاک ہرگز راضی نہ ہوگا، لہٰذا ہر عبادت میں حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو راضی کرنے کی نیّت (بھی) کرنی چاہیے کہ یہ ذَرِیعہ ہے ربّ (پاک) کی رِضا (یعنی خوشی) کا۔ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اور جس نے اللہ پاک کو خُوش کیا، اللہ پاک اُسے جنّت میں داخِل کرے گا) کے تحت فرماتے ہیں: اِس سے مَعْلوم ہوا کہ جنّت خُدائے پاک کی خُوش نُودی سے ملے گی مَحْض (یعنی فقط) اپنے عَمَل سے نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص٥٨١)

یقیناً روزِ مَحشَر صِرف اُسی سے خُوش خُدا ہوگا

یہاں دُنیا میں جس نے مُصطفٰے کو خُوش کیا ہوگا (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص١٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تفریح کیلئے وقت ہے نماز کیلئے نہیں!

بیان کردہ نیک بندی کی حِکایت سے ہماری اِسلامی بہنیں ضَرور دَرْس حاصِل کریں اور غَفْلَت کی نیند سے بیدار ہو کر نَمازوں کی پابندی کی پکّی نیّت کریں۔ بے نَمازی عورَتیں خوب غور کریں! ہوسکتا ہے کہ گھر کے کام

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

کاج اور دھونے پکانے کے بہانے اور بچّوں کی پَروَرِش کا عُذر کر کے آپ دُنیا میں کسی کو قائل کر بھی لیں مگر یہ تو سوچیں کہ کیا یہ حِیلے بہانے قِیامت میں بھی چل جائیں گے؟ ہر گز نہیں۔ کیا یہ اَفسوس کا مَقام نہیں کہ آپ کے پاس "شاپنگ سینٹر" جانے کے لیے تو وَقت نِکل آتا ہے، گلیوں بازاروں میں بے پَردہ پھر کر گُناہ میں پڑنے، تَفرِیح گاہوں میں جانے، "ہوٹلنگ" کے ذَرِیعے دَولت وصِحّت بَرباد کرنے بلکہ خُود اپنے ہی گھر میں ٹی وی پر گھنٹوں فِلمیں ڈِرامے دیکھنے کا گُناہ کرنے کا وَقت تو نِکل آتا ہے لیکن اَفسوس! صد کروڑ افسوس! اگر وَقت نہیں ملتا تو **نماز** کے لیے نہیں مِلتا!

بات اعظؔمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز

اللہ سے مِلائے گی اے بیبیو! نماز

مَدَنی چینل نے نمازی بنا دیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کو مار بھگانے، اگر قضا نمازوں کا بوجھ ہو تو اُسے اُتارنے کا جَذبہ پانے اور گُناہوں بھرے چینلز دیکھنے کے شوق سے جان چُھڑانے کیلئے صِرف مَدَنی چینل دیکھئے۔ اِنْ شَآءَاللہ دونوں جہانوں کی بَرَکتیں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! مَدَنی چینل کی ایک اَچھوتی **مَدَنی بہار** سُنتے ہیں: **رَحیم یار خان** (پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کے گھر میں کیبل لگی ہوئی تھی، جب وہ گھر پر موجود نہ ہوتے تو اس پر فِلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تھے لیکن جب **مَدَنی چینل** کا آغاز ہوا تو ان کے گھر میں مَدَنی بہاریں آ گئیں۔ ان کے بچّوں کی اَمّی پہلے نماز نہیں پڑھتی تھیں جب وہ انہیں نماز پڑھنے کا کہتے تو وہ طرح طرح کے حِیلے بہانے کر کے نماز سے جی چُراتیں اور نمازیں قضا کر دیتیں۔ اِسی پریشانی کے عالَم میں ایک دن گُفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب ہم کام سے فارِغ ہو جائیں گے تو رات کو بعدِ نمازِ عِشا سونے سے قَبل مَدَنی چینل دیکھ کر سو یا کریں گے۔ چُنانچہ وہ نمازِ عِشا سے فارِغ ہوتے ہی مَدَنی چینل آن کر کے دیکھنا شُروع کر دیتے تو بچّوں کی اَمّی بھی ساتھ دیکھتیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل دیکھنے کی بَرَکتیں چند ہی دِنوں میں اس

طرح ظاہِر ہوئیں کہ ان کے بچّوں کی اَمّی نے نہ صِرف نَماز کی پابندی شُروع کر دی بلکہ ایک دن ان سے کہنے لگیں: میری گُزَشتہ زِندگی کی فَرض وواجِب نَمازوں کا حِساب لگائیں کہ میری قضا نَمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ تاکہ میں اُن کو بھی ادا کرلوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کیں کہ اب میں پابندی سے نَمازیں ادا کروں گی اور بغیر کسی شَرعی مجبوری کے کبھی بھی نَماز میں سُستی نہیں کروں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو ایسا جذبہ ملا کہ اُنہوں نے اپنی اس نیّت کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے اپنی قضا عُمْری نَمازیں ادا کرنا شُروع کر دیں۔ تادمِ تحریر ان کا روزانہ 100 رَکعت قضا نَمازیں ادا کرنے کا مَعْمول ہے۔

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

مَاشَآءَاللّٰہ اسلامی بہن کی مَدَنی بہار مَرحبا! اس مَدَنی بہار میں اسلامی بہن کے روزانہ 100 رَکعتیں قضا نَمازیں ادا کرنے کا تذکرہ ہے۔ مَاشَآءَاللّٰہ اچّھی تعداد ہے۔ تاہم ''نَماز کے اَحکام'' میں شَرعی مَسئلہ یوں لکھا ہے: **جس** کے ذِمّے قضا نَمازیں ہوں اُن کا جلْد سے جلْد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچّوں کی پَروَرِش اور اپنی ضَرورِیات کی فَراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لِہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقْت ملے اُس میں **قضا** پڑھتا رہے یہاں تک کہ پُوری ہو جائیں۔ (دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٦٤٦)

(مزید تفْصِیلات جاننے کیلئے ''نَماز کے اَحکام'' کے رِسالے ''قضا نَمازوں کا طریقہ'' کا مُطالَعہ کرلیجئے)

مَدَنی چینل تم کو گھر بیٹھے سکھائے گا نَماز
اور نَمازی دونوں عالَم میں رہے گا سرفراز (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا احسان ہے دو رکعتوں کی توفیق ملنا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''بندے پر دُنیا میں سب سے بڑا اِحسان یہ ہے کہ اُسے **دو رَکعت نَماز** ادا کرنے کی توفیق دی گئی۔'' (معجم کبیر ج ٨ ص ١٥١ حدیث ٧٦٥٦)

یہ کس کی قبر ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک قَبْر کے قَریب سے گُزرے تو دَریافت فرمایا: یہ کِس کی قَبْر ہے؟ صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عَرْض کی: فُلاں شَخْص کی۔ ارشاد فرمایا: (اِس وَقْت) اِس کے نزدیک دو رَکْعت نماز تمہاری بَقِیَّہ (یعنی بچی کُھچی) دنیا سے زِیادہ مَحبوب (یعنی پیاری) ہے۔ (معجم اوسط ج ۱ ص ۲۶۶ حدیث ۹۲۰)

جنت پر دو رکعت نماز کو ترجیح

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر مجھے جنّت اور دو رَکْعت (رَک۔عَت) **نماز** میں سے کسی ایک کا اِختِیار ملے تو میں **دو رَکْعت** اِختِیار کرلوں گا، اِس لیے کہ دو رَکْعتوں میں **اللہ** پاک کی رِضا (یعنی خوش نُودی) ہے جبکہ جنّت میں میری اپنی رِضا (یعنی خُوشی) ہے۔“ (مُکاشَفَۃُ القلوب ص ۲۲۲) (مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۴۵۱)

میرے لئے دنیا کی تمام اشیاء سے بڑھ کر دو رکعتیں (حکایت)

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک فَوت شُدہ (اسلامی) بھائی کو خواب میں دیکھا تو اس نے کہا: اگر مجھے شُکْر ادا کرنے پر قُدرت مل جائے تو یہ میرے نزدیک دُنیا و مافیہا (دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس) سے زیادہ مَحبوب (یعنی پیارا) ہوگا، کیا آپ کو وہ وَقْت یاد نہیں جب مجھے دَفنایا جارہا تھا اور فُلاں شَخْص نے کھڑے ہو کر دو رَکْعت نماز پڑھی تھی، اگر مجھے **دو رَکْعت** پڑھنے کی قُدرت مل جائے تو یہ میرے لیے دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے زِیادہ پسندیدہ ہوگا۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۴۰ ملخّصاً) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۶۰۰)

قبر کے پاس سونے والے نے خواب دیکھا (حکایت)

ایک شَخْص کسی قَبْر کے قَریب **دو رَکْعت** نَماز ادا کرنے کے بعد لیٹ گیا۔ خواب میں اس نے قَبْر والے کو یہ کہتے سنا: ”اے شَخْص! تم عَمَل کرسکتے ہو لیکن عِلْم نہیں رکھتے، ہمارے پاس عِلْم ہے لیکن ہم عَمَل نہیں کرسکتے، خُدا کی قَسَم! میرے نامۂ اَعمال میں

نَماز کی دو رَکعتیں مجھے دُنیا ومافِیھا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زِیادہ پیاری ہیں۔'' (حکایتیں اور نصیحتیں ص ٥٦)

اَنوکھی خواہِش (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن ابی سِنان رَحْمَةُ اللهِ عليه سے وفات کے وَقت پوچھا گیا: اپنے آپ کو کیسا مَحسوس کرتے ہیں؟ فرمایا: ''اگر میں جہنَّم سے نَجات پاجاؤں تو خَیرِیَّت ہے۔'' پھر عَرض کی گئی: آپ کی خواہِش کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''مجھے ایک طَویل رات کی خواہِش ہے کہ اُس میں ساری رات عِبادت کرتا رہوں۔'' (حلية الاولياء ج٣ ص ١٣٩ رقم ٣٤٦٧)

مُردے والوں کی نظر میں اعمال کی قدر

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں: اگر قَبْر والوں کو (فُضُولیات میں) زِندگی کے دن ضائع کرنے والے شَخص کا **ایک دن** دے دیا جائے تو یہ ان (قَبْر والوں) کے نزدیک تمام دُنیا سے زِیادہ پیارا ہو کیونکہ اب وہ اَعْمال کی قَدْر و قیمت پہچان چکے ہیں اور مُعامَلات کی حقیقت اُن پر کُھل چکی ہے، انہیں **ایک دن** کی آرزو صِرف اس لیے ہے کہ ان (یعنی قَبْر والوں) میں جو گُناہ گار ہو وہ اُس **ایک دن** کے ذَرِیعے اپنے پچھلے دنوں کے گُناہوں کی تَلافی (یعنی توبہ اور حُقوقُ العِباد کی ادائیگی وغیرہ) کر کے عذاب سے چُھٹکارا پاسکے اور جو توفیق یافتہ (یعنی گُناہوں سے خالی) ہو وہ اس ایک دن (میں خوب عِبادت کر کے اس) کے ذَرِیعے مَرتبہ بُلند کروا کر اپنا ثَواب دُگنا (یعنی ڈَبل) کرالے۔ انہیں (یعنی قَبْر والوں کو) عُمْر کی قَدْر و قیمت اُس وَقْت مَعلوم ہوئی جب ان کی وہ عُمْر پوری ہوچکی ہے، اب ان کی آرزو ہے کہ زِندگی کی ایک ساعت (یعنی کوئی گھڑی) ہی مل جائے۔ جبکہ (اے زِندہ اسلامی بھائیو!) تمہیں یہ ساعت (یعنی گھڑی) حاصِل ہے اور ہو سکتا ہے تمہیں اس جیسی اور ساعتیں (یعنی لَمحات واَوقات) بھی ملیں، اگر تم انہیں ضائع کرنے کا ذِہن بنا چکے ہو تو مُعامَلہ ہاتھ سے نِکل جانے کی صورت میں کَفِ افسوس مَلنے (یعنی پچھتانے) کے لیے خود کو تیّار رکھنا کیونکہ تم نے سَبْقَت کر کے (یعنی آگے بڑھ کر) اپنی ساعتوں (اور زِندگی کے انمول ہیروں) سے اپنا حِصّہ وُصول نہیں کیا۔ (احیاء العلوم ج٥ ص ٢٤٠) (احیاء العلوم (اردو) ج٥ ص ٥٩٩)

کر جوانی میں عِبادت، کاہلی اچّھی نہیں جب بُڑھاپا آ گیا پھر، بات بن پڑتی نہیں

ہے بُڑھاپا بھی غَنیمت، جب جوانی ہوچکی یہ بُڑھاپا بھی نہ ہوگا، مَوت جس دَم آ گئی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز پڑھ کر وَہیں بیٹھے رہنے کی فضیلت

اے عاشِقانِ رسول! نَماز پڑھ کر اِدھر اُدھر جانے کے بجائے جہاں تک ہوسکے وہیں بیٹھے رہیے۔ اللہ کریم کے مَعْصُوم فِرِشتے آپ کے لیے مَغْفِرت کی دُعا کرتے رہیں گے۔ چُنانچِہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو بندہ نَماز پڑھ کر جب تک اُس جگہ بیٹھا رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں، یہاں تک کہ بے وُضو ہو جائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔ فِرِشتوں کی دُعائے مَغْفِرت اُس (بیٹھے رہنے والے) کے لیے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ۔ (یعنی: اے اللہ پاک تُو اِس کو بَخش دے، اے اللہ پاک تُو اِس پر رَحم فرما۔) (مسندِ ابویعلی ج٥ ص٤٦٩ حدیث ٦٤٣٢)

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

آہ! ہماری سُستیوں کا کیا کیجئے! کاش! مَعْصُوم فِرِشتوں کی دُعائیں حاصِل کرنے کیلئے ہمیں نَماز پڑھ کر وہیں بیٹھ کر کچھ وِرْد و وظائف کرنے کی سَعادت مل جایا کرے۔ دُعائے ثانی یعنی اِمام اپنی سُنَّتیں وغیرہ پڑھ کر جو دُعا مانگتا ہے اُس میں تو ہر ایک کو شرکت کرنی ہی چاہیے۔ اگر نَماز کے بعد ''دَرسِ فیضانِ سُنَّت'' ہو، بعدِ فَجْر حَلْقۂ تفسیر ہو، سُنَّتوں بھرا بیان ہو اُن میں بیٹھنا اور دُنیا و آخرت کی بھلائیاں سَمیٹنا چاہیے۔

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دم گھٹتا، دِل اُکتاتا

خدا کو یاد کر، پیارے! وہ ساعت، آنے والی ہے (حدائقِ بخشش ص ۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

زمین کے حصّے کی بزرگی

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "کوئی صُبح وشام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو نہ پُکارتا ہو، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نَماز پڑھی یا ذِکرُ الٰہی کیا؟ اگر وہ "ہاں" کہے تو اُس کے لیے اِس سبب سے اپنے اُوپر بُزُرگی (یعنی بڑا پَن) تصوُّر کرتا ہے۔" (معجم اوسط ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۵۶۲)

جماعت کے بعد پیچھے جانے والوں کیلئے دو نیّتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو جگہ بدل بدل کر نَماز پڑھنی چاہیے، جہاں جہاں نَماز پڑھیں گے، ذِکر و دُرُود کریں گے وہ تمام مَقامات قِیامت کے روز گواہی دیں گے۔ جماعت خَتْم ہونے پر کئی اسلامی بھائی پیچھے کی طَرف آ کر نَماز پڑھتے ہیں، ایسا کرتے وَقْت یہ دواچّھی نیّتیں کی جاسکتی ہیں: (۱) صَفیں مُنْتَشِر (یعنی بے ترتیب) دیکھ کر بعد میں آنے والوں کو عِلْم ہوجائے کہ جماعت خَتْم ہوچکی ہے (۲) فَرض رَکْعتوں کے لیے ایک حِصّۂ زمین کو گواہ کیا تو اب سنّتوں کے لیے دُوسری جگہ کو گواہ بنائیں گے۔ مگر یہ احتِیاط ضَروری ہے کہ کسی نَماز پڑھنے والے یا بیٹھے ہوئے اَفراد کو کُہنی یا قَدَم وغیرہ نہ لگے اور نَمازی کے آگے سے بھی نہ گُزرنا پڑے کہ نَمازی کے آگے سے گزرنا گُناہ ہے، نیز جو پہلے سے نَماز میں ہو اُس کی طَرف چِہرہ کرنا بھی ناجائز و گُناہ ہے، اِسی طرح کسی کے چِہرے کی طَرف نَماز شُروع کرنا بھی گُناہ ہے۔

زمین 40 دن روتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زمین 40 دن تک مسلمان پر روتی ہے۔ (الزهد لوكيع ص۳۰۹ حديث۸۳، شرح الصدور(اردو) ص۱۹۴)

جگہ کس پر روتی ہے؟

مسلمان جس جگہ نَماز پڑھتا، ذِکرُ اللّٰہ کرتا ہے وہ جگہ قِیامت میں اُس کی گواہی دے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا عطا خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "بندہ زمین کے جس حصّے پر بھی سَجْدہ کرتا ہے

وہ قِیامت میں اس کی گواہی دے گا اور جس دن وہ مَرتا ہے زمین کا وہ ٹکڑا اس پر روتا ہے۔"

(الزهد لابن المبارك ص١١٥ حديث ٣٤٠، شرح الصدور (اردو) ص١٩٤)

آسمان و زمین کیوں روتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: جب مسلمان کا اِنْتِقال ہوتا ہے تو زمین کے مُختلِف گوشے (یعنی کونے) یوں پُکار اُٹھتے ہیں: اے اللہ! ایمان والا بندہ فوت ہوگیا! پس آسمان و زمین اس پر روتے ہیں۔ اللہ پاک ان دونوں سے ارشاد فرماتا ہے: تم میرے بندے پر کس وَجہ سے روئے؟ وہ عَرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! وہ بندہ ہمارے جس گوشے (یعنی کونے، کَنارے) سے بھی گزرا تیرا ذِکر کرتے ہوئے گزرا۔ (الزهد لابن المبارك ص٤١ حديث١٦١، شرح الصدور (اردو) ص١٩٤)

نَماز کی جگہ روتی ہے

امیرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مسلمان کا اِنْتِقال ہوتا ہے تو زمین میں اُس کی نَماز کی جگہ اور آسمان میں اُس کا عَمَل چڑھنے کا دَروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ ترجَمۂ کنز الایمان: تو ان پر آسمان و زمین نہ روئے۔

(پ ٢٥، الدخان: ٢٩)

(كتاب ذكر الموت مع موسوعة ابن ابى الدنيا ج٥ ص ٤٨٧ حديث ٢٨٧، شرح الصدور (اردو) ص١٩٤)

آسمان کا دَروازہ روتا ہے

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے اللہ پاک کے اس فرمان:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ ترجَمۂ کنز الایمان: تو ان پر آسمان و زمین نہ روئے۔

(پ ٢٥، الدخان: ٢٩)

کے مُتعلّق پوچھا گیا کہ کیا زمین و آسمان بھی کسی پر روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ مَخلوق میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے آسمان میں دروازہ نہ ہو، اسی سے اس کا رِزْق اُترتا ہے اور اسی سے اس کا عَمَل بُلند ہوتا ہے، پس جب مسلمان وفات پاتا ہے تو آسمان میں اس کا وہ دروازہ بند کردیا جاتا ہے جس سے اس کا عَمَل بُلند ہوتا اور رِزْق اُترتا تھا، چُنانچِہ وہ دروازہ اس پر روتا ہے اور اس یعنی فوت شدہ مسلمان کے بچھڑنے پر زمین کا وہ حصّہ روتا ہے جہاں وہ ایمان والا **نماز** پڑھتا اور ذِکْرُ الٰہی کرتا تھا۔ اور چونکہ قومِ فرعون کے زمین پر کوئی بھی نیک آثار (یعنی نِشانات) نہیں تھے اور نہ ان کی طرف سے بارگاہِ الٰہی میں کوئی بھلائی ہی پہنچی تھی لہٰذا ان پر آسمان و زمین نہیں روئے۔ (تفسیرِ طبری ج ۱۱ ص ۲۳۷ حدیث ۳۱۱۲۲ ، شرح الصدور (اردو) ص ۱۹۳)

مجھ کو بقیعِ پاک میں دوگز زمین دو

حَسنَین کے طُفیل، مدینے کے تاجور (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۲۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نَمازی عورت اور مچھلی (حِکایت)

بَنی اِسرائیل میں ایک نیک نَمازی عورت تھی، بَدقِسمتی سے اُس کا شوہر **غیر مُسلم** تھا، وہ اپنی بیوی کو **نَماز** سے روکتا تھا مگر مار پیٹ کے باوُجُود وہ خاتون **نَماز** نہ چھوڑتی۔ شوہر نے تنگ آکر ایک سازِش کے تَحت کچھ مال اپنی بیوی کو دے کر کہا کہ اسے مَحفوظ جگہ پر رکھ دو، جب مانگوں تب دینا۔ موقع پا کر شوہر نے چُپکے سے وہ مال اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ **اللہ** کریم کی قُدرت سے وہ مال ایک مچھلی نے نِگل لیا۔ وہ مچھلی ایک ماہی گیر (یعنی مچھلیاں پکڑنے والے) کے جال میں آگئی، اور فروخْت ہونے بازار میں آئی، خُدا کی شان کہ وُہی **مچھلی** اُس کے شوہر نے خریدی اور پکانے کے لیے گھر لے آیا۔ اُس نیک خاتون نے پکانے کے لیے مچھلی کا پیٹ کاٹا، وہ مال پیٹ سے نِکل پڑا! وہ سارا مُعامَلہ سمجھ گئی۔ اُس عورت نے وہ مال اُسی جگہ پر رکھ

دیا۔شوہر نے مَنْصوبے کے مُطابِق بیوی سے مال مانگا، تاکہ مال نہ مِلنے کی صورت میں اُس پر تُہمت رکھ کر اُسے سَزا دلوا سکے، مگر اللہ کریم کی رَحمت سے بیوی نے مال نِکال کر شوہر کے حوالے کر دیا، اِس پر وہ بَہُت حیران ہوا مگر اُس نے سوچا اِس میں ضَرور عورت کی کوئی چالاکی ہے۔ اُس نے اِس واقِعے سے عبرت حاصِل نہ کی بلکہ بیوی نے جب روٹی پکانے کے لیے تنّور جلایا تو ظالِم نے اُسے جلتے تنّور میں ڈال دیا تاکہ جل کر فوت ہو جائے۔ تنّور میں گرتے ہی اُس نیک نَمازی خاتون نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اِلْتِجا کی۔ اللہ پاک نے اُس کی دُعا قَبول فرمائی، تنّور کی آگ فوراً ٹھنڈی ہوگئی اور وہ نَمازی خاتون (نَماز کی بَرَکت سے) زِندہ بچ گئی۔ (نزهة المجالس ج١ ص١٥٤ بتغير) **اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات
سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبیو! نماز

مَدَنی چینل نے مجھے وُضو کرنا سکھا دیا!

شیطان کی سازِشیں ناکام بنانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن پانے، نیکیوں کی راہ اپنانے اور دِینی مَعلومات بڑھانے کیلئے مَدَنی چینل دیکھتے رہیے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کے ایک رِشتے دار نے اپنے تأثرات کچھ یوں دیئے: آپ حضرات نے بَہُت اچّھا کیا کہ **مَدَنی چینل** شُروع کر کے گھر بیٹھے مسلمانوں کو اسلام کی باتیں سکھانا شُروع کر دی ہیں، سچ کہتا ہوں آپ کے مَدَنی چینل پر جب میں نے ''**وُضُو کا عَمَلی طریقہ**'' دیکھا تو میرا سَر نَدامت سے جُھک گیا کہ جَدّی پُشتی مسلمان ہونے کے باوُجُود ابھی تک مجھے صحیح وُضُو کرنا بھی نہیں آتا تھا میں کُھلے دل سے اِعْتِراف کرتا ہوں کہ **مَدَنی چینل** نے مجھے وُضُو کرنا سکھا دیا!

مدنی چینل میں نبی کی سنّتوں کی دھوم ہے
اور شیطانِ لَعیں رَنجُور ہے مَغْموم ہے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص٦٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک صاحِب سے گُناہ ہوگیا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے: ایک صاحِب سے ایک (صَغیرہ یعنی چھوٹا) گُناہ ہو گیا، بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی، اِس پر (پارہ 12، سُورَۃُ ھُود کی) آیت (نمبر 114) نازِل ہوئی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو، دِن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں، بیشک نیکیاں بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کو۔

انہوں نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ''میری سب اُمَّت کے لیے۔''

(بخاری ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۵۲۶) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۳۵)

آیت کی تفسیر: اس آیتِ مُقدَّسہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ دن کے دونوں کناروں سے صُبح و شام مُراد ہیں، زَوال سے قَبل کا وَقت صُبح میں اور بعد کا شام میں داخِل ہے، صُبح کی نَماز فَجر اور شام کی نَماز ظُہر و عَصر ہیں، اور رات کے حِصّوں کی نَمازیں مَغرِب و عِشا ہیں۔

(خزائن العرفان ص ۴۳۸) (تفسیر نسفی ص ۵۱۶)

''تفسیر صراطُ الجِنان'' جلد 4 صَفْحہ 511 پر اِسی آیت کے تحت لکھا ہے: (آیتِ کریمہ میں بیان کردہ) نیکیوں سے مُراد یا یہی پنج گانہ (یعنی 5 وقت کی) نمازیں ہیں جو آیت میں ذِکر (یعنی بیان) ہوئیں یا اس سے مُراد مُطلَقاً (یعنی ہر طرح کے) نیک کام ہیں یا اس سے ''سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھنا مُراد ہے۔

(تفسیر مدارک ص ۵۱۶)

چھوٹے گناہوں کے لئے کفّارہ بننے والی بعض نیکیاں

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہوں کے لئے کفّارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں **نَماز** ہوں یا صَدقہ (وخیرات) یا ذِکر و اِستِغفار یا اور کچھ۔ (تفسیر خازن ج ٢ ص ٣٧٥) اَحادیث میں مُتعدِّد ایسے اَعمال کا بیان ہے جو صغیرہ گناہوں کے لئے کَفّارہ (یعنی مِٹنے کا سبب) بنتے ہیں۔ یہاں ان میں سے چند ایک بیان کئے جاتے ہیں:

چار فرامینِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم

﴿١﴾ پانچوں نَمازیں اور جُمعہ دوسرے جُمعہ تک اور رَمَضان دوسرے رَمَضان تک یہ سب ان گُناہوں کے لئے کَفّارہ ہیں جو ان کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کَبیرہ (یعنی بڑے) گُناہوں سے بچے۔ (مسلم ص ١١٨ حدیث ٥٥٢) ﴿٢﴾ جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو پہلے کرچکا ہے اُس کا کَفّارہ ہوگیا۔ (شعب الایمان ج ٣ ص ٣١٠ حدیث ٣٦٢٣)

﴿٣﴾ عُمرے سے عُمرے تک اُن گُناہوں کا کفّارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِّ مَبرور کا ثَواب جنّت ہی ہے۔ (بخاری ج ١ ص ٥٨٦ حدیث ١٧٧٣)

﴿٤﴾ جس نے عِلم تلاش کیا تو یہ تلاش اس کے پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہوگی۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٩٥ حدیث ٢٦٥٧)

"کفّارہ" سے کیا مُراد ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ چاروں حدیثوں میں لَفظ ''کفّارہ'' آیا ہے، یہاں اِس سے مُراد ہے: چھوٹے گُناہوں سے مُعافی مِل گئی۔ بے شک نَماز نہایت عَظیمُ الشّان عِبادَت ہے، اِس کی بَرَکت سے صِرف وصِرف بدنَصیب لوگ ہی مَحروم رہ سکتے ہیں۔ **نَماز** جہاں ایک طَرف ڈھیروں ثَواب کمانے کا ذَرِیعہ ہے تو دوسری طَرف اِسے ادا کرنے سے صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہوں کی بَخشِش ہوجاتی ہے۔

حضرتِ عثمان نے وُضو کرکے فرمایا

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا حارِث رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رِوایَت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ایک دن تَشریف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مؤذِّن صاحِب آ گئے، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وُضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اِسی طرح وُضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے آپ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص میرے اِس وُضو کی طرح وُضو کرے پھر وہ ظُہر کی نَماز پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے گناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فَجر کی نَماز اور اس ظُہر کی نَماز کے درمیان ہوئے ہوں، پھر جب عَصر کی نَماز پڑھتا ہے تو ظُہر و عَصر کے مابین (یعنی بیچ) کے گُناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر جب مَغرِب کی نَماز پڑھتا ہے تو عَصر و مغرِب کے درمیان کے گناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر عِشا کی نَماز پڑھتا ہے تو اس کے اور مغرِب کے درمیان کے گناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر ہوسکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گزار دے اور پھر جب اٹھ کر وُضو کرے اور فَجر کی نَماز پڑھے تو عِشاء و فَجر کے بیچ کے گُناہوں کی بَخشِش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ (الاحادیث المختارة ج۱ص۴۵۰ حدیث۳۲٤)

نَماز سے گُناہ دُھلتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اگر تم میں سے کسی کے صَحن میں نَہر ہو، وہ اس میں ہر روز پانچ بار غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔'' (ابن ماجه ج۲ص۱٦۵ حدیث۱۳۹۷)

عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور مَیلا پرِندہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار سَمُنْدر کے کَنارے کَنارے تَشریف لئے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک پَرِندہ دیکھا جو کہ سَمُنْدر کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور اس

سبب سے اس کا بَدَن مَیلا ہو گیا۔ پھر وہ وہاں سے نِکل کر سَمُنْدر میں نہانے لگا جس سے وہ پھر صاف ہو گیا، یِہی عَمَل اُس نے پانچ مَرتبہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلَيْهِ السَّلَام کو اِس کام سے تَعَجُّب ہوا، حضرتِ جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) نے آپ کو حیرت زدہ دیکھ کر کہا: یہ جو آپ کو دِکھایا گیا ہے یہ حضرتِ **مُحمّد** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کے نمازیوں کی مِثال اور یہ کیچڑ اُن کے گُناہوں کی مِثال اور سَمُنْدر میں نہانا پانچ نمازوں کی مِثال ہے۔ (نزھۃ المجالس ج ١ ص ١٤٥ ملخصاً)

یعنی جس طرح یہ کیچڑ میں لوٹا اور نہا کر پاک وصاف ہو گیا اِسی طرح حضرتِ **مُحمّد مُصطَفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کے گُناہ گار اِن پانچ نَمازوں کی وجہ سے اپنے گُناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے۔

اے عاشِقانِ نَماز! ہماری کِس قَدر خُوش قسمتی ہے کہ **اللّٰہ** کریم نے ہم پر نَماز فَرض فرمائی اور بَہُت سارا ثواب عطا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی اِحسان فرمایا کہ وہ نَماز کی بَرَکت سے ہمارے گُناہ بھی مُعاف فرما دیا کرتا ہے۔ **اللّٰہُ رَبُّ العِزّت** کی رَحمت کے اِس خَزانے کو جو نہ لوٹے وہ کِس قَدر مَحرُوم و بدنَصیب ہے۔ یہ یاد رہے کہ نَمازوں سے جہاں جہاں گُناہ مُعاف ہونے کا تَذکِرہ ہے اس سے مُراد صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہ ہیں، کَبیرہ (یعنی بڑے) گُناہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

پڑھ کر نَماز ساتھ لو سامانِ آخرت
مَحْشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نَماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گُناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح ....!

نَمازی کس قَدر خُوش نَصیب ہے کہ وہ **نَماز** پڑھتا ہے تو اِس کے گُناہ دھڑا دھڑ جھڑنے شُروع ہو جاتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سردیوں کے موسم میں تَشریف لے گئے اور دَرَختوں کے پتّے جَھڑ تے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دَرَخت کی دو شاخیں

پکڑ کر اُنہیں ہِلایا، ان سے پتّے جَھڑنے لگے۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عَرض کی: لَبَّیْکَ! یارسولَ اللہ! یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ پاک کے رسول! ارشاد فرمایا: ''جب کوئی مسلمان اللہ پاک کی رِضا (یعنی خُوشی) کے لئے نَماز پڑھتا ہے اُس سے گُناہ اِس طرح گِرتے ہیں جیسے دَرَخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۱۳۳ رقم ۲۱۶۱۲)

دو سروں کے دَرَخت کے پتّے جھاڑنے کے مسائل

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (سردیوں کے موسم میں تشریف لے گئے) کے تحت لکھتے ہیں: مدینۂ مُنوَّرہ سے باہر کسی جنگل میں اور یہ موسِمِ خَزاں کا تھا جب کہ شاخیں ہِلانے سے پتّے جَھڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی پت جَھڑ ہوتا رہتا ہے۔ حدیث شریف کے اِس حصّے (دَرَخت کی دو شاخیں پکڑ کر اُنہیں ہِلایا) کے تحت فرماتے ہیں: غالباً یہ دَرَخت کوئی جنگل کا خُودرَو (یعنی خود بخود اُگ جانے والا) تھا جس کے پَھل پُھول پتّے ہر راہ گیر (یعنی راستے میں گُزرنے والا) توڑ سکتا ہے، اور ہوسکتا ہے کہ دَرَخت آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنا ہو یا کسی ایسے شَخْص کا ہو جو حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس عَمَل شریف سے راضی ہو، ورنہ دوسرے کے دَرَخت سے بِلا اِجازت پتّے وغیرہ جھاڑنا مَمْنوع ہے۔ حدیثِ مُبارک کے اِس حصّے (گُناہ اِس طرح گِرتے ہیں جیسے دَرَخت سے پتّے جَھڑتے ہیں) کے تحت ہے: یعنی اِخلاص کی نَماز موسِمِ خَزاں کی اُس تیز ہوا کی طرح ہے جو پَت جھاڑ کر دیتی (یعنی پتّے گِرا دیتی) ہے (مزید فرماتے ہیں) یہاں (گِر جانے یعنی مُعاف ہونے والے) گُناہوں سے صَغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہ مُراد ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۶۷)

نَماز سے فارِغ ہوتے ہی گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں

سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ والا شان ہے: ''جس وَقْت مسلمان نَماز پڑھتا ہے تو اُس کے گُناہ اُس کے سر پر رکھے جاتے ہیں، جب یہ سَجدے میں جاتا ہے تو سارے گُناہ گِر جاتے ہیں، نَمازی جب نَماز سے فارِغ ہوتا ہے تو گُناہوں سے پاک صاف ہو چکا ہوتا ہے۔'' (معجم کبیر ج ۶ ص ۲۵۰ حدیث ۶۱۲۵)

دو رَکعت پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ مُعاف

حضرتِ زید بن خالد جُہَنی (جُ۔ہَن۔نی) رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، مُصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو دو رَکعت نَماز پڑھے اور اُن میں سَہو (یعنی بھول) نہ کرے تو جو کچھ پیشتر (اس سے پہلے) اُس کے (صَغیرہ) گُناہ ہوئے ہیں **اللہ** پاک مُعاف فرمادیتا ہے۔'' (مسند امام احمد ج۸ ص۱٦٢ حديث ٢١٧٤٩)

جو گُناہ کئے تھے نَماز کی بَرکت سے مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے وُضو کیا جیسا حُکم ہے، اور نَماز پڑھی جیسی نَماز کا حُکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے مُعاف ہوگیا۔

(ابن ماجه ج٢ ص١٦٤ حديث ١٣٩٦)

تذکرہ حضرتِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَشْہور صَحابی، میزبانِ رسول حضرتِ سیِّدنا **ابو ایوب انصاری** رضی اللہ عنہ ہیں۔ اپنے پیارے صَحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رسولِ ذِیشان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظمت نِشان ہے: ''میرے صَحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے بَرابر سونا خیرات کرے تو میرے صَحابہ میں سے کسی ایک کے نہ مُد کو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی مُد کے آدھے کو۔'' (بخاری ج٢ ص ٥٢٢ حديث ٣٦٧٣) **شَرحِ حدیث:** یعنی میرا صحابی قریباً سَوا سیر جَو خیرات کرے اور اُن کے عِلاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث وقُطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قبولیَّت میں صَحابی کے سَوا سیر جَو کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نَماز اور ساری عِبادات کا ہے، جب مسجِدِ نبوی کی نَماز دوسری جگہ کی نَمازوں سے

50 ہزار گُنا ہے تو جنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا! اِس حدیث سے مَعْلُوم ہوا کہ حضراتِ صحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کا ذِکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہیے، کسی صحابی کو ہلکے لفظ سے یاد نہ کرو، یہ حضرات وہ ہیں جنہیں ربّ نے اپنے محبوب (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی صُحْبت کے لیے چُنا، مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صُحْبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان ربّ اپنے نبی (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بُروں کی صُحْبت میں رہنا کیسے پسند فرماتا۔! (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۳۵ ملخصاً) صحابۂ کرام کی فَضِیلَت صِرف مُصطفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحْبت اور وحی کا زمانہ پانے کی وجہ سے تھی، اگر ہم میں سے کوئی 1000 سال عُمْر پائے اور تمام عُمْر اللہ پاک کی فرماں برداری کرے اور نافرمانی سے بچے بلکہ اپنے وَقْت کا سب سے بڑا عابِد (یعنی عِبادت گزار) بن جائے تب بھی اس کی عِبادت نبیِّ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحْبت کے ایک لمحے کے برابر بھی نہیں ہوسکتی۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح ج۶ ص۲۸۶ تحت الحدیث ۴۶۹۹)

نام اور کُنیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینۂ منوّرہ میں حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میزبانی (Hospitality) کا شَرَف حاصل کرنے والے سب سے پہلے خُوش نصیب حضرتِ سیِّدُنا ابو ایّوب اَنصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کا اصل نام خالِد بن زید تھا جبکہ کُنیت ابو ایّوب تھی۔ ہِجْرت سے قَبْل نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک ہاتھ پر بَیْعَت کرنے والے تقریباً 70 خُوش نَصیب حضرات میں آپ بھی شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۳۶۸-۳۶۹)

بے مثال اَدَبِ مُصطفٰے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ایّوب اَنصاری رضی اللہ عنہ اپنے ہر انداز سے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بے پناہ اَدب واِحترام اور عَقیدت وجاں نثاری کا مُظاہرہ کرتے، حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے آپ نے پہلے پہل اُوپر کی مَنزل پیش کی مگر تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مُلاقاتیوں کی آسانی کا لحاظ فرماتے ہوئے) نیچے کی مَنزل کو پسند فرمایا۔ ایک مَرتبہ مکان کے اُوپر کی منزل پر پانی کا

گھڑا ٹوٹا تو فوراً اپنا لحاف ڈال کر سارا پانی اُس میں خُشک کرلیا گھر میں ایک ہی لحاف موجود تھا جو کہ اب گیلا ہوچُکا تھا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ پانی بہ کر نیچے کی مَنزل میں چلا جائے اور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو کچھ تکلیف پہنچے۔ (سیرت ابن ھشام ص۱۹۹)

کہیں بے اَدَبی نہ ہوجائے

حضرتِ سیِّدنا ابو ایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ان کے ہاں (بطور مہمان) نچلی مَنزِل میں ٹھہرے اور حضرتِ ابوایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ اُوپر کی مَنزل میں تھے، حضرت ابوایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک رات خَیال آیا کہ ہم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے سَرِ اَنْوَر کے اُوپر (چھت پر) چل رہے ہیں، یہ خَیال آتے ہی آپ ایک جانِب ہٹ کر سوگئے، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم سے عَرض کی۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''نچلی مَنزِل میں زِیادہ سَہولت ہے۔'' حضرتِ ابوایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس چھت پرنہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں۔ تب آقائے دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم اُوپر کی مَنزِل پر تشریف لے آئے اور حضرتِ ابوایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ نچلی مَنزِل میں آگئے۔ (مسلم ص۸۷٤ حدیث ۵۳۵۸)

برتن سے بَرَکتیں لیتے

حُضُور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کیلئے آپ رضی اللہ عنہ کھانا بھیجتے اور جب بَرتن واپَس آتے تو پوچھتے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی مُبارَک اُنگلیاں کِس جگہ سے لگی ہیں؟ بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے پاکیزہ اُنگلیاں لگی ہوئی جگہ سے لُقمہ اُٹھاتے اور کھانا کھاتے۔ (مسند احمد ج۹ ص۳۵ حدیث ۲۳۵۷٦)

دُعائے مُصطَفٰے

حضرتِ سیِّدنا ابوایُّوب اَنْصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بار سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے مکانِ عالی شان پر رات بھر پہرہ دیا، صُبح ہوئی تو دُعائے مُصطَفٰے یوں ملی: ''اے اللّٰہ! تو ابوایُّوب کو اپنے حِفْظ واَمان میں رکھ جس طرح اس نے میری نِگہبانی کرتے ہوئے رات گُزاری۔'' (سیرت ابن ھشام ص٤٤۲)

اللہ! تم سے ناپسندیدہ بات دُور کردے

حُضُور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ایک** مَرتبہ صَفا و مَروہ کی سَعی فرمارہے تھے کہ داڑھی مُبارک پر ایک پَر گرا، حضرتِ سیّدنا **ابو ایُّوب** اَنْصاری رضی اللہ عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور داڑھی مُبارک سے اُس پَر کو لے لیا۔ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو دُعا دی: **اللہ** پاک تم سے ہر ناپسندیدہ بات دُور کردے۔ (معجم کبیر ج ٤ ص ١٧٢ حدیث ٤٠٤٨)

اِنتِقالِ باکمال

حضرتِ سیّدنا **ابو ایُّوب** اَنْصاری رضی اللہ عنہ جب مُبارک زِندگی کے آخری دنوں میں سَخْت بیمار ہوگئے تو مجاہِدینِ اِسلام سے فرمایا: مجھے میدانِ جنگ میں لے جانا اور اپنی صَفوں میں لِٹائے رکھنا، جب میرا اِنْتِقال ہوجائے تو میری لاش کو قَلْعے کی دیوار کے قریب دَفْن کردینا۔ چُنانچِہ سن 51 ہجری میں دورانِ جِہاد آپ رضی اللہ عنہ کو قُسطُنطِیْنِیّہ کے قَلْعے کی دِیوار کے قریب دَفْن کردیا گیا۔ اِبتدا میں اَندیشہ تھا کہ شاید نَصرانی قبرِ مُبارک کو کھود ڈالیں مگر ان پر ایسی ہَیبت طاری ہوئی کہ مزارِ اَقْدس کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور یقیناً یہ حُضُورِ اَنْور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک دُعا کا اَثر تھا کہ آپ زِندگی بھر مُصیبتوں اور غموں سے مَحْفوظ رہے۔ اور بعدِ وفات بھی صدیوں تک نَصاریٰ آپ کی قبرِ مُبارک کی حِفاظت اور نگرانی کرتے رہے حتّٰی کہ قُسطُنطِیْنِیّہ پر مسلمانوں نے فتح کا جھنڈا گاڑ دیا۔ آج بھی تُرکی حکومت کے زیرِ خِدمت آپ رضی اللہ عنہ کا مَزارِ اَقْدس اسی آن بان اور شان کے ساتھ آنے والوں کے دلوں میں سُرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک کا سامان لئے ہوئے ہے۔ (کراماتِ صحابہ ص ۱۸۲ ملخصاً)

مزار شریف کی برکت

قَحط سالی کے زمانے میں لوگ حضرتِ سیّدنا **ابو ایُّوب** اَنْصاری رضی اللہ عنہ کے مَزار شریف پر حاضِر ہوکر بارِش طَلَب کرتے تو **اللہ** پاک آپ کے طُفیل بارِش برسادیتا۔ (طبقاتِ ابن سعد ج ۳ ص ۳۷۰) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری**

بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو ایّوب کا صَدقہ، اِلٰہی! مغفِرت فرما

ہمیں دونوں جہانوں کی عِنایَت عافیَت فرما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اِخلاص کے ساتھ دو رَکعت پڑھنے والا جہنَّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو تنہائی میں دو رَکْعت نَماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فِرِشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لیے جہنَّم سے بَراءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جاتی ہے۔ (کنز العمال ج٤ ص١٢٥ حدیث ١٩٠١٥)

نیکیاں چُھپانے کے فضائل

(4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)

اے عاشِقانِ نَماز! بندے کو چاہئے کہ وہ جس قَدَر ہو سکے اپنی نیکیاں چُھپائے۔ اپنے نَفْل روزہ، نَماز، حج وعُمرہ، صَدَقہ وخیرات، دِینی خِدْمات وغیرہ کا بِلاوَجہ ڈِھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے۔ 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

﴿١﴾ آدمی کا ایسی جگہ نَفْل پڑھنا جہاں لوگ اُسے نہ دیکھتے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی 25 نمازوں کے بَرابَر ہے۔ (کنزالعمال ج٣ص١٢)

﴿٢﴾ پوشیدہ (یعنی چُھپا کر دیا جانے والا) صَدَقہ ربّ کے غَضَب کو بُجھاتا ہے۔ (معجم کبیر ج١٩ص٤٢١حدیث ١٠١٨)

﴿٣﴾ پوشیدہ (چُھپ کر کیا جانے والا) عَمَل اِعلانیہ عَمَل سے 70 گُنا اَفْضَل ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج٣ص١٢٩حدیث ٤٣٤٨)

﴿٤﴾ پوشیدہ (چُھپ کر کیا جانے والا) عَمَل اِعلانیہ عَمَل سے اَفْضَل ہے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج٢ص٣٤٧حدیث ٣٥٧٢) (جہنم میں لیجانے والے اعمال ج١ص١٧٦ مختصراً)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارب (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حج کرنے والے مُحرِم جیسا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو طہارت (یعنی وُضو یا غُسل) کرکے اپنے گھر سے فَرض نَماز کے لیے نِکلا اُس کا اَجر ایسا ہے جیسا حَج کرنے والے مُحرِم (یعنی اِحرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لیے نِکلا اُس کا اَجر عُمرہ کرنے والے کی مِثل ہے اور ایک نَماز سے دوسری نَماز تک کہ دونوں کے دَرمیان میں کوئی لَغویات نہ ہوں، عِلّیین (عِل۔لی۔یین) میں لکھی جاتی ہے (یعنی دَرَجۂ قَبول کو پہنچتی ہے)۔ (ابو داود ج ۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸) (بہارِشریعت ج ۱ ص ۴۳۸)

مَولیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانا

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِنسان نَماز کے دَوران گویا بادشاہ کے دَروازے پر دستک دے (یعنی Knock کر) رہا ہوتا ہے اور جو شخص ہمیشہ کسی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو وہ کبھی نہ کبھی کُھل ہی جاتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۱ ص ۲۰۱ حدیث ۷۶۰)

مجھے غسل کا پتا ہی نہ تھا

اے عاشِقانِ نَماز! دل لگے یا نہ لگے خوب نَمازیں پڑھے جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ ایک نہ ایک دن ہماری نَمازیں خُشُوع وخُضُوع کے نُور سے مَعْمور ہو ہی جائیں گی۔ آیئے ایک ''مَدَنی بہار'' سنتے ہیں: پُھول نگر (پتوکی، پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے نَمازیں تَرک کرنے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کے عادی تھے، خود ان کا کہنا ہے کہ ''مجھے غُسل کا پتا ہی نہ تھا حالانکہ میری عُمر 16 سال ہوچکی تھی۔'' ان پر اللہ پاک کا کرم یوں ہوا

کہ ان کے مَحلّے کے اسلامی بھائی نے ان کو رَمَضان شریف کے آخری عَشرے کا اِعتِکاف عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں کرنے کی تَرغیب دلائی، مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ انور ٹاؤن پُھول نگر میں اعتِکاف کرنے پہنچے تو وہاں کا ماحول انہیں اچّھا لگا اورانہوں نے وہاں غُسل کرنے کا طریقہ اور دیگر شَرعی مَسائل بھی سیکھے اور گُناہوں سے توبہ کرلی۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے انہیں حلقہ سَطح پر مَدَنی قافِلہ ذمّے دار بننے کی سَعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو ''نمازیں پڑھوں''، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

نیکیوں میں تمنّا ہے ''آگے بڑھوں''، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۶٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ستّر ہزار فرشتے پیچھے نماز پڑھتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سُنا ہے کہ اللہ پاک تین آدمیوں کے بارے میں فِرِشتوں کے سامنے فَخْر کرتا ہے: ﴿۱﴾ ایک وہ آدمی جو چٹیل (چَٹْ۔یَل یعنی ہموار) میدان میں اَذان و اِقامت کہہ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! جو تَنہا نماز پڑھ رہا ہے، میرے سوا اسے کوئی نہیں دیکھ رہا، جاؤ! ستّر ہزار فِرِشتے اُس کے پیچھے نماز ادا کرو ﴿۲﴾ دُوسرے اُس آدمی پر جو رات کو اُٹھ کر اکیلے میں نماز پڑھتا ہے، سَجدے میں جائے اور اِس حالت میں (اگر اِتّفاق سے) نیند آجائے تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! اس کی رُوح میرے پاس اور جِسْم میری بارگاہ میں سَجدے میں ہے ﴿۳﴾ تیسرے اُس آدمی پر جو زوروں کی جنگ میں ثابِت قَدَم رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ (تنبیه الغافلین ص۲۹۰)

اذان دے کر تنہا نماز پڑھنے والا اجر پایا

اے عاشِقانِ نماز! اِس حدیثِ پاک سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اکیلے نماز پڑھنا جماعت سے نماز پڑھنے کے مُقابلے میں اَفضل ہے، ہرگز ایسا نہیں۔ یہ فَضِیلت

تو ایسے جنگل، بیابان اور پہاڑ وغیرہ کے لیے ہے کہ جہاں بندہ تنہا ہو اور کوئی ایسی مسجِد بھی نہیں کہ جس میں جا کر باجماعت نماز ادا کر سکے، اِس کی تائید میں "سُنَنِ اَبُوداوٗد" کی ایک حدیثِ مُبارکہ پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عُقْبہ بِن عامِر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلَّم نے فرمایا: "تمہارا ربّ اُس بکری کے چَرواہے سے خُوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، نماز کی اَذانیں دے اور نماز پڑھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو! اَذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے، اور مجھ سے ڈرتا ہے، بے شک میں نے اپنے بندے کو بَخش دیا اور اِس کو جنَّت میں داخِل کروں گا۔" (ابو داود ج۲ ص۷ حدیث ۱۲۰۳)

شَرحِ حدیث: حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عليه **"مراٰۃ"** جلد اوّل صَفْحَہ 415 پر فرماتے ہیں: مَعْلوم ہوا کہ نمازِ پنج گانہ کے لیے اَذان بہرحال دے اگرچہ جنگل میں اکیلے نماز پڑھے۔ "(صاحبِ) مِرْقات" نے فرمایا کہ اَذان کی بَرَکت سے جِنّات وفِرِشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اسے جماعت کا ثواب مِلتا ہے۔ تکبیر میں اِخْتِلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ تکبیر بھی کہے کیونکہ اَذان و تکبیر میں نماز کی اِطّلاع کے عِلاوہ اور بَہُت سے فائدے ہیں۔ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اللہ پاک فرماتا ہے) کے تَحْت لکھتے ہیں: (حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں:) (مَطْلب یہ کہ) فِرِشتوں سے اَنْبِیا واَولیا کی روحوں سے بلکہ حُضُورِ نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عليه واله وسلَّم سے بھی[1] (اللہ پاک فرماتا ہے)۔ اور اِس حِصّے (میرے اس بندے کو دیکھو!) کے تَحْت لکھتے ہیں: مَعْلوم ہوا کہ فِرِشتوں اور نبیوں ولیوں کی روحوں میں یہ طاقت ہے کہ ایک جگہ رہ کر سارے عالَم کو دیکھ لیں کہ پَرْوَرْدگار ان سے فرماتا ہے: "اِس پہاڑ پر چُھپے بندے کو دیکھو!"

[1]: ماخوذاز مرقاۃ ج۲ ص ۳۶۰ تحت الحديث ٦٦٥

ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی گنتی کے برابر نیکیاں

حضرتِ علّامہ سیِّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ''مسائلِ نَماز'' میں لکھتے ہیں : نَماز میں سات آسمان کے فِرِشتوں کی عِبادت ہے ، آسمانِ اوّل ﴿۱﴾ کے (فِرِشتے) قِیام میں (یعنی کھڑے) ہیں، آسمانِ دُوُم ﴿۲﴾ کے رُکوع میں، سِوُم ﴿۳﴾ کے سَجدے میں، چہارُم ﴿۴﴾ کے قَعدے میں ، پنجم ﴿۵﴾ کے تَسبیح (یعنی پاکی بیان کرنے) میں، چھٹے ﴿۶﴾ کے تَہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے وِرد) میں، ساتویں ﴿۷﴾ کے تَمجِید (یعنی اللہ پاک کی بُزُرگی اورتعریف بیان کرنے) میں ۔جب مومن آدمی دو رَکْعت نَماز مذکورہ اَفعال واَذکار (یعنی بتائے ہوئے طریقے اور پڑھنے والی چیزوں) سے ادا کرتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ''اس کے اَعمال نامے میں سات آسمان کے فِرِشتوں کی گنتی کے مُطابِق نیکیاں لکھو۔'' اِمام نَجمُ الدّین عُمَرنَسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ''خصائل'' میں فرماتے ہیں کہ زمینوں کو بھی اس پر قِیاس (یعنی اندازہ) کرنا چاہیے، دَرَخت اور مِینار اور پہاڑ قِیام میں ہیں اور چار پائے (یعنی چار پاؤں والے جانور) رُکوع میں اورحَشرَاتُ الْاَرض (یعنی زمین سے اُٹھنے والے مثلاً کیڑے مکوڑے) سَجدے میں،اور دیواریں اور ٹیلے اور کاہ (یعنی سوکھی گھاس) اورریگ (یعنی ریت) وغیرہ قَعدے میں ۔قراٰنِ کریم کی آیتِ کریمہ اِسی دَلیل پر ہے:

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ (پ۱۵،بنی اسراءیل:۴۴)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اورکوئی چیزنہیں جواسے سَراہتی ہوئی اُس کی پاکی نہ بولے،ہاں تم اُن کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔

(مسائلِ نماز ص۲۶ ملخصاً)

پڑھتے رہو نَماز خُدا ہی کے واسطے!
کیسی فضیلتیں ہیں نَمازی کے واسطے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک! ہمیں تمام تر ظاہِری و باطِنی آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

سب عِطر و پُھول ہوں گے نچھاور پسینے پر
خُوشبو میں جب بسائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بیٹی کے سات حُقُوق

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ۞ بیٹی کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الٰہیہ جانے ۞ بیٹیوں سے زیادہ دِلجوئی وخاطر داری رکھے کہ ان کا دل بَہُت تھوڑا ہوتا ہے ۞ دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے (یعنی ترازو) کی تول برابر رکھے ۞ جو چیز دے پہلے انہیں (یعنی بیٹیوں کو) دے کر (پھر) بیٹوں کو دے ۞ نو برس کی عُمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ (اس کے سگے) بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے ۞ اس عُمر سے خاص نگہداشت (کڑی دیکھ بھال) شُروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے ۞ کسی فاسِق فاجِر خُصوصاً بدمذہب کے نکاح میں نہ دے۔ (ماخوذ از: مشعلۃُ الارشاد ص۲۷ تا ۲۸ مکتبۃُ المدینہ)



پانچ نمازوں
کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پانچ نمازوں کے فضائل

یاربِّ کریم! جو کوئی "پانچ نمازوں کے فضائل" کے 52 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُسے دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: میں نے گُزَشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا جو پُلِ صِراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گُھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُلِ صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُلِ صِراط پار کرلیا۔ (معجم کبیر ج ۲۵ ص ۲۸۲ حدیث ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

پانچ نمازوں میں فضیلت کی ترتیب

عَلّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پانچوں نمازوں میں سب سے افضل نمازِ عَصْر ہے پھر نمازِ فَجْر پھر عِشا پھر مَغْرِب پھر ظُہر۔ اور پانچوں نماز کی جماعتوں میں افضل جماعت نمازِ جُمعہ کی جماعت ہے پھر فَجْر کی پھر عِشا کی۔ جُمعہ کی جماعت اس لیے افضل ہے کہ اس میں کچھ ایسی خُصُوصِیّات ہیں جو اسے دیگر نمازوں سے مُمتاز کرتی ہیں جبکہ فَجْر وعِشا کی جماعت اس لیے فضیلت والی ہیں کہ ان میں مَشَقَّت (یعنی محنت) زیادہ ہے۔ (فیض القدیر ج ۲ ص ۵۳)

نماز کی پابندی جنّت میں لے جائے گی

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری اُمّت پر (دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو اِن نمازوں کی اُن کے وَقْت کے ساتھ پابندی کرے گا میں اس کو جنَّت میں داخل فرماؤں گا اور جو پابندی نہیں کرے گا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

(ابو داود ج ۱ ص ۱۸۸ حدیث ۴۳۰)

پانچ نمازوں کے عظیم الشّان فضائل

اِمام فقیہ ابُو اللَّیث سَمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ نے (تابعی بُزُرگ) حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ عنہ سے نَقْل کیا کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے ''تَوریت'' کے کسی مقام میں پڑھا (اللہ پاک فرماتا ہے): اے موسیٰ! فَجْر کی دو رَکْعتیں احمد اور اس کی اُمَّت ادا کرے گی، جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گُناہ اُس کے بَخْش دوں گا اور وہ میرے ذِمّے میں ہوگا۔ اے موسیٰ! ظُہْر کی چار رَکْعتیں احمد اور اس کی اُمَّت پڑھے گی انہیں پہلی رَکْعت کے عِوَض (یعنی بدلے) بَخْش دوں گا اور دُوسری کے بدلے ان (کی نیکیوں) کا پلّہ بھاری کردوں گا اور تیسری کے لیے فِرِشتے مُوَکَّل (مُ۔اَکْ۔کَل یعنی مُقرَّر) کروں گا کہ تَسْبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور ان کیلئے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کُشادہ کر (یعنی کھول) دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مُشْتاقانہ (یعنی شوق بھری) نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! عَصْر کی چار رَکْعتیں احمد اور ان کی اُمّت ادا کرے گی تو ہَفْت (یعنی ساتوں) آسمان و زمین میں کوئی فِرِشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفِرت چاہیں گے اور ملائکہ (یعنی فِرِشتے) جس کی مغفِرت چاہیں میں اُسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مَغْرِب کی تین رَکْعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی اُمّت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سُوال کریں گے اُسے پورا ہی کردوں گا۔ اے موسیٰ! شَفَق ڈوب جانے

کے وَقت[1] یعنی **عِشا** کی چار رَکعتیں ہیں، پڑھیں گے انہیں **احمد** اور ان کی اُمّت، وہ دُنیا و ما فِیھا (یعنی دنیا اور اس کی ہر چیز) سے اُن کے لیے بہتر ہیں، وہ انہیں گُناہوں سے ایسا نِکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! **وُضو** کریں گے **احمد** اور اس کی اُمّت جیسا کہ میرا حُکم ہے، میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عِوَض (عِ۔وَض۔ یعنی بدلے) کہ پانی سے ٹپکے، ایک جنّت جس کا عَرض (یعنی پھیلاؤ) آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال **روزے** رکھیں گے **احمد** اور اس کی اُمّت اور وہ **ماہِ رَمضان** ہے، میں عطا فرماؤں گا اس کے ہر دن کے روزے کے عِوَض (یعنی بدلے) **جنّت** میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نَفل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لَیْلَۃُ الْقَدْر کروں گا، جو اس مہینے میں شَرم ساری وصِدق (یعنی شرمندگی وسچّائی) سے ایک بار اِستِغفار (یعنی توبہ) کرے گا اگر اُسی شب یا اُسی مہینے بھر میں مرگیا اُسے **تیس شہیدوں** کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ (حاشیۂ فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ) ج۵ ص۵۲تا۵٤)

پڑھتے رہو نَماز کہ جنّت میں جاؤ گے
ہوگا وہ تم پہ فضل کہ دیکھے ہی جاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فجر کی نماز کے فضائل

فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذمّے میں

صحابی اِبنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، سردارِ مکّۂ مکرمہ، سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو صُبْح کی نَماز پڑھتا ہے وہ شام تک **اللہ** پاک کے ذِمّے میں ہے۔ (معجم کبیر ج۱۲ ص۲٤۰ حدیث۱۳۲۱۰)

ایک دوسری رِوایَت میں ہے: ''تم **اللہ** پاک کا ذِمّہ نہ توڑو جو **اللہ** پاک کا ذِمّہ توڑے گا **اللہ** پاک اُسے اَوندھا (یعنی اُلٹا) کرکے

---

[1] امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک شَفَق اُس سفیدی کا نام ہے جو مَغرِب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد صُبْحِ صادِق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

دوزخ میں ڈال دے گا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۴۵ حدیث ۵۹۰۵)

نمازِ فجر کی پابندی کون کرسکتا ہے؟

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّء ُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ''جو فجر کی نماز اِخلاص کے ساتھ پڑھے وہ اللہ پاک کی اَمان (یعنی حفاظت) میں ہے اور خاص صُبْح (یعنی فجر) کی نماز کا ذِکْر کرنے میں حِکْمت یہ ہے کہ اِس نماز میں مَشَقَّت (یعنی محنت) ہے اور اس پر پابندی صِرْف وُہی شخص کرسکتا ہے جس کا ایمان خالِص ہو، اِسی لیے وہ اَمان (یعنی پناہ) کا مُسْتَحِق ہوتا ہے۔'' دوسری جگہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کا ذِمّہ توڑنے کی سَخْت وعید (یعنی سَزا کی دھمکی) اور فجر کی نماز پڑھنے والے شخص کو ایذا (یعنی تکلیف) پُہنچانے سے ڈرنے کا بیان ہے۔ (فیض القدیر ج ٦ ص٢١٣ تا ٢١٤)

شیطان کا جھنڈا

حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، میرے آقا، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو صُبْح کی نماز کو گیا اِیمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صُبْح بازار کو گیا ابلیس (یعنی شیطان) کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔''

(ابن ماجہ ج٣ ص٥٣ حدیث ٢٢٣٤)

رحمانی اور شیطانی گروہ

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی انسانوں کے دو ٹولے (2 Groups) ہی ہیں: ﴿۱﴾ حِزْبُ اللہ (یعنی اللہ کا گروہ) اور ﴿۲﴾ حِزْبُ الشَّیْطٰن (یعنی شیطان کا گروہ)۔ ان کی شناخت (یعنی پہچان) یہ ہے کہ رَحمانی ٹولے والے دن کی ابتدا نماز اور اللہ پاک کے ذِکْر سے کرتے ہیں اور شیطانی ٹولے والے بازار و دنیاوی کاروبار سے۔ خَیال رہے کہ دُنیوی کاروبار مَنْع نہیں مگر سویرے اُٹھتے ہی نہ خُدا کا نام نہ اس کی عبادت بلکہ اُن (یعنی دُنیوی کاموں) میں لگ جانا یہ شیطانی کام ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص۳۹۹)

شیطان کا تین گرہیں لگانا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اُس کی گُدّی (یعنی گردن کے پچھلے حصّے) میں تین گرہیں (یعنی تین گانٹھیں) لگا دیتا ہے، ہر گرہ (یعنی گانٹھ) پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا، پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذِکر کرے تو ایک گرہ (گِ۔رَہ۔ یعنی گانٹھ) کُھل جاتی ہے، اگر وُضو کرے تو دوسری گرہ کُھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کُھل جاتی ہے، پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صُبح کرتا ہے، ورنہ غمگین دل اور سُستی کے ساتھ صُبح کرتا ہے۔ (بخاری ج۱ص۳۸۷ حدیث ۱۱٤۲)

صُبح کے وقت مزے کی نیند کا سبب

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: شیطان انسان کے بالوں میں یا دھاگے میں صُبح کے وقت غَفْلت کی تین گرہیں لگا دیتا ہے، اسی لیے صُبح کے وَقْت بڑے مزے کی نیند آتی ہے، حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ان تین گرہوں (یعنی گانٹھوں) کے کھولنے کے لیے تین عمل ارشاد فرمائے۔ (جو بیان کردہ حدیثِ پاک میں موجود ہیں) (مراۃ المناجیح ج۲ص۲۵۳)

وقت شروع ہوتے ہی سنّتِ فجر پڑھ لینا بہتر ہے

"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفْحَہ 352 پر ہے: (فَجْر کے) اوّل وَقْت سُنَّتیں پڑھنا اَوْلیٰ (یعنی بہتر) ہے۔

پریشان حال ہو کر صُبح کرنے والا کون؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے حصّے "پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صُبح کرتا ہے" کے تَحْت فرماتے ہیں: کیونکہ وہ شیطان کی قید اور غَفْلت کی چادر سے چُھٹکارا پا کر اللہ پاک کی خوشی پانے میں کامیاب ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کے اُلٹ جو شَخْص رات میں اُٹھ کر نہ ذِکْرُ اللہ کرتا ہے اور نہ وُضُو کر کے نَماز پڑھتا ہے بلکہ شیطان کی فرماں برداری کرتے ہوئے سویا رہتا ہے حتّٰی کہ اس کی فَجْر کی نَماز تک نکل جاتی ہے، تو وہ غمگین دل اور بہت

ساری فکروں کے ساتھ اور اپنے کام پورے کرنے کے تعلُّق سے حیران وپریشان ہو کر صُبح کرتا ہے اور جو کام بھی کرنے کا اِرادہ کرتا ہے اُس میں ناکامیاب رہتا ہے کیونکہ وہ **اللہ** پاک کی نزدیکی سے دُور ہو کر شیطان کے دھوکے کے جال میں پھنس چُکا ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۳ ص ۲۹۵ تا ۲۹۶)

یاالٰہی! فَجر میں اُٹھنے کا ہم کو شوق دے

سب نَمازیں ہم جماعت سے پڑھیں وہ ذوق دے

شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رِسالت میں ایک شخص کے مُتعلِّق ذِکر کیا گیا کہ وہ صُبح تک سوتا رہا اور **نَماز** کے لیے نہ اُٹھا تو آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔" (بخاری ج۱ ص۳۸۸ حدیث۱۱۴۴)

فجر کے لئے نہ جاگنا بڑی نُحوست ہے

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے حصّے (نَماز کے لیے نہ اُٹھا) کے تَحت فرماتے ہیں: (یعنی) **نَمازِ تہجُّد** کے لیے یا **نَمازِ فَجر** کے لیے (نہ اُٹھا)، **پہلے** (یعنی تہجُّد میں نہ اُٹھنے والے) معنٰی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ صحابۂ کرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) فَجر ہرگز قضا نہ کرتے تھے اور ممکن ہے (یہ) کسی منافِق کا واقِعہ ہو جو فَجر میں نہ آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ نَمازِ فَجر میں نہ جاگنا بڑی نُحوست ہے، نیز کوتاہی کرنے والوں کی شِکایت اِصلاح کی غرض سے کرنا جائز ہے، غیبت نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۲۵۴)

شیطان واقِعی پیشاب کرتا ہے

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطُبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کھاتا، پیتا اور نِکاح کرتا ہے تو اگر وہ پیشاب بھی کرلے تو اس میں کیا رُکاوٹ ہے! (عمدۃ القاری ج۵ ص۴۸۳)

شیطان کو بھگائے گی اے بھائیو! نماز

فِردوس میں بسائے گی اے بھائیو! نماز

شیطان کا سُرمہ وغیرہ

’’**قُوتُ القُلوب**‘‘ میں ہے: شیطان کے پاس سَعُوط (ناک میں ڈالنے والی کوئی چیز)، لَعُوق (چاٹنے والی کوئی چیز) اور **ذَرُور** (آنکھ میں ڈالنے والی کوئی چیز) ہے، جب وہ بندے کی ناک میں (سَعُوط) ڈالتا ہے تو اس کے اَخلاق بُرے ہو جاتے ہیں، جب (لَعُوق) چٹاتا ہے تو اُس کی زَبان بُرا بولنے والی ہو جاتی ہے اور جب بندے کی آنکھ میں (ذَرُور) ڈالتا ہے تو رات بھر سویا رہتا ہے یہاں تک کہ صُبح ہو جاتی ہے۔ (**قوت القلوب ج۱ ص۷۶**) (قوت القلوب (اردو) ج۱ ص۲۳۷)

فَجْر کا وَقْت ہو گیا اُٹھو!

اے غلامانِ مصطَفٰے اُٹھو! (وسائلِ بخشش (مرمم) ص۶۶۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صلَّى اللهُ على محمَّد

تہجُّد یا فجر کے لئے اُٹھنے کا مَدَنی نُسخہ

نمازِ تہجُّد یا فَجْر میں اُٹھنے کے لئے سوتے وَقْت پارہ **16**، سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آخری **4** آیتیں پڑھ لیجئے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ ﴿۱۰۷﴾
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ
رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ

فرمانِ مُصطفٰی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ (۱۱۰) [1]

اور نِیّت کیجئے کہ ''مجھے اِتنے بجے اُٹھنا ہے۔'' اِنْ شَآءَاللّٰہ آیاتِ مُبارَکہ پڑھنے کی بَرَکت سے آنکھ کُھل جائے گی۔ اگر شُروع میں آنکھ نہ بھی کُھلے تو مایوس نہ ہوں، وظیفہ جاری رکھئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ آہستہ آہستہ ترکیب بن جائے گی۔

جاگنے کیلئے الارم SET کیجئے

مُقرَّرہ وَقْت پر بیدار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک بلکہ تین گھڑیوں پر اَلارم (Alarm) لگا کر سوئیں تا کہ کسی وجہ سے ایک بند ہو جائے تو دو گھڑیاں جگانے کیلئے موجود رہیں۔ موبائل فون میں بھی اَلارم کی سَہولت ہوتی ہے۔ اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے نمازِ فجر کے لئے آنکھ نہیں کُھلتی اور نہ کوئی جگانے والا موجود ہے تو ضَروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فُقَہائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہم فرماتے ہیں: ''جب یہ اَندیشہ ہو کہ صُبْح کی نَماز جاتی رہے گی تو بلا ضَرورتِ شَرعِیّہ اسے رات دیر تک جاگنا مَمْنُوع ہے۔'' (ردالمحتار ج۲ ص۳۳)

نیند میں کمی لانے کے طریقے

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نمازِ ظُہر کی جماعت سے قَبْل سونے والے کو مَدَنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''اچّھا ٹھیک دوپہر کے وَقْت سو، مگر نہ اتنا کہ وَقْتِ جماعت آجائے، تھوڑی سی دیر قَیلُولہ کافی ہے۔ اگر لمبی نیند سے خوف کرتا ہے تکیہ نہ رکھ، بچھونا نہ بچھا، کہ بے تکیہ و بے بستر سونا بھی مَسْنُون (یعنی سنّت) ہے۔ سوتے وَقْت دِل کو خیالِ جماعت سے خوب

---

[1] ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے فِردَوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ تم فرمادو! اگر سَمُنْدر میرے ربّ کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سَمُنْدر ختم ہو جائے گا اور میرے ربّ کی باتیں ختم نہ ہوں گی، اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ تم فرماؤ! ظاہر صورتِ بَشَری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے، کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے ربّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

لگا ہوا رکھ کہ فِکْر (Tension) کی نیند غافِل نہیں ہونے دیتی، کھانا جس قَدَر ہو سکے صُبْح سویرے کھا کہ سونے کے وَقْت تک کھانے کے سبب اُٹھنے والی گرمی دور ہو جائے اور لمبی نیند کا سبب نہ بنے۔ سب سے بہتر علاج کم کھانا ہے۔ سوتے وَقْت اللہ پاک سے توفیقِ جماعت کی دُعا اور اس پر سچّا توکُّل (یعنی بھروسا) رکھ۔ اللہ کریم جب تیری اچّھی نیّت اور سچّا اِرادہ دیکھے گا (تو) ضَرور تیری مدد فرمائے گا۔'' ایک جگہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر رات کی عِبادت کا شوق رکھنا بانجھ (یعنی جو عورت بچّہ نہیں جنتی اُس) سے بچّہ مانگنا ہے، جو بَہُت کھائے گا (وہ) بَہُت پیئے گا، جو بَہُت پیئے گا (وہ) بَہُت سوئے گا، جو بَہُت سوئے گا (وہ) آپ ہی یہ بَھلائیاں اور بَرَکتیں کھوئے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ص۸۸تا۹۰ تسہیلاً)

اللہ، اللہ کے نبی سے فریاد ہے نَفْس کی بدی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے (حدائقِ بخشش ص۱۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گویا ساری رات عبادت کی!

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو نَمازِ عِشا جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اُس نے آدھی رات قِیام کیا اور جو فَجْر جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے پوری رات قِیام کیا۔'' (مسلم ص۲۵۸ حدیث۱۴۹۱)

شرحِ حدیث!

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ عِشا کی باجماعت نَماز کا ثواب آدھی رات کی عِبادت کے برابر ہے اور فَجْر کی باجماعت نَماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عِبادت کے برابر، تو جو یہ دونوں نَمازیں جماعت سے پڑھ لے اسے ساری رات عِبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عِشا کی جماعت کا ثواب آدھی

رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیونکہ یہ (یعنی فجر کی) جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ بھاری (یعنی نفس پر بوجھ) ہے، پہلے معنٰی زیادہ قوی (یعنی زیادہ مضبوط) ہیں۔ جماعت سے مُراد تکبیرِ اُولٰی پانا ہے جیسا کہ بعض عُلَما نے فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۹۶) بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 509 پر ہے: پہلی رَکْعت کا رُکوع مل گیا، تو تکبیرِ اُولٰی کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

تذکرۂ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) جامعُ الْقراٰن، تیسرے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ کا ایک لَقَب ''ذُوالنُّورَین'' (دو نور والے) بھی ہے کیونکہ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے نِکاح میں دِی تھیں اور فرمایا: اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری سے تمہارا نکاح کر دیتا کیونکہ میں تم سے راضی ہوں۔

(معجم کبیر ج ۲۲ ص ٤٣٦ حدیث ۱۰٦۱)

نُور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نُور کا (حدائقِ بخشش شریف ص ۲٤٦)

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کر لیا تھا، آپ کی کُنْیَت ''ابو عَمْرو'' اور لَقَب جامعُ الْقراٰن ہے، آپ کو ''صاحِبُ الْهِجْرَتَیْن'' (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے پہلے حَبَشہ اور پھر مدینے شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔ (کراماتِ عثمانِ غنی ص ۳۔٤)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

عُثمانِ غنی کا اِتّباعِ رسول

امیرُالمُؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے کا عملی نُمونہ تھے اپنی باتوں اور طور طریقوں میں **اللہ** پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اَدائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ چُنانچہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے مسجِد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اسی طرح کیا تھا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۱ ص۱۳۷ حدیث۴۴۱)

دوبار جنّت خریدی

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شانِ والا بُہت بُلند و بالا ہے، آپ نے اپنی مُبارک زِندگی میں مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے دو مرتبہ **جنّت** خریدی، ایک مرتبہ ''بیرِ رُومہ'' یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کر کے اور دُوسری بار ''جَیْشِ عُسْرت (یعنی غزوۂ تبوک)'' کے موقع پر۔ چُنانچہ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی بے سَروسامانی کو دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو (100) اُونٹ، دوسری مرتبہ دوسو (200) اُونٹ اور تیسری بار تین سو (300) اُونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضُورِ انور، مدینے کے تاجْوَر صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ سن کر مِنْبرِ مُنوّر سے نیچے تشریف لا کر دو مرتبہ فرمایا: ''آج سے عُثمان (رضی اللہ عنہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔''

(تِرمِذی ج۵ ص۳۹۱ حدیث۳۷۲۰ ملخّصاً)

شرم و حیا، تواضُع (یعنی عاجِزی)، اِتّباعِ سنّت، خوفِ خُدا اور فکرِ آخرت آپ کی سیرتِ مُبارَکہ کے روشن پہلو ہیں۔ خوفِ خُدا کا یہ عالَم تھا کہ یقینی جنّتی ہونے کے باوُجود جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قَدَر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مُبارک تَر ہو جاتی۔ (تِرمِذی ج۴ ص۱۳۸ حدیث۲۳۱۵)

وفات شریف: حضرتِ سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے بارہ سال مَسندِ خِلافت پر فائز رہ کر 18 ذُوالحِجّۃِ الحرام سن 35 ہجری میں بروز جُمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی طویل عُمر پا کر نہایت مظلومیت کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ شہادت کے بعد حضرتِ سیّدنا **عبد اللّٰہ** بن عبّاس رضی اللہ عنہما نے رَحمتِ عالَم کو خواب میں فرماتے سنا: بے شک عُثمان کو جنّت میں عالی شان **دولھا** بنایا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۷۶) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثناخوانی
مِلا ہے فیضِ عثمانی مِلا ہے فیضِ عثمانی (وسائلِ بخشش ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

جُمعہ کی فجر باجماعت کی خُصُوصی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا **ابو عُبَیدہ بن جرّاح** رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **رسولِ اکرم**، رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جُمعہ کے دن پڑھی جانے والی فَجر کی **نَمازِ باجماعت** سے افضل کوئی نَماز نہیں ہے، میرا گُمان (یعنی خیال) ہے تم میں سے جو اُس میں شریک ہو گا اُس کے گُناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔'' (معجم کبیر ج ۱ ص ۱۵۶ حدیث ۳۶۶)

نبی کا گمان یقین کے برابر ہوتا ہے

اے عاشِقانِ رسول! اِس حدیثِ پاک میں کہا گیا ہے: ''میرا گُمان (یعنی خَیال) ہے۔'' اِس کی شَرح یہ ہے کہ نبی کا گُمان (یعنی خَیال) یقین کے برابر ہوتا ہے۔[1] لٰہذا مطلب یہ ہوا کہ واقِعی جمعہ کی نَمازِ فَجر باجماعت پڑھنے والے کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ احادیثِ مُبارکہ میں جہاں گُناہ مُعاف ہو جانے کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں

[1]: دیکھئے: نزہۃ القاری ج ۱ ص ۶۷۵

صغیرہ یعنی چھوٹے گناہوں کی مُعافی ملنا مُراد ہوتا ہے کیوں کہ کبیرہ یعنی بڑے گناہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

فجر و عشا چالیس دن باجماعت پڑھنے کی عظیمُ الشّان فضیلت

جو خوش نصیب مُسَلْسَل چالیس دن تک فَجْر و عشا باجماعت ادا کرتا ہے وہ جہنّم اور مُنافَقت سے آزاد کردیا جاتا ہے جیسا کہ خادِمِ نبی، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے چالیس دن فَجْر و عشا باجماعت پڑھی اُس کو **اللہ** پاک دو آزادیاں عطا فرمائے گا۔ایک نار (یعنی آگ) سے، دوسری نِفاق (یعنی مُنافَقت) سے۔'' (ابن عساکر ج ۵۲ ص ۳۳۸)

دوزخ سے آزادی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے سَرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت **نَمازِ عشا** پڑھے کہ پہلی رَکْعَت فوت نہ ہو، **اللہ** پاک اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۷ حدیث ۷۹۸)

رسائل کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باجماعت نَماز کی ادائیگی کا ذِہْن مضبوط بنانے، نَماز کی خاطِر میٹھی میٹھی نیند کو خاطِر میں نہ لانے اور ہر حال میں رِضائے الٰہی پانے کیلئے جِدّو جُہد فرمانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہنا نہایت مُفید ہے۔آیئے! دعوتِ اسلامی کی ایک ''مَدَنی بہار'' سنتے ہیں: فیصل آباد کے ایک نوجوان اسلامی بھائی بُہت فیشن پسند تھے جب بھی مارکیٹ میں نئے فیشن کی پینٹ شرٹ آتی یہ خریدلیا کرتے۔ دنیا کی مستی میں ایسے گُم تھے کہ ان کا نَماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا تھا، ان کی والدہ فَجْر کی نماز کے لئے جگاتیں تو ''کل سے پڑھوں گا، اس جُمعہ سے نَمازیں پڑھنا شُروع کروں گا'' وغیرہ کہہ کرٹال دیا کرتے۔ان کے بڑے بھائی جو کالج میں پڑھتے تھے، وہ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے جس کے اَثرات گھر تک بھی پہنچے۔ بڑے بھائی ایک دن سُنّتوں بھرے اجتماع

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سے واپَس لَوٹے تو مکتبۃُ المدینہ کے چند رسائل لیتے آئے، جب چھوٹے بھائی نے یہ رسائل پڑھے تو ان کا دِل چوٹ کھا گیا کہ اب مجھے بھی دعوتِ اسلامی والا بننا ہے۔ چُنانچہ یہ بھی دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے جہاں انہوں نے بیان ''کالے بچّھو'' سُنا۔ انہوں نے رو رو کر توبہ کی اور داڑھی شریف چہرے پر سجانا شُروع کر دی۔ یہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بھی بنے اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے دَرسِ نِظامی میں داخِلہ بھی لیا اور ''وُکَلا مجلس'' کے صوبائی ذِمّے دار بھی بنے۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر
گُناہوں کی دے گا دوا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فجر و عصر کے فضائل

فرشتوں کی تبدیلیوں کے اوقات

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فِرِشتے باری باری آتے ہیں اور فَجْر وعَصْر کی نَمازوں میں جَمْع ہو جاتے ہیں، پھر وہ فِرِشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری ہے اُوپر کی طرف چلے جاتے ہیں، اللہ پاک باخبر ہونے کے باوُجود ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے انہیں نَماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پُہنچے تھے تب بھی وہ نَماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری ج۱ ص۲۰۳ حدیث ۵۵۵)

ہر بالغ کے ساتھ 62 فرشتے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (فَجْر وعَصْر کی نَمازوں میں جَمْع ہو جاتے ہیں) کے تَحت فرماتے ہیں: یہاں فِرِشتوں سے مُراد یا تو اَعمال لکھنے والے دو

فِرِشتے ہیں یا انسان کی حفاظت کرنے والے ساٹھ فِرِشتے، ہر نابالغ کے ساتھ ساٹھ (60) فِرِشتے رہتے ہیں اور بالغ کے ساتھ 62۔ اِسی لیے نَماز کے سلام اور دیگر سلاموں میں ان کی نِیّت کی جاتی ہے۔ان ملائِکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں، دن میں اور رات میں مگر فَجر وعَصر میں پچھلے فِرِشتے جانے نہیں پاتے کہ اگلے ڈیوٹی والے آجاتے ہیں تاکہ ہماری ابتِدا و انتہا (یعنی شُروع کرنے اور خَتم کرنے کی کیفیّت) کے گواہ زیادہ ہوں۔اس حصّے (اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں) کے تحت لکھتے ہیں: اپنے ''ہیڈ کوارٹر'' کی طرف جہاں ان کا مقام ہے۔ مفتی صاحِب حدیثِ پاک کے اِس حصّے (ہم نے انہیں نَماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نَماز پڑھ رہے تھے) کے تحت تحریر کرتے ہیں: اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ فِرِشتے نَمازیوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں کہ آس پاس کی نیکیوں کا ذِکْر اور درمیان کے گُناہوں سے خاموشی یا یہ مطلب ہے کہ اے مولا! جن بندوں کی ابتِدا و انتہا (یعنی شُروعات اور خَتم ہونے کی کیفیت) ایسی ہو اس میں ہمیشہ بَرَکت ہی رہتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج١ص٣٩٤تا٣٩٥)

فِرِشتوں والی حدیث کے 7 عمدہ مدنی پھول

❁ نَماز ایک اعلیٰ عِبادت ہے کہ اس کے بارے میں سُوال جواب ہوتا ہے ❁ نَمازِ فَجر وعَصر دیگر نَمازوں کے مقابلے میں اَعظم (یعنی زیادہ عَظَمت والی) ہیں ❁ اس حدیثِ پاک میں ان دونوں اوقات کے شَرَف (یعنی عَظَمت و بُزُرگی) کی طرف اِشارہ ہے کیونکہ فَجر کی نَماز کے بعد رِزْق تقسیم ہوتا ہے جبکہ دن کے آخری حصّے (یعنی عَصْر کے وَقْت) میں اَعمال اُٹھائے جاتے ہیں، تو جو شخص ان دونوں وقتوں میں مصروفِ عِبادت ہوتا ہے اُس کے ''رِزْق و عمل'' میں بَرَکت دی جاتی ہے ❁ یہ اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور اس اُمّت کے افضل ہونے سے اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا تمام اَنْبِیائے کِرام علیہمُ السَّلام سے افضل ہونا لازِم آتا ہے۔ (عمدة القاري ج٤ ص ٦٥)

فَجر وعَصر پڑھنے والا جہنّم میں نہیں جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن رُوَیْبَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: ''جس نے سورج کے طُلُوع وغُروب ہونے

(یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نَماز ادا کی (یعنی جس نے فَجر و عَصر کی نَماز پڑھی) وہ ہرگز جہنَّم میں داخل نہ ہو گا۔" (مسلم ص ۲۵۰ حدیث ۱۴۳۶)

فَجر و عَصر کی فضیلت کی حکمت

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ فَجر وعَصر کی پابندی کرنے والا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہ جائے گا، اگر گیا تو عارِضی (یعنی وقتی) طور پر۔ لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خِلاف نہیں کہ بعض لوگ قِیامت میں نَمازیں لے کر آئیں گے مگر ان کی نَمازیں اہلِ حُقُوق (یعنی جن کے حُقُوق پامال کئے ہوں گے اُن) کو دلوادی جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ فَجر و عَصر کی پابندی کرنے والوں کو اِنْ شَآءَ اللہ باقی نَمازوں کی بھی توفیق ملے گی اور سارے گُناہوں سے بچنے کی بھی، کیونکہ یہی نَمازیں (نَفس پر) زیادہ بھاری ہیں۔ جب ان پر پابندی کرلی تو اِنْ شَآءَ اللہ بقیہ نَمازوں پر بھی پابندی کرے گا، لہٰذا اس حدیث پر یہ اِعتِراض نہیں کہ نَجات کے لیے صِرف یہ دو نَمازیں ہی کافی ہیں باقی کی ضَرورت نہیں۔ خیال رہے کہ ان دو نَمازوں میں دن رات کے فِرِشتے جمع ہوتے ہیں، نیز یہ دن کے کَناروں کی نَمازیں ہیں، نیز یہ دونوں نَفس پر گراں (یعنی بھاری) ہیں کہ صُبح سونے کا وَقت ہے اور عَصر کاروبار کے فروغ (یعنی زور وشور) کا، لہٰذا ان (نَمازوں) کا دَرَجہ زیادہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۹۴)

آمِنہ کے چاند نے آسمان کا چاند دیکھ کر فرمایا:

حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حُضُورِ پاک صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: "عنقریب (یعنی قِیامت کے دن) تم اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تو اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو نَمازِ فَجر وعَصر کبھی نہ چھوڑو۔" پھر حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیتِ مُبارَکہ پڑھی:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ

(ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے رب کو سَراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے) (پ۱٦، طٰهٰ: ۱۳۰)

(مسلم ص۲۳۹ حدیث ۱٤۳٤ ملخّصاً)

عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی شرح

مُفسِّرِ قراٰن حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چودھویں رات کے چاند کی طَرف دیکھا) کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی خُدائے رَحْمٰن کے چاند نے آسمان کے چاند کو دیکھا، ڈوبنے والے گہنے (یعنی کم رَونَق والے) چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو نہ غُروب ہو نہ گہنے (یعنی جو نہ ڈوبے اور نہ جس کی روشنی میں کمی آئے)، ظاہِر کے چمکانے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو دِل و جان، روح و ایمان کو چمکاتا ہے، رات میں چمکنے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو اَبَدُ الْآباد تک (یعنی ہمیشہ) ہر وَقْت دن رات چمکتا ہے اور چمکے گا۔ میں کیا کہوں! مجھے الفاظ بھی نہیں ملتے! اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى بَدْرِ النُّبُوَّةِ وَشَمْسِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ (ترجمہ: اے اللہ! دُرُود و سلام بھیج اور بَرَکت نازِل فرما نُبُوَّت کے چاند اور رِسالت کے سورج پر) یوں کہہ لو کہ اس چاند کو جو سورج سے چمکتا ہے اُس چاند نے دیکھا جو سورج کو چمکاتا ہے، جو دلوں پر دن نِکال دیتا ہے۔ (آسمان کا) چاند بھی خُوش نَصیب ہے جسے مَحْبوب (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے دیکھا، یہ چاند (جسے آج بھی ہم دیکھتے ہیں) وہ ہی ہے جس پر حُضُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نِگاہیں پڑی ہیں۔ یہ حدیث عامَّۃُ الْمُسْلِمِین (یعنی عام مسلمانوں) کی دلیل ہے کہ مُؤمن ربِّ پاک کو مَحْشَر میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنّت میں بھی دیکھا کریں گے۔ خیال رہے کہ جنّت کی ساری نعمتیں نیک اَعمال کا عِوض (عِ۔وَض یعنی بدلہ) ہوں گی خواہ اپنے اعمال کا، خواہ اس کے اَعمال کا جس کے طُفیل جنّت میں گیا مگر دیدارِ الٰہی کسی عَمَل کا عِوَض (یعنی بدلہ) نہ ہوگا، خالِص عطاءِ ذُوالْجلال

(یعنی اللہ پاک کی خاص عنایت) ہوگی، ان دو نمازوں پر پابندی اس دیدار کی لیاقت و قابِلیّت پیدا کرے گی یعنی فجر و عصر کی پابندی۔ دنیا میں نماز ایسے پڑھو کہ گویا (یعنی جیسے) تم خُدا کو دیکھ رہے ہو کیونکہ یہاں حجاب (یعنی پَردہ) ہے وہاں حجاب (یعنی پَردہ) اُٹھ جائے گا گویا خَتْم ہو جائے گا، اُسے دیکھ کر اُس سے کلام کرو گے۔ (حدیثِ پاک میں موجود آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:) اِس فرمانِ عالی سے مَعْلوم ہوا کہ اس آیت میں تسبیح و تحمید (یعنی اللہ پاک کی پاکی اور تعریف بیان کرنے) سے مُراد نماز ہے، چُونکہ فجر و عصر کی نماز میں رات اور دن کے مُحافظ فرِشتے جمع ہو جاتے ہیں، نیز فجر کی نماز سونے کی غفلت کا وَقت ہے اور نمازِ عصر کاروبار، سَیر و تفریح کی غفلت کا وَقت، ان وُجوہ (Reasons) سے ان نمازوں کی تاکید زیادہ ہے، ربِّ پاک فرماتا ہے: اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک صُبْح کے قران (یعنی نماز) میں فرِشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (پ۱۵، بنی اسراءیل: ۷۸))، نمازِ عصر کے مُتعلِّق فرماتا ہے: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ (ترجَمۂ کَنْزُالْاِیمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔ (پ۲، البقرہ: ۲۳۸)) (مراۃ المناجیح ج۷ ص۵۱۷ تا ۵۱۸ ملخصاً)

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عَرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں (ذوقِ نعت)

الفاظ و معانی: تِیرہ دل: اندھیرے میں ڈوبا ہوا دل۔ **ماہِ عَرَب:** عَرَب کا چاند، مُراد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پروردگار کا 100 بار دیدار

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: دُنیا کی زندگی میں (جاگتے میں) اللہ پاک کا دیدار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے مُمکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی (یعنی دل میں) دیدار یا خواب میں، یہ دیگر اَنْبِیا علیہمُ السّلام بلکہ اولیا کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے اِمامِ اَعْظَم (ابوحنیفہ) رضی اللہ عنہ کو خواب میں سو بار

زِیارت ہوئی۔ (مزید فرماتے ہیں:) اس (یعنی اللہ پاک) کا دیدار بِلا کَیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور (مگر) یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے! جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصِلہ مَسافت (Distance) کا ہوتا ہے، نزدیک یا دُور، وہ دیکھنے والے سے کسی جِہت (جِ۔ہَت یعنی سَمت۔ڈائریکشن، Direction) میں ہوتی ہے، اُوپر یا نیچے، دَہنے (Right) یا بائیں (Left)، آگے یا پیچھے، اُس (یعنی ربِّ کریم) کا دیکھنا اِن سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ ''کیونکر'' کو یہاں دَخل نہیں، اِنْ شَآءَ اللہ جب دیکھیں گے اُس وَقت بتادیں گے۔ اس (طرح) کی سب باتوں کا خُلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عَقل پہنچتی ہے، وہ خُدا نہیں اور جو خدا ہے، اُس تک عَقل رَسا (یعنی پہنچتی) نہیں، اور وقتِ دیدار نگاہ اُس کا اِحاطہ (یعنی گھیرا) کرے، یہ مُحال (یعنی ناممکن۔Impossible) ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۲۰تا۲۲) **بہارِ شریعت جِلد اوّل صَفْحہ 160** پر ہے: جنّتی جب جنّت میں جائیں گے، ہر ایک اپنے اَعمال کی مِقْدار سے مَرتبہ پائے گا اور اس کے فَضْل کی حد نہیں۔ پھر اُنہیں دُنیا کی ایک ہفتے کی مِقْدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروَرْدگار کی زِیارت کریں اور عَرشِ الٰہی ظاہِر ہوگا اور ربِّ پاک جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور ان جنّتیوں کے لیے مِنْبر (مِم۔بَر) بچھائے جائیں گے، نُور کے مِنْبر، موتی کے مِنْبر، یاقوت کے مِنْبر، زَبرجد کے مِنْبر، سونے کے مِنْبر، چاندی کے مِنْبر اور اُن (جنّتیوں) میں کا اَدنیٰ (یعنی چھوٹے دَرَجے کا) مُشک وکافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان (یعنی خیال) میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خُدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب (یعنی سورج) اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع (یعنی رُکاوٹ) نہیں اور اللہ کریم ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بِن فُلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بَعض مَعاصی (نافرمانیاں) یاد دلائے گا، بندہ عَرض کرے گا: تو اے رب! کیا تُو نے مجھے بَخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغْفِرت کی وُسعت (یعنی کُشادگی۔پھیلاؤ) ہی کی وَجہ سے تُو اس مَرتبے کو پہنچا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۶۰)

جے میں ویکھاں عَمَلاں وَلّے، کجھ نئیں میرے پَلّے

جے میں ویکھاں رَحمت رَب دی، بَلّے بَلّے بَلّے

(یعنی جب میں اپنے اعمال کی طرف دیکھتا ہوں تو کچھ نہیں پاتا اور جب اپنے ربّ کی رَحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو خُوشی سے جُھوم اُٹھتا ہوں)

نَمازِ عَصْر کا ڈبل اَجْر

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَصْرہ غِفاری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نُور والے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ نَماز یعنی نَمازِ عَصْر تم سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو اسے پابندی سے ادا کریگا اسے دُگنا (یعنی Double) اَجْر ملے گا۔ (مسلم ص ۳۲۲ حدیث ۱۹۲۷)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی پچھلی اُمَّتوں پر بھی نَمازِ عَصْر فَرض تھی مگر وہ اِسے چھوڑ بیٹھے اور عذاب کے مُستَحِق ہوئے، تم ان سے عِبرت پکڑنا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۶۶)

دُگنے اَجْر کی وُجوہات کے مَدَنی پھول

۞ پہلا اَجْر پچھلی اُمَّتوں کے لوگوں کی مُخالَفت کرتے ہوئے عَصْر کی نَماز پر پابندی کی وَجہ سے ملے گا اور دوسرا اَجْر عَصْر کی نَماز پڑھنے پر ملے گا جس طرح دیگر نَمازوں کا ملتا ہے ۞ پہلا اَجْر عِبادَت پر پابندی کی وَجہ سے ملے گا اور دوسرا اَجْر قَناعت کرتے ہوئے خرید و فروخت چھوڑنے پر ملے گا، کیونکہ عَصْر کے وَقْت لوگ بازاروں میں کام کاج میں مَصْرُوف ہوتے ہیں ۞ پہلا اَجْر عَصْر کی فَضِیلت کی وَجہ سے ملے گا کیونکہ یہ صَلاۃِ وُسطٰی (یعنی درمیانی نَماز) ہے اور دوسرا اَجْر اس کی پابندی کے سَبَب ملے گا۔ (شرح الطیبی ج ۳ ص ۱۹، مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۳۹)

عمل ضَبط ہو گیا!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْمَلِیح (اَ۔بُلْ۔مَ۔لِیح) رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک ایسے روز کہ بادَل چھائے ہوئے تھے، ہم صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدَہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جِہاد میں تھے، آپ نے فرمایا: نَمازِ عَصْر میں جلدی کرو کیونکہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا ہے کہ ''جس نے **نمازِ عصر** چھوڑ دی اُس کا عمل ضَبْط ہو گیا۔'' (بخاری ج۱ ص۲۰۳ حدیث ۵۵۳)

نمازِ عصر چھوڑنے کے عادی پر اندیشۂ کفر

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غالباً ''عَمَل'' سے مُراد وہ دنیوی کام ہے جس کی وجہ سے اُس نے **نمازِ عصر** چھوڑی (اور) ''ضَبطی'' سے مُراد اُس کام کی بَرَکت کا ختم ہونا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو **عصر** چھوڑنے کا عادی ہو جائے اُس کے لیے اندیشہ (یعنی خطرہ) ہے کہ وہ کافِر ہو کر مَرے جس سے اعمال ضَبْط (یعنی برباد) ہو جائیں، (اَلْبتّہ) اس کا مطلب یہ نہیں کہ **عصر** چھوڑنا کُفر و اِرتِداد ہے۔ خیال رہے کہ **نمازِ عصر** کو قراٰنِ کریم نے ''بیچ کی نماز'' فرما کر اس کی بَہُت تاکید فرمائی نیز اس وَقت رات و دن کے فِرِشتوں کا اجتماع (یعنی جمع ہونا) ہوتا ہے اور یہ وقت لوگوں کی سَیر و تفریح اور تجارتوں کے فَروغ (یعنی بڑھنے اور مصروفیت) کا وَقت ہے، اس لیے اکثر لوگ **عصر** میں سُستی کر جاتے ہیں، اِن وُجُوہ (Reasons) سے قراٰن شریف نے بھی **عصر** کی بَہُت تاکید فرمائی اور حدیث شریف نے بھی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ ص۳۸۱ تا ۳۸۲)

40 مِنَٹ پہلے تیّاری (حکایت)

عارِف بِاللہ ابوالعباس حرِثی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **نمازِ عصر** کی تیاری اس وَقت سے شُروع کر دیتے جب ظُہر کا وقت خَتْم ہونے میں چالیس مِنَٹ باقی ہوتے، آپ کی تیاری کا طریقہ یہ ہوتا کہ نِگاہیں جُھکائے مُراقبے میں مشغول ہو جاتے اور وَسْوسوں سے اِسْتِغْفار کرتے رہتے اور ایسا اس لیے کرتے تا کہ آپ پر **عصر** کا وَقت اس حالت میں آئے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضِری سے آپ کے سامنے کوئی رُکاوٹ نہ ہو۔ (لواقع الانوار القدسیه ص ۴۹۲)

ایک بیان نے نمازی بنا دیئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازوں کی اَہَمیّت اپنے دلوں میں اُجاگر کرنے، ہر نماز اِہتمام کے ساتھ اپنے وَقت کے اندر باجماعت پڑھنے اور دوسروں کو نمازوں کیلئے تیّار کرنے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے

مُنسلک رہئے۔ آیئے! نَمازی بننے بنانے کے مُتَعلّق ایک ''مَدَنی بہار'' سُنتے ہیں: وزیرآباد (پنجاب) کے اسلامی بھائی اس وقت اِسکول کے طالبِ عِلْم تھے۔ کسی مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے مَکْتَبۃُ الْمدِینہ سے جاری ہونے والے بیان کا کیسٹ ''بے نَمازی کی سزائیں'' پیش کیا۔ ان کے بقول گھر میں والِد صاحِب کے عِلاوہ کوئی نَماز نہیں پڑھتا تھا۔ بہرحال انہوں نے وہ کیسٹ گھر میں چلایا، والِد صاحِب نے بھی وہ بیان سُنا اور گھر والوں کو بار بار اس بیان کو سُننے کی تَرغیب دی۔ اس بیان کی بَرَکت سے اس اسلامی بھائی کے گھر والے نَمازی بَن گئے، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بھی بنے۔ پھر ایک وَقْت وہ آیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے گھر میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اِجتماع بھی ہونے لگا۔ ان کے بھائی دعوتِ اسلامی کے نعت خواں بھی بنے اور جامعۃُ الْمدینہ میں دَرْسِ نِظامی کے طالبِ عِلْم بھی جبکہ ان کے دو چچا زاد بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدرَسۃُ الْمدینہ میں حِفظِ قراٰن کی سَعادت پانے لگے۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سِکَندر
جسے خَیر سے مِل گیا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اہل و عیال اور مال برباد ہوگئے

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے کہ اللّٰہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نَمازِ عَصر نِکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نَمازِ عَصر چھوڑے[1]) گویا اُس کے اَہل وعِیال و مال ''وَتْر'' ہو (یعنی چھین لئے) گئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۰۲ حدیث ۵۵۲)

وِتْر کا مطلب

حضرتِ علّامہ ابوسُلَیمان خطّابی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَتْر کا معنٰی ہے: ''نُقصان ہونا یا چِھن جانا''، پس جس کے بال بچّے اور مال چِھن گئے یا اُس کا

[1]: شرح مسلم للنووی ج ٥ ص ١٢٦

نُقصان ہوگیا گویا وہ اکیلا رہ گیا۔لہٰذا **نَماز** کے **فوت** ہونے سے انسان کو اِس طرح ڈرنا چاہیے جس طرح وہ اپنے گھر کے اَفراد اور مال و دولَت کے جانے (یعنی بَرباد ہونے) سے ڈرتا ہے۔ (اکمال المعلم بفوائد مسلم ج۲ ص ۵۹۰)

میِّت کو قبر میں سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جب مَرنے والا قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُسے سورج ڈوبتا ہوا مَعلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں مَلتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: ''مجھے چھوڑ و میں **نَماز** پڑھ لوں۔'' (ابن ماجہ ج۴ ص۵۰۳ حدیث ۴۲۷۲)

اے فرشتو! سُوالات بعد میں کرنا

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (سورج ڈوبتا ہوا مَعلوم ہوتا ہے) کے تَحت فرماتے ہیں: یہ اِحساس ''**مُنْکَر نَکِیْر**'' کے جَگانے پر ہوتا ہے، خواہ دَفْن کسی وَقْت ہو۔ چونکہ **نَمازِ عَصْر** کی زِیادہ تاکید ہے اور آفتاب (یعنی سورج) کا ڈوبنا اِس کا وَقْت جاتے رہنے کی دَلیل ہے، اِس لیے یہ وَقْت دِکھایا جاتا ہے۔ حدیث کے اِس حصّے (مجھے چھوڑ و میں نَماز پڑھ لوں) کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی ''اے فِرِشْتو! سُوالات بعد میں کرنا **عَصْر** کا وَقْت جا رہا ہے مجھے **نَماز** پڑھ لینے دو۔'' یہ وُہی کہے گا جو دُنیا میں **نَمازِ عَصْر** کا پابند تھا، **اللّٰہ** نَصیب کرے۔ اِسی لیے ربّ فرماتا ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو سب نَمازوں اور بیچ کی نَماز کی) (پ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

یعنی ''تمام نَمازوں کی خُصوصاً **عَصْر** کی بہت نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو۔'' **صُوفِیا** فرماتے ہیں: ''جیسے جیو گے ویسے ہی مَرو گے اور جیسے مَرو گے ویسے ہی اُٹھو گے۔'' خَیال رہے کہ مؤمن کو اُس وَقْت ایسا مَعلوم ہوگا جیسے میں سو کر اُٹھا ہوں، نَزْع وغیرہ

سب بھول جائے گا۔ مُمکن ہے کہ اس عَرض (مجھے چھوڑ دو! میں نَماز پڑھ لوں) پر سُوال جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان کیونکہ اس کی یہ گُفتگو تمام سُوالوں کا جواب ہو چکی۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۱۴۲)

کیا پوچھتے ہو مجھ سے، نکیرین! لَحد میں
لو دیکھ لو! دل چیر کے، ارمانِ محمد (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)

تقسیمِ رزق کے اوقات

حضرتِ سیِّدُنا امام شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کہتے ہیں: میں نے سیِّدی علی خَواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مادّی (یعنی محسوس ہونے والا) رِزْق جو کہ ہمارے جِسْموں کی غِذا ہوتا ہے طُلُوعِ فَجْر سے (یعنی جب فجر کی نَماز کا وَقت شُروع ہوتا ہے سے لے کر) سورج ایک نیزہ نِکل کر بُلند ہونے تک (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ کے بعد تک) اللہ پاک تقسیم فرماتا ہے اور روح کی غِذا یعنی مَعنوی رِزْق جو کہ دِکھائی نہیں دیتا (یعنی دِل ودِماغ کا سُکون جس پر مَبنی ہوتا ہے) عَصر کی نَماز کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تقسیم فرماتا ہے۔ (لواقع الانوار القدسية ص٦٧) رِوایَت کا مَقصد یہ ہے کہ ان اَوقات کو غَفلت میں نہ گُزارو بلکہ ذِکر و عِبادت میں بَسر کرو۔

مُنافقت کی ایک علامت

خادِمِ نبی، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ یہ مُنافِق کی نَماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا اِنتِظار کرتا رہے حتّٰی کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے بیچ آ جائے (یعنی غُروب ہونے کے قریب ہو جائے[1]) تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے کہ ان میں اللہ کا تھوڑا ہی ذِکر کرے۔ (مسلم ص٢٤٦ حديث ١٤١٢)

اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے

مُفَسِّرِ قراٰن حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: اِس حدیث سے تین مَسئلے مَعلوم ہوئے ایک یہ کہ دُنیوی کاروبار میں پھنس کر نَمازِ عَصر دیر سے (یعنی مکروہ وَقت میں) پڑھنا مُنافِقوں کی علامَت

[1]: مرقاۃ ج۲ ص۳۰۰

(یعنی نشانی) ہے۔ دوسرے یہ کہ غُروب سے 20 مِنَٹ پہلے کَراہت کا (یعنی مکروہِ تحریمی) وَقت ہے، وَقتِ مُستَحَب میں عَصر پڑھنا چاہیے۔ تیسرے یہ کہ رُکوع وسَجدہ بَہُت اِطمینان سے کرنا چاہیے۔ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) نے جَلد باز (نَمازی کے) سَجدے کو مُرغ کے چونچ مارنے سے تَشبِیہ دی جو وہ دانہ چُگتے وَقت زمین پر جَلدی جَلدی مارتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۳۸۱)

عَصر کے بعد سونا

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص عَصر کے بعد سوئے اور اس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامَت کرے۔'' (مسندِ ابو یعلی ج٤ ص٢٧٨ حديث٤٨٩٧) (بہارِ شریعت ج۳ص۴۳۵)

نَمازوں کے اندر، خُشُوع اے خدا دے
پئے غوث اچّھا، نَمازی بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

''سُنّت'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے سُنَّتِ عَصر کے مُتَعلِّق تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

﴿١﴾ اللہ پاک اس شخص پر رَحم کرے، جس نے عَصر سے پہلے چار رَکعتیں پڑھیں۔ (ابو داوٗد ج٢ ص٣٥ حديث ١٢٧١)

﴿٢﴾ جو عَصر سے پہلے چار رَکعتیں پڑھے، اللہ پاک اس کے بَدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (معجم کبیر ج٢٣ ص٢٨١ حديث ٦١١)

﴿٣﴾ جو عَصر سے پہلے چار رَکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چُھوئے گی۔ (معجم اوسط ج٢ ص٧٧ حديث ٢٠٨٠) (بہارِ شریعت ج۱ص۶۶۱)

عَصر کی سُنّتوں کے بارے میں مَدَنی پھول

عَصر کے فرضوں سے پہلے چار رَکعتیں پڑھنا سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہے۔ اِس میں (اور عشا کے فرضوں سے پہلے کی چار سنّتوں میں) پہلی اور تیسری رَکعت کے شُروع میں ثَنا، اَعُوذ اور بِسمِ اللہ پڑھئے۔ دوسری اور چوتھی رَکعت کے بعد ''قَعدہ''

فرض ہے۔ دونوں قعدوں میں اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرُودِ ابراہیم اور دُعا بھی پڑھیے۔ چار غیر مُؤکّدہ سنّتیں شُروع کرنے کے بعد جماعت کھڑی ہو جانے کی صورت میں دو رَکعتوں پر سَلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائیے۔ مگر ظُہر و جُمعہ کی سنّتِ قَبلیہ یعنی فرضوں سے پہلے پڑھی جانے والی چار سنّتوں میں چار رَکعت پوری کر لیجئے۔ اِس مسئلے کی تفصیلی مَعلومات ''فتاوٰی رضویہ'' جِلد 8 صَفْحہ 129 تا 136 پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مغرِب کی نماز کے فضائل

مقبول حج و عُمرہ کا ثواب

خادِمِ نبی، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے مَغرِب کی نَماز جماعت کے ساتھ ادا کی اُس کے لیے مقبول حَج وعُمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور وہ ایسا ہے گویا (یعنی جیسے) اس نے شبِ قدر میں قِیام کیا۔'' (جمع الجوامع ج۷ ص۱۹۵ حدیث ۲۲۳۱۱)

مغرِب کے فرضوں کے بعد 6 رکعتیں

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : ﴿۱﴾ جو شخص مَغرِب کے بعد چھ رَکعتیں پڑھے اور ان کے دَرمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عِبادت کے (ثواب کے) برابر کی جائیں گی۔ (ترمذی ج۱ ص۴۳۹ حدیث ۴۳۵) ﴿۲﴾ جو مَغرِب کے بعد چھ رَکعتیں پڑھے، اس کے گُناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سَمُندر کے جھاگ برابر ہوں۔

(معجم اوسط ج۵ ص۲۵۵ حدیث ۷۲۴۵)

نمازِ اوّابین کا طریقہ

مغرِب کی تین رَکعت (رَک۔عَت) فَرض پڑھنے کے بعد چھ رَکعت ایک ہی سلام سے پڑھیے، ہر دو رَکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیَّات، دُرُودِ ابراہیم اور دُعا پڑھیے، پہلی،

تیسری اور پانچویں رَکْعت کی اِبتِدا میں ثَنا، تَعوُّذ و تَسْمِیہ (یعنی ثَنا، اَعُوْذ اور بِسْمِ اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رَکْعت کے قَعْدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رَکْعتیں سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے **اَوّابین** (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نَماز۔ (اَلْوَظِيفَةُ الْكَرِيمَة ص ٢٦ مُلَخَّصاً) چاہیں تو دو دو رَکْعت کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ **بہارِ شریعت جِلد اوّل صَفْحہ** 666 پر ہے: بعدِ مَغْرِب **چھ رَکْعتیں** مُسْتَحَب ہیں ان کو **صَلوٰۃُ الْاَوَّابِین** کہتے ہیں، خواہ (یعنی چاہیں تو) ایک سلام سے سب پڑھے یا دو (سلام) سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی **ہر دو رَکْعت پر سلام پھیرنا اَفْضَل ہے**۔ (درمختار وردالمحتار ج ٢ ص ٥٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مغرب و عشا کے درمیان عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو خَلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عَطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ نمازِ مَغرِب ادا کی، نَماز کے بعد جب ہم واپس ہونے لگے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''مَغرِب و عِشا کے اس دَرمیانی وَقْت سے لوگ غافِل ہیں، یہ **نَمازِ اَوّابین** (یعنی توبہ کرنیوالوں کی نماز) کا وَقْت ہے۔ جس نے اس دوران نَماز کی حالَت میں قراٰنِ کریم کی تِلاوت کی گویا وہ جنَّت کی کیاری میں ہے۔'' (اللہ والوں کی باتیں ج ٥ ص ٢٥٩)

عِشا کی نَماز کے فضائل

مُنافِقوں پر نمازِ فجر و عشا بھاری ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے: تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عِبْرت نِشان ہے: ''سب نَمازوں میں زیادہ گراں (یعنی بوجھ والی) مُنافِقوں پر نَمازِ **عِشا و فَجْر** ہے، اور جو اِن میں فَضِیلت ہے اگر جانتے تو ضَرور حاضِر ہوتے اگرچِہ سُرِین (یعنی بیٹھنے میں بدن کا جو حِصّہ زمین پر لگتا ہے اُس) کے بَل گھِسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی مُمکن ہوتا

آتے۔'' (ابن ماجه ج ۱ ص۴۳۷ حديث ۷۹۷)

شرحِ حدیث

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: کیونکہ مُنافِق صِرف دِکھلاوے کے لیے نَماز پڑھتے ہیں، اور وَقتوں میں تو خیر جیسے تیسے پڑھ لیتے ہیں مگر عشا کے وَقت نیند کا غلبہ، فَجر کے وَقت نیند کی لذّت انہیں مَست کر دیتی ہے۔ اخلاص و عشق تمام مُشکلوں کو حَل کرتے ہیں وہ ان میں ہے نہیں، لہٰذا یہ دو نَمازیں انہیں بہت گراں (یعنی بہت بڑا بوجھ معلوم ہوتی) ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان ان دو نَمازوں میں سُستی کرے وہ مُنافِقوں کے سے کام کرتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۹۶)

مُنافِقین عشا و فجر میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بِن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مَروی ہے کہ سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''ہمارے اور مُنافِقین کے درمیان علامت (یعنی پہچان) عشا و فَجر کی نَماز میں حاضِر ہونا ہے کیونکہ مُنافِقین ان نَمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (مؤطا امام مالك ج ۱ ص ۱۳۳ حديث ۲۹۸)

حدیث میں کون سے مُنافِق مُراد ہیں؟

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُ وف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس حدیث میں بیان کردہ مُنافِق سے مُراد (دورِ رِسالت کے بدترین کُفّار نہیں ہیں جو خود کو جُھوٹ مُوٹ مسلمان ظاہِر کرتے تھے مگر دل سے کافِر تھے بلکہ یہاں مُراد) ''مُنافِقِ عَمَلی'' ہے۔ (جو کہ حَقیقت میں مسلمان ہے) حدیث کے اِس حصّے ''مُنافِقین ان نَمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے'' سے مُراد ہے: ہم ان نَمازوں کو چُستی کے ساتھ اور خُوشی خُوشی ادا کرتے ہیں، ہمیں ان دونوں نَمازوں کو باجماعت ادا کرنے کے لیے مَسجِد آنے میں کوئی مَشَقَّت نہیں ہوتی جبکہ مُنافِقین پر یہ نَمازیں بھاری ہیں اس لیے وہ انہیں بَشّاشَت (یعنی خُوشی) اور چُستی کے ساتھ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں:) واضِح رہے کہ مُنافِق (عَمَلی) عِبادت قائم کرنے کے لیے

نہیں بلکہ عادت کی وجہ سے **نماز** پڑھتا ہے اور چُونکہ اس کا نَفْس **نماز** پڑھنے کو ناپسند کرتا ہے اس لیے وہ سب کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے گھر میں تنہا **نماز** پڑھتا ہے۔ (آگے مزید تحریر کرتے ہیں:) بَعْض عارِفین (یعنی **اللہ** پاک کی پہچان رکھنے والوں) کا قول ہے: نمازِ فَجْر باجماعت پابندی سے پڑھنے سے دُنیا کے مُشکل کام آسان ہوجاتے ہیں، **نمازِ عَصر و عِشا** میں جماعت کی پابندی سے **زُہد** پیدا ہوتا (یعنی دُنیا سے بے رَغْبَتی نصیب ہوتی) ہے، ''**خواہِشات**'' کی پَیروی سے **نَفْس** باز رہتا ہے۔ (فیض القدیر ج ۱ ص ۸۴، ۸۵)

نمازِ عِشا سے پہلے سونا

حُضُور اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو نمازِ عِشا سے پہلے سوئے **اللہ** پاک اُس کی آنکھ کو نہ سُلائے۔ (جمع الجوامع ج۷ ص ۲۸۹ حدیث ۲۳۱۹۲)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ نے اپنے حُکّام کو ایک فرمان لکھا جس میں یہ بھی ہے کہ جو عِشا سے پہلے سوجائے خُدا کرے اس کی آنکھیں نہ سوئیں، جو سوجائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں، جو سوجائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ (مؤطا امام مالك ج ۱ ص ۳۵ حديث ٦)

سیِّدُنا فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مُتَعَلِّق مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جنابِ فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ کی یہ دُعائے ضَرر اِظْہارِ غَضَب (یعنی ناراضی ظاہِر کرنے) کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ **نمازِ عِشا** سے پہلے سوجانا اور عِشا کے بعد بِلاضَرورت جاگتے رہنا (یہ دونوں ہی کام) سُنّت کے خِلاف اور نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو ناپسند ہے لیکن **نماز** سے پہلے سوکر **نماز** ہی نہ پڑھنا اور ایسے ہی **عِشا** کے بعد جاگ کر **فَجْر** قضا کردینا حرام ہے کیونکہ **حرام کا ذَرِیعہ** بھی حرام ہوتا ہے۔ (مراٰۃ ج ۱ ص ۳۷۷)

عِشا سے قبل سونا مکروہ ہے

''**بہارِ شَرِیعت**'' میں ہے: دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مَغْرِب و عِشا کے دَرمیان میں سونا مکْروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۳۶)

عِشا کے بعد گفتگو کرنے کی تین صورتیں

﴿۱﴾ عِلمی گفتگو، کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قِسم کی گفتگو سونے سے اَفضل ہے ﴿۲﴾ جھوٹے قصّے کہانی کہنا مَسخرہ پَن اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے ﴿۳﴾ مُوانَسَت کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے اُنس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قِسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذِکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۳۶)

نمازوں کے ناموں کی وجہ

فَجر: فَجر کا معنٰی: ''صُبح'' ہے[۱] چُونکہ فَجر کی نَماز صُبح کے وَقت پڑھی جاتی ہے، اِس لئے اِس نماز کو فَجر کی نَماز کہا جاتا ہے۔

ظُہر: ظُہر کا ایک معنٰی ہے: ''ظَھِیرہ'' (یعنی: دوپہر)، چُونکہ یہ نَماز دوپہر کے وَقت پڑھی جاتی ہے، اِس لئے اِسے ظُہر کی نَماز کہا جاتا ہے۔

عَصر: عَصر کا معنٰی: ''دِن کا آخری حصّہ'' چُونکہ یہ نَماز اِسی وَقت میں ادا کی جاتی ہے اس لئے اِس نَماز کو عَصر کی نَماز کہا جاتا ہے۔

مَغْرِب: مَغرِب کا معنٰی سورج غُروب ہونے کا وَقت ہے، چُونکہ مَغرِب کی نَماز سورج کے غُروب ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے اِس لئے اِس نَماز کو مَغرِب کی نَماز کہا جاتا ہے۔

عِشا: عِشا کے لُغوی معنٰی: رات کی اِبتِدائی تارِیکی کے ہیں[۲]، چُونکہ یہ نَماز اندھیرا ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نَماز کو عِشا کی نَماز کہا جاتا ہے۔ (شرح مُشْكِلُ الآثار لِلطَّحَاوِی ج ۳ ص ۳۴، ۳۱ ملخّصاً)

تُو پانچوں نمازوں کا پابند کر دے
پئے مصطفٰے ہم کو جنّت میں گھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[۱]: ترجمۂ کنزالایمان پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۸ [۲]: نزہۃ القاری ج ۲ ص ۲۴۵

جمعہ کے فضائل

جمعہ کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت

سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: جس نے مجھ پر روزِ **جمعہ** دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے **دو سو سال** کے گُناہ مُعاف ہوں گے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے عاشِقانِ رسول! ہم کتنے خُوش نصیب ہیں کہ **اللہ** پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں **جُمُعَۃُ الْمُبارَک** کی نِعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے **جمعہ** شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غَفْلَت میں گُزار دیتے ہیں حالانکہ **جمعہ** یومِ عید ہے، **جمعہ** سَیِّدُ الْاَیّام یعنی سب دنوں کا سردار ہے، **جمعہ** کے روز جہنَّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، **جمعہ** کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، **جمعہ** کو بروزِ قِیامت دُولھن کی طرح اُٹھایا جائیگا، **جمعہ** کے روز مرنے والا خُوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قَبْر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کے مُطابِق، **جمعہ** کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر (70) حج کے برابر ہے، **جمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر (70) گُنا ہے۔** (چُونکہ جمعہ کا شَرف بہت زِیادہ ہے لہٰذا) **جمعہ کے روز گُناہ کا عذاب بھی ستّر (70) گُنا ہے۔** (مُلَخّص از مراٰۃ ج۲ ص۳۲۳، ۳۲۵، ۳۳۶)

جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے فضائل کے تو کیا کہنے! **اللہ** کریم نے **جمعہ** کے مُتعلِّق ایک پوری سورت ''سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ'' نازِل فرمائی ہے جو کہ قراٰنِ کریم کے 28 ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ **اللہ** ربُّ العِزّت **سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ** کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نَماز کی اَذان ہو جُمعہ کے دن تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلا جُمعہ کب ادا فرمایا؟

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **حُضُور** علیہ السّلام جب ہجرت کر کے **مَدِینۂ طیِّبہ** تشریف لائے تو 12 ربیعُ الاوّل (622ء) روز دوشَنْبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں اِقامت فرمائی (یعنی ٹھہرے)۔ دوشَنْبہ (یعنی پیر شریف) سہ شَنْبہ (یعنی منگل) چہار شَنْبہ (یعنی بدھ) پنجشَنْبہ (یعنی جُمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بُنیاد رکھی۔ روزِ **جُمعہ مَدِینۂ طیِّبہ** کا عَزْم (یعنی سفر) فرمایا۔ بنی سالِم ابنِ عوف کے بَطْنِ وادی میں **جُمعہ** کا وَقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا۔ سیِّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں **جُمعہ** ادا فرمایا اور خُطبہ فرمایا۔ (خزائنُ العِرفان ص ۸۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج بھی اُس جگہ پر شاندار **مسجِدِ جُمعہ** قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔

جُمعہ کے معنٰی

حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ آدم علیہ السّلام کی مِٹّی اسی دن جمع ہوئی نیز **اس دن میں لوگ جمع ہو کر نمازِ جُمعہ ادا کرتے ہیں،** ان وُجُوہ (Reasons) سے اِسے جُمعہ کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے **عَرُوبہ** کہتے تھے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۷ ملخصاً)

سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً 500 جمعے پڑھے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً پانچ سو (500) جُمعے پڑھے ہیں، اِس لئے کہ جُمعہ بعدِ ہِجْرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری زِندَگی شریف رہی اس عَرْصے میں جُمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ ج۲ص۳۴۶، لمعات ج ٤ ص ١٩٠ تحت الحديث ١٤١٥)

تین جُمعے سُستی سے چھوڑے اس کے دل پر مُہر

اللہ کے مَحبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''جو شخص تین جُمعہ (کی نماز) سُستی کے سَبَب چھوڑے اللہ پاک اس کے دِل پر مُہر کردے گا۔'' (ترمذی ج ٢ ص ٣٨ حديث ٥٠٠)

جُمعہ فَرضِ عَین (یعنی جس کا ادا کرنا عاقِل و بالغ مسلمان مَرْد پر ضَروری) ہے اور اس کی فَرضِیَّت ظُہر سے زِیادہ مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) کافِر ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ٥، بہارِ شریعت ج ۱ص ۷٦۲)

اِمامت کا مُصلّٰی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نَمازِ جُمعہ کیلئے کافی پہلے پہنچ جانے، پہلی صَف پانے اور تکبیرِ اُولیٰ کا ثَواب کمانے کا ذِہن بنانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول کو اپنائے رہیے، آیئے! ''مَدَنی بہار'' سُنئے: پھالیہ (پنجاب) کے قریبی عَلاقے میں رہنے والے نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہونے سے پہلے ڈرامے اور فُحش فِلمیں دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے عادی تھے، ان کی کمر میں درد رہنے لگا تو اس کا گُناہوں بھرا عِلاج انہوں نے شَراب نوشی میں ڈھونڈا۔ نَمازیں پڑھنا تو ایک طَرف انہیں نَماز پڑھنے کا دُرُست طَریقہ تک مَعلوم نہیں تھا، لیکن ان کا ضَمیر انہیں مَلامت کرتا رہتا کہ مسلمان ہو کر مجھے نَماز پڑھنا نہیں آتی۔ ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مُبَلِّغ ان کی ورک شاپ میں کام کرنے کے لئے

مُلازِم ہوئے تو انہیں مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کا عمامہ، داڑھی اور سُنّت پر عَمَل کرنا بَہُت پسند آیا کہ یہ نوجوان عام لوگوں سے کتنا مُختلِف ہے! اسلامی بھائی کی صُحبت رنگ لانے لگی اور وہ ان کو بھی ترغیب دے کر نَماز کے لئے مسجِد میں لے جاتے۔ رَمَضان کا مہینا آیا تو مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کی ترغیب پر انہوں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ **اعتِکاف** کیا، گُناہوں سے تائب ہوئے اور عید کے موقع پر تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر بھی کیا۔ اعتِکاف میں وہ دعوتِ اسلامی کے رنگ میں رنگ گئے پھر 41 دن کا مَدَنی قافِلہ کورس بھی کیا، بعد میں ذِہن بنا تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا، بِالآخر اِمامت کورس کرنے کے بعد ایک مسجِد میں اِمامت کی۔ ان کے وسیلے سے دعوتِ اسلامی کی بَرَکتیں اہلِ خانہ کو بھی ملیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں مَدَنی ماحول بَن گیا۔

ان شاءَ اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
مرضِ عصیاں سے چُھٹکارا تم پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جُمُعے کے عِمامہ کی فضیلت

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ گرامی ہے: ’’بے شک **اللہ** پاک اور اس کے فِرِشتے جُمُعہ کے دن عِمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔‘‘ (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ٢ ص ٣٩٤ حدیث ٣٠٧٥)

اللہ پاک اور فِرِشتوں کے دُرُود بھیجنے کے معنیٰ

اے عاشِقانِ نَماز! بیان کردہ حدیثِ پاک میں **اللہ** پاک اور اس کے فِرِشتوں کا جُمُعہ کے دِن عمامہ شریف باندھنے والوں پر دُرُود بھیجنے کا ذِکر ہے یاد رہے اس سے مَعروف دُرُود مُراد نہیں بلکہ **اللہ** پاک کا اپنے بندوں پر دُرُود بھیجنے کا مَطلب ہے رَحمت نازِل فرمانا اور فِرِشتوں کے دُرُود بھیجنے کا مَطلب ہے اِستِغفار کرنا (یعنی مَغفِرت طَلَب کرنا)۔ (فتح الباری ج ١٢ ص ١٣١)

ایک جُمعہ 70 جُمعوں کے برابر

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **عمامہ کے ساتھ ایک جُمعہ بے عمامہ کے ستّر جُمعوں کے برابر ہے۔**

(جامع صغیر ص ٣١٤ حدیث ٥١٠١ مختصراً)

شِفا داخل ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص جُمعہ کے دِن اپنے ناخُن کاٹتا ہے **اللہ** پاک اُس سے بیماری نِکال کر شِفا داخِل کر دیتا ہے۔''

(قوت القلوب ج١ ص١١٩)

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

حضرتِ مولانا امجد علی اَعْظمی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (یعنی کٹوائے) **اللہ** پاک اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائِد یعنی دس دن تک۔ ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (یعنی کٹوائے) **تو رَحمت آئے گی گُناہ جائیں گے۔**

(بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ٢٢٦، دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ٩ ص ٦٦٨ تا ٦٦٩)

رِزق میں تنگی کا ایک سبب

حضرتِ علّامہ مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **جُمعہ کے دِن ناخُن تَرشوانا مُستَحب ہے**، ہاں اگر زِیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتِظار نہ کرے کہ ناخُن بڑا ہونا اچّھا نہیں کیوں کہ ناخُنوں کا بڑا ہونا **تنگیِ رِزْق کا سبب ہے۔** (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ٢٢٥)

فِرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

مُصطفٰے جانِ رَحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ گرامی ہے: ''جب جُمعہ کا دن آتا ہے تو مسجِد کے دروازے پر فِرِشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو **اللہ** پاک کی راہ میں ایک اُونٹ

صَدَقہ (یعنی خیرات) کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مِثل ہے جو مینڈھا صَدَقہ کرے، پھر اُس کی مِثل ہے جو مُرغی صَدَقہ کرے، پھر اُس کی مثل ہے جو انڈا صَدَقہ کرے اور جب امام (خُطبے کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (یعنی فِرِشتے) اَعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خُطبہ سُنتے ہیں۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۳۱۹ حدیث ۹۲۹)

شرحِ حدیث

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بَعْض عُلَما نے فرمایا کہ ملائکہ جُمعہ کی طُلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بَعْض کے نزدیک آفتاب چمکنے (یعنی سورج نکلنے) سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے (یعنی اِبتدائے وقتِ ظُہر) سے شُروع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وَقْت سے وَقْتِ جُمعہ شُروع ہوتا ہے، مَعلوم ہوا کہ وہ فِرِشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو (100) آدمی ایک ساتھ مسجِد میں آئیں تو وہ سب اَوّل (یعنی پہلے آنے والے) ہیں۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۳۵)

پہلی صَدی میں جُمعہ کا جذبہ

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی صَدی میں سَحَری کے وَقْت اور فَجْر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے، وہ چَراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمعہ کیلئے) جامِع مسجِد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، یہاں تک کہ نمازِ جُمعہ کیلئے جلدی جانے کا سِلسِلہ خَتْم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بِدعت ظاہِر ہوئی وہ جامِع مسجِد کی طرف جلدی جانا چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عِبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبْح سویرے جاتے ہیں۔ نیز دُنیا کی کمائی چاہنے والے خرید و فروخت اور دُنیوی نَفْع حاصِل کرنے کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طَلَب کرنے والے ان سے مُقابلہ کیوں نہیں کرتے! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۲۴۶)

غریبوں کا حج

صحابی اِبنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْن یعنی ''جُمعہ کی

نمازِ مساکین کا حج ہے۔'' اور دوسری رِوایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ یعنی ''جُمعہ کی نَماز غریبوں کا حج ہے۔''

(جَمْعُ الْجَوامِع ج ٤ ص ٨٤ حديث ١١١٠٨ تا ١١١٠٩)

جُمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بِلاشُبہ تمہارے لئے ہر جُمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عُمرہ موجود ہے، لہٰذا جُمعہ کی نَماز کیلئے جلدی نکلنا حج ہے اور جُمعہ کی نَماز کے بعد عَصر کی نَماز کے لئے اِنتظار کرنا عُمرہ ہے۔'' (اَلسُّنَنُ الكُبرى لِلْبَيْهَقِي ج٣ ص٣٤٢ حديث ٥٩٥٠)

حج و عُمرہ کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ عليه فرماتے ہیں: (نَمازِ جُمعہ کے بعد) عَصر کی نَماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نَمازِ مَغرِب تک ٹھہرے تو اَفْضَل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جُمعہ ادا کرنے کے بعد وَہیں رُک کر) نَمازِ عَصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثَواب ہے اور جس نے (وَہیں رُک کر) مَغرِب کی نَماز پڑھی اس کے لئے حج اور عُمرے کا ثواب ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج١ ص ٢٤٩) جہاں جُمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو ''جامع مسجِد'' بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

ہم گناہ گاروں کی شَفاعت فرمانے والے مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جُمعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ پاک کے نزدیک عیدُ الْاَضْحٰی اور عیدُ الْفِطْر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خُصُوصِیّتیں ہیں: ﴿۱﴾ اللہ پاک نے اِسی میں آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) کو پیدا کیا اور ﴿۲﴾ اِسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور ﴿۳﴾ اِسی میں اُنہیں وفات دی اور ﴿۴﴾ اِس میں ایک ساعت (یعنی گھڑی) ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور ﴿۵﴾ اِسی دن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقرّب فِرِشتہ و آسمان و زمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جُمعہ کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔''

(اِبنِ ماجه ج٢ ص٨ حديث ١٠٨٤)



فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

جانوروں کا خوفِ قیامت

ایک اور رِوایَت میں **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمعہ کے دن صُبْح کے وَقْت آفتاب نِکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جِنّ کے۔ (مُؤطّا امام مالك ج۱ ص۱۱۵ حدیث ۲٤٦)

دُعا قبول ہوتی ہے

سرکارِ مَکّۂ مُکرَّمہ، سردارِ **مدینۂ منوَّرہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جُمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُسے پا کر اُس وَقْت **اللہ** پاک سے کچھ مانگے تو **اللہ** پاک اُس کو ضَرور دے گا اور وہ گھڑی مُخْتَصَر ہے۔ (مُسلِم ص٤٢٤ حدیث ۸۵۲)

عصر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو

حُضُور پُرنور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جُمعہ کے دن جس ساعت (یعنی گھڑی) کی خواہِش کی جاتی ہے اُسے عَصْر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔'' (تِرمِذی ج۲ ص۳۰ حدیث ٤۸۹)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ مولانا محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قَبولیَّتِ دُعا کی ساعَتوں (یعنی گھڑیوں، وَقْتوں) کے بارے میں دو قول قوِی (یعنی مَضْبوط) ہیں: **(۱)** امام کے خُطْبے کیلئے بیٹھنے سے خَتْمِ نماز تک **(۲)** جُمعہ کی پچھلی (یعنی آخری) ساعت۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۷٥٤)

حکایت

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ عنہا اُس وَقْت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ عنہا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ اپنے ہاتھ دُعا کیلئے اُٹھاتیں۔ (مراٰۃ ج۲ ص۳۲۰) **بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں** (کوئی) جامع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی دُعا: رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ۲البقرۃ:۲۰۱) (تَرجَمۂ کنزُالْاِیمان: اے

ہمارے ربّ ہمیں دُنیا میں بَھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بَھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزَخ سے بچا)۔ (مراٰۃ ج۲ص۳۲۵) دُعا کی نیّت سے دُرُود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُودِ پاک بھی عظیمُ الشّان دُعا ہے۔

ہر جمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جُمعہ کے دن اور رات میں چوبیس (24) گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں **اللہ** پاک جہنّم سے **چھ لاکھ آزاد** نہ کرتا ہو، جن پر جہنّم **واجِب** ہو گیا تھا۔ (مُسنَدِ ابو یَعلٰی ج۳ص۲۹۱۔۲۳۵حدیث۳۴۲۱، ۳۴۷۱)

عذابِ قبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سُلطانِ مَکّۂ مُکرّمہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جو روزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دِن اِس طرح آئے گا کہ **اُس پر شہیدوں کی مُہر** ہوگی۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۳ص۱۸۱حدیث۳۶۲۹)

جُمعہ تا جُمعہ گناہوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، سُلطانِ دو جہان صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص جُمعہ کے دن نہائے اور جس طَہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستطاعت (یعنی طاقت) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خُوشبو ہو ملے پھر **نماز** کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو **نماز** اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خُطبہ پڑھے تو چُپ رہے، **اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے دَرمیان ہیں مغفِرت ہو جائے گی۔** (بُخاری ج۱ص۳۰۶حدیث۸۸۳)

تذکرۂ حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے)

حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے عَظمت والے صَحابی حضرتِ سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اپنی مَحبّت کا اِظْہار اِس فرمانِ عالی شان سے کرتے ہیں کہ ”جو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صَحابہ سے مَحبّت کرے۔“ (تفسیر قرطبی ج٦ ص٢٠٣) آپ کی کُنْیَت ابوعبدُ اللہ ہے۔ آپ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے آزاد کردہ ہیں، آپ فارسی النَّسْل ہیں، فارِس کے شہر اَصْفَہان کے عَلاقے کے رہنے والے تھے، تلاشِ دِین میں دیس چھوڑ کر پَرْدیسی بنے، پہلے عیسائی بنے اُن کی کتابیں پڑھیں، بَہُت مُصیبتیں جھیلیں حتّٰی کہ اُنہیں بَعْض عَرَبیوں نے غُلام بنالیا اور یَہُود کے ہاتھ فروخت کر دیا، اِن کے آقا نے اِنہیں مُکاتَب کر دیا۔ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِن کا ”مالِ کِتابَت“ (یعنی آزادی کیلئے طے شُدہ مال) ادا کر کے آزاد کر دیا، آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہنچے حتّٰی کہ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تک پہنچ گئے۔ (مراۃ المناجیح ج٨ ص٣٣) **”مُکاتَب“** اُس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہِدہ کیا ہوا ہو۔ (جَوْھَرہ جزء ٢ ص١٤٢ مُلَخَّصاً)

آزادی کے بعد تمام غزوات میں شرکت

حضرتِ سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رضی اللہ عنہ غُلامی کی زَنجیروں میں جکڑے ہونے کی وَجہ سے غَزْوَۂ بدر و اُحُد میں حِصّہ نہ لے سکے، پھر تین سو کَھجور کے دَرَخْت اور چالیس اُوقِیہ چاندی کے بَدلے آزاد ہوئے اور ایک سَرفَروش مُجاہِد کی طرح بعد میں آنے والے تمام غَزْوات میں حِصّہ لیا۔ (ابنِ عساکر ج٢١ ص٣٨٨۔ ٣٨٩ ملخصاً) غَزْوَۂ خَنْدَق میں خَنْدَق کھودنے کا مَشْوَرہ بھی آپ ہی کا تھا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج ٢ ص٥١)

سیِّدُنا سلمان کی شان

سَرورِ کونین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے سیِّدُ نا سَلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو والِہانہ مَحبّت تھی، اپنے وَقْت کا زِیادہ تَر حِصّہ دربارِ رِسالت میں گُزارتے اور فَیضانِ مُصطَفٰے سے مالا مال ہوتے، اِس کے بدلے میں بارگاہِ رِسالت سے **سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ** یعنی سلمان ہمارے اَہلِ بیت سے ہیں۔ (مسند بزار ج١٣ ص١٤٠ حدیث ٦٥٣٤) جیسی خُوش خَبری سُننے کی سَعادت پائی، ایک اور مقام

پر اس عظیم بشارت سے سرفراز ہوئے کہ "جنّت سلمان فارسی کی مُشتاق (یعنی آرزومند) ہے۔" (ترمذی ج ۵ ص ۴۳۸ حدیث ۳۸۲۲)

سادگی کی انوکھی حکایت

رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفاتِ ظاہِری کے بعد سیِّدنا سَلمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ نے ایک عَرصہ تک مدینہ شریف میں قیام فرمایا پھر عہدِ فاروقی میں "عِراق" میں رہائش اِختیار کرلی۔ کچھ عَرصے بعد حضرتِ عُمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ نے آپ کو "مدائِن" کا گورنر مقرّر کردیا۔ گورنر کے اَہم اور بڑے عُہدے پر فائز ہونے کے باوُجود آپ نے بڑی سادہ زِندگی گزاری، ایک دِن "مدائِن" کے بازار میں جارہے تھے کہ ایک ناواقِف شخص نے آپ کو مزدور سمجھ کر اپنا سامان اُٹھانے کے لئے کہا، آپ چُپ چاپ سامان اُٹھا کر اُس کے پیچھے چلنے لگے۔ لوگوں نے دیکھا تو کہا: اے صَحابیِ رسول! آپ نے یہ بوجھ کیوں اُٹھا رکھا ہے؟ لایئے! ہم اِسے اُٹھا لیتے ہیں۔ سامان کا مالِک ہکّا بکّا رہ گیا، پھر نہایت شرم سار ہوکر آپ سے مُعافی مانگی اور سامان اُتروانا چاہا لیکن آپ نے فرمایا: میں نے تمہارا سامان اُٹھانے کی نیّت کی تھی، اب اِسے تمہارے گھر تک پہنچا کر ہی دَم لوں گا۔ (طبقاتِ ابن سعد ج ٤ ص ٦٦)

پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرمادیتے

حضرتِ سیِّدنا سَلمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ راہِ خُدا میں مال خَرچ کرنا خوب پسند کرتے تھے چُنانچہ بطورِ تنخواہ چار یا پانچ ہزار دِرہم ملتے لیکن پوری تنخواہ مساکین میں تقسیم فرما دیتے اور خود کھجور کے پتّوں سے ٹوکریاں بنا کر چند دِرہم کماتے اور اِسی پر اپنا گزر بسر کرتے تھے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج ٤ ص ٦٥) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

ہمیں عزّت عنایت ہو کبھی بھی خوار مت کرنا
خُدا! سَلمان کا صدقہ، ہماری مَغفِرت کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

200 سال کی عبادت کا ثواب

اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو جُمعہ کے دن نہائے اُس کے گُناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شُروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مُعْجَمُ کبِیر ج۱۸ ص۱۳۹ حدیث ۲۹۲) اور دوسری رِوایت میں ہے: ہر قدم پر بیس سال کا عَمَل لکھا جاتا ہے اور جب نَماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عَمَل کا اَجر ملتا ہے۔ (معجم اوسط ج۲ ص۳۱٤ حدیث ۳۳۹۷)

مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

غمزدوں کے غَم دور کرنے والے خُوش اَخلاق آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: پیر اور جُمعرات کو اللہ پاک کے حُضُور اعمال پیش ہوتے ہیں اور اَنبیائے کرام علیہِمُ السّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور ان کے چِہروں کی صَفائی و تابِش (یعنی چَمک دَمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گُناہوں سے رَنج نہ پہنچاؤ۔ (نَوادِرُ الاصول ج۲ ص۲٦۰)

جمعہ کے پانچ خصوصی اعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ پاک اُس کو جنّتی لکھ دے گا ﴿۱﴾ جو مَریض کی عِیادت کو جائے ﴿۲﴾ نمازِ جَنازہ میں حاضِر ہو ﴿۳﴾ روزہ رکھے ﴿٤﴾ (نَماز) جُمعہ کو جائے اور ﴿۵﴾ غُلام آزاد کرے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج٤ ص۱۹۱ حدیث ۲۷٦۰)

جنّت واجِب ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ سُلطانِ دو جہان صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے جُمعہ کی نَماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مَریض کی عِیادت کی، کسی جنازہ میں حاضِر ہوا اور کسی نِکاح میں شرکت کی تو جنّت اس کے لیے واجِب ہوگئی۔ (معجم کبیر ج۸ ص۹۷ حدیث ۷٤۸٤)

صِرف جُمعہ کا روزہ نہ رکھئے

خُصُوصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمعہ یا صِرف ہفتے (یعنی Saturday) کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمعہ یا ہفتہ آ گیا تو کَراہت نہیں۔ مَثَلاً 15 شَعْبانُ الْمُعَظَّم، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جُمعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مَت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص۸۱ حدیث۱۱)

دس ہزار برس کے روزوں کے برابر

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: روزۂ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنْجشَنْبہ (یعنی جُمعرات کا) یا شَنْبہ (یعنی ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو، مَروی ہوا کہ **دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔** (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ ص۶۵۳)

جمعہ کا روزہ کب مکروہ ہے؟

جُمعہ کا روزہ ہر صورت میں مکروہ نہیں، مکروہ صِرف اِسی صورت میں ہے جبکہ کوئی خُصوصِیَّت کے ساتھ جُمعہ کا روزہ رکھے۔ چُنانچِہ **جُمعہ کا روزہ کب مکروہ ہے؟** اِس سلسلے میں **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 10 صَفْحہ 559 سے **سُوال جواب** مُلاحَظہ ہوں، **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اِس مَسْئلے میں کہ جُمعہ کا روزۂ نَفْل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شَخْص نے جُمعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا: جُمعہ عِیدُ الْمُؤمِنِین (یعنی مسلمانوں کی عید) ہے روزہ رکھنا اِس دن میں مکروہ ہے اور بِاِصْرار بعد دوپَہَر کے روزہ تُڑوادیا۔ **جواب:** جُمعہ کا روزہ خاص اِس نِیَّت سے کہ آج جُمعہ ہے اِس کا روزہ بِالتَّخْصِیص (یعنی خُصُوصِیَّت کے ساتھ) چاہئے مکروہ ہے مگر نہ وہ کَراہت کہ توڑنا لازِم ہوا، اور اگر خاص بہ نِیَّتِ تَخْصِیْص (یعنی خُصُوصِیَّت) نہ تھی تو اصلاً (یعنی بِالکل) کَراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شَخْص کو اگر نِیَّتِ مکروہہ پر اِطّلاع نہ تھی جب تو اعتِراض ہی سِرے سے حَماقت ہوا، اور

روزہ تُڑوا دینا شَرع پر سخت جُراَت، اور اگر اِطّلاع بھی ہوئی جب بھی مَسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تُڑوانا، اور وہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اِختیار نَفْل روزے میں والِدَین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تُڑوانے والا دونوں گُنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازِم ہے کفّارہ اَصلاً (بِالکُل) نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

مَدَنی حُلیہ دیکھ کر مُتأثِّر ہوگئے

جُمعہ کے دن مختلف نیکیوں کا ثَواب کمانے کی حِرص بڑھانے، دُرود وسلام کی کثرت فرمانے کا جَذْبہ پانے کیلئے ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ آپ کی تَرغیب کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی جاتی ہے: چُنانچِہ ڈہرکی (ضلع گھوٹکی، سندھ) کے اسلامی بھائی مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے آوارگی اور گَرل فرینڈز کے چکّر میں مُبتَلا تھے۔ دن دیکھتے نہ رات! ساؤنڈ سسٹم پر اُونچی آواز سے خوب گانے سُنتے۔ گھر والے سمجھاتے لیکن یہ ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نِکال دیا کرتے۔ ایک دن کسی جگہ پر اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نَعت شَریف پڑھنے کی آواز سُنی جوان کو بہُت پسند آئی، یہ آواز کے رُخ پر چلتے چلتے محفلِ نَعت میں پَہُنچ گئے جہاں سفید لباس، سَر پر عمامہ شریف اُوپر سفید چادَر اوڑھے، زُلفوں اور داڑھی والے نَعت خواں نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ ان کے دل پر چوٹ لگی کہ میری بھی کیا زِندگی ہے! زِندگی کا لُطف تو یہ لوگ اُٹھا رہے ہیں جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے عِشق میں ان کی سنّتوں پر عَمَل کرتے ہیں۔ اس مَحفلِ نَعت میں بیٹھے بیٹھے انہوں نے نَماز پڑھنے کی پَکّی نِیَّت کی اور پڑھنی بھی شُروع کر دی۔ پھر ان کے کسی جاننے والے نے دعوتِ اسلامی کے تَحت ہونے والے رَمَضانُ المبارَک کے اِعتِکاف میں شامِل ہونے کی تَرغیب دلائی، یہ تو پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی والوں کے شیدائی تھے، فوراً راضی ہو گئے۔ اِعتِکاف میں ایک کلام پڑھا گیا ''کاشکے نہ دُنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا'' جسے سُن کر ان پر رِقّت طاری ہوگئی، پھر عَصر کے بعد فکرِ آخرت کے مُتَعَلِّق بیان ہوا تو ان کے دِل میں ہَلچل مچ گئی، انہوں نے پچھلے گُناہوں سے پَکّی توبہ کرلی۔ اس کے بعد چِہرے پر داڑھی، سَر پر زُلفیں اور

عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِعتِکاف کے بعد اپنے عَلاقے میں ''صَدائے مدینہ'' لگاتے ہوئے مسلمانوں کو فَجر کی نَماز کے لئے جَگانے لگے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرتے ہوئے ایک حلقے کی ذِمہ داری تک بھی پہنچے۔

گیت گانے کی عادت نِکل جائے گی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
بے جا بک بک کی خَصلت بھی ٹل جائے گی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٦٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جُمُعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضِری کا ثواب

ہم گنہگاروں کی شَفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خُوش گوار ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جُمعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ پاک اُس کے گناہ بَخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔ (معجم اوسط ج ٤ ص ٣٢١ حدیث ٦١١٤)

قبرِ والِدین پر یٰسٓ پڑھنے کی فضیلت

اپنے رب سے ہم گُنہگاروں کو بَخشوانے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص روزِ جُمعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قبر کی زِیارت کرے اوراس کے پاس یٰسٓ پڑھے بَخش دیا جائے گا۔

(اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال ج ٦ ص ٢٦٠)

تین ہزار مغفرتیں

رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو ہر جُمعہ والِدین یا ایک کی زِیارتِ قبر کرکے وہاں یٰسٓ پڑھے، یٰسٓ (شریف) میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ پاک اس کے لئے مَغفِرت فرمائے گا۔ (اِتحافُ السّادۃ ج ١٤ ص ٢٧٢) **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ہر جُمعہ شریف کو فوت شُدہ والِدین یا ان میں سے ایک کی قبر پر حاضِر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یاسین شریف میں 5 رُکوع 83 آیات 729 کلمات اور تقریباً 3000 حروف ہیں اِنْ شَآءَاللّٰہ تقریباً تین ہزار مغفِرتوں کا ثواب ملے گا۔

جُمعہ کو یٰسٓ پڑھنے والے کی مغفِرت ہوگی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی دَرمیانی شَب) یٰسٓ پڑھے اس کی مغفِرت ہوجائے گی۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۲۹۸ حدیث ٤)

رُوحیں جمع ہوتی ہیں

جُمعہ کے دن رُوحیں جَمْع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زِیارتِ قُبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنَّم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۹) سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: زِیارتِ (قُبور) کا اَفْضَل وَقْت روزِ جُمعہ بعد نمازِ صُبْح ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۵۲۳)

سُورۃُ الکہف کی فضیلت

صَحابی اِبنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے: نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو شخص جُمعہ کے روز سُورۃُ الکہف پڑھے اُس کے قَدَم سے آسمان تک نُور بُلند ہوگا جو قِیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمعوں کے دَرمیان جو گُناہ ہوئے ہیں بَخْش دیئے جائیں گے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص ۲۹۸ حدیث۲)

دونوں جُمعے کے درمیان نُور

حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نُور ہے: ''جو شخص بروزِ جُمعہ سُورۃُ الکہف پڑھے اس کے لیے دونوں جُمعوں کے درمیان نُور روشن ہوگا۔'' (اَلسُّنَنُ الکُبریٰ لِلْبَیْہَقِی ج۳ ص۳۵۳ حدیث ۵۹۹۶)

کعبے تک نُور

ایک روایت میں ہے: ''جو سُورۃُ الکہف شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی دَرمیانی رات) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبے تک نُور روشن ہوگا۔'' (دارِمی ج۲ ص۵٤٦ حدیث ۳٤۰۷)

سُورۂ حٰمٓ الدُّخان کی فضیلت

ہم گنہگاروں کو اپنے ربّ سے جنّت دلوانے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جو شخص بروزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ سُوْرَةُ الدُّخَان پڑھے اس کے لیے اللہ جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (معجم کبیر ج۸ص۲٦٤ حدیث ۸۰۲٦) ایک رِوایت ہے کہ: اس کی مَغفِرت ہوجائے گی۔ (ترمذی ج٤ ص٤۰۷ حدیث ۲۸۹۸)

ستّر ہزار فرشتوں کا اِستِغفار

اللہ پاک کی عطا سے غَیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو شخص رات میں سُوْرَةُ الدُّخَان پڑھے تو صُبح ہونے تک اس کے لیے ستّر ہزار (70000) فِرِشتے اِستِغفار کریں گے۔“ (ایضاً ج٤ ص٤۰٦ حدیث ۲۸۹۷)

جُمعہ کو فجر سے پہلے اِستِغفار کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص جُمعہ کے دِن نمازِ فَجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ[1] پڑھے اُس کے گُناہ بَخش دیئے جائیں گے اگرچہ سَمُنْدر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (معجم اوسط ج٥ص۳۹۲ حدیث۷۷۱۷)

نمازِ جُمعہ کے بعد

اللہ کریم پارہ 28 سُوْرَةُ الْجُمُعَه کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب نَماز (جُمعہ) ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فَضْل تلاش کرو اور اللہ کو بَہُت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فَلاح (یعنی کامیابی) پاؤ۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت ”تفسیر

[1] ترجمہ: میں اللہ پاک سے مغفرت کا سُوال کرتا ہوں کہ جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں اور میں اُسی کی طرف رُجُوع کرتا ہوں۔

خزائنُ العِرفان'' صَفْحَہ **1025** پر فرماتے ہیں: اب (یعنی نمازِ جُمعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ مَعاش (روزی روزگار) کے کاموں میں مَشغول ہو یا طَلَبِ عِلْم یا عِیادتِ مَریض یا شِرکتِ جَنازہ یا زِیارتِ عُلَما یا اس کے مِثْل کاموں میں مَشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔

جُمعے کے مُسْتَحبات

نمازِ جُمعہ کے لئے اَوّل وَقْت میں جانا، **مِسواک** کرنا، اچھے اور **سفید** کپڑے پہننا، **تیل** اور خُوشبو لگانا اور **پہلی** صَف میں بیٹھنا مُسْتَحَب ہے اور **غُسْل** سُنّت ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غُنیہ ص ۵۵۹)

غُسلِ جُمعہ کا وقت

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **بعض** عُلَمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں کہ **غُسْلِ جُمعہ** نماز کیلئے مَسْنون (یعنی سُنّت) ہے نہ کہ جُمعہ کے دن کیلئے۔ لہٰذا جن پر جُمعہ کی **نماز** نہیں اُن کیلئے یہ **غُسْل** سُنّت نہیں۔ **بَعْض** عُلَمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم **فرماتے ہیں** کہ جُمعہ کا غُسْل نمازِ جُمعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضُو سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غُسلِ جُمعہ کا وَقْت طُلُوعِ فَجْر سے شُروع ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۳۴) مَعلوم ہوا عورت اور مُسافِر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غُسْلِ جُمعہ بھی سُنّت نہیں۔

جِن پر نماز فَرض ہے مگر کسی شَرعی عُذر کے سبب جُمعہ فَرض نہیں، اُن کو جُمعہ کے روز ظُہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

غُسلِ جُمعہ سنّتِ غیر مُؤکّدہ ہے

حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں**: نمازِ جُمعہ کیلئے **غُسْل** کرنا سُنَنِ زَوائِد (یعنی سُنّتِ غیر مُؤکّدہ) سے ہے اِس کے تَرْک پر عِتاب (یعنی مَلامت) نہیں۔

(رَدُّ الْمُحتار ج ۱ ص ۳۳۹)

خُطبے میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ ناسَمُرَہ بِن جُنْدُب رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: حاضِر رہو خُطْبے کے وَقْت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدمی جس قَدَر دُور رہے گا اُسی قَدَر جنّت میں پیچھے رہے گا اگرچِہ وہ (یعنی مسلمان) جنّت میں داخِل ضَرور ہو گا۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۴۱۰ حدیث ۱۱۰۸) جنّت میں پیچھے رہنے سے مُراد ہے کہ جنّت میں داخِل ہونے یا جنّت کے دَرَجات میں پیچھے رہے گا۔

تو جُمعہ کا ثواب نہیں ملے گا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ہے: جو جُمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خُطْبہ دے رہا ہو تو اس کی مِثال اُس گدھے جیسی ہے جو کتابیں اُٹھائے ہو اور اُس وَقْت جو کوئی اس سے یہ کہے کہ ''چُپ رہو'' تو اُسے (یعنی چُپ رہو'' کہنے والے کو) جُمعہ کا ثَواب نہ ملے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۱ ص ۴۹۴ حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فرض ہے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مَثَلاً کھانا پینا، سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خُطْبے کی حالَت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اَمْر بِالْمَعْروف (یعنی نیکی کا حُکْم کرنا بھی حرام ہے)، ہاں خَطیب اَمْر بِالْمَعْروف کر (یعنی نیکی کا حُکم دے) سکتا ہے۔ جب خُطْبہ پڑھے، تو تمام حاضِرین پر سُننا اور چُپ رَہنا فَرض ہے، جو لوگ اِمام سے دُور ہوں کہ خُطْبے کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رَہنا واجِب ہے۔ اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سَر کے اِشارے سے مَنْع کر سکتے ہیں زَبان سے ناجائز ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۴، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹)

خُطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا نامِ پاک خَطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں، زَبان سے پڑھنے کی اُس وَقْت اِجازَت نہیں، یونہی صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کے ذِکرِ پاک پر اُس وَقْت رضی اللہ عنہم زَبان سے

کہنے کی اجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۵، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۰)

خُطبۂ نکاح سُننا بھی واجب ہے

خُطْبَۂ جُمعہ کے عِلاوہ اور خُطبوں کا سُننا بھی واجِب ہے مَثَلاً خُطبۂ عیدین ونِکاح وَغیرُہما۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۰)

پہلی اَذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اَذان کے ہوتے ہی (نمازِ جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شُروع کر دینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید وفروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سَعی (یعنی کوشش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک کہ راستے چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور **مسجِد** میں خرید وفروخت تو سخت **گُناہ** ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اَذانِ جُمعہ کی آواز آئی اگر یہ اَندیشہ (یعنی ڈر) ہو کہ کھائے گا تو جُمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمعہ کو جائے۔ جُمعہ کے لئے اِطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۵، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۲)

آج کل عِلمِ دین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عِبادات کی طرح خُطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غَلَطیاں کر کے کئی گُناہوں کا اِرتِکاب کرتے ہیں لٰہذا التجا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمعہ کو خطیب صاحِب قَبْل اَز اذانِ خُطبہ مِنْبر پر آنے سے پہلے یہ اعلان فرمائیں:

”بِسمِ اللّٰہ“ کے سات حُروف کی نِسبت سے خُطبے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جس نے جُمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طَرف پُل بنایا۔“ (تِرمِذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہوں گے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۶۱ تا ۷۶۲)

۞ **خَطیب** کی طَرف مُنہ کر کے بیٹھنا سُنّتِ صَحابہ ہے۔لٰہذا جوصَفوں میں دائیں بائیں بیٹھے ہیں وہ خطیب کے مِنْبر کی طرف مُڑ جائیں۔

۞ **بُزُرگانِ دِین** رَحْمَۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: دوزانو (جیسے اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھ کرخُطْبہ سُنے، پہلے خُطْبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو (یعنی رانوں) پر ہاتھ رکھے توان شآءَاللہ دورَکْعت کاثَواب ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ص۳۳۸)

۞ **اعلٰی حضرت** امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **خُطْبے** میں **حُضُورِ اَقدس** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۸ص۳۶۵)

۞ ''**دُرِّ مختار**'' میں ہے: **خُطْبے** میں کھانا پینا، بات کرنا اگرچہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۳۹)

۞ **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بحالتِ **خُطْبہ** چلنا **حرام** ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وَقْت آیا کہ خُطْبہ شُروع ہوگیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عَمَل ہوگا اور حالِ خُطْبہ میں کوئی عَمَل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۸ص۳۳۳)

۞ **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **خُطْبے** میں کسی طرف گَردن پھیر کر دیکھنا (بھی) **حرام** ہے۔ (ایضاًص۳۳٤)

وہ دعوتِ اسلامی میں کیسے آئے؟ مدینہ

جُمعہ کے فضائل سے خوب نَفْع اُٹھانے اورمَنقول قُرانی سورتیں پڑھنے کا جَذْبہ پانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ آیئے! ایک ''مَدَنی بہار'' سُنئے اور جھومئے: دعوتِ اسلامی میں آنے سے پہلے ''واہ کینٹ'' کے نوجوان اسلامی بھائی بَہُت سے دوسرے نوجوانوں کی طرح موبائل فون کے رَسیا تھے، اپنے موبائل پر گانے سُنتے ،فِلمیں دیکھتے، رات کو دیر تک دوستوں کے ساتھ آوارہ گَردی کرتے،

تاخیر سے سوتے تو تاخیر سے اُٹھتے، فَجر اور باقی نمازیں بھی قضا کر دیتے۔ والِد صاحِب فوت ہو چکے تھے، ماں کے سمجھانے پر سمجھتے نہیں تھے۔ اِن کے محلّے میں کچھ دعوتِ اسلامی والے رہتے تھے جنہوں نے ان پر اِنفرادی کوشش کی کہ آپ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں ''فیضانِ مدینہ'' میں اِعتِکاف کریں، وہاں پر بَہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا جس میں نماز کا دُرست طریقہ، قراٰنِ پاک صحیح پڑھنا وغیرہ شامل ہے۔ یوں یہ اپنے شہر کے مَدَنی مرکز ''فیضانِ مدینہ'' کے اَندر اِعتِکاف کرنے میں کامیاب ہوگئے، اور جب اِعتِکاف سے واپَس آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گناہوں سے توبہ کر چکے تھے، نَماز پڑھنے لگے اور اپنی والِدہ کے فرماں بردار بھی بَن گئے، ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیّت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے کی سعادت بھی ملی۔

بھائی گر چاہتے ہو ''نمازیں پڑھوں''، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ''آگے بڑھوں''، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جسم کو کمزور کرنے والی چیزیں

اَطِبّا کہتے ہیں یہ چیزیں بدن کو کمزور کر سکتی ہیں: فکر و غم زیادہ کرنا، نَہار مُنہ زیادہ پانی پینا (کبھی کبھار تھوڑا سا پانی پی لینا نقصان دِہ نہیں) اور تُرش (یعنی کھٹّی) چیزیں کثرت سے کھانا۔ (اِحیاءُ العُلُوم مع اِتحاف ج٥ ص٦٨٦ ماخوذاً)



جماعت کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جماعت کے فضائل

یا ربِّ کریم! جو کوئی "جَماعَت کے فضائِل" کے 94 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُسے نَمازِ باجماعَت کا شَیدائی بَنا اور اس کی بے حِساب بَخْشِش کر دے۔ اور اسلامی بہن پڑھے یا سُنے تو اُس کی بے حِساب مَغفِرت فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: **اللہ** پاک کی خاطِر آپَس میں مَحبَّت رکھنے والے جب آپَس میں ملیں اور ہاتھ مِلائیں اور نبی (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔ (مُسْنَدِ اَبُو یَعلٰی ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشِقانِ نَماز! **اللہ** کریم کی رَحمت سے ہمیں جو بے شُمار اِنْعامات عِنایَت ہوئے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان میں سے **نَماز** بھی ایک عَظِیْمُ الشّان اِنعام ہے اوراسی طرح نَماز کی **جماعَت** کی دولَت بھی کوئی مَعمولی اِنْعام نہیں، **اللہ** پاک کے فَضْل وکَرَم سے یہ بھی ہمارے لیے بے شُمار نیکیاں حاصِل کرنے کا ذَرِیعہ ہے۔ **اللہ** پاک قرانِ کریم سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت 43 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اوررُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو۔ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس (یعنی اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو) کا مَطلب یہ ہے کہ جماعت سے نَماز پڑھا کرو، کیونکہ جماعت کی نَماز تنہا نَماز پر سَتّائیس (27) دَرَجے اَفْضل ہے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ص۳۳۰)

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور باجماعت نَماز (حِکایت)

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ عالی میں سخت بیماری حاضرِ خدمت تھی، حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نَماز کی اِطّلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نَماز پڑھائیں۔'' پھر جب حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رضی اللہ عنہ نَماز پڑھانے میں مَشغول تھے اِس دَوران آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مُبارَک طبیعت میں کچھ بہتری محسوس فرمائی تو اُٹھ کر دو شخصوں کو سہارا دینے کی سَعادت عنایت فرما کر مَسْجِد کی جانب اِس طرح تشریف لے چلے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارَک قَدَم زمین پر لگ رہے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آہٹ (یعنی مُبارَک قدموں کی آواز) محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اِشارہ کیا (کہ پیچھے نہ ہٹو) پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق کی بائیں (Left) جانب بیٹھ گئے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق کھڑے ہو کر اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیٹھ کر نَماز پڑھ رہے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِقتِدا میں (یعنی پیچھے نَماز ادا) کر رہے تھے اور لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق کی (اِقتِدا کر رہے تھے)۔ (بخاری ج۱ص۲۵۴ حدیث ۷۱۳ ملخصاً)

ہم بھی خوب عاشقِ رسول ہیں!

اے عاشِقانِ رسول! اِس حِکایت سے ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جماعت کے ساتھ بہت زیادہ دل چسپی کا اِظہار ہوتا ہے کہ شدید بیماری کی حاضری کی حالت میں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جماعت کا تَرک گوارا نہ ہوا۔ اور آہ! اب عشقِ رسول کے صِرف بُلند بانگ دعوے رہ گئے ہیں، افسوس! صحّت کے باوُجود

لوگوں کی جماعت تو جماعت، نمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں!

پیارے نبی کی آنکھ کی، ٹھنڈک نماز ہے
جنّت میں لے چلے گی جو، بے شک نماز ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

باجماعت فرض نماز ایک نظر میں

✿ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں اللہ پاک اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر عمل ہے ✿ ایمان والا ہونے کی گواہی ہے ✿ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ✿ نماز باجماعت تنہا (یعنی اکیلے) پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے ✿ اللہ پاک اور اُس کے فِرِشتے **باجماعت** نماز پڑھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں ✿ **باجماعت** عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ✿ فجر کی نماز **باجماعت** پڑھنا گویا پوری رات قیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ✿ **باجماعت** نماز پڑھنے والا پُل صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند گزرے گا ✿ **باجماعت** نماز ادا کرنے والوں کی شان وشوکت دیکھ کر اہلِ مَحْشَر رشک کریں گے ✿ اس کے گناہ بخشے جائیں گے ✿ آنے والے کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ✿ مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ✿ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ✿ اللہ کریم اس کے لیے صبح وشام جنّت میں مہمانی کا اہتمام فرمائے گا ✿ نماز کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے ✿ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے خیر (یعنی بھلائی) پر رہو گے ✿ اللہ پاک کی حفاظت میں رہے گا ✿ اللہ پاک کی خوش نودی کا ذریعہ ہے ✿ شیطان سے محفوظ رہے گا ✿ بروزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہوگا ✿ جہنّم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہوگی ✿ آپس میں محبّت بڑھے گی ✿ باجماعت نماز کی تکبیرِ اُولیٰ پانا سو اُونٹنیاں پانے سے بہتر ہے۔

خُدا! سب نَمازیں پڑھوں باجَماعت

کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

باجماعت نماز کی اہمیت

علّامہ سیِّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر عاقِل، بالِغ، حُر (یعنی آزاد) اور قادِر (یعنی جو قُدرت رکھتا ہو) مسلمان (مَرد) پر جماعت سے نَماز پڑھنا واجِب ہے اور بِلاعُذر (یعنی بِغیر کسی مجبوری کے) ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار ہے اور کئی بار تَرک فِسْق ہے بلکہ ایک جماعتِ عُلَما جن میں سیِّدُ نا (امام) اَحمد بن حَنْبَل (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) بھی شامل ہیں، وہ جماعت کو فرضِ عَین قرار دیتے ہیں۔ اگر فرضِ عَین نہ مانا جائے تو اس کے واجِب وضَروری ہونے میں تو شُبہ ہی نہیں ہے۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا عُمومی عَمَل یہ ہی تھا کہ آپ فرض نَمازیں باجماعت ادا فرماتے اِلَّا (یعنی مگر) یہ کہ کوئی مجبوری پیش آجاتی۔ (فیوض الباری ج۳ص۲۹۷ بتغیر قلیل)

جہنَّم سے یارب! اَماں مانگتا ہوں

محمد (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کے صدقے جِناں مانگتا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اللہ پاک کے پیارے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک باجماعت نَماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج۲ص۳۰۹ حدیث ۵۱۱۲)

باجماعت نماز کے بعد دُعائے حاجت قبول ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدْرِی رضی اللہ عنہ بَیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضَرورت) کا سُوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حَیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پُوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۷ ص۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۱)

اے عاشِقانِ نماز! بے شک حاجت پُوری ہونے کیلئے صَلٰوۃُ الْحاجَت پڑھنا اور دیگر اَوراد و وظائف کرنا بہُت اچھی بات ہے مگر جماعت سے نمازِ فرض ادا کر کے اپنی حاجت کیلئے دُعا مانگنا یہ بہترین عَمَل ہے۔

جماعت سے گر تو نمازیں پڑھے گا
خُدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پچّیس (25) درجہ افضل

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مَرد کی نماز مَسْجِد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچّیس (25) دَرَجے زائد ہے۔ (بخاری ج۱ ص۲۳۳ حدیث ۶۴۷)

ستائیس (27) درجہ افضل

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عُمَر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''نماز باجَماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس (27) دَرَجے بڑھ کر ہے۔'' (بخاری ج۱ ص۲۳۲ حدیث ۶۴۵)

سَمُندر پار جانے کے لئے تیار مگر۔۔۔

اے عاشِقانِ رسول! فَرض کیجئے کہ کسی کے پاس موجود مال کا اُس کے اپنے شہر میں ایک سو (100) روپیہ بھاؤ لگے اور اگر سَمُندر پار جا کر وُہی مال فَروخت کرے تو پچّیس سو (2500) یا ستّائیس سو (2700) روپے میں بِک جائے،

تو یقیناً وہ سَمُندر پار جا کر ہی اپنا مال بیچنا پسند کرے گا کہ پچّیس (25) گُنا یا سَتّائیس (27) گُنا نَفْع کون چھوڑے! افسوس! دُنیا کی دولت بڑھانے کیلئے تو دُور دُور کا سَفَر کرنے کیلئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں مگر گھر سے صِرْف چَند قَدم چَل کر مَسْجِد میں **باجَماعَت** نَماز پڑھ کر ایک نَماز پر **سَتّائیس** (27) نَمازوں کا ثَواب کمانے میں بَعض لوگ سُستی کر جاتے ہیں اور گھروں ہی میں نَماز ادا کر لیتے ہیں۔

پرہیز گاروں کو ثواب زیادہ دوسروں کو کم

علّامہ سیِّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان دونوں حدیثوں میں **پچّیس** دَرَجے اور **سَتّائیس** دَرَجے **فَضِیلَت** کا ذِکْر ہے، یہ (دَرَجات کے فَرق کا) اِختِلاف اِختِلافِ اَشْخاص (یعنی افراد کی دینی حَیثِیَّت میں فَرق ہونے) کی بِنا پر ہے یعنی اگر کوئی عالم مُتَّقی و پرہیز گار ہے اور خُشُوع کے ساتھ **باجَماعَت** نَماز پڑھ رہا ہے تو اُس کو **سَتّائیس** دَرَجے زِیادہ ثَواب ہوگا، ورنہ **پچّیس** دَرَجے ثَواب ہوگا۔ اور یا ان مُختَلِف اَعداد (یعنی الگ الگ تعداد) کے بَیان سے مَقْصود صِرْف کَثْرتِ ثَواب (یعنی بَہُت سارا ثَواب) ہے، تَخْصِیص عدد (یعنی تعداد کی خُصُوصِیَّت) نہیں۔ (فیوض الباری ج۳ ص ۳۰۰ ملخّصاً)

بھائی مسجِد میں جماعَت سے نَمازیں پڑھ سَدا
ہوں گے راضی مُصطَفٰے ہوجائے گا راضی خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک بُزرگ فرماتے ہیں

اے عاشِقانِ رسول! اس حَدِیث پاک "زِندگی کو موت سے پہلے غَنِیمَت جانو" (مستدرک حدیث ۷۹۱۶) کے مطابق اپنی زِندگی سے پورا پورا فائدہ اُٹھا کر جِتنا ہو سکے **باجَماعَت** نَمازیں ادا کر کے ہمیں زِیادہ سے زِیادہ ثَواب کا ذَخیرہ کر لینا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھئے! مَرنے کے بعد **جَماعَت** کا ثَواب لُوٹنے کا موقع نہیں مل سکے گا اور اپنی غَفْلَت بھری زِندگی پر بے حَد نَدامَت ہوگی۔ **ایک بُزُرگ فرماتے**

ہیں: ''میں امام کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھوں اور امام نَماز میں یہ ایک آیت پڑھے:

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ؕ(۱) (ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اس مُصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی) (پ۳۰، الغاشیۃ:۱)

میرے نزدیک اپنی اکیلی نَماز میں سو آیتیں پڑھنے سے زِیادہ بہتر ہے۔'' (مصنف عبد الرزاق ج۱ ص۳۹۱ حدیث ۲۰۲۶)

جماعت نکل گئی تو وُہی نَماز 25 بار پڑھی (حِکایت)

حضرتِ امامِ اَعْظَم اَبوحَنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے دونوں عظیم شاگرد حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَبویوسف و حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد رَحْمَۃُ اللہِ علیہما کے شاگردِ رشید حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سماعہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک سو تین (103) برس کی عُمر پائی، آپ روزانہ دو سو (200) رَکْعت نَمازِ نَفْل پڑھا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج۲ ص۴۰٤) اور نَمازِ باجماعت کے جذبے کا یہ عالَم تھا کہ آپ فرماتے ہیں: مُسَلْسَل چالیس برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ میری والِدہ کا اِنْتِقال جس دن ہوا اُس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں نے اس خَیال سے کہ جماعت کی نَماز کا پچّیس (25) گنا ثواب ملتا ہے وُہی نَماز میں نے اکیلے پچّیس (25) مرتبہ پڑھی، پھر مجھے کچھ غُنودگی (یعنی اُونگھ) آ گئی تو کسی نے خواب میں آ کر کہا: ''پچّیس نَمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فِرِشتوں کی اٰمین کا کیا کرو گے؟'' (تھذیب التھذیب ج۷ ص۱۹۱ رقم ۶۱۷۲) **اللہ ربُّ العِزَّت کی ان سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

اٰمین کے معنیٰ

اے عاشِقانِ نَماز! اللہ پاک کے نیک بندوں کے جماعت کے جذبے کا کیا کہنا! جماعت فوت ہو جانے پر حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سماعہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے وہ نَماز 25 بار پڑھی! دُعا اور سورۂ فاتحہ کے بعد ''اٰمین'' کہی جاتی ہے، ''اٰمین'' کے معنیٰ ہیں: ''ایسا ہی ہو۔'' فِرِشتوں کی ''اٰمین'' کی بھی کیا

بات ہے! چُنانچِہ **فرمانِ مُصطَفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب اِمام ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝'' کہے تو اٰمین کہو! کہ جس کا قَول (یعنی اٰمین کہنا) فِرِشتوں کے قَول (یعنی کہنے) کے مُوافِق (یعنی مُطابِق) ہو گا اُس کے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری ج ١ ص ٢٧٥ حدیث ٧٨٢)

دعوتِ اسلامی والوں کے مَدَنی حلیے دیکھ کر مُتأثِّر ہو گئے

باجماعت نمازیں پڑھنے کا جَذبہ پانے اور دوسروں کو بھی اس کی رَغبت دِلانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ **مَدَنی بہار:** فیصل آباد کے یہ اسلامی بھائی خود تو دعوتِ اسلامی سے وابَستہ نہیں تھے لیکن ان کے چھوٹے بھائی مَدرَسۃُ الْمدینہ فَیضانِ مدینہ فیصل آباد سے قراٰنِ کریم حِفْظ کر رہے تھے۔ یہ اپنے چھوٹے بھائی کو فَیضانِ مدینہ خود چھوڑنے جاتے اور واپَس بھی لاتے۔ وہاں جب اسلامی بھائیوں اور مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کو دیکھتے تو ان کے دل میں بھی یہ خواہِش پیدا ہوتی کہ میں بھی ان جیسا ہو جاؤں اور تمام بُرے کام چھوڑ کر نیک اور پانچ وَقْت کا نَمازی بن جاؤں۔ انہی دنوں یہ گھر کی قریبی مسجِد میں نَمازِ عِشا پڑھنے گئے تو وہاں پر داڑھی اور عمامے والے اسلامی بھائیوں کو دیکھ کر ایسے مُتأثِّر ہوئے کہ فوراً داڑھی شریف رکھنے کی نیّت کر لی۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں ان کی زِندگی کا حِصّہ بنیں اور پہلے یہ خود نمازیں نہیں پڑھتے تھے، اب نہ صِرف خود پکّے نَمازی بنے بلکہ گھر والوں کو بھی فَجْر کی نَماز کے لئے جگانے لگے۔ ان کی تَرغیب پر ان کے دوست بھی نَمازی اور داڑھی والے بنے۔ انہوں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دس دن کا **سُنّت اِعتِکاف** بھی کیا جہاں انہیں **نماز** وغیرہ کے بارے میں مَزید مَعلومات اور سُنّتوں پر عَمَل کا جَذبہ مِلا۔ **اللہ** کریم انہیں اور ہمیں ساری عُمْر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رکھے۔ اٰمین

عَطائے حبیبِ خُدا مَدَنی ماحول
ہے فَیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مدنی پھول: جماعت نکل جائے تو سات دن تک غم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! وہ دَور آگیا ہے کہ بے شُمار نمازی بھی اب **جماعت** کی پروا نہیں کرتے بلکہ کبھی نماز بھی قضا ہوجائے تو انہیں کسی قِسم کا رَنج نہیں پہنچتا جبکہ ہمارے اَسلاف (یعنی گُزرے ہوئے بُزُرگوں) کی حالت یہ تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی **تکبیرِ اُولیٰ** فوت ہوجاتی تو **تین دن** اور **جماعت** فوت ہوجاتی تو اُس کا **سات دن** تک غم مناتے۔ (مکاشفة القلوب ص ۲٦۸)

مدنی پھول: جماعت فوت ہوجائے تو دوسری نماز تک عبادت!

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بِن عُمَر** رضی اللہ عنہما کی اگر کبھی **جماعت** نِکل جاتی تو دوسری نماز تک نفلیں پڑھتے رہتے۔ ایک رِوایت میں ہے: جب آپ کی عِشا کی **جماعت** فوت ہوجاتی تو پُوری رات عبادت میں گزار دیتے۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة ج ٤ ص ١٦٠)

ہر صحابیِ نبی! جنَّتی جنَّتی

چار یارانِ نبی! جنَّتی جنَّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مدنی پھول: جماعت نکل جانے پر رونے لگتے!

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عَبدُ الْعزیز رَحْمَةُ اللہِ علیہ کی جب **جماعت** نِکل جاتی تو اپنی داڑھی پکڑ کر رونے بیٹھ جاتے۔

(ابن عساکر ج ۲۱ ص ۲۰۳)

صحابہ جان بوجھ کر جماعت ترک نہ کرتے

اے عاشِقانِ نَماز! صحابہ واولیا رَحْمَۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں یہ تصوُّر بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ صاحِبان جان بوجھ کر شَرعی اِجازَت کے بِغیر **جماعت** تَرْک فرمائیں، کسی عُذر (یعنی مجبوری) کی بنا پر **جماعت** چُھوٹ جانے پر ان کی یہ حالت ہوا کرتی تھی۔ آہ! اب ہماری ایک تعداد بغیر کسی شَرعی مجبوری کے تَرکِ **جماعت** کی آفت میں مُبتَلا نظر آ رہی ہے اور جس کی **جماعت** چُھوٹ جاتی ہے، اسے افسوس ہونا تو دُور رہا اُس کے ہنسنے بولنے میں کسی قِسم کا فَرق بھی نہیں آتا!

رَکْعت بچانے کیلئے وُضو میں رِعایت

جماعت تو جماعت، اگر رَکْعت بچنے کی بھی اُمّید ہو تو وُضو میں رِعایت کی صورت موجود ہے جیسا کہ **بہارِ شَرِیعت** جِلْد اوّل حِصّہ 3 صفحہ 583 پر مَسْئلہ نمبر 2 ہے: ''**جماعت** میں مَشْغول ہونا کہ اس کی کوئی رَکْعت فوت نہ ہو، وُضو میں تین تین بار اَعْضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اَعْضا دھونا تکبیرِ اُولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وُضو میں تین تین بار اَعْضا دھوتا ہے تو رَکْعت جاتی رہے گی، تو اَفْضَل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رَکْعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رَکْعت تو مِل جائے گی، مگر تکبیرِ اُولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔''

اَذان کی آواز کے ساتھ ہی مسجد میں داخِلہ

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پانچوں نَمازیں بَہُت پابندی کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے تھے۔ آپ نے اَذان کی آواز صاف طور پر سُننے کے لئے گھر میں مَغْرِب (West) کی طرف ایک چھوٹی سی کِھڑکی (Window) بنا رکھی تھی، اگر مُؤَذِّن کبھی اَذان دینے میں دیر کرتا تو آدمی بھیج کر کہلوا دیتے کہ اَذان کا وَقْت ہو گیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۱۲) جب مُؤَذِّن اَذان دیتا تو کوشِش کرتے کہ اَذان کی آواز کے دوران ہی مَسْجِد میں داخِل ہو جائیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۷۸) (حضرت عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات ص ۲۸۳)

مسجد کی طرف کھڑکی بنوائیے

اے عاشقانِ رسول! دیکھی آپ نے! خلیفۂ راشد امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بِن عَبدُ العَزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نمازِ باجماعت سے اُلفت! اب تو مسلمانوں کی آبادیوں میں لاوڈ اسپیکر پر اَذانیں ہورہی ہیں، گھروں میں اَذان کی آواز کی تشریف آوری مَزید آسان ہوگئی ہے۔ تاہم جن گھروں میں آواز نہ پہنچتی ہو اُن کو آواز پہنچنے کی نیّت سے مسجِد کی طرف کھڑکی (Window) رکھوا کر اِس کا ثواب کمانا چاہیے۔ یاد رہے! ثواب اچھی نیّت ہی پر ملتا ہے اگر صِرف روشنی یا دھوپ یا ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکیاں بنائی گئیں تو ثواب نہیں ہوگا۔ اس بات کو سمجھنے کیلئے ایک دلچسپ حکایت سماعت فرمائیے:

مُرید کے مکان کا روشن دان (حکایت)

حضرتِ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''مثنوی شریف'' میں فرماتے ہیں: ایک نئے مُرید نے نیا مکان بنوایا اور اپنے پیر صاحب کو افتتاح کیلئے تشریف لانے کی دَرخواست کی، پیر صاحِب تشریف لائے اور پورے مکان کا مُعاینہ (Survey) فرما کر مُرید سے دَریافت کیا: آپ نے مکان میں روشن دان (Ventilator) کس ''نیّت'' سے بنوایا ہے؟ عَرض کی: ''میری نیّت تھی کہ روشن دان کے ذَرِیعے گھر میں روشنی آئے۔'' یہ سُن کر پیرِ کامل نے فرمایا: روشن دان بناتے وَقْت اگر آپ نے یہ نیّت کی ہوتی کہ اس کے ذَرِیعے اَذان کی آواز گھر میں آئے، تو روشنی تو آہی جاتی، روشن دان (یا کھڑکی) بنانے پر آپ کو ثواب بھی مل جاتا، آیندہ سے نیّت ایسی کریں جو ایک مومن کے شایانِ شان ہو یعنی ہر چھوٹا بڑا کام اچھی نیّت سے کیجئے کیونکہ اَعمال کے ثواب کا دار و مَدار اچھی نیّتوں پر ہے۔ (مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج۲ ص۲۸۹ ملخّصاً)

خوب اچّھی نیّتیں ہر کام میں کرتے رہو
رب کو راضی کر کے تم سُوئے جِناں بڑھتے رہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کا نمازِ باجماعت کا جذبہ

اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ تعالٰی پنج وَقْتہ (یعنی پانچوں ٹائم) نماز جماعت سے پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلٰی حضرت ص ۷۵) **فتاوٰی رضویہ شریف** میں ایک مَقام پر فرماتے ہیں: میں رَبِیعُ الْاَوّل شریف کی مجلس پڑھ کر شام ہی سے ایسا عَلیل (یعنی بیمار) ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا، میں نے **وَصِیَّت نامہ** بھی لکھوا دیا تھا، آج تک (بیماری اور کمزوری کے باعِث) یہ حالَت ہے کہ دروازے سے مُتَّصِل (یعنی ملی ہوئی) مَسْجِد ہے (پھر بھی باجَماعت نَماز کیلئے) چار آدمی کُرسی پر بِٹھا کر مَسْجِد لے جاتے اور لاتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۵۴۷)

خُدا کی مَحبَّت نبی کی مَحبَّت
کے پیکر ہیں بے شک مِرے اعلٰی حضرت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نمازِ باجماعت کا عجیب جذبہ

پہلے کے مُسلمانوں کو باجماعت نَمازوں کا بے مِثال جَذْبہ ہوا کرتا تھا، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا اِمام ابو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

(پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 37 میں **اللہ** پاک کا فرمانِ عالی شان ہے:)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: وہ مَرد جنہیں غافِل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خریدوفروخت **اللہ** کی یاد اور نَماز بَرپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

اس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ: یہ وہ لوگ تھے کہ ان میں جو **لوہار** ہوتا تھا وہ اگر ضَرْب (یعنی چوٹ)



لگانے کے لئے ہتھوڑا اُوپر اُٹھائے ہوئے ہوتا اور اَذان کی آواز سُنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا اور چمڑے کا کام کرنے والا چمڑے میں سُوئی ڈالے ہوئے ہوتا اور اَذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سُوئی باہَر نکالے بغیر چمڑا اور سُوئی وہیں چھوڑ کر باجماعت نَماز کیلئے مَسْجِد کی طرف چل پڑتا۔ (کیمیائے سعادت ج۱ص۳۳۹)

حضرت عبدُاللہ بن عمر نے دیکھ کر.....(حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ اِبنِ عُمَر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے، مَسْجِد میں نَماز کے لئے اِقامت کہی گئی، آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مَسْجِد میں داخِل ہوگئے۔ تو فرمایا کہ آیتِ مُبارَکہ ''رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ...'' (یعنی وہ مرد جنہیں غافِل نہیں کرتا...) ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

(خزائن العرفان پ۱۸، تحت الآیۃ:۳۷)(تفسیر بغوی ج۳ص۲۹۶)

جماعت سے تو گر نمازیں پڑھے گا
خُدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

5 نمازوں کی جماعت کی عظیمُ الشّان فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ عُثمان بن مَظْعُون (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: جس نے فَجْر کی نَماز باجماعت پڑھی، پھر بیٹھ کر اللّٰہ پاک کا ذِکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نِکل آیا اس کے لئے جنّتُ الفِردوس میں ستّر (70) دَرَجے ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے دَرمیان اِتنا فاصِلہ ہوگا جتنا ایک سَدھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رَفتار عُمدہ نَسْل کا گھوڑا ستّر (70) سال میں طے کرتا ہے، اور جس نے ظُہر کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے جنّاتِ عَدن میں پچاس (50) دَرَجے ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک سَدھایا ہوا (یعنی Trained) تیز رَفتار عُمدہ نَسْل کا گھوڑا پچاس

(50) سال میں طے کرتا ہے، اور جس نے عَصْر کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے اَولادِ اِسماعیل میں سے ایسے آٹھ غُلام آزاد کرنے کا ثَواب ہوگا جو بَیْتُ اللّٰہ کی دیکھ بھال کرنے والے ہوں، اور جس نے **مَغْرب** کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لئے حَجِّ مَبرور اور مَقبول عُمرے کا ثَواب ہوگا، اور جس نے **عِشا** کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لیے لَیْلَۃُ الْقَدْر میں قِیام (یعنی عبادت) کرنے کے برابر ثَواب ہوگا۔

(شعب الایمان ج۷ ص۱۳۷ حدیث ۹۷٦۱)

تذکرۂ حضرتِ عُثمان بن مَظعُون رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوِی (یعنی بیان کرنے والے) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے جَلیلُ الْقَدر صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بِن مَظْعُون رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی کُنْیَت **ابُو السَّائِب** ہے، (سیر اعلام النبلاء ج۳ ص۹۹) آپ حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے رِضاعی (یعنی دودھ کے رشتے میں) بھائی، (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص٤٤٧) اُمُّ المؤمنین حضرتِ حَفْصہ بنتِ عُمَر رضی اللہ عنہما کے ماموں جان (طبقاتِ ابن سعد ج۸ ص٦٥) اور حضرتِ خَولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا کے خاوَنْد (مسند امام احمد ج۱۰ ص۲۹) نیز اَصحابِ صُفّہ میں سے ایک، اور بَدری صَحابی تھے۔ (مرقاۃ ج٤ ص۱۹۲) 13 مردوں کے بعد اسلام قبول کرنے کی سَعادت پائی۔ (سیر اعلام النبلاء ج۳ ص۹۹) سَرورِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے آپ کا نام اَلسَّلَفُ الصَّالِح (یعنی نیک بُزُرگ) رکھا۔ (معرفۃ الصحابۃ ج۳ ص۳٦٤) اپنے پیارے پیارے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کے بارے میں حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صَحابہ میں سے جو کسی سَرزمین میں فوت ہوگا تو قِیامت کے دن اُن لوگوں کے لیے قائد اور نُور بنا کر اُٹھایا جائے گا۔'' (ترمذی ج٥ ص٤٦٤ حدیث ۳۸۹۱) **شَرحِ حدیث:** یعنی جس سَرزمین میں میرے کسی صَحابی کی وفات و دَفْن ہوں گے قِیامت کے دن اس سَرزمین کے سارے مسلمان ان صَحابی کے جِلَو (یعنی ساتھ) میں مَحْشر کی طرف چلیں گے اور یہ صَحابی ان سب کے لیے روشن شَمع ہوں گے، ان کی روشنی میں سارے

لوگ قبروں سے مَحشر تک اور مَحشر سے جنّت تک پُلِ صراط وغیرہ سے ہوتے ہوئے پہنچیں گے۔

(مراۃ المنا جیح ج ۸ ص ۳٤٤)

عبادت و ریاضت

حضرتِ سیدنا عُثمان بِن مَظعُون رضی اللہ عنہ عِبادت و ریاضت کے نُور سے اپنے اوقات کو روشن کیا کرتے تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت کیا کرتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۰۱ رقم ۳۳۸) سادگی کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ جابجا چمڑے کے پیوند لگی ہوئی پُرانی چادر پہن کر مسجد میں داخل ہوئے جسے دیکھ کر نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۱ص۱۰۰رقم ۳۳۵) آپ نے قبولِ اسلام سے پہلے ہی اپنے اوپر شراب حرام کررکھی تھی اور اِس بات کا عہد کررکھا تھا کہ کبھی کوئی ایسی چیز نہ پیوں گا جس سے عَقْل جاتی رہے اور کم تر لوگ مذاق اُڑائیں۔ (الاستیعاب ج۳ص۱٦٦)

انتقالِ مبارک

ایک قول کے مُطابق شَعْبانُ الْمُعَظَّم سن 3 ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ (جامع الاصول ج ۱٤ ص ۳۱٤) وفات کے بعد مکی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ کے رُخسار (یعنی گال) کا بوسہ لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ کر رُخسار پر تشریف لانے لگے۔ (ابن ماجہ ج۲ص ۱۹۸ حدیث ۱٤۵٦) یہ دیکھ کر صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور بے اِختیار رونے لگے پھر غمگین دِلوں کے چین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے ابو سائِب! تم اس دُنیا سے یوں چلے گئے کہ تم نے دُنیا کی کسی چیز سے کچھ نہ لیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۰۱ رقم ۳۳۷) آپ کی نمازِ جنازہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے پڑھائی۔

(ابن ماجہ ج۲ص۲۰۰ حدیث ۱۵۰۲)

قبر پر نشانی لگائی

حضرت سیِّدنا عُثمان بن مَظعُون رضی اللہ عنہ جنّتُ البقیع میں مدفون ہونے والے پہلے صحابیِ رسول ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۸ ص۳۵۷ رقم ۲۹۱) تدفین

کے بعد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے آپ کی قَبْر پر پتّھر نَصب فرمایا تاکہ قبر کی پہچان رہے اور خاندانِ نُبُوَّت سے اِنْتِقال فرمانے والے افراد کو اس قَبْر کے قریب دَفْن کیا جائے۔ (ابو داؤد ج۳ ص۲۸۵ حدیث ۳۲۰۶ ملخصا، مرقاۃ ج٤ ص۱۹۲ تحت الحدیث ۱۷۱۱) اس کے بعد رَحمت عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے فرزند حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رضی اللہ عنہ اور صاحبزادی حضرت سیِّدَتُنا بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُون رضی اللہ عنہ کے قریب دَفْن فرمایا۔ (طبقاتِ ابن سعد ج۱ ص۱۱۳، مسند امام احمد ج۱ ص۵۱۱ حدیث ۲۱۲۷) مُہاجِر صَحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا اِنْتِقال ہوتا اور بارگاہِ رسالَت میں عَرض کی جاتی کہ ہم انہیں کہاں دَفْن کریں؟ تو حُکم ہوتا: ہمارے پیش رَو (یعنی آگے گزرنے والے) عُثمان بِن مَظْعُون کے قریب۔ (مستدرک ج٤ ص۱۹۱ حدیث ٤۹۱۹) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عَلاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرتِ عُثمان بِن مَظْعُون رضی اللہ عنہ نے ہمارے گھر میں وفات پائی۔ اِنْتِقال کی رات میں نے خواب میں حضرتِ عُثمان بن مَظْعُون رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چَشْمہ (Spring) دیکھا جس کا پانی رَواں دَواں تھا۔ جب یہ بات میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بتائی تو ارشاد فرمایا: ''یہ ان کا عَمَل ہے۔'' (بخاری ج۲ ص۲۰۸ حدیث ۲۶۸۷) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نبی کے پیارے پیارے حضرتِ عُثمان بِن مَظْعُون
مُنوّر بَخْت والے حضرتِ عُثمان بن مَظْعُون

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج مبرور و مقبول عمرے کا ثواب

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُون رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عُثمان! جو شَخْص فَجْر کی نَماز باجماعت ادا کرے پھر طُلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذِکر کرتا رہے اس کے لیے حَجِّ مَبرور اور مقبول عُمْرہ کا ثواب ہے۔ (شعب الایمان ج۷ ص۱۳۸ حدیث ۹۷۶۲)

حجِّ مبرور کون سے حج کو کہتے ہیں؟

اے عاشِقانِ رسول! اِس حدیثِ پاک میں ''مَبرور حج'' کا تذکرہ ہے۔ آیئے! معلوم کرتے ہیں ''حَجِّ مَبرور'' سے مُراد کون سا حج ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''حَجِّ مَبرور'' کا معنٰی ہے: حَجِّ مقبول یا وہ حج جس میں کوئی گُناہ نہ کیا ہو۔ (التیسیر ج ۲ ص ۱۵۸) حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں: حَجِّ مقبول و مَبرور وہ ہے جو لَڑائی جھگڑے گُناہ و ریا سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مراۃ المناجیح ج ٤ ص ٨٧) ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: حَجِّ مَبرور سے مُراد وہ حج ہے جس میں گُناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں رِیا و نام و نُمُود (یعنی دِکھاوے) سے پرہیز ہو یا وہ حج جس کے بعد حاجی مَرتے وَقْت تک گُناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عَمَل نہ کرے۔ خواجہ حَسَن بصری (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) فرماتے ہیں کہ حَجِّ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دُنیا میں زاہِد (یعنی بے رَغبت) آخرت میں رَاغِب (یعنی مائل) رہے، یا حَجِّ مَبرور وہ ہے جو حاجی کا دِل نَرم کردے کہ اس کے دل میں سوز، آنکھوں میں تَری رہے۔ حج کرنا آسان ہے حج سنبھالنا مُشکل ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ٥ ص ٤٤١)

خُدا حَجِّ مَبرور کی دے سَعادَت
مَدِینے کی کرتا رہوں میں زِیارَت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جماعتِ ظُہر کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے ظُہر کی نَماز باجماعت پڑھی اس کے لیے اس جیسی پچّیس (25) نَمازوں کا ثَواب اور جنّتُ الْفِردَوس میں 70 دَرَجات (Ranks) کی بُلندی ہے۔'' (شعب الایمان ج۷ ص۱۳۸ حدیث ۹۷۶۲)

جماعتِ فجر و عِشا کی فضیلت

دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿١﴾ ''جس نے عِشا کی نَماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا تمام رات نَماز پڑھی اور جس نے فَجْر کی نَماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا سارا دن نَماز پڑھی۔'' (معجم کبیر ج ١ ص ٩٢ حدیث ١٤٨) ﴿٢﴾ ''جس نے فَجْر و عِشا کی نَماز باجماعت پڑھی اور جماعت سے کوئی بھی رَکْعَت فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے جہنَّم و نِفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔''

(شعب الایمان ج ٣ ص ٦٢ حدیث ٢٨٧٥)

پوری رات کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''جس نے **باجماعت** عِشا کی نَماز پڑھی گویا آدھی رات قِیام کیا، اور جس نے فَجر کی نَماز **باجماعت** پڑھی گویا پوری رات قِیام کیا۔''

(مسلم ص ٢٥٨ حدیث ١٤٩١)

حدیثِ پاک کی تشریح

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: اس کے دو مَطْلَب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ عِشا کی **باجماعت** نَماز کا ثواب آدھی رات کی عِبادت کے بَرابر ہے اور فَجْر کی **باجماعت** نَماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے بَرابر، تو جو یہ دونوں نَمازیں **جماعت** سے پڑھ لے اُسے ساری رات عِبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عِشا کی **جماعت** کا ثواب آدھی رات کے بَرابر ہے اور فَجْر کی جماعت کا ثواب ساری رات عِبادت کے بَرابر، کیونکہ یہ (یعنی فَجْر کی) **جماعت** عِشا کی جماعت سے (نَفْس پر) زِیادہ بھاری ہے، پہلے معنیٰ زِیادہ قَوی (یعنی مَضْبوط) ہیں۔ **جماعت** سے مُراد تکبیرِ اُولیٰ پانا ہے جیسا کہ بَعْض عُلَما نے فرمایا۔

(مراۃ المناجیح ج ١ ص ٣٩٦)

نیکی کی دعوت کی عظیم الشّان فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اگر آپ پانچوں نَمازیں باجماعت پڑھنے کی عادت بنائیں تو نہایت عَظِیمُ الشّان اَجْر وثَواب کے حقدار بن سکتے ہیں ۔ اور زہے نَصیب! اس کے ساتھ ساتھ اگر دوسروں کو بھی **نیکی کی دعوت** دے کر اپنے ساتھ مَسجِد میں لے جایا کریں تو آپ کے اَجْر وثَواب میں بے اِنْتہا اِضافہ ہوجائے گا۔ **فرمانِ مُصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ ۔یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔(ترمذی ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩) افسوس! آج کل نمازی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو کہ مَسجِد کی **جماعت** چھوڑ کر گھر، دکان، دَفتر وغیرہ میں باجماعت نَماز پڑھ لیتی ہے، حالانکہ اگر شَرعی مجبوری نہ ہو تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی تحقیق کے مُطابِق مَسجِد میں **باجَماعت** نَماز پڑھنا واجِب ہے۔

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مجھے ایک نئی زندگی ملی

مسجِد کی جماعت لینے کی تڑپ پانے اور مسجِدوں کی رونقیں بڑھانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی سے مُنسلک رہیے ۔ **مَدَنی بہار:** کراچی کے ایک شخص چھوٹی عُمر سے نَشے کے عادی ہو گئے تھے، صُبح ناشتے کی جگہ چرس اور ہیروئن کا نشا کیا کرتے ۔ کئی بار ڈاکٹروں سے عِلاج کروایا لیکن نشا چھوٹ نہ سکا۔ دیگر گُناہوں کی دَلدل میں بھی پھنسے ہوئے تھے۔ شادی کے بعد بیوی بچّے بھی ان کی وجہ سے پریشان رہتے ۔ کسی طرح ربیعُ الاوّل شریف میں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پہنچ گئے، وہاں ایک بڑی عُمر کے مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے ان پر شَفقت کی اور ان کا ذِہن بَن گیا کہ میں 12 دن کے مَدَنی قافلے میں سَفر کروں گا۔ مَدَنی قافلے میں شُروع شُروع میں ان کو نشا نہ کرنے پر تکلیف تو ہوئی، نہ ٹھیک

سے نیند آتی تھی نہ بھوک لگتی تھی لیکن یہ عبادت میں لگے رہے اور رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتے رہے، چار یا پانچ دن بعد انہیں بھوک لگنا شُروع ہوئی اور رات میں نیند بھی آنے لگی۔ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی بَرَکت سے نَشے سے ان کی جان چھوٹی بلکہ یہ پانچ وَقت کی فَرض نَماز بلکہ تہجُّد اوراِشراق چاشت بھی پڑھنے لگے۔ سَر پر عمامہ شریف بھی سَجالیا۔ ان کا کہنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر مجھے ایک نئی زِندَگی ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے بیوی بچّے بھی اب مجھ سے خوش ہیں۔

اے شرابی تُو آ، آ جُواری تُو آ

چھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"باجماعت نماز" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے جماعت سے نماز پڑھنے کی 11 حکمتیں

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سُوال قائم کرتے ہیں کہ نَماز **جماعت** سے کیوں پڑھی جاتی ہے؟ اس میں کیا حِکْمَت ہے؟ مسجِد میں حاضِری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: **جماعت** میں دینی و دُنیوی بہت سی حِکْمَتیں ہیں، دُنیاوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ ❁ **جماعت** کی بَرَکت سے قوم میں تنظیم (Discipline) رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لیے اِمام کی طرح صدر اور امیر چُن لیا کریں، پھر امیر کی ایسی اطاعت کریں جیسے مُقتدی امام کی (کرتا ہے) ❁ جماعت سے آپس کا اِتّفاق بڑھتا ہے ❁ روزانہ پانچ بار کی مُلاقات اور دُعا سلام دل کی عَداوت (یعنی دشمنی) دُور کرتا ہے ❁ قوم میں پابندیِ اوقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وَقتِ **جماعت** پر دوڑتے (یعنی جلدی جلدی) آتے ہیں

❁ **جماعت** سے مُتکبِّرین (یعنی مَغروروں) کا غُرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز ❁ مَسجِد ہماری کمیٹی، گھر یا دارُالشّورٰی ہے، جہاں جمع ہو کر مسلمان اَہَم (دِینی) مَشورہ کر سکتے ہیں، گویا مَسجِد میں روزانہ مَحَلّے کی پانچ کانفرنسیں ہوتی ہیں، مَسجِدِ نبوی سے ہی اسلامی فوج نِکل کر جہاد وغیرہ کرتی تھی۔ دینی فائدے یہ ہیں کہ ❁ اگر **جماعت** میں ایک کی نَماز قَبول ہو گئی تو سب کی قَبول ہے ❁ **جماعت** میں گویا مسلمانوں کا وَفْد بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہوتا ہے اور ظاہِر ہے کہ حاکِم کے یہاں تنہا (شَخْص) کے مُقابِل وَفْد کا زِیادہ احتِرام ہوتا ہے ❁ **جماعت** میں انسان رب کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذَرِیعے عَرضِ مَعرُوض (یعنی دَرخواستیں) کراتا ہے، جس سے بات کا وَزْن بڑھ جاتا ہے ❁ مسجِد کی طرف آنے جانے میں ہر قَدَم پر دس نیکیاں مِلتی ہیں ❁ **جماعت** سے آدمی کو دینی پیشوا عُلَما صُوفیا کا اَدَب سکھایا جاتا ہے۔ (اسرار الاحکام مع رسائل نعیمیہ ص ۲۸۸)

خُدا سَب نَمازیں پڑھوں باجماعَت
کرم ہو پئے تاجدارِ رسالَت

مقبولوں کے پیچھے والوں کی مغفرت (حِکایت)

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حضرتِ سیِّدُنا) وَہْب بن مُنَبِّہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) پچھلی صَف میں کھڑے ہوتے اور کہتے: میں نے ''تَورَیت'' میں دیکھا ہے: اُمّتِ محمدی میں بَعض (مقبول) لوگ جب سَجدے سے سَر اُٹھاتے ہیں (تو) جو آدمی ان کے پیچھے ہوتے ہیں بَخشے جاتے ہیں۔

(جواهر البيان في اسرار الاركان ص ۷۰)

میں بالوں میں کنگھی کر رہا تھا! (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کَیسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جس دِیانت و مِحنت کے ساتھ اپنے شاگرِدِ رشید حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبدُ العَزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تربِیَت فرمائی، اس کا اَندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بار

حضرتِ سیِّدنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نَماز کی **جماعت** میں شریک نہ ہوسکے۔ اُستاذِ مُحترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے وَجہ پوچھی تو بتایا: ''میں اُس وَقت بالوں میں کنگھی کررہا تھا۔'' تڑپ کر بولے: ''بال سَنوارنے کو نَماز پر تَرجیح دیتے ہو!'' اور اس بات کی خَبر مِصر میں آپ کے والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو کردی۔ انہوں نے اُسی وَقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے بھیجا جس نے مدینے شریف پُہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے (یعنی حضرتِ عُمر بن عبدالعزیز کے نَمازِ باجماعت میں رکاوَٹ بننے والے) بال منڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابن جوزی ص ٤١) اِسی تعلیم وتلقین کا نتیجہ تھا کہ حضرتِ سیّدنا عُمر بن عَبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی شخصیت اُن تمام اَخلاقی بُرائیوں سے پاک تھی جن میں ''بنو اُمیّہ'' کے کئی نوجوان مُبتَلا تھے۔

اِمام جس کیفیت میں ہو شامِلِ جماعت ہو جائیے

اے عاشقانِ نَماز! دیکھا آپ نے! پہلے کے دَور کے اساتِذۂ کرام اپنے شاگردوں کی نَمازوں کی کس طرح خبر گیری فرماتے تھے! آہ! اب تو بڑا ہی گیا گزرا دور ہے، کئی اساتِذہ کی نظر صِرف تنخواہ پر مرکوز رہتی ہے! شاگرد نَماز پڑھے نہ پڑھے اس کی کوئی پروا نہیں کی جاتی! باجماعت نَماز کیلئے مسجِد میں آنے والے خوش نصیبوں سے عَرض ہے: جب **جماعت** کھڑی ہوجائے تو اب نہ بالوں میں کنگھی کیجئے، نہ عمامہ شریف باندھنے میں وَقت صَرف کیجئے، فوراً **جماعت** میں شریک ہوجائیے۔ اِمام صاحِب جب قِیام میں (یعنی کھڑے) ہوں تو اُن کے رُکوع میں جانے کا نیز قعدۂ اُولیٰ (یعنی پہلی اَلتَّحِیّات) میں ہوں تو کھڑے ہونے کا اِنتِظار مت فرمائیے، اِمام صاحب جس کَیفیّت میں ہوں اُسی میں فوراً شریکِ **جماعت** ہوجائیے۔ اَلْبتّہ اِمام صاحِب جب سلام پھیریں اُس وَقت شریک نہیں ہوسکتے، ہاں اِمام صاحِب سلام پھیر کر سَجدۂ سَہو کریں تو شامل ہوسکتے ہیں۔ جیسا کہ ''**فتاوٰی رضویہ**'' میں ہے: جو سَجدۂ سَہو کے بعد قعدے میں شریکِ امام ہوئے شریکِ جماعت ہوگئے ان کی بِنا (یعنی نَماز شُروع ہونا) صحیح ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۸ ص۲۱۱)



آہ! صرف دُنیوی تعلیم کیلئے پوچھ گچھ

بَیان کردہ حِکایَت میں اُن والِدَین کے لئے بھی دَرْس کے مَدَنی پھول ہیں جو اپنی اولاد کی تربِیَت پر خاطِر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیاوی تعلیم کے بارے میں تو پُوچھ گچھ کرتے ہیں مگر اولاد نماز پڑھے نہ پڑھے اس کی بِالکُل پَروا نہیں کرتے، یاد رکھئے! تربِیَتِ اولاد صِرف اِس چیز کا نام نہیں کہ اُنہیں دُنیوی تعلیم دلوا دی جائے اور ان کے لئے کھانے پہننے وغیرہ کا اِنتِظام کر دیا جائے۔ بلکہ ان کو اللہ پاک اور رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانبردار بنانے کی کوشِش کرنا بھی والِدَین کی ذِمّے داریوں میں شامل ہے۔ (اولاد کی تربِیَت کے تعلُّق سے مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی 188 صَفْحات کی کتاب ''تربِیَتِ اولاد'' کا ضَرور مُطالَعہ فرمائیے)۔

یارب بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

ایک نابینا کی حِکایَت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمَت میں ایک نابینا شخص حاضِر ہوئے اور عَرْض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! میرے پاس کوئی ایسا نہیں جو مجھے مَسجِد تک لائے۔ انہوں نے حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے اِجازَت چاہی کہ اُنہیں اپنے گھر میں نَماز پڑھنے کی اجازَت دے دیں۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں اِجازَت دے دی۔ جب وہ واپَس جانے لگے تو بُلایا اور فرمایا: کیا تم نَماز کی اَذان سُنتے ہو؟ عَرْض کیا: ہاں۔ فرمایا: تو قبول کرو۔

(مسلم ص۲۵۷ حدیث ۱۴۸۶) (مراۃ ج۲ ص۱۶۸)

نابینا پر جماعت واجِب نہیں

نابینا کیلئے بھی اَفضل یِہی ہے کہ وہ مسجِد میں آکر **باجماعت** نَماز پڑھے تاہم اُس پر مسجِد میں آکر **جماعت** سے نَماز پڑھنا واجِب نہیں۔ جیسا کہ ''بہارِ شریعت'' جلد 1 صَفْحَہ 583 تا 584 پر فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''دُرِّ مُختار'' کے حوالے سے تَرکِ جماعت کے 20 اَعذار (یعنی 20 مجبوریوں) کا بَیان ہے۔ ان میں عُذر نمبر 6 ہے: **اندھا** اگرچہ (یعنی چاہے) اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجِد تک پہنچادے۔

ایک نابینا صحابی کا سُوال (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! مدینۂ مُنوَّرہ میں مُوذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رُخصت ہے کہ گھر پر ہی نَماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة، حَيَّ عَلَى الْفَلَاح'' سُنتے ہو؟ عَرض کی: جی ہاں! فرمایا: ''تو (باجماعت نَماز ادا کرنے کے لیے) حاضِر ہو۔'' (نسائی ص۱۴۸ حدیث ۸۴۸)

نابینا کیلئے نماز باجماعت افضل ہے

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت حاشیے میں ارشاد فرماتے ہیں: نابینا کہ اَٹکل (یعنی راستے کی پہچان) نہ رکھتا ہو، نہ کوئی لے جانے والا ہو، خُصوصاً دَرِندوں (یعنی پھاڑ کھانے والے جانوروں) کا خوف ہو تو اُسے ضرور رُخصت ہے مگر حُضُور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں (یعنی حضرتِ عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم کو) اَفضل پر عَمَل کرنے کی ہِدایت فرمائی کہ اور لوگ سَبَق لیں جو بِلا عُذر (یعنی بغیر مجبوری) گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۷۹)

مدینہ اب اکثر موذیات سے پاک ہو چکا ہے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: خَیال رہے کہ حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی تشریف آوری سے پہلے، مدینۂ مُنوَّرہ، وَباؤں اور بیماریوں کا گھر تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے

قَدَمِ پاک نے وہاں سے وَباؤں کو نِکال کر وہاں کی مِٹّی کو بھی شِفا بنا دیا، لیکن اوّلاً (یعنی شُروع میں) کچھ بِچھّو سانپ اور بھیڑیے وغیرہ رہے بعد میں **اللہ** (پاک) نے ان چیزوں سے زمینِ مدینہ کو قریباً صاف کر دیا یعنی یَثرِب کو **طَیْبَہ** بنا دیا۔ (مُفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں:) یہ اس وَقت کا واقعہ ہے جب وہاں یہ مُوذی چیزیں موجود تھیں۔

(مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۸ مختصراً)

چلو مل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ

اے عاشِقانِ رسول! بیان کردہ شَرح میں سُلطانِ مدینہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے مُبارک قدموں کی بَرَکت سے یَثرِب کے طَیْبَہ بن جانے کا تذکرہ ہے۔ یَثرِب کیا ہے؟ یہ جاننے کیلئے **"چلو مل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ"**......... **دعوتِ اسلامی** کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 328 صَفْحات کی کتاب، **"عاشِقانِ رسول کی 130 حِکایات"** صَفْحہ 252 تا 254 پر دیئے ہوئے مَضمون میں سے کچھ تبدیلی کے ساتھ عَرض کیا جاتا ہے:

مدینہ لوگوں کو پاک و صاف کرے گا

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ہے: "مجھے ایک ایسی بَستی کی طرف (ہجرت) کا حُکْم ہوا جو تمام بَستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالِب آئے گی)، لوگ اسے "یَثرِب" کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، (یہ بَستی) لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بَھٹّی لوہے کے مَیل کو۔"

(بخاری ج ۱ ص ۶۱۷ حدیث ۱۸۷۱)

مدینہ کو یثرب کہنا گناہ ہے

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کو "یَثرِب" کہنے کی مُمانَعت کی گئی ہے۔ **"فتاوٰی رِضَویہ"** جِلْد 21 صَفْحَہ 116 پر ہے: مدینۂ طیبہ کو یَثرِب کہنا ناجائز و مَمنوع و گُناہ ہے اور کہنے والا گُناہ گار۔ رسولُ **اللہ** صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جو مدینہ کو "یَثرِب" کہے اُس پر توبہ واجِب ہے، مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ علّامہ مُناوی **"تَیْسِیْر شَرحِ جامعِ صَغِیر"** میں فرماتے ہیں:

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طَیِّبہ کا **یَثْرِب** نام رکھنا حرام ہے کہ **یَثْرِب** کہنے سے توبہ کا حُکم فرمایا اور توبہ گُناہ ہی سے ہوتی ہے۔ (التیسیر ج ۲ ص ۴۲۴) (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۱۱۶)

مدینہ یثرب کہنا کیوں منع ہے!

حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **اَشِعَّۃُ اللَّمعات** شَرحُ المِشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں لوگوں کے رہنے سہنے اور جمع ہونے اور اس شہر سے مَحَبَّت کی وجہ سے اس کا نام ''**مدینہ**'' رکھا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے **یَثْرِب** کہنے سے مَنْع فرمایا، اِس لئے کہ یہ زمانۂ جاہلیّت کا نام ہے یا اِس لئے کہ یہ ''**ثَرْبٌ**'' سے بنا ہے جس کے معنٰی ہلاکت اور فساد ہے اور تَثْرِیْبٌ بمعنٰی سرزَنِش (یعنی بُرا بھلا کہنا) اور مَلامت ہے یا اس وجہ سے کہ یَثْرِب کسی بُت یا کسی جابِر (یعنی ظالِم) وسَرکش بندے کا نام تھا۔ **امام بُخاری** (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ جو کوئی ''**ایک مرتبہ یَثْرِب**'' کہہ دے تو اسے (کفّارے میں) ''**دس مرتبہ مدینہ**'' کہنا چاہئے۔[1] قراٰنِ مجید میں جو ''**یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ**'' (یعنی اے یَثْرِب والو!) آیا ہے، وہ دَراَصل مُنافقین کا قول (یعنی کہی ہوئی بات) ہے کہ **یَثْرِب** کہہ کر وہ **مَدِیْنَۃُ الْمُنوَّرہ** کی توہین کا ارادہ رکھتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ **یَثْرِب** کہنے والا **اللہ** پاک سے اِسْتِغفار (یعنی توبہ) کرے[2] اور مُعافی مانگے۔ اور بَعْض نے فرمایا ہے کہ **مَدِیْنَۃُ الْمُنوَّرہ** کو جو **یَثْرِب** کہے اُس کو سزا دینی چاہئے۔ حیرت کی بات ہے کہ بَعْض بڑے لوگوں کی زبان سے اَشْعار میں لفظ ''**یَثْرِب**'' صادِر ہوا ہے اور **اللہ** پاک خوب جانتا ہے اور عَظمت وشان والے کا عِلْم بِالکُل پُختہ اور ہر طرح سے مُکمَّل ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۱۱۹)

زِندگی کیا ہے! مدینے کے کسی کوچے میں موت
موت پاک و ہند کے ظُلمت کدے کی زندگی

---

[1]: تاریخ کبیر ج۶ ص۶۲ حدیث۸۲۸۲ [2]: مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص۴۰۹ حدیث ۱۸۵۴۴

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جماعت مُعاف ہونے کی 20 مجبوریاں

ان تمام وُجوہات میں سے کسی بھی وَجہ کی بِنا پر **جماعت** چھوڑنے والا گُناہ گار نہ ہوگا: ﴿۱﴾ مریض جسے مَسْجِد تک جانے میں مَشَقَّت ہو ﴿۲﴾ اَپاہج ﴿۳﴾ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو ﴿٤﴾ جس پر فالِج گرا ہو ﴿۵﴾ اتنا بوڑھا کہ مَسْجِد تک جانے سے عاجِز (یعنی مجبور) ہو ﴿٦﴾ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مَسْجِد تک پہنچادے ﴿۷﴾ سخت بارِش اور ﴿۸﴾ شدید کیچڑ کا حائل ہونا ﴿۹﴾ سخت سردی ﴿۱۰﴾ سخت تاریکی (یعنی سخت اندھیرا) ﴿۱۱﴾ آندھی ﴿۱۲﴾ مال یا کھانے کے تَلَف (یعنی ضائع) ہوجانے کا اندیشہ ﴿۱۳﴾ قرض خواہ (یعنی قرض مانگنے والے) کا خوف ہے اور یہ (یعنی نمازی) تنگ دست ہے ﴿١٤﴾ ظالم کا خوف ﴿۱۵﴾ پاخانہ (یا) ﴿۱٦﴾ پیشاب (یا) ﴿۱۷﴾ رِیاح (Gas) کی حاجت شدید ہے ﴿۱۸﴾ کھانا حاضر ہے اور نَفس کو اس کی خواہش ہو ﴿۱۹﴾ قافِلہ چلے جانے کا اندیشہ (یعنی ڈر) ہے ﴿۲۰﴾ مَریض کی تیمارداری (یعنی مَرِیض کی دیکھ بھال کی ذِمّے داری) کہ **جماعت** کے لیے جانے سے اُس (یعنی مَریض) کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب **تَرکِ جماعت** کے لئے عُذر ہیں۔ (دُرِّمختار ج۲ ص۳٤۷۔۳٤۹، بہارِشریعت ج۱ حصہ۳ ص۵۸۳، ۵۸٤)

جماعت کے جُدا جُدا 30 مَدَنی پھول

جماعت کس پر واجب ہے؟

﴿۱﴾ ہر عاقِل بالغ قُدرت رکھنے والے مَرد مسلمان پر جماعت واجِب ہے، شَرعی مجبوری کے بِغیر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہ گار وعذابِ نار کا حقدار ہے۔ کئی بار تَرک کرنے والا فاسِق ہے اور وہ گواہی کے قابِل نہیں رہتا، پڑوسیوں نے

نہ سمجھایا تو وہ بھی گُناہ گار ہوں گے۔

عورت پر جماعت واجِب نہیں

﴿٢﴾ عورتوں کو کسی نَماز میں **جماعت** کی حاضِری جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۸۴) اور انہیں **جماعت** قائم کرنے یا **جماعت** میں شامل ہونے کی اِجازت بھی نہیں۔

﴿٣﴾ جُمعہ وعیدَین میں **جماعت** شَرط ہے۔ (جُمعہ وعیدَین کے اور بھی شرائط ہیں) (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۳۴۱۔۳۴۲)

عورت اور جُمعہ و عید کی نماز

﴿٤﴾ عورتیں جُمعہ کی نَماز نہیں پڑھیں گی، حَسْبِ مَعمول ظُہر ہی پڑھیں، عیدَین کی نَماز اُن پر نہیں۔

تَراوِیح و وِتر کی جماعت کے مسائل

﴿٥﴾ تَراوِیح میں **جماعت** سُنّتِ کِفایہ ہے کہ اگر مسجِد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گُناہ گار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گُنہگار نہیں مگر جو شَخص مُقتدا (یعنی پیشوا Leader) ہو کہ اس کے ہونے سے **جماعت** بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اُسے بِلا عُذر **جماعت** چھوڑنے کی اِجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

﴿٦﴾ تَراوِیح مسجِد میں **باجماعت** پڑھنا اَفْضل ہے اگر گھر میں **جماعت** سے پڑھی تو **جماعت** کے تَرک کا گُناہ نہ ہوا مگر وہ ثَواب نہ ملے گا جو مسجِد میں باجماعت پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶)

﴿٧﴾ رَمَضان شریف میں وِتْر **جماعت** کے ساتھ پڑھنا اَفْضل ہے خواہ اُسی اِمام کے پیچھے جس کے پیچھے عِشا و تَراوِیح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۶)

سورج اور چاند گہن کی نماز

﴿۸﴾ سورج گہن کی نماز سُنّتِ مُؤَکّدہ ہے اور چاند گہن کی مُستَحَب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مُستَحَب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خُطبے کے سوا تمام شرائِطِ جُمعہ اس کے لیے شَرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جُمعہ کی کرسکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مَسجِد میں۔ (درمختار و رد المحتار ج۳ ص۷۷۔۸۰ ملخّصاً)

تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت حاصل ہونے کی صورت

﴿۹﴾ جماعت میں مَشغول ہونا کہ اس کی کوئی رَکعَت فوت نہ ہو، وُضو میں تین تین بار اَعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اَعضا دھونا تکبیرِ اُولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وُضو میں تین تین بار اَعضا دھوتا ہے تو رَکعَت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رَکعَت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رَکعَت تو مل جائے گی مگر تکبیرِ اُولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (بہارِشریعت ج۱ ص۵۸۳)

﴿۱۰﴾ اگر پہلی رَکعَت کا رُکوع مل گیا تو (بَعض عُلَما کے نزدیک) تکبیرِ اُولیٰ کی فَضیلَت حاصل ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۶۹)

﴿۱۱﴾ جس کی **جماعت** جاتی رہے اس پر واجب نہیں کہ دوسری مَسجِد میں **جماعت** تلاش کرکے پڑھے، ہاں مُستَحَب ہے۔ (در مختار ج ۲ ص۳۴۷)

بچوں کے صف میں کھڑے ہونے کے مسائل

﴿۱۲﴾ جب صَفیں قائم کی جارہی ہوں اُس وَقت اگر ایک (سمجھدار) نابالِغ بچّہ ہو تو وہ کسی بھی صَف حتّٰی کہ پہلی صَف میں بھی جہاں چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (در مختار ج ۲ ص ۳۷۷ ماخوذاً)

﴿۱۳﴾ اگر ایک سے زِیادہ بچّے ہوں تو اُن کی صَف مَردوں کی آخِری صَف کے پیچھے بنائی جائے۔ (در مختار ج ۲ ص ۳۷۷ ماخوذاً)

﴿۱٤﴾ بَعض لوگ بچّوں کو صَف کے کونے میں بھیج دیتے ہیں یہ طریقہ غَلَط ہے، کونا بھی صَف میں شامل ہے، بچّوں کی صَف مَردوں کی صَفوں کے آخِر میں بنائی جائے۔

ہر صَف اپنی پچھلی سے افضل ہے

﴿۱۵﴾ مَردوں کی پہلی صَف کہ اِمام سے قریب ہے، دوسری سے اَفْضَل ہے اور دوسری تیسری سے وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اِسی طرح)۔(عالمگیری ج ۱ ص ۸۹) مَطْلَب یہ کہ ہر اگلی صَف اپنی پچھلی صَف سے اَفْضَل ہے۔

﴿۱٦﴾ مُقْتَدِی کے لیے اَفْضَل جگہ یہ ہے کہ اِمام سے قریب ہو اور دونوں طرف بَرابر ہوں تو سیدھی طرف اَفْضَل ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۸۹)

﴿۱۷﴾ صَفِ مُقَدَّم (یعنی اگلی صَف) کا اَفْضَل ہونا غیرِ جَنازہ میں ہے اور جَنازے میں آخِر صَف اَفْضَل ہے۔ (درمختار ج۲ ص ۳۷۲ ۔ ۳۸٤)

﴿۱۸﴾ پہلی صَف میں جگہ ہو اور پچھلی صَف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور خالی جگہ میں کھڑا ہو۔(عالمگیری ج۱ ص۸۹) اس کے لئے حدیث میں فرمایا: ''جو صَف میں کُشادَگی دیکھ کر اسے بند کر دے اُس کی مَغفِرت ہو جائے گی۔'' (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۵۱ حدیث ۲۵۰۳) اور یہ وہاں ہے، جہاں فِتنہ و فَساد کا احتِمال (یعنی شک وشُبہ) نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۸٦)

﴿۱۹﴾ (جماعت ہو رہی ہو اُس وَقت) صَحنِ مَسْجِد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ (یعنی اُوپری مَنزِل) پر اِقْتِدا کرنا (یعنی جماعت سے نَماز پڑھنا) مکروہِ (تحریمی) ہے، یوہیں صَف میں جگہ ہوتے ہوئے صَف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔(درمختار ج۲ ص۳۷٤)

اِمام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا

﴿۲۰﴾ اِمام سے پہلے رُکوع کیا مگر اس کے سَر اُٹھانے سے پہلے اِمام نے بھی رُکوع کیا تو رُکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اُس وَقت رُکوع کیا ہو کہ اِمام بَقَدرِ فرض قِراءَت کر چکا ہو ورنہ رُکوع نہ ہوا اور اس صورت میں اِمام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رُکوع

کرلے گا ہوجائے گی ورنہ نَماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رُکوع خواہ کوئی رُکن ادا کرنے میں گُنہگار بہرحال ہوگا۔ (در مختار و رد المحتار ج ٢ ص ٦٢٤)

﴿٢١﴾ اِمام سے پہلے مُقتدی سَجدے میں چلا گیا اور اس کے سَر اُٹھانے سے پہلے اِمام بھی سَجدے میں پہنچ گیا اس طرح سَجدہ تو ہوگیا مگر مُقتدی کو ایسا کرنا **حرام** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ٥٩٤)

اپنی فرض شروع کر دی کہ جماعت کھڑی ہوگئی!

﴿٢٢﴾ تنہا فرض نَماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رَکعت کا سَجدہ نہ کیا تھا کہ **جماعت** قائم ہوئی تو توڑ کر (یہ توڑنا مُستحب ہے) **جماعت** میں شامل ہوجائے۔ (تنویر الابصار و در مختار ج ٢ ص ٦٠٦-٦١٠)

﴿٢٣﴾ جماعت قائم ہونے سے مُؤَذِّن کا تکبیر کہنا مُراد نہیں بلکہ **جماعت** شُروع ہوجانا مُراد ہے، مُؤَذِّن کے تکبیر کہنے سے نَماز نہیں توڑیں گے اگرچہ پہلی رَکعت کا ہُنوز (یعنی ابھی تک) سَجدہ نہ کیا ہو۔ (رد المحتار ج ٢ ص ٦٠٨)

﴿٢٤﴾ نَماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی بھی حاجت نہیں کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دیں۔ (عالمگیری ج ١ ص ١١٩)

﴿٢٥﴾ **جماعت** قائم ہونے پر نَماز توڑنا اُس وَقت ہے کہ جس مَقام پر نَماز پڑھتے ہوں وہیں **جماعت** قائم ہو، اگر گھر میں نَماز پڑھ رہے ہوں اور مَسجِد میں **جماعت** قائم ہوئی یا ایک مَسجد میں پڑھ رہے ہیں اور دوسری مَسجد میں **جماعت** قائم ہوئی تو توڑنے کا حُکم نہیں اگرچہ پہلی رَکعت کا سَجدہ نہ کیا ہو۔ (رد المحتار ج ٢ ص ٦٠٨)

اپنی فجر و مغرب کے دوران جماعت کھڑی ہونے کا مسئلہ

﴿٢٦﴾ فَجر یا مَغرِب کی ایک رَکعت پڑھ چکے تھے کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نَماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوجائیں اگرچہ دوسری رَکعت شُروع کرچکے ہوں۔ اَلْبَتَّہ دوسری رَکعت کا سَجدہ کرلیا تو اب ان دو نَمازوں میں توڑنے کی اِجازت نہیں اور نَماز پُوری کرنے کے بعد نَفْل کی نِیّت سے

بھی شریک نہیں ہوسکتے کیونکہ فَجْر کے بعد نَفْل جائز نہیں اور مَغْرِب میں اس وَجہ سے کہ تین رَکْعَتیں نَفْل کی نہیں، اور اگر مَغْرِب میں نَفْل کی نِیَّت سے شامل ہوگئے تو بُرا کیا، اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رَکْعَت اور مِلا کر چار کرلیں، اور اگر اِمام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نَماز فاسد ہوگئی چار رَکْعَت قضا کریں۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۹ ملخصاً)

﴿۲۷﴾ اگر نَفْل (یا سُنّتِ غیر مُؤَکَّدہ) شُروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو نَفْل (یا سُنّتِ غیر مُؤَکَّدہ) توڑنے کی اِجازت نہیں بلکہ دو رَکْعَت پُوری کرلے اگرچہ پہلی کا سَجْدہ نہ کیا ہو اور تیسری پڑھ رہے ہوں تو چار پُوری کرلیں۔

(تفصیل: فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۲۹ تا ۱۳۶)

﴿۲۸﴾ جُمُعہ کی یا ظُہر کی سُنّتیں پڑھنے میں خُطْبہ یا جماعت شُروع ہوئی تو چار پُوری کرلیں۔ (تنویر الابصار و درمختار ج۲ ص۶۱۱)

﴿۲۹﴾ قضا نَماز شُروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کرکے شامل ہو، ہاں جو قضا شُروع کی اگر بعینہٖ (ب۔عَین۔ہٖ۔یعنی ٹھیک۔Exactly) اُسی قضا کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہوجائیں۔

﴿۳۰﴾ اِمام رُکوع میں تھا اور آپ تکبیر کہہ کر جُھکے ہی تھے کہ اِمام کھڑا ہوگیا تو اگر حدِّ رُکوع میں قلیل (یعنی تھوڑی سی) مُشارَکت (یعنی آپس میں شرکت) ہوگئی تو رَکْعَت مِل گئی۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۲۰ ملخصاً)

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! اسلامی بھائیوں کو صَفوں کی دُرُستی کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما! اور ہماری نَمازیں قَبول فرما! اور ہماری کوتاہیوں سے دَرگُزر فرما! اے اللہُ رَبُّ العِزَّت! ہمیں تیری پسند کی نَماز ادا کرنے کی سَعادت عِنایت فرما اور ہماری بے حساب مَغْفِرت کر۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہو کرم اے ربِّ رَحمت! بِپئے سرورِ رسالت
نہ نَمازِ باجماعت، کی چُھٹے کبھی سَعادت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد



نمازِ باجماعت کیلئے مسجد کو جانے کی 30 نیتیں

فتاوٰی رضویہ جلد 5 صَفْحَہ 673 تا 675 پر دی ہوئی 40 نیتوں سے مدد لے کر آسان لفظوں کے اِنتخاب کی کوشش کی گئی ہے نیز بعض نیتیں خارِج اور بعض نئی شامل بھی کی ہیں۔ اپنی کیفیت کے مُطابق ان میں سے جتنی مُمکن ہوں اُتنی نیتیں کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہر نیت پر جُدا جُدا 10 نیکیاں ملیں گی۔

﴿١﴾ اللہ پاک کی طرف بُلانے والے مُؤَذِّن صاحب کا بُلانا قبول کرتا ہوں ﴿٢﴾ باجماعت نماز پڑھنے جاتا ہوں ﴿٣﴾ تَحِيَّةُ الْمَسْجِد پڑھنے جاتا ہوں ﴿٤﴾ نفل اِعتکاف کرنے جاتا ہوں ﴿٥﴾ مسجد کی زیارت کروں گا ﴿٦﴾ مسجد نظر آنے پر دُرُودِ پاک پڑھوں گا ﴿٧﴾ راستے میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤں گا، اُٹھا کر اَدَب کی جگہ رکھ دوں گا ﴿٨﴾ جو راہ بُھولا ہو گا اُسے راستہ بتاؤں گا ﴿٩﴾ نابینا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے چلنے میں مدد کروں گا ﴿١٠﴾ مسجد میں داخل ہوتے وقت سیدھے پاؤں سے اور ﴿١١﴾ باہر نکلتے وقت اُلٹے پاؤں سے پَہل کروں گا ﴿١٢-١٣﴾ دونوں بار دُعائیں پڑھوں گا ﴿١٤﴾ نمازِ باجماعت میں مسلمانوں کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ﴿١٥﴾ مسلمانوں کو سلام کروں گا ﴿١٦﴾ کسی نے سلام کیا تو جواب دوں گا ﴿١٧﴾ مسلمانوں سے مُسکرا کر ہاتھ ملاؤں گا ﴿١٨﴾ جو رِشتے دار ملیں گے اُن سے خوش دِلی کے ساتھ اچھے اَنداز سے مِل کر صِلۂ رِحمی کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿١٩﴾ عُلَمائے دِین اور نیک مسلمانوں کا دیدار کروں گا ﴿٢٠﴾ جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہا تو اُسے جواب میں يَرْحَمُكَ الله کہوں گا ﴿٢١﴾ مَریض ملا تو عِیادت ﴿٢٢﴾ غم زدہ ملا تو تعزیت کروں گا ﴿٢٣﴾ جائز خوشی پانے والا ملا تو مُبارَکباد دوں گا ﴿٢٤﴾ وہاں عِلم والا ملے گا تو مَسائل سیکھوں گا ﴿٢٥﴾ (عِلم والا یہ نیت کر سکتا ہے) جو نہیں جانتے ہوں گے اُن کو مَسائل بتاؤں گا، دِین سکھاؤں گا ﴿٢٦﴾ نیکی کی دعوت دوں گا ﴿٢٧﴾ بُرائی سے منع کروں گا ﴿٢٨﴾ دو مسلمانوں میں جھگڑا ہوا تو حَتَّی الْاِمکان صُلح کراؤں گا ﴿٢٩﴾ جنازہ ملا تو نمازِ جنازہ پڑھوں گا ﴿٣٠﴾ موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤں گا۔

ٹرین کے حادِثے میں جان بچ گئی

مسجِد جانے کیلئے نیّتیں کرنے کی عادت بنانے، اچھّی اچھّی نیّتوں کا جذبہ پانے اور خوب ثواب بڑھانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنئے۔ **مَدَنی بہار:** ایف سی ایریا، لیاقت آباد (کراچی) کے اسلامی بھائی ایک ماہ کے مَدَنی قافِلے میں کشمیر کی طرف روانہ ہوئے۔ راولپِنڈی تک کا سَفَر ٹرین کے ذَرِیعے طے کرنا تھا۔ نَمازِ فَجْر کے لئے ٹرین نہیں رُکی تو مَدَنی قافِلے میں شامل عاشقانِ رسول نے ٹرین ہی میں نَمازِ فَجْر ادا کی، ظُہر کے آخری وَقْت میں ٹرین رُکی تو نمازِ ظُہر ادا کی، پھر عَصْر کا وَقْت بھی نِکلا جا رہا تھا کہ علی پور چٹھہ (پنجاب) میں جیسے ہی ٹرین رُکی تو انہوں نے پلیٹ فارم پر نَماز پڑھی، سلام پھیرنے کے بعد دیکھا تو ٹرین چلنا شُروع ہو چکی تھی، اسلامی بھائی بھاگم بھاگ سُوار ہونے لگے، ایک وَزن دار اسلامی بھائی نے دَروازے پر لگا پائپ تو پکڑ لیا تھا لیکن وہ چڑھ نہیں پائے اور ٹرین کے ساتھ گھِسٹنے لگے، اس اسلامی بھائی نے ایک ہاتھ سے جنگلہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ان کا ہاتھ پکڑا لیکن وہ پلیٹ فارم پر گر گئے، دوسری طرف اس اسلامی بھائی کے ہاتھ سے بھی جنگلہ چھوٹ گیا اور یہ پلیٹ فارم کے بجائے ڈَبّے کے نیچے جا گرے اور پٹری اور پلیٹ فارم کے دَرمیانی جگہ پھنس گئے، کم از کم دو بوگیاں گُزر گئیں، ان کی کمر، کولہے، پسلیاں اور کُہنیاں بُری طرح زَخْمی ہوئے اور یہ بے ہوش ہو گئے، ایمرجنسی میں ٹرین روکی گئی تو مَدَنی قافِلے کے شُرکا پر ان کی حالت دیکھ کر سکتے کی کیفیّت طاری ہو گئی، انہوں نے انہیں نکالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے، پھر پولیس والوں نے آ کر انہیں نکالا، ایک اسلامی بھائی کے پاس کسی بُزُرگ کا دَم کیا ہوا پانی تھا جو ان کے مُنہ پر ٹپکایا گیا تو ہوش میں آ گئے اور کلمہ طیِّبہ پڑھنے لگے اور تھوڑی دیر بعد پھر بے ہوش ہو گئے۔ وہاں پر قریب میں بڑا اسپتال موجود نہیں تھا چُنانچِہ انہیں ٹرین میں ڈال کر وزیر آباد (پنجاب) لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے عِلاج شُروع کیا، انہیں دوبارہ ہوش آیا تو اذانِ مَغْرِب ہو رہی تھی

انہوں نے اسٹریچر پر ہی اِشاروں سے نَماز ادا کی اور دُعائیں مانگنے لگے۔ جب ایکسرے کئے گئے تو تمام ہڈّیاں سلامت تھیں اگرچِہ گوشت پر زَخم آئے تھے۔ ڈاکٹر اور پولیس والے حیران تھے کہ اتنے خَطرناک طریقے سے گرنے کے باوُجود یہ بچ کیسے گئے؟ چُنانچِہ پوچھا: آپ کس کے مُرید ہیں؟ تو انہوں نے اپنے پیر صاحِب کا نام بتایا (کہ وہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا مُرید بناتے ہیں)۔ یہ سُن کر وہ کہنے لگے ہمیں بھی ان کا مرید بنوادیں۔ پھر ڈاکٹرز وغیرہ کو مَدَنی قافِلے کا تعارُف کروایا گیا تو وہاں پر ایسا ماحول بنا کہ نعت خوانی شُروع ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کچھ دنوں بعد ان کی کراچی واپسی ہوگئی۔

فَضْل کی بارِشیں، رَحمتیں نعمتیں
گر تمھیں چاہئیں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نظریں نیچی رکھنے سے دل پاک ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نظریں نیچی رکھنا دلوں کو ہر قسم کے گُناہوں سے خوب اچّھی طرح پاک کرتا ہے اور عبادتِ الٰہی اور نیکیوں میں اضافے کا باعِث بنتا ہے۔ اگر تم آنکھیں نیچی رکھنے کے بجائے ہر چیز پر آزادانہ نظر ڈالوگے تو تمہاری آنکھیں فُضول چیزیں دیکھتے دیکھتے حرام پر بھی پڑنے لگیں گی! اب اگر تم جان بوجھ کر حرام چیز پر نَظَر ڈالوگے تو یہ ایک گُناہ کا کام ہے۔ (منهاج العابدين ص٦٢ ملخّصاً)

بُرے خاتمے کے خوف سے

اے سبز گُنبد دیکھنے کی آرزو رکھنے والے! گُزرے ہوئے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم نَظَر کے فِتنے سے بچنے کے لیے اور بُرے خاتمے کے خوف سے اپنی نِگاہیں بَہُت زِیادہ جُھکا کر رکھتے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص٢٤٥)

نیچی نظر رکھنے کیلئے لاجواب مدنی پھول

بدنِگاہی کے ساتھ ساتھ فُضول نِگاہی سے بھی بچنا اور حَیا سے اکثر نظریں نیچی رکھنا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''آنکھوں کا قُفلِ مدینہ'' لگانا کہلاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **جُنَید بغدادی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے کسی نے عَرض کی: یاسیِّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے مَدَد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ **میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا** (یعنی اللہ پاک) **مجھے دیکھ رہا ہے**۔ (احیاءُ العُلُوم ج ۵ ص ۱۲۹) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گُناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مُجرِم بے پروا دیکھ! سَر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف ص ۱۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک جماعت ختم ہوچکی ہو تو...

ایک جماعت خَتْم ہوچکی تو دوسری جماعت بھی کی جاسکتی ہے، مَثَلاً کوئی اسلامی بھائی **جماعت** سے رَہ گیا ہو اور امامت کی صَلاحیَّت رکھتا ہو تو وہ امام بَن جائے اور جس نے فَرض اَدا کر لئے ہوں وہ اُس کے پیچھے نَفْل کی نِیّت سے نَماز ادا کرلے۔ مگر جو فَجْر، عصر اور مَغرِب کی نَماز پڑھ چکا ہے، وہ اب نَفْل نہیں پڑھ سکتا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے: ایک صَحابی رضی اللہ عنہ مَسْجِد میں حاضِر ہوئے، اُس وَقت سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز پڑھ چکے تھے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہے کوئی کہ اس پر صَدَقہ

کرے؟ (یعنی اِس کے ساتھ نَماز پڑھ لے کہ اسے **جماعت** کا ثواب مل جائے) ایک صاحِب (یعنی سیِّدُ نا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ) نے ان کے ساتھ نَماز پڑھی۔ (ترمذی ج ۱ ص ۲۵۹ حدیث ۲۲۰ ، ابو داود ج ۱ ص ۲۳۷ حدیث ۵۷٤)

26 درجہ ثواب کا صدقہ

حضرتِ سیِّدُ نا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: **صَدَقہ** سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اس کے ساتھ بھلائی اور اِحسان کرتے ہوئے اس کے ساتھ نَماز پڑھے تا کہ اس کو **جماعت** کا ثواب مل جائے، تو یہ ایسا ہوگا گویا اس نے اس شخص کو **صَدَقہ** دیا، اس میں یہ دلیل ہے کہ کسی شخص کو نیکی کی راہ دکھانا اور اس کی ترغیب دینا **صَدَقہ ہے**۔ علّامہ مُظہر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کو صدقہ فرمایا کیونکہ اس نے اس پر 26 گُنا ثواب کا **صَدَقہ** کیا (یعنی اسے 27 دَرَجے نَمازوں کا ثواب ملا)، اگر وہ شخص اکیلا نَماز پڑھتا تو اس کو صِرف ایک نَماز کا ثواب ملتا۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۲۲۵)

فتنے سے بچنا ضروری ہے

باجماعت نَماز کے عاشقو! بلا اِجازتِ شَرْعی جان بوجھ کر پہلی **جماعت** نہ چھوڑی جائے، اور ایسی جگہ پر بھی **جماعتِ ثانی** (یعنی دوسری جماعت) ہرگز نہ کی جائے جہاں فِتنہ ونفرت کی فضا قائم ہوتی ہو مَثَلاً امام صاحِب یا دیگر نَمازی یہ سمجھتے ہوئے اِعتِراض کرتے ہوں کہ جان بوجھ کر ایسا کیا جا رہا ہے۔

اسلامی بہنیں اور جماعت

اِسلامی بہنوں کو جماعت سے نَماز ادا کرنے کی شَرِیعت میں اِجازت نہیں، لہٰذا اُن پر عید کی نَماز بھی واجِب نہیں ہے اور **جُمعہ** کی بجائے وہ حسبِ مَعْمول ظُہر پڑھیں، پانچوں وَقت کی نَمازیں تنہا اپنے گھر ہی میں پڑھیں بلکہ اندر کے کمرے میں پڑھیں تو زِیادہ بہتر ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ اِبنِ مَسْعود** رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے) میں نَماز پڑھنا صَحْن (یعنی Courtyard) میں پڑھنے سے

بہتر ہے اور کوٹھڑی (یعنی چھوٹے سے رُوم) میں والان (یعنی بڑے رُوم) سے بہتر ہے۔" (ابوداود ج۱ ص۲۳۵ حدیث ۵۷۰)

شرحِ حدیث

مُفَسِّرِ قراٰن، حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: خُلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عورت کے لئے پردہ بہت اعلیٰ ہے لہٰذا جس قدر (زِیادہ) پردے میں نَماز پڑھے گی اُسی قدر بہتر ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۱۷۱)

نَماز کیلئے عُمدہ لباس اور عِطر لگانا مستحب ہے

"تفسیرِ صراطُ الجِنان" جِلد 3 صَفحہ 300 تا 301 پر ہے: (پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 31 میں ہے: خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ. ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی زینت لو جب مسجِد میں جاؤ۔) ﴿خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ: اپنی زِینت لے لو۔﴾ یعنی نَماز کے وَقْت صِرف سَترِ عورت کیلئے کِفایت کرنے (یعنی پردے کی جگہ چُھپانے) والا لِباس ہی نہ پہنو بلکہ اس کے ساتھ وہ لِباس زِینت والا بھی ہو۔ یعنی عُمدہ لِباس میں اپنے ربِّ کریم کے حُضُور حاضِری دو۔ اور ایک قَول یہ ہے کہ خُوشبو لگانا زِینت میں داخِل ہے یعنی نَماز کیلئے ان چیزوں کا بھی اِہتِمام رکھو۔ سُنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت (ہے۔اَت۔ یعنی حُلیے) کے ساتھ نَماز کے لئے حاضِر ہو کیونکہ نَماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے، تو اس کے لئے زِینت کرنا اور عِطر لگانا مُسْتَحَب ہے جیسا کہ سَترِ عورت (اس کے معنٰی آگے آرہے ہیں) اور طَہارت واجِب (فرض) ہے۔ شانِ نزول: حضرتِ عبدُاللہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "پہلے عورت بیتُ اللہ کا برہنہ (بَ۔رَہْنَہ۔ یعنی ننگی) ہو کر طواف کرتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ کوئی مجھے ایک کپڑا دے گا جسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال لوں، آج بَعض یا کُل (یعنی کچھ یا سارا) کُھل جائے گا اور جو کُھل جائے گا میں اُسے کبھی حلال نہیں کروں گی۔ تب یہ آیت نازِل ہوئی۔"

(مسلم ص۱۲۳۳ حدیث ۷۵۵۱)

آیت "خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ" سے معلوم ہونے والے احکام

اس آیت میں سَتر چُھپانے اور کپڑے پہننے کا حُکْم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سَترِ عورت نَماز، طواف بلکہ ہر حال میں واجب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نَماز جہاں تک ہو سکے اچھے لباس میں پڑھے اور مَسْجِد میں اچھی حالت میں آئے۔ بد بودار کپڑے، بد بودار مُنہ لے کر مسجِد میں نہ آئے۔ ایسے ہی ننگا مسجِد میں داخِل نہ ہو۔

(سَترِ عورت کے معنٰی: مَرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گُھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصّہ چُھپا ہوا ہونا ضَروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اَعْضا: منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے پُشتِ پا (یعنی قدموں کا اوپری حصّے) کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے۔ اَلبتّہ اگر دونوں ہاتھ (گِٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتیٰ بِہٖ قول پر نَماز دُرُست ہے۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج ٦ ص ٣٩، ٤٤، ٤٥)

طَہارت: نَمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نَماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نَجاست سے پاک ہونا ضَروری ہے۔ (شرح الوقایۃ ج۱ص۱۰٦))

مسجِد پاک صاف رکھنے سے متعلّق 3 احادیث

(1) حضرتِ ابو سَعید خُدری رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو مسجِد سے اَذِیَّت کی (یعنی تکلیف والی) چیز نکالے، اللہ پاک اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔" (ابن ماجہ ج ۱ ص ٤١٩ حدیث ٧٥٧)

(2) حضرتِ واثِلہ بن اَسْقَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَساجِد کو بچّوں اور پاگلوں، خرید و فروخت اور جھگڑے، آواز بُلند کرنے، حُدُود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔" (ابن ماجہ ج ۱ ص ٤١٥ حدیث ٧٥٠)

(3) حضرتِ ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو کسی کو مسجِد میں بآوازِ بُلند گُمشدہ چیز ڈھونڈتے سُنے تو کہے: "اللہ پاک وہ گُمشدہ شے تجھے نہ ملائے، کیونکہ مسجِدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔" (مسلم ص ٢٢٤ حدیث ١٢٦٠) (تفسیر صراط الجنان کا مضمون مکمل ہوا) (مسجِدیں پاک صاف اور خوشبو دار رکھنے سے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کرنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رسالہ "مسجِدیں خوشبودار رکھئے" کا مُطالَعہ فرمائیے)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

قیمتی لباس میں نماز

امامِ اَعْظَم ابوحنیفہ حضرتِ نُعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رات کی نَماز کے لئے قیمتی قمیص، شلوار، عمامہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ہر رات نَماز ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب ہم لوگوں سے اچّھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ پاک سے اعلیٰ (یعنی عُمدہ) لِباس میں مُلاقات کیوں نہ کریں! (رُوحُ البیان ج۳ ص ۱۰٤ ملخّصاً)

اعلیٰ حضرت نماز کے لئے عُمدہ لباس پہنتے

حضرتِ مولانا محمد حُسین چشتی نِظامی فَخْری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جنہیں چند سال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے فتاوٰی لکھنے کی خدمت حاصل رہی، آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے تمام عُمر لازمی طور پر جماعت سے نَماز پڑھی اور کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ دَستار (عمامے) اور اَنگرکھے (کُرتے کے اُوپر سے پہننے والی ایک پوشاک) کے ساتھ نَماز پڑھا کرتے (یعنی نَماز کے لئے لباس میں بھی خُصوصی اِہتمام فرماتے)۔ خُصوصاً فرض نَماز تو صِرف ٹوپی اور کُرتے کے ساتھ کبھی بھی ادا نہ کی۔ مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جس قَدر اِحتیاط سے نَماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رَکْعت ان کی ایک رَکْعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رَکْعت میں کم سے کم چھ (6) رَکْعت بلکہ آٹھ (8) رَکْعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۵۳ بتغیر)

میلے کچیلے لباس میں نماز پڑھنا مناسب نہیں

امامِ اَعْظَم و اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہما کا نَمازوں کا جذبہ صَد کروڑ مرحبا! عُمدہ لِباس میں نَماز پڑھنے کا اہتمام! اللہ! اللہ! کام کاج اور میلے کچیلے لِباس میں نَماز پڑھنا مناسب نہیں، نَماز کیلئے کم از کم ایسا لباس تو ہو جیسا دعوت میں یا کسی دُنیوی افسر وغیرہ کے پاس جاتے ہوئے پہنا جاتا ہے۔ ہاں لباس سُنّتوں بھرا ہونا چاہئے اور ایسے کپڑے پہننے چاہئیں جو مُعاشرے کے مُہذَّب مسلمان مَثَلاً عُلَما و صُلَحا (یعنی نیک لوگ) پہنتے ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گُناہ بخش دیئے جائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ خوشبودار ہے: ''جس نے کامل (یعنی پورا) وُضو کیا، پھر نَمازِ فرض کے لیے چلا اور اِمام کے ساتھ (نَماز) پڑھی اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

(ابن خزيمة ج۲ ص۳۷۳ حديث ۱۴۸۹)

جماعت ملنا کسے کہتے ہیں؟

''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 698 پر مسئلہ نمبر 18 ہے: چار رَکْعَت والی نَماز جسے ایک رَکْعَت اِمام کے ساتھ ملی تو اُس نے **جماعت** نہ پائی، ہاں **جماعت** کا ثواب ملے گا اگرچِہ ''قَعدۂ اَخیرہ'' میں شامل ہوا ہو، بلکہ جسے تین رَکْعَتیں ملیں اس نے بھی **جماعت** نہ پائی **جماعت** کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رَکْعَت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اوّل (یعنی شُروع) سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلے کا مُحَصَّل (مُ۔حَص۔صَل یعنی خُلاصہ) یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی ''فُلاں نَماز **جماعت** سے پڑھے گا'' اور (مگر) کوئی رَکْعَت جاتی رہی تو قسم ٹُوٹ گئی کفّارہ دینا ہوگا تین اور دو رَکْعَت والی نَماز میں بھی ایک رَکْعَت نہ ملی تو **جماعت** نہ ملی اور لَاحِق[1] کا حُکم پوری **جماعت** پانے والے کا ہے۔

(درمختار و رد المحتار ج۲ ص۶۲۱ ، ۶۲۲)

---

[1] لَاحِق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رَکْعَت میں اِقْتِدا کی مگر بعدِ اِقْتِدا اس کی کُل (یعنی سب) رَکْعَتیں یا بعض (یعنی کچھ) فوت ہو گئیں، خواہ عُذر سے فوت ہوں، جیسے غَفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رُکوع سُجود کرنے نہ پایا، یا نَماز میں اسے حَدَث ہوگیا (حَ۔دَث۔یعنی وُضو ٹوٹ گیا) یا مُقیم نے مُسافر کے پیچھے اِقْتِدا کی یا ''نَمازِ خوف'' میں پہلے گروہ کو جو رَکْعَت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عُذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رُکوع سُجود کرلیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا (یعنی دوبارہ ادا نہ کیے) تو اِمام کی دوسری رَکْعَت، اس کی پہلی رَکْعَت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رَکْعَت پڑھنی ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج اول ص ۵۸۸)

زمین کے ٹکڑوں کی آپس میں بات چیت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر صُبح و شام زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے (یعنی اپنے پڑوسی ٹکڑے) کو پُکارتا ہے: آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گُزرا جس نے تجھ پر نَماز پڑھی یا ذِکرُ اللّٰہ کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو (سُوال کرنے والا ٹکڑا) اِس کے لیے اِس سَبَب سے اپنے اوپر بُزُرگی تصوُّر کرتا ہے۔'' (معجم اوسط ج ۱ ص ۱۷۱ حدیث ۵٦۲)

زمین کا ٹکڑا قیامت میں گواہی دے گا

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ زمین کے ٹکڑوں (یعنی حِصّوں) میں سے کسی بھی ٹکڑے (یعنی حصّے) پر سَجدہ کرتا ہے تو وہ زمین کا ٹکڑا بروزِ قیامت اس (سَجدہ کرنے والے) کے حَق میں گواہی دے گا اور اس کی موت کے دن اس پر روئے گا۔ (البدور السافرة ص ۲۸۱ رقم ۸۲۸)

اے عاشِقانِ نَماز! زمین کے حِصّوں کی خوشی اور اُس حِصّے کو اپنی نَماز کا گواہ بنانے کی نِیَّت سے جہاں جہاں مُمکن ہو جگہ بدل بدل کر نَماز پڑھنی مُناسِب ہے مَثَلاً ایک جگہ فَرض پڑھے تو وہاں سے ہَٹ کر سُنَّتیں پھر جگہ بدل کر نَفلیں۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ حِصّے قِیامت کے دن نَمازوں کی گواہی دیں گے۔

مولیٰ علی کا جگہ کو گواہ بنانے کی اُمّید پر وہاں نَماز پڑھنا

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تَیْمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے رِوایت ہے کہ اَمیرُ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ عنہ بیتُ الْمال (State treasury) کی صَفائی کرواتے، پھر اس میں اس اُمّید پر نَماز ادا فرماتے کہ بروزِ قِیامت یہ جگہ ان کے حَق میں گواہی دے۔ (اللّٰہ والوں کی باتیں ج ۱ ص ۱٦۹)

زمین کو بھی خوش کرو!

حضرتِ امام عبدُ الْوَہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی جانِب سے ہم سے یہ عَہدِ عام لیا گیا ہے کہ جب

ہم مسجِد کی بائیں (Left) جانِب دیکھیں کہ اس میں نَماز پڑھنا چھوڑ دیا گیا ہے تو ہم (زمین کے بائیں (Left) حصّے کی) خوشی کی خاطِر اس جگہ میں نَماز پڑھ کر اس کا اِحتِرام کریں گے کیونکہ زمین کے ٹکڑے آپَس میں فخر کرتے ہیں۔ بلاشُبہ اللہ پاک نے ہمیں دِلجوئی کا حُکم دیا ہے اور یہ اُمُور (یعنی مُختلف اَشیا) کے دَرمِیان عَدْل کرنے کے باب سے ہے، جس طرح کسی شَخْص کا ایک جوتا ٹوٹ جاتا ہے تو اسے حُکم دیا جاتا ہے کہ وہ یا تو دونوں پہنے یا دونوں رکھ دے اور دونوں پاؤں کے درمیان اِنصاف کرتے ہوئے ایک جوتا نہ پہنے۔ اور یہ ایسا راز ہے جسے صِرف اللہ والے جانتے ہیں کیونکہ اللہ پاک کی عطا سے کَشْفِ صحیح کی وَجہ سے انہیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر چیز زِندہ ہے جبکہ دیگر لوگوں کی اس جانِب توجُّہ نہیں جاتی کیونکہ انہیں کَشف حاصل نہیں ہوتا۔ (لواقح الانوار القدسیه ص ۷۴ ملخصا) (جس کے ذَرِیعے چُھپی چیزوں کا عِلْم ہو جاتا ہے دل کی اس کیفیَّت کو تصوُّف میں ''کَشف'' کہتے ہیں)

زمین کا ٹکڑا بول اٹھا! (حکایت)

امام شَعْرانی مَزید فرماتے ہیں: ایک مَرتبہ میرے دِینی بھائی شیخ اَفضَلُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ میرے پاس بیٹھے تھے، ہم ''خَلیج حاکمی'' پر موجود اپنی جامع مسجِد کی تعمیر میں مَشْغول تھے کہ اچانک اُس جگہ خُشکی میں موجود زمین کا ایک ٹکڑا ان سے کہنے لگا: ''آپ اَہلِ مَحَلّہ سے کہہ دیجئے کہ وہ مجھے بھی اِس جامع مسجِد میں داخِل کر دیں کیونکہ میں ایک مُعزَّز (یعنی عزّت والا) ٹکڑا ہوں۔'' چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اَہلِ مَحَلّہ کو اس ٹکڑے کے مُتعَلّق بتا دیا۔ پھر ایک صاحِب آئے اور انہوں نے اس جگہ کو بَیتُ الْخَلا (واش روم) بنا دیا، جب شیخ اَفضَلُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ آئے تو آپ نے پوچھا: ایسا کس نے کیا ہے؟ میں نے کہا: فُلاں نے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اس شَخْص پر ناراضی کا اِظہار کیا اور فرمایا: اس ٹکڑے کے مُعزَّز ہونے کے باوُجود اس نے اسے بَیتُ الْخَلا (واش روم) کیسے بنا دیا؟ شیخ اَفضَلُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا اپنے نورِ قَلْب کی شِدَّت کی وَجہ سے یہ خَیال تھا کہ زمین کے ٹکڑوں کے زِندہ ہونے اور ان کے آپَس میں غیرت کھانے کا جس طرح انہیں اِدراک (یعنی شُعور، سمجھ) ہے اس طرح دوسروں کو بھی ہے (اِسی لیے انہوں نے اس شَخْص کے

مُتعلِّق یہ گفتگو فرمائی)، **اللہ** پاک ان سے راضی ہو۔(لواقع الانوار القدسیه ص۷٤ بالتَّصرف) **اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کالے بچھو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زمین کے مُختلف حِصّوں کو اپنی نیکیوں کا گواہ بنانے کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ آیئے! آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں: ڈجکوٹ (فیصل آباد) کے نوجوان اسلامی بھائی کالج میں انجینئرنگ کے اِسٹوڈنٹ تھے، کبھی کبھار نَماز تو پڑھتے لیکن نہ وُضو کے فرائض کا پتا نہ نَماز کی شرائط کا علم! بُری مَحفِلوں میں پیش پیش ہوتے، بے باک ایسے تھے کہ گلی مَحلّے یا خاندان میں کوئی شادی ہوتی تو وہاں اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کے سامنے بے حَیائی سے لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کیا کرتے۔ پھر ان کی زِندگی میں ٹرننگ پوائنٹ آیا کہ انہیں کسی نے ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین دن کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی تَرغیب دِلائی۔ ان کو شرکت کا شوق تو ہوا لیکن گاؤں میں ساتھ جانے کے لئے کوئی تیّار نہیں ہوا، بِالآخر انہوں نے اپنے کلاس فیلو کو دعوت دی تو وہ تیّار ہو گیا یوں یہ دونوں دوست مُلتان اِجتماع میں شریک ہوگئے، وہاں پر خُصوصی نِشَست میں مُبلِّغ دعوتِ اسلامی نے ''کالے بچھو'' کے عُنوان پر بیان کیا جسے سُن کر یہ خوفِ خُدا سے کانپ اُٹھے اور وہیں داڑھی رکھنے کی نیّت کرلی اور بَقِیّہ زندگی دعوتِ اسلامی میں گُزارنے کا اِرادہ کرلیا، گھر لَوٹنے کے بعد جب بھائی نے ان کو داڑھی رکھتے دیکھا تو عام لوگوں کی طرح کہنے لگے: ابھی تمہاری عُمر ہی کیا ہے! بعد میں رکھ لینا یا پھر چھوٹی چھوٹی رکھ لو کہ کالج بھی جانا ہوتا ہے، لوگ کیا کہیں گے! یہ سُن کر انہوں نے کہا: بھائی! اب نہیں کٹواؤں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے یہ اپنے عَلاقے میں مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار بھی بنے، پھر ان کا ذِہن بنا تو دَرسِ نِظامی میں داخِلہ بھی لے لیا۔ ان کا دوسرے نوجوانوں کے نام پیغام ہے کہ زِندگی بَہُت مُختَصر ہے، آجاؤ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آجاؤ، اِنْ شَآءَاللہ دونوں جہان کی بَرَکتیں ملیں گی۔

دل کی کالک دُھلے، دردِ عصیاں ٹلے

آؤ سب چل پڑیں، قافلے میں چلو (وسائل بخشش (مرمّم) ص۶۷۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مسجد کی طرف چلنے کے فضائل

ہر قدم پر درجے کی بلندی اور گناہوں کی معافی

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جب بندہ اچّھی طرح وُضو کرکے مسجِد کی طرف جاتا ہے اور اس کی نیّت صِرف نَماز کی ہوتی ہے تو اُس کے ہر قدم پر ایک دَرَجہ بُلند ہوتا ہے اور ایک گُناہ مِٹا دیا جاتا ہے، جب وہ نَماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فِرِشتے اس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ. یعنی اے اللہ! اس کی مَغْفِرت فرما، اے اللہ! اس پر رَحم فرما۔“ (بخاری ج۱ ص۲۳۳ حدیث ۶۴۷) ایک اور رِوایت میں فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس طرح ہے: فِرِشتے اس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں: ”اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ“ ”اے اللہ! اس پر رَحم فرما! اے اللہ! اس کی مَغْفِرت فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قَبول فرما! (یہ دُعا اُس وَقْت تک جاری رہتی ہے) جب تک کہ (وہ بندہ کسی کو) ایذا نہ پہنچائے یا وُضو نہ توڑے۔“ (مسلم ص ۲۶۱ حدیث ۱۵۰۶)

گھر سے نکلتے وقت علاوہ نماز کوئی اور بھی مقصد ہوا تو...؟

حافِظ ابو محمد دِمیاطِی رَحْمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیثِ مُبارَکہ سے ظاہِر ہوتا ہے کہ اگر بندہ فقط نَماز کے اِرادے سے اپنے گھر سے نِکلے تو اُسے یہ عظیم ثَواب

حاصِل ہوگا اور اگر وہ گھر سے نَماز کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے (دُنیاوی) مَقصد کے لیے بھی نِکلے تو ہر قَدَم پر مِلنے والا ثَواب اسے کامِل طور پر (یعنی پُورا) حاصِل نہ ہوگا۔ (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ص ۹٤)

گناہ مِٹنا گنہگاروں کیلئے تو نیک بندوں کیلئے کیا؟ مدینہ

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یہ (یعنی ایک گُناہ مِٹنا اور ایک دَرَجہ بُلند ہونا) گُناہ گاروں کے لیے ہے۔ نیک کاروں (یعنی نیک کام کرنے والوں) کے لیے ہر قدم پر دو نیکیاں اور دو دَرَجے بُلند کیونکہ جس چیز سے گنہگاروں کے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں اس سے بے گُناہوں کے دَرَجے بڑھتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ ص۴۳٦)

فرشتوں کی دُعا پانے کیلئے وہیں پڑے رہو مدینہ

علّامہ اِبنِ بَطّال مالِکی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو یہ چاہتا ہے کہ بِغیر کسی مَشَقَّت (یعنی مِحنت) کے اس کے گُناہ جھڑتے رہیں، اُسے چاہیے کہ نَماز کے بعد اپنی نَماز کی جگہ سے چِمٹا رہے تاکہ فِرِشتے اس کے لیے کَثْرت سے دُعاو اِسْتِغْفار کریں (اور یوں اس کے گُناہ جھڑتے رہیں) کیونکہ ان (یعنی فِرِشتوں) کی دُعا قَبول ہونے کی اُمّید ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا یَشْفَعُوْنَۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (پ۱۷، الانبیاء: ۲۸)

(ترجَمۂ کنز الایمان: اور شَفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے)

(عمدۃ القاری ج۳ ص٤٦۹)

بُلندیٔ دَرَجات اور گُناہوں کی مُعافی کِس کے لئے؟ مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مَسْعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شَخْص اچّھی طرح طَہارت (یعنی وُضو وغیرہ) کرے پھر مسجِد کو جائے تو جو قَدَم چلتا ہے، ہر قَدَم کے بَدلے اللہ پاک نیکی لکھتا ہے اور دَرَجہ بُلند کرتا

ہے اور گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (مسلم ص۲۵۷ حدیث ۱۴۸۸)

اِحرام باندھنے والے حاجی کی طرح ثواب

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلّم: جو فرض نَماز کے لیے اپنے گھر سے وُضو کر کے نکلے تو اس کا ثواب اِحرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے۔ (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸)

گھر لوٹنے تک رَحمتِ الٰہی میں

اِس حدیثِ پاک کی شَرح یہ ہے: کیونکہ حاجی کَعبے میں جاتا ہے اور یہ (یعنی نَماز پڑھنے والا) مسجِد میں، یہ دونوں **اللہ** کے گھر ہیں۔ حاجی **حج** کا اِحرام باندھتا ہے اور یہ **نَماز** کی نیّت سے گھر سے نِکلتا ہے اور جیسے کہ **حج** خاص تاریخوں میں ہوتا ہے مگر حاجی گھر سے نِکلنے سے لَوٹنے تک ہر وَقت اَجر پاتا ہے، ایسے ہی **نَماز کی جماعت** اگرچِہ خاص وَقت میں ہوگی مگر نَمازی کے نِکلنے سے لَوٹنے تک **اللہ** پاک کی رَحمت میں ہی رہتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۴۹)

جنّت میں مہمانی

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ**، سردارِ **مکّۂ مکرَّمہ** صلی اللہ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جو شَخص صُبح و شام مسجِد جائے، **اللہ** پاک اس کے لیے صُبح و شام جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۷ حدیث ۶۶۲)

پابندِ جماعت کو جنّتی رِزق ملے گا

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: صُبح و شام سے مُراد ہمیشگی ہے، یعنی جو ہمیشہ نَماز کے لیے مسجِد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ جنّتی رِزق ملے گا۔ **نُزُل** اس کھانے کو کہتے ہیں جو مہمان کی خاطر پکایا جائے، چُونکہ وہ پُرتکلُّف ہوتا ہے اور میزبان کی شان کے لائق، اس لیے جنّتی کھانے کو **نُزُل** فرمایا گیا، ورنہ جنّتی لوگ وہاں مِہمان نہ ہوں گے (بلکہ) مالِک ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۳۔۴۳۴) مسجِد میں آنے سے مُتعلّق نیّتوں میں سے ایک یہ بھی

ہے کہ جب مسجِد میں داخِل ہوتو اللہ پاک کی عطائیں حاصِل کرنے کی بھی نیّت کرے۔ (اشعۃ اللمعات (اردو) ج۲ص۱۰۵)

کسی بھی عبادت کیلئے مسجد میں آنا جانا ثواب ہے

علّامہ اِبنِ بَطّال مالِکی رَحْمَۃُاللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں جماعت میں حاضِر ہونے اور پابندی کے ساتھ مسجِد میں نَماز کے لیے آنے کی ترغیب ہے اور جب اللہ پاک نے بندے کے لیے مسجِد میں آنے جانے کے سَبَب جنّت میں مہمانی تیّار کی ہے تو جو جماعت سے اِخلاص کے ساتھ نَماز پڑھے گا اور اس کے اَجْر کی اُمّید رکھے گا تو تمہارا کیا خَیال ہے! اللہ پاک نے اس کے لیے کیا کیا تیار کیا ہوگا! اور اس پر کس قدر مہربانی فرمائے گا! (شَرْح اِبن بَطّال ج۲ ص۲۸۵)

گُناہ بخش دیے جائیں گے

اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے کامِل (یعنی پورا) وُضو کیا، پھر فرض نَماز کے لیے چلا اور اِمام کی اِقْتِدا میں (یعنی باجماعت) فَرض نَماز پڑھی، اُس کے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(صحیح ابن خزیمہ ج۲ ص۳۷۳ حدیث ۱۴۸۹)

تمہیں ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے (حکایت)

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابوزُبیر رَحْمَۃُاللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ سے سُنا، انہوں نے اِرشاد فرمایا کہ ہمارے گھر مسجِد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فروخت (Sell) کرنے کا اِرادہ کیا تاکہ ہم مسجِد کے قریب ہوجائیں تو رسولِ اَکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ہمیں منع فرمادیا اور فرمایا: تمہیں ہر قَدَم کے بدلے ثَواب ملتا ہے۔ (مسلم ص۲۶۲ حدیث ۱۵۱۸)

مسجد سے گھر دُور رکھنے کی حکمت (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک صاحِب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجدِ نبوی سے سب سے زِیادہ دُور تھا اور اُن کی (باجماعت) نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُن کو مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لیجئے تا کہ اس پر سُوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجِد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری نیّت یہ ہے کہ میرے لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجِد سے اپنے اہلِ خانہ کی طرف لوٹنے کا ثواب لکھا جائے۔ حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے (اُن صحابی سے) ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔''

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱٤ مختصراً)

دُور سے آنے والے کے لئے زیادہ ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: نَماز کے مُعاملے میں سب سے زیادہ ثواب پانے والا وہ شَخْص ہے جو زیادہ دُور سے نَماز کے لئے چل کر آئے پھر اس کے بعد وہ شَخْص زِیادہ ثواب پاتا ہے جو اس سے کم لیکن دوسروں سے زِیادہ قدم چلے اور جو نَماز کا انتِظار کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ امام کے ساتھ نَماز پڑھتا ہے اس کو اس شَخْص سے زِیادہ اَجْر ملتا ہے جو نَماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳٤ حدیث ٦٥١)

دُور سے آنے پر زیادہ ثواب کا سبب

شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُ الدِّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُور سے چل کر آنے میں ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ اس میں مَشَقَّت (یعنی محنت) ہے اور افضل عمل وہ ہوتا ہے جس میں مَشَقَّت (یعنی محنت) زِیادہ ہو، (نیز فرماتے ہیں:) جس طرح مَسافَت (یعنی فاصلے) کی دُوری اَجْر میں زِیادتی کا باعِث ہے، اسی طرح زمانے کی طَوالت (یعنی لمبا انتِظار) بھی اَجْر و ثواب کا سبب ہے کیونکہ ان دونوں میں ہی مَشَقَّت (محنت) زِیادہ ہے۔ (عمدۃ القاری ج ٤ ص ۲۳۷ تحت الحدیث ٦٥١ ملخصا)

قدموں کے نشان لکھے جائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجِدِ نَبَوی کے گِرد زمین خالی ہوگئی تو بَنوسَلِمہ (نامی قبیلے) نے یہ اِرادہ کیا کہ مسجِد کے قریب مُنْتَقِل (Shift) ہو (یعنی رہنے آ) جائیں، جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے پوچھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجِد کے قریب مُنْتَقِل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے عَرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ فرمایا: اے بَنوسَلِمہ! اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے قَدموں کے نِشان لکھے جائیں گے، اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے قَدموں کے نِشان لکھے جائیں گے۔

(مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۹)

سُست لوگوں کیلئے گھر مسجد کے قریب ہی اچھا

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: خَیال رہے کہ گھر کا مسجِد سے دُور ہونا مُتَّقی کے لیے باعِثِ ثَواب ہے کہ وہ دُور سے جماعت کے لئے آئے گا مگر غافِلوں کے لیے ثَواب سے مَحرومی کہ وہ دُوری کی وَجہ سے گھر میں ہی پڑھ لیا کریں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۴)

مسجد جاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھنا

حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابِت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نَماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قریب قریب قَدم رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں قریب قریب قَدم کیوں رکھتا ہوں؟ میں نے عَرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تک بندہ نَماز کی طَلَب میں ہوتا ہے نَماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور رِوایَت میں ہے: میں قریب قریب قَدم اس لیے رکھتا ہوں تا کہ نَماز کی طَلَب میں زِیادہ قَدم چل سکوں۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۵۱ حدیث ۲۰۹۲)

ہر قدم صدقہ ہے!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''نماز کے لیے جاتے ہوئے اُٹھنے والا ہر قدم صَدَقہ ہے۔'' (بخاری ج۲ ص۲۷۹ حدیث ۲۸۹۱)

ہر عبادت کیلئے اُٹھنے والا قدم صدقہ ہے!

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ''(صاحبِ) مِرقات'' نے فرمایا کہ نَماز کا ذِکر مِثالاً (یعنی مثال کے طور پر) ہے ورنہ طواف، بیمار پُرسی، جنازے میں شرکت، عِلمِ دین کی طَلَب غَرَضکہ ہر نیکی کے لیے قَدَم ڈالنا (یعنی جانا) صَدَقہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۳ ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نفرتوں کے بادل چھٹ گئے!

ثواب کمانے کی طرف چلنے کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کی صُحبت نہایت نَفع بَخش ہے۔ **مَدَنی بہار:** دارُالسّلام ٹوبہ (پنجاب) کے ایک گاؤں کے اسلامی بھائی عِلمِ دین اور نَمازوں سے دور مگر کھیلوں کے بَہُت قریب تھے۔ والِدین انہیں گھریلو کام کرنے کا کہتے مگر یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کھیل کے میدان میں پَہُنچ جاتے۔ پھر ان سے کوئی ایسی غَلَطی ہوئی کہ مَحَلّے والے اور دیگر کھلاڑی ان سے نَفرت کرنے لگے۔ ان کے عَلاقے کا ایک نوجوان پانچ وَقْت کا نَمازی تھا، گھر والے اس سے کہتے کہ ہمارے بیٹے کو بھی **نَماز** کے لئے ساتھ لے جایا کرو، جب وہ اسلامی بھائی ان سے **نَماز** کے لئے چلنے کا کہتا تو یہ بولتے میرے کپڑے ٹھیک نہیں یا کوئی اور بہانہ بَنا دیتے۔ گاؤں میں دعوتِ اسلامی سے وابَستہ دو اسلامی بھائی بھی رہتے تھے انہوں نے ان پر انفرادی کوشش کی اور مکتبۃُ الْمَدِینہ کے بیانات کی سی ڈیز دیں کہ ان کو سُنیں اور مسجِد میں **نَماز** پڑھنے کی دعوت بھی پیش کی۔ یہ **نَماز** پڑھنے لگ گئے۔ پھر 2008ء میں مُلتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا

سُنّتوں بھرا اِجتماع ہوا تو یہ بھی شریک ہوئے، وہاں پر داڑھی کے موضوع پر مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان سُنا تو ان پر ایسا اَثر ہوا کہ فوراً داڑھی بڑھانا شُروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی میں اپنا سَفر طے کرتے کرتے یہ ذَیلی حَلقے کے ذِمّہ دار بنے پھر عَلاقائی مُشاورت کے نگران، اس کے بعد ڈویژن سطح پر مَدَنی قافِلہ ذِمہ دار بھی بنے۔ آنکھوں دیکھی تبدیلی رَنگ لائی اور وہی مَحلّے والے جو اِن سے نَفرت کرتے تھے اب اپنی پریشانیوں کے حَل کے لئے انہیں دُعاؤں کا کہنے لگے۔ والِدین بھی ان سے خُوش ہو گئے۔

تنزُّل[1] کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی
تَرقّی کا باعث بنا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نَماز کے اِنتظار کے فضائل

بھلائی پر رہو گے!

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُاللّٰہ رضی اللہ عنہ بَیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم جب تک نَماز کا اِنتِظار کرتے رہو گے خیر (یعنی بھلائی) پر رہو گے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۳ ص ۲۵۸)

نَمازیوں میں لکھا جاتا ہے

اللّٰہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نَماز کے اِنتِظار میں بیٹھنے والا نَماز پڑھنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نِکلنے کے وَقت سے لَوٹنے تک نَمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲۴۳ حدیث ۲۰۳۶)

[1]: ترقّی کی ضِد۔ کمی۔ گھٹاؤ

فرشتوں کے پاس فخر

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مَغْرِب کی نَماز پڑھی، پھر واپَس جانے والے چلے گئے اور جسے وہیں بیٹھنا تھا وہ دوسری نَماز کا اِنتِظار کرنے لگا۔ پھر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اس قَدر جَلْدی سے تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا سانس پُھول رہا تھا اور ارشاد فرمایا: تمہیں خُوشخبری ہو! تمہارے ربِّ کریم نے آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فِرِشتوں کے پاس تم پر فَخْر کرتے ہوئے فرما رہا ہے: ''میرے ان بندوں کو دیکھو! جنہوں نے ایک فَرض ادا کرلیا اور دوسرے کے اِنتظار میں ہیں۔'' (ابن ماجه ج ۱ ص ٤٣٨ حديث ٨٠١)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُبارَکہ عِشا کی نَماز کے اِنتِظار کے بارے میں نازِل ہوئی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کَروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے) (پ ۲۱، السجدۃ: ۱٦)

(ترمذی ج ٥ ص ١٣٦ حديث ٣٢٠٧)

گُناہ دھونے والے اعمال

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: مَشَقَّت کے وَقْت کامِل (یعنی پُورا) وُضُو کرنا، مساجِد کی طرف چلنا اور ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کا اِنتِظار کرنا گُناہوں کو اچّھی طرح دھو دیتا ہے۔

(المستدرك ج ١ ص ٣٤٢ حديث ٤٦٨)

شرحِ حدیث

اے عاشِقانِ نَماز! ''مَشَقَّت کے وَقْت کامِل یعنی پورا) وُضو کرنا'' کی تشریح کسی اور حدیثِ پاک کے تَحت مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہ علیہ نے اس طرح فرمائی ہے: مَشَقَّت سے مُراد سردی یا بیماری یا پانی کی گِرانی (یعنی کمی یا مہنگے داموں خریدنے) کا زَمانہ ہے یعنی جب وُضو مُکمَّل کرنا بھاری ہو تب مُکمَّل

کرنا۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۲۳۳) حدیثِ پاک کے اِس حصّے (ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کا انتِظار کرنا) کی شَرح یہ ہے: یعنی ایک وَقت کی پڑھ کر دوسری نَماز کا مُنتظِر رہنا، خواہ مسجِد میں بیٹھ کر یا اس طرح کہ جِسْم گھر میں یا دُکان میں ہو اور کان اَذان کی طَرف اور دِل مسجِد میں لگا ہو۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۲۳۳)

انتظارِ نَماز میں مسجِد میں آرزوئے وفات (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بِن سائِب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم ابو عبدُالرَّحمٰن حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن حَبیب سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں مسجِد میں حاضِر ہوئے، آپ اس وَقْت جاں کَنی (نَزْع) کے عالَم میں تھے، ہم نے عَرض کی: اگر آپ بستر پر آجائیں تو بہتر رہے گا کیونکہ وہ زِیادہ نَرم اور آرام دہ ہے، فرمایا: مجھے فُلاں نے یہ فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سُنایا ہے: ''تم میں سے کوئی جب نَماز کی جگہ بیٹھ کر نَماز کا اِنتِظار کرتا ہے وہ نَماز میں ہوتا ہے اور فِرِشتے اس کے لیے یہ دُعا کرتے رہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ (اے اللہ! اس کی مَغْفِرت فرما، اے اللہ! اس پر رَحْم فرما)۔'' پھر ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میری وفات میری مسجِد کے اندر ہو۔'' (الزھد لابن مبارك ص ١٤١ حديث ٤٢٠ ، الطبقات الكبرى لابن سعد ج٦ ص ٢١٤)

موت آجائے ترے ذِکْر کے دوران مجھے
دِل سے کہتا ہوں میں اٰمین اے میرے اللہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

40 دن تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے لیے چالیس دن ''تکبیرِ اُولیٰ'' کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھے اُس کے لیے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک نار سے دوسری نِفاق سے۔ (ترمذی ج١ ص ٢٧٤ حديث ٢٤١)

40 کے عدد کی خوبیاں

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اس عَمَل کی بَرَکت سے یہ شَخص دنیا میں مُنافقین کے اَعْمال سے محفوظ رہے گا، اسے اِخلاص نَصیب ہوگا، قبر و آخرت میں عذاب سے نَجات پائے گا۔ خَیال رہے کہ انسانی تبدیلیاں ''چالیس'' پر ہوتی ہیں، بچّہ ماں کے پیٹ میں 40 دن نُطْفہ، 40 دن خون، پھر 40 روز پارۂ گوشت (یعنی گوشت کا لوتھڑا) رہتا ہے، بعدِ ولادت ماں کو 40 دن نِفاس آ سکتا ہے، 40 سال میں عَقْل کامل (یعنی پکّی) ہوتی ہے، اس لیے یہاں بھی 40 کا عدد مذکور ہوا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص 40 دن اِخْلاص اختِیار کرے تو اس کے دل کی طرف زَبان پر حِکْمت کے چَشمے پھوٹیں گے۔ یہ حدیث صُوفیا کے چِلّوں کی اَصْل (یعنی بُنیاد) ہے۔ ''صاحِبِ مِرقاۃ'' نے فرمایا: سَلَف صالحین (یعنی اگلے زمانے کے بُزُرگوں) کی اگر کوئی **جماعت** چھوٹ جاتی تو سات سات روز تک لوگ (ان کے پاس) **تعزیت** کے لیے آتے۔ تکبیرِ تحریمہ پانے کے معنٰی یہ ہیں کہ امام کی قراءت شُروع ہونے سے پہلے مُقتدی ''سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ'' (مکمّل) پڑھ لے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۱ ملخصاً)

تکبیرِ اُولیٰ کسے کہتے ہیں؟

تکبیرِ اُولیٰ نَماز شُروع کرتے وَقت کہی جانے والی سب سے پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اِس کو تکبیرِ تَحرِیْمَہ بھی کہا جاتا ہے۔ **بہارِ شَریعت جِلد اوّل صَفْحَہ 571** پر ہے: (امام کے ساتھ) پہلی رَکْعَت کا رُکوع مِل گیا، تو تکبیرِ اُولیٰ کی فَضِیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

تکبیرِ اُولیٰ اور مفتیِ دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی کی ''مَرکزی مَجلِسِ شوریٰ'' کے مَرحوم رُکن مُفتیِ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلحافِظ القاری حضرتِ عَلّامہ مولانا مُفتی **محمد فاروق** عطّاری اَلْمَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ با جماعت نَمازوں کا بَہُت زِیادہ اِہتمام فرماتے۔ کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو (سیدھا پنجاب جانے کے بجائے) کراچی سے حیدر آباد تک (ٹرین کے بجائے) بَس میں سَفَر فرماتے تاکہ نَماز باَسانی ادا ہو سکے۔ اگر

ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو باقاعدہ مسجِد میں جا کر نَماز **باجماعت** ادا کرنے کی کوشِش فرماتے۔ ہمیشہ ہر نَماز پہلی صَف میں ادا کرنے کی کوشِش ہوتی۔ ان کے ایک رَفیق (یعنی دوست) کا بیان ہے کہ ''مُفتی محمد **فاروق** اَلعطّاری اَلْمَدَنی رَحمۃُ اللہِ علیہ بَہُت باعَمَل تھے، ''مَدَنی اِنْعامات'' کے عامِل تھے، اکثر باوُضو رہا کرتے تھے، میں نے کئی بار انہیں وُضو کے بعد نوافِل (یعنی تَحِیَّۃُ الْوُضو) ادا کرتے دیکھا۔ عُموماً اَذان سے قَبْل وُضو کر لیتے اور جیسے ہی اَذان ہوتی مسجِد میں چلے جاتے اور عُموماً پہلی صَف میں نَماز پڑھتے، میں ان کے ساتھ تقریباً چار سال رہا مگر میں نے ان کی **تکبیرِ اُولیٰ** فوت ہوتے نہیں دیکھی۔'' (مفتیِ دعوتِ اسلامی ص۵۲)

جماعت کی مولیٰ عنایت ہو اُلفت
کرم ہو پئے مُصطَفٰے جانِ رحمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فرشتے دُرود بھیجتے ہیں

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ''**اللہ** پاک اور اُس کے فِرِشتے اُن لوگوں پر دُرود بھیجتے ہیں جو صَفیں مِلاتے ہیں۔'' (المستدرك ج١ ص٤٧٠ حديث ٨٠٦)

صفیں ملانے اور دُرود بھیجنے کا مطلب

(صَفیں مِلاتے ہیں) یعنی وہ اس طرح صَف مِلاتے ہیں کہ اگر خالی جگہ ہو تو اُسے پُر کر دیتے ہیں یا صَف میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے پوری کر دیتے ہیں۔[1] (درود بھیجنے سے) مُراد یہ ہے کہ **اللہ** پاک صَفیں مِلانے (یعنی پوری کرنے) والوں کی مَغْفِرت فرماتا ہے اور فِرِشتوں کو ان کے لیے اِستِغفار یعنی مغفرت طَلَب کرنے کا حُکم اِرشاد فرماتا ہے۔ (التیسیر ج١ ص٢٦٣)

[1] : حاشية السندى مع ابن ماجه ج١ ص٥٢٧ تحت الحديث ٩٩٥

پہلی صف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے ، سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اگر لوگ جانتے کہ اَذان اور صَفِ اَوّل میں کیا ہے تو پھر اگر بغیر قُرعَہ ڈالے اسے نہ پاسکتے تو قُرعَہ ہی ڈالتے ۔'' (بخاری ج۱ص۲۲٤ حدیث ٦١٥)

نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لیے اختلاف بھی عبادت ہے!

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اگر لوگ جانتے کہ اَذان اور صَفِ اَوّل میں کیا ہے) کے تَحْت لکھتے ہیں: (یعنی) اگرچہ ہم نے ان دونوں (یعنی پہلی صَف اور اَذان) کے فضائل بَہُت بیان کردیے لیکن اس کے باوُجود کَما حَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ ان کا حق ہے) بیان نہیں ہوسکے، وہ تو دیکھ کر ہی معلوم ہوں گے، پَتا لگا کہ فِی سَبِیْلِ اللہ (بغیر اُجرت) اَذان وتکبیر کہنا اور نَماز کی صَفِ اَوّل میں خُصُوصاً اِمام کے پیچھے کھڑا ہونا بَہُت بہتر ہے جس کی بُزُرگی (یعنی فَضِیلَت) بَیان نہیں ہوسکتی۔ حدیثِ پاک کے اس حصّے (تو پھر بغیر قُرعَہ ڈالے اسے نہ پاسکتے تو قُرعہ ہی ڈالتے) کے تَحْت لکھا ہے: یعنی ہر شَخْص چاہے کہ یہ دونوں کام میں کروں تو ان میں جھگڑا (یعنی اختِلاف) پیدا ہو جس کا فیصلہ قُرعہ اندازی مثلاً نام کی پَرچی نکالنے) سے ہو، مَعلوم ہوا کہ نیکیوں میں (ایسا) جھگڑنا (یعنی اختِلاف کرنا، جس میں کسی قِسْم کی شَرعی خرابی مثلاً بداَخلاقی وناحق دل آزاری وغیرہ نہ ہو وہ) بھی عبادت ہے اور قُرعے سے جھگڑا چُکانا محبوب (یعنی پسندیدہ)۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۳۹۵)

مؤذّن صاحِب جب شہید ہوگئے.... (حکایت)

پہلے کے مُسلمان اَذان دینے کا کس قَدر جَذبہ رکھتے تھے، اس کا اندازہ اِس حِکایَت سے لگایئے: امام طَبَری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ذِکْر کرتے ہیں: جب قادِسِیَّہ فتح ہوا تو دن چڑھ گیا تھا اور لوگ دشمن کا پیچھا کررہے تھے، جب وہ واپَس ہوئے تو نَمازِ ظُہر کا وَقْت ہو چکا تھا جبکہ مُؤذِّن صاحِب جامِ شہادت نوش کرچکے تھے، پھر کیا تھا لوگ ''اَذان'' دینے کے لیے آپَس میں جھگڑنے لگے اور قریب تھا کہ تلواریں نِکل آتیں! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقّاص رضی اللہ

عنہ نے ان کے درمیان قُرعہ اندازی کی (یعنی لاٹری نِکالی) اور جس کے نام کا قُرعہ نِکلا اُس نے **آذان** دینے کی سَعادت حاصِل کی۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج۲ ص ۲٤٤)

مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب کا مسئلہ

اس حِکایت سے مَعلوم ہوا کہ اگر **مُؤَذِّن** پہلے ہی سے مُقرّر ہو تو وُہی اَذان دے جیسا کہ آج کل مَساجِد میں **مُؤَذِّن** ہوتے ہیں۔ حکایت میں "عاشِقانِ اَذان" میں جھگڑا اِسی صورت میں کھڑا ہوا تھا کہ **مُؤَذِّن** صاحِب جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔ وَرنہ نہ جھگڑا ہوتا نہ قُرعہ اندازی۔

قُرعہ اندازی کا طریقہ

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قُرعے کے ذَرِیعے فیصلہ کرنا سُنّتِ اَنْبِیا ہے، نہرِ اُرْدَن میں قَلَم ڈالنا قُرعہ ہی تو تھا، (اس کا واقِعہ صَفْحَہ 198 پر آ رہا ہے۔) اس سے بَہُت سی مُشکِلات حَل ہو جاتی ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) خَیال رہے کہ قُرعے (یعنی لاٹری) کی مُختلف صورتیں ہیں، سب سے آسان یہ ہے کہ لوگوں کے نام علیٰحدہ (عَلا۔حَدہ یعنی الگ الگ) پرچیوں پر لکھ کر ان کی گولیاں بنا دی جائیں اور کسی ناواقِف شخص سے گولی اُٹھوالی جائے، جس کے نام کی گولی اُٹھے وُہی مُستَحِق سمجھا جائے۔

(تفسیر نعیمی ج۳ ص ۳۸۱، ۳۸۳)

تین اَنْبِیا کے ساتھ قُرعہ اندازی کا مُعامَلہ پیش آیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تین اَنْبِیائے کِرام علیہمُ السَّلام ایسے ہیں جن کے ساتھ قُرعہ اندازی کا مُعامَلہ پیش آیا ہے، ۞ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السَّلام ۞ حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیّا علیہِ السَّلام اور ۞ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۸ ص ۷۵)

تینوں اَنْبِیائے کِرام علیہمُ السَّلام کے واقِعات ترتیب وار مُلاحظہ ہوں:

حضرتِ یُونُس اور قرعہ اندازی

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام کو اللہ پاک نے شہر ''نِینَوٰی'' کے باشندوں کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ نِینَوٰی یہ مَوصِل کے عَلاقے کا ایک بڑا شہر تھا۔ یہاں کے لوگ بُت پرستی کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام نے ان لوگوں کو ایمان لانے اور بُت پرستی چھوڑنے کا حُکم دیا۔ مگر ان لوگوں نے اللہ پاک کے رسول علیہِ السّلام کو جُھٹلا دیا اور ایمان لانے سے اِنکار کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام نے انہیں خَبر دی کہ تم لوگوں پر عَنقریب عذاب آنے والا ہے۔ یہ سُن کر شہر کے لوگوں نے آپَس میں مَشْوَرہ کیا کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام نے کبھی کوئی جُھوٹی بات نہیں کہی، اس لئے دیکھو کہ اگر وہ رات کو اس شہر میں رہیں جب تو سمجھ لو کہ کوئی خَطْرہ نہیں ہے اور اگر انہوں نے اس شہر میں رات نہ گُزاری تو یقین کر لینا چاہئے کہ ضَرور عذاب آئے گا۔ رات کو لوگوں نے یہ دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام شہر سے باہر تشریف لے گئے اور واقعی صُبْح ہوتے ہی عذاب کے آثار نَظَر آنے لگے کہ چاروں طرف سے کالی بدلیاں آنے لگیں اور ہر طرف سے دھواں اُٹھ کر شہر پر چھا گیا۔ یہ مَنظر دیکھ کر شہر والوں کو یقین ہو گیا کہ عذاب آنے ہی والا ہے ان لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام کو تلاش کیا مگر وہ دُور دُور تک کہیں نَظَر نہیں آئے۔ اب شہر والوں کو اور زیادہ خَطرہ اور اَندیشہ ہو گیا۔ چُنانچِہ شہر کے تمام لوگ خوفِ خُداوندی سے کانپ اُٹھے اور سب کے سب عورتوں، بچّوں بلکہ اپنے مویشیوں (یعنی گائے بکریوں وغیرہ) کو ساتھ لے کر اور پھٹے پرانے کپڑے پہن کر روتے ہوئے جنگل میں نِکل گئے اور رو رو کر سچّے دل سے حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام پر ایمان لانے کا اِقرار و اعلان کرنے لگے۔ شوہر بیوی سے اور مائیں بچّوں سے الگ ہو کر سب کے سب توبہ و اِستِغفار میں مَشْغول ہو گئے اور دربارِ ربِّ باری میں گڑگڑا کر گریہ وزاری کرنے اور رو رو کر دُعائیں مانگنے لگے اور جتنی حق تَلَفیاں ہوئی تھیں سب کی آپس میں مُعافی تلافی کرنے لگے۔ غرض سچّی توبہ کر کے خُدائے پاک سے یہ عَہْد کر لیا کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علیہِ السّلام جو کچھ پیغام لائے ہیں ہم اس پر سچّے دل سے ایمان لائے۔ اللہ کریم کو شہر

والوں کی بے قراری اور مُخلصانہ گریہ وزاری (یعنی رونے دھونے) پر رَحم آیا اور عذاب اُٹھالیا گیا، دھواں اور عذاب کی بدلیاں دُور ہوگئیں اور تمام لوگ پھر شہر میں آکر اَمن و آرام کے ساتھ رہنے لگے۔ (تفسیر صاوی ص۸۹۳ تا ۸۹٤ ملخّصاً)

اللہ پاک اس واقِعہ کو ذِکر کرتے ہوئے قراٰنِ کریم پارہ 11 سُوْرَۃُ یُوْنُس آیت 98 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِیْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَؕ-لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ(۹۸)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا، ہاں! یونس کی قوم جب ایمان لائے، ہم نے ان سے رُسوائی کا عذاب دُنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وَقت تک انہیں برتنے دیا۔

عذاب ٹلنے کی دُعا

شہر نِیْنَوٰی پر جب عذاب کے آثار ظاہِر ہونے لگے اور (حضرت) یُونُس (عَلَیْہِ السَّلَام) باوُجود تلاش کے لوگوں کو نہیں ملے تو شہر والے گھبرا کر اپنے ایک عالِم صاحِب کے پاس گئے جو ایمان والے اور شیخِ وَقت تھے اور ان سے فریاد کرنے لگے، تو انہوں نے حُکم دیا کہ تم لوگ یہ وظیفہ پڑھ کر دُعا مانگو: یَاحَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ وَیَاحَیُّ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَیَاحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ[1] چُنانچِہ لوگوں نے یہ پڑھ کر دُعا مانگی تو عذاب ٹَل گیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج٦ ص ٥٨ رقم ٧٧٧٨ ملخصا) لیکن حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شہر نِیْنَوٰی کا عذاب جس دُعا کی بَرَکت سے دَفع ہوا وہ دُعا یہ تھی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ذُنُوْبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ اَعْظَمُ وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَھْلُہٗ۔[2] (تفسیر خازن ج٢ ص٣٣٦)

---

[1]: ترجمہ: اے اس وَقت بھی زِندہ رہنے والے! جب کوئی زِندہ نہ تھا، اے وہ زندہ ذات! جو مُردوں کو زِندہ کرتی ہے اور اے زِندہ ذات! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

[2]: ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہمارے گُناہ بہت بڑے ہیں مگر تو عَظیم وبُلند ہے ہمارے ساتھ وہ مُعاملہ نہ فرما جس کے ہم حق دار ہیں بلکہ ہمارے ساتھ اپنی شان کے لائق مُعاملہ فرما۔

مچھلی کے پیٹ میں

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلام عذاب ٹَل جانے کے بعد جب شہر کے قریب آئے تو شہر میں عذاب کا کوئی اَثر نہیں دیکھا، لوگوں نے عَرض کیا: اپنی قوم میں تشریف لے جائیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کس طرح اپنی قوم میں جا سکتا ہوں! میں تو ان لوگوں کو عذاب کی خَبر دے کر شہر سے نِکل گیا تھا، مگر عذاب نہیں آیا، تو اب (مَعاذَاللہ) وہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھ کر قَتْل کر دیں گے۔ یہ فرما کر جلال کے عالَم میں شہر سے پلٹ آئے اور ایک کَشتی میں سوار ہو گئے۔ یہ کَشتی جب بیچ سَمُنْدر میں پہنچی تو کھڑی ہو گئی۔ وہاں کے لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وُہی کَشتی سَمُنْدر میں کھڑی ہو جاتی تھی جس میں کوئی بھاگا ہوا غلام سوار ہوتا ہے۔ چُنانچہ کَشتی والوں نے قُرعَہ نِکالا تو حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام کے نام کا قُرعہ نکلا، کَشتی والے آپ کو سَمُنْدر میں ڈال کر آگے روانہ ہو گئے اور فوراً ہی ایک مچھلی آپ کو نِگل گئی، مچھلی کے پیٹ میں گُھپ اندھیرا تھا۔ مگر اسی حالَت میں آپ نے آیتِ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۸۷) کا وظیفہ پڑھنا شُروع کر دیا تو اس کی بَرَکت سے اللہ پاک نے آپ کو اس اندھیری کوٹھڑی سے نَجات دی اور مچھلی نے کَنارے پر آ کر آپ کو باہر ڈال دیا۔ اس وَقْت آپ بَہُت کَمزور ہو چکے تھے۔ خُدائے پاک کی شان کہ اُس جگہ کَدّو کی بیل اُگ گئی اور آپ اُس کی چھاؤں میں آرام فرماتے رہے پھر جب کچھ صحّت یاب ہوئے تو اپنی قوم میں تشریف لائے۔ سب لوگ اِنتہائی مَحبّت و احتِرام کے ساتھ پیش آ کر آپ پر ایمان لائے۔ (تفسیر الصاوی ج۳ ص۸۹۴، عجائب القرآن ص ۱۲۴۔۱۲۶ ملخصاً)

سبق آموز مدنی پھول

اے عاشِقانِ رسول! اِس ایمان افروز قرآنی حِکایَت سے ہمیں دَرْس مِلا کہ جب بھی مُصیبت آئے توبہ واِسْتِغْفار کرنا اور رو رو کر دُعائیں مانگنا چاہئے۔ اِس حِکایَت میں حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلام کے عَظیمُ الشّان مُعْجزے کا ذِکر ہے، ورنہ مچھلی کے پیٹ میں انسان کا زِندہ رہنا ناممکن ہے۔ اِس میں اللہ پاک کے سچّے نبی کے اِمتحان کا بیان ہے، اور اس سے ہمیں یہ دَرْس مِلا کہ جب کبھی

آزمائش آئے تو گِلہ شکوہ کرنے کے بَجائے **اللہ** پاک کا ذِکر اور اُس کی پاکی بَیان کرنی چاہئے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلام نے مچھلی کے پیٹ میں آیتِ کریمہ کا وِرد کیا اور اِس وِرد کی بَرَکت سے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے نَجات ملی۔

مُصیبت میں خُدا کی بارگہ میں گِڑگِڑاؤ گے
نَجات اس کے کَرَم سے پاؤ گے چُھٹکارا پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت زکریا علیہ السلام اور قُرعہ اندازی

حضرتِ حَنّہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا) نے اپنی بیٹی مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا) کے پَیدا ہوتے ہی اُنہیں ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیتُ الْمُقَدَّس میں لے گئیں، جہاں چار ہزار خُدّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستّائیس (27) یا ستَّر (70) تھے جن کے امیر حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام تھے۔ چونکہ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا کے والدِ محترم حضرتِ **عمران** (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) بنی اسرائیل کے امام تھے، اس لیے ان ستَّر (70) میں سے ہر ایک نے حضرتِ مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا) کے حاصِل کرنے کی کوشش کی۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ ان کی خدمَت کا شَرَف مجھے حاصِل ہو، حضرت سیِّدُنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا کہ ان کا زیادہ مُستَحِق میں ہوں، کیونکہ ان کی خالہ میرے نِکاح میں ہیں، وہ اَحبار (یعنی عُلَمائے یہود جو کہ وہاں کے خُدّام کے سردار تھے) بولے کہ اگر رِشتے داری کی بِنا پر یہ حق مِلتا تو ان کی امّی جان کو مِلتا، اب فیصلہ یہ ہے کہ **قُرعہ** ڈالا جائے، جن کے نام پر **قُرعہ** (لاٹری) نِکلے وہ اُنہیں حاصِل کرے۔ یہ سب حضرات نہرِ اُرْدَن کی طرف اپنے وہ قَلَم لے کر چلے جس سے وحی (یعنی توریت) لکھتے تھے اور طے یہ ہوا کہ جس کا قَلَم پانی میں نہ ڈوبے، نہ بہ جائے وہ حضرتِ مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا) کو لے اور جس کا قَلَم ڈوب جائے یا بہ جائے وہ ان کا مُستَحِق نہیں، چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا، سب کے قَلَم ڈوب گئے یا بہ گئے مگر حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام کا **قلم** پانی میں ٹھہر ارہا لِہٰذا حضرتِ **مریم** (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہا) کی پَرورِش اُنہیں کے سُپرد ہوئی، بَعض رِوایتوں میں ہے کہ تین بار قُرعہ ڈالا گیا اور ہر بار ایسا ہی ہوا۔ اسے قرآنِ کریم نے (پارہ 3 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن

آیت 37 میں) ذکر فرمایا: وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ (ترجَمۂ کنزالایمان: اوراُسے زَکَرِیَّا کی نگہبانی میں دیا) دوسری جگہ (اٰلِ عمران آیت نمبر 44 میں) فرمایا: اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ (ترجَمۂ کنزالایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قُرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورِش میں رہیں)۔ حضرت سیِّدُنا زَکَرِیَّا علیہِ السّلام نے سیِّدَتُنا مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کے لیے بیتُ الْمُقَدَّس میں ایک بالاخانہ (یعنی اُوپر کی مَنزِل) بنایا جس کا دروازہ بیچ بیتُ الْمُقَدَّس کے تھا، جہاں زینے (یعنی سیڑھی) کے ذَرِیعے پہنچ سکتے تھے، حضرت سیِّدُنا زَکَرِیَّا علیہِ السّلام کے علاوہ وہاں کوئی نہ جاتا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۸۱۔۳۸۲، بتغیر قلیل)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور قُرعہ اندازی

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سَفَر کا اِرادہ فرماتے اور اس سَفَر میں تمام اَزْواجِ مُطَہَّرات (یعنی پاک بیویوں) کو لے جانا مُمکن نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے دَرمِیان عَدْل (یعنی انصاف) کرتے ہوئے قُرعہ اندازی فرماتے اور سَفَر کے لیے ان میں سے کسی کو بھی خاص نہ فرماتے بلکہ یہ مُعاملہ اللہ پاک کے سِپُرد کر دیتے اور جس کے نام کا قُرعہ نکلتا اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور اس سفر سے بَقِیّہ اَزواجِ مُطَہَّرات کا حق خَتْم ہوجاتا پھر جب سفر سے تشریف لاتے تو جس کی باری ہوتی اُس زَوجۂ مُحترمہ کے گھر تشریف لے جاتے اور اپنے اَیّامِ سفر کو باری کے دِنوں پر تقسیم نہ فرماتے۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ۸ ص ۷۷)

کیا ہر طرح کی قُرعہ اندازی سنّت ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! ہر طرح کے مُعاملے میں قُرعہ اندازی سنّت نہیں، قُرعہ اندازی جائز بھی ہوتی ہیں اور ناجائز بھی۔ افسوس! آج کل تو مَعاذَاللہ گُناہوں بھری قُرعہ اندازیوں اور لاٹریوں کا دَوردورہ ہو چُکا ہے اوران کے ذَرِیعے خوب جُوا کھیلا جارہا ہے۔ جُوئے کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحَہ 184 تا 191 کا مُطالَعہ اِنْ شَآءَ اللہ مُفید پائیں گے۔

ایک بیان نے زندگی بدل دی

اے عاشِقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے اور آ کر عِلْمِ دین کی دولت پانے کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ **مَدَنی بہار:** سوہان والا پُل (میانوالی) کے نوجوان اسلامی بھائی کی پہلے کی حالت یہ تھی کہ والِدَین کا کہا نہیں مانتے تھے، نَمازیں پڑھنے کا بھی ذِہن نہیں تھا نہ رَمضان کے روزے رکھتے تھے، بڑے بھائیوں سے لڑنا جھگڑنا، بُرے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، صِنفِ مُخالِف (لڑکیوں) سے دوستیاں لگانا۔ ایک دن ان کے مَحَلّے کی مسجِد کے امام صاحِب نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہَفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے کی دعوت دی مگر انہوں نے ٹال دیا۔ چند دِن بعد امام صاحِب نے دوبارہ دعوت دی تو ان کے دوستوں نے آپس میں کہا کہ چَل کر دیکھتے ہیں یہ مولانا لوگ کیا کہتے ہیں! جب یہ ہَفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پہنچے تو مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی ''غیبت'' کے موضوع پر بیان کر رہے تھے، وہ بیان سُن کر انہیں اپنے گُناہوں کا اِحساس ہوا، اسی اجتماع میں انہوں نے روتے ہوئے توبہ کی اور چند دن بعد تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سَفَر کرنے میں کامیاب ہوگئے، جس میں انہیں بہُت کچھ سیکھنے کو مِلا۔ مَدَنی ماحول میں آنے جانے کی بَرَکت سے بُری صُحبت اور گندے افعال چھوڑ دیئے، داڑھی بڑھانا پہلے اجتماع میں شِرکت کے بعد سے شُروع کر چکے تھے، پانچ مہینے بعد سر پر عِمامہ شریف بھی سجالیا۔ ''فیضانِ سُنّت'' سے دَرس دینے لگے اور مَدَنی کام کرتے کرتے انہیں عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران کی حَیثیّت سے خدمتِ دِین کے 12 مَدَنی کام کرنے کا موقع بھی مِلا اور دعوتِ اسلامی کے تحت ایک ماہ کے اعتِکاف میں بیٹھنے کی سَعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر
کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللهُ علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بےشک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

صحابۂ کرام کا پہلی صَف پانے کا جذبہ

پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجْر کی آیت نمبر 24 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرتِ اِبنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم نے **جماعتِ نماز** کی صفِ اوّل کے فَضائل بَیان فرمائے تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) صفِ اوّل حاصِل کرنے میں نِہایَت کوشاں (یعنی کوشش کرنے والے) ہوئے اوران کا اِزْدِحام (یعنی رَش) ہونے لگا اور جن حضرات کے مَکان مسجِدِ شریف سے دُور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تا کہ **صفِ اوّل** میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور انہیں تسلّی دی گئی کہ ثواب نیّتوں پر ہے اور **اللہ** پاک اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عُذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اوران کی نیّتوں سے بھی خبردار ہے اوراس پر کچھ مخفی (یعنی پوشیدہ) نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان ص۴۹۲)

"**تفسیرِ صِراطُ الْجِنان**" جِلد 5 صَفْحہ 224 پر ہے: اس آیت کے شانِ نُزول سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم **اللہ** پاک کی عِبادت کا اِتنا جَذبہ اور شوق رکھتے تھے کہ پہلی صَف کی فَضیلت حاصِل کرنے کی خاطِر اپنے مکانات تک بیچنے پر آمادہ ہوگئے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کی پہلی صَف کی بہت فَضیلت ہے۔

جنازے میں کون سی صف افضل ہے؟

دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبۃُ الْمَدِیْنَہ کی 496 صَفْحات کی کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' صَفْحَہ 386 پر ہے: **بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ** حدیثِ پاک میں ہے: ''جس کی نَمازِ (جنازہ) **تین صفوں نے پڑھی اُس کی مَغْفِرت ہو جائے گی۔''** اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بَن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔ (غُنْیَہ ص ۵۸۸) **جنازے میں پچھلی صَف تمام صَفوں سے اَفْضَل ہے۔** (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۱۳۱)

شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح

اللہ پاک اور اس کے مَعصوم فِرِشتے پہلی صَف والوں پر رَحمت بھیجتے ہیں اس لیے ہمیں پہلی صَف حاصِل کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ پہلی صَف میں جگہ ہونے کے باوُجود جو لوگ سُستی کی وجہ سے پچھلی صَفوں میں ہی رہتے ہیں، وہ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور **پہلی صَف** کی اَھَمِّیّت اور فضیلت سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَبواُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: **اللہ** پاک اور اُس کے فِرِشتے **صَفِ اَوّل** (یعنی پہلی صَف) پر دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجتے ہیں، لوگوں نے عَرض کی: اور دوسری صَف پر؟ فرمایا: **اللہ** پاک اور اُس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں صَفِ اَوّل پر، لوگوں نے پھر دوبارہ عَرض کی: اور دوسری صَف پر؟ فرمایا: دوسری پر بھی۔ اور سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: صَفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں (یعنی کندھوں) کو مُقابِل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہو جاؤ! اور کُشادگیوں (Gaps) کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ (Sheep) کے بچّے کی طرح تمہارے دَرمیان داخل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۲۹۵ حدیث ۲۲۳۲۶)

شرحِ حدیث

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: دوسری سے مُراد ساری پچھلی صَفیں ہیں اور ہوسکتا ہے کہ خاص دوسری ہی صَف مُراد ہے (مزید فرماتے ہیں:) **پہلی صَف** پر رب تعالیٰ کی رَحمتیں زیادہ ہیں اور بَقِیَّہ (بَ۔قِی۔یَہ) صَفوں پر کم۔ صُوفیانہ طور پر معلوم ہوتا

ہے کہ خُدا کی رَحْمتیں حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی جُنْبِشِ لَب (یعنی کہنے) سے وابَستہ ہیں کیونکہ حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے نُزولِ رَحمت (یعنی رحمت اُترنے) کی خَبَر دی تھی۔ جب تک پہلی صَف کا ذِکْر فرمایا تو وُہی رَحْمتِ الٰہی کی مُسْتَحِق تھی اور جب دوسری کا نام لے دیا تواِس نام لینے کی بَرَکت سے وہ بھی رَحْمت کی مُسْتَحِق ہوگئی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۱۸۸)

اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ''فتاوٰی رضویہ'' میں حدیثِ پاک کے اس حصّے (اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہوجاؤ) کے مُتعلِّق لکھا ہے: مسلمانوں کے ہاتھوں میں نَرم ہوجانا یہ کہ اگر اگلی صَف میں کچھ فُرجہ (یعنی خالی جگہ۔Gap) رہ گیا اور نِیّتیں باندھ لیں، اب کوئی مسلمان آیا وہ اس فُرجہ (یعنی Gap) میں کھڑا ہونا چاہتا ہے، مُقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے توانہیں حُکم ہے کہ دب جائیں اور جگہ دے دیں تا کہ صَف بھر جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص۴۴)

بھیڑ بکری کے بچے....

ایک مَقام پر ارشاد فرماتے ہیں: بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فُرجے (Gap) میں داخِل ہوکر اِدھر سے اُدھر نِکلتے ہیں، یوں ہی شیطان جب صَف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وَسوَسہ ڈالنے کو آ گھستا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص۴۳)

رَبِّ کریم کی شان ہے کہ شَیطان صَف کی کُشادَگی (یعنی کُھلی جگہ) میں سے گُھس سکتا ہے مگر پاؤں کے درمیان سے نہیں، ہر شے کی تاثیر علیٰحِدہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۱۸۸)

آقا صفیں سیدھی کرواتے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے: اِسْتَوُوْا، اِسْتَوُوْا، اِسْتَوُوْا، فَوَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ، کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ یعنی صفیں سیدھی کرو، صفیں سیدھی کرو، صفیں سیدھی کرو، اس ذات کی قَسم جس کے

قبضے میں میری جان ہے! میں تم کو اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ (سنن نسائی ص ۱۴۲)

آقا ہماری نمازیں دیکھ رہے ہیں

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں) کے تحت فرماتے ہیں: لہٰذا یہ سمجھ کر نماز پڑھو کہ حُضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہماری نمازوں کو دیکھ رہے ہیں، اس خَیال سے تم نَماز صحیح بھی پڑھو گے اور تمہارے دلوں میں حُضُور (یعنی دِلْجَمْعی۔دِلی توجُّہ) اور خُشُوع بھی پیدا ہوگا، تاقیامت ہر مسلمان ہر نَماز میں خُصوصاً نمازِ تہجُّد میں یہ خَیال رکھے تو بہُت لُطف آتا ہے اور یہ عَمَل بہُت مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۱۸۷)

صف کی دُرستی سے مُراد؟

اے عاشقانِ نماز! معلوم ہوا کہ صَفیں بِالکل سیدھی ہونی چاہئیں اور کندھے سے کندھا مِلا کر کھڑا ہونا بھی ضَروری ہے، اس سے مُراد کندھوں کی اونچائی نہیں! کیوں کہ کسی کا قد بڑا ہوتا ہے تو کسی کا چھوٹا بلکہ اس سے مُراد کندھوں کا ایک ہی سیدھ (Line) میں ہونا ہے لہٰذا ہر اسلامی بھائی یہ دیکھ لے کہ اُس کی دونوں جانِب کھڑے ہونے والے اسلامی بھائیوں کے اور اس کے اپنے کندھے سب ایک ہی سیدھ میں ہیں یا نہیں، اگر اس طرح ہر اسلامی بھائی اِحتیاط کرے تو صَف دُرُست ہوسکتی ہے۔

صف سیدھی نہ کرنا گُناہ ہے

شارحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں صَف سیدھی کرنے کے حُکْم کے مُطابِق صَف سیدھی کرنا واجِب ہے لیکن یہ نماز کے واجِبات میں سے نہیں ہے کہ صَف سیدھی نہ کرنے سے نَماز ٹوٹ جائے یا نَماز ناقِص (یعنی خامی والی) ہوجائے، اَلْبَتّہ اگر نَمازی صَف سیدھی نہیں کرے گا تو گُناہ گار ہوگا۔ (عمدۃ القاری ج ٤ ص ٣٠٤) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: کسی صَف میں فُرجہ (یعنی خالی جگہ) رکھنا مکروہِ تحریمی (یعنی ناجائز و گُناہ) ہے، جب تک اگلی صَف پوری نہ کرلیں صَفِ دیگر (یعنی اور صَف) ہرگز نہ باندھیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص ٤٩)

صف دُرُست کرنے کے تین عظیم الشّان فضائل

تین فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) اِس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صَف کی کُشادگی (یعنی Gap) بند کرے۔ (معجم اوسط ج ٤ ص٦٩ حديث ٥٢٤٠) (۲) جو صَف کی کُشادگی بند کرے اُس کی مغفِرت ہوجائے گی۔ (مسند البزار ج ١٠ ص ١٥٩ حديث ٤٢٣٢) (۳) جو صَف کی کُشادگی (یعنی خالی جگہ) بند کرے گا **اللہ** پاک اُس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمائے گا اور اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (معجم اوسط ج ٤ ص ٢٢٥ حديث ٥٧٩٧)

سُبْحٰنَ اللہ! اگلی صَف میں اگر جگہ باقی رہ گئی ہو اور کوئی اسلامی بھائی اس خالی جگہ کو پُر کرنے کی نِیّت سے آگے بڑھے تو قدم قدم پر ڈھیروں ثواب اور اگر خُوش قسمتی سے وہ صَف کی خالی جگہ پُر کرنے میں کامیاب ہوجائے تو مغفِرت کی بِشارت ہے۔ **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** یہ عظیم ثواب وسَعادت حاصل کرنے کی ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اگلی صَف میں خالی جگہ رہ گئی تو کیا کرے؟

اے نمازی اسلامی بھائیو! اگر صَف بندی ہو کر نَماز شُروع ہوجائے اور نِیّت باندھنے کے بعد مُقتدی کو نظر آئے کہ اس کے آگے **صَف** میں ایک آدمی کی جگہ کے بقدر خَلا (یعنی گیپ۔Gap) ہے تو نَماز کے اندر رہتے ہوئے چل کر اگلی **صَف** کا خَلا پُر کرے لیکن صِرف ایک **صَف** تک جائے، زِیادہ صَفیں عُبُور نہ کرے کیونکہ یہ "عَمَلِ کثیر" ہوجائے گا اور یوں اس کی اپنی نَماز ٹوٹ جائے گی۔ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: اگر صَفِ دُوُم (یعنی دوسری صف) میں کوئی شخص نِیّت باندھ چکا اس کے بعد اسے صفِ اوّل کا رَخنہ (یعنی خالی جگہ۔Gap) نظر آیا تو اجازت ہے کہ عَینِ نَماز کی حالت میں چلے اور جا کر فُرجہ (یعنی خالی جگہ) بند کر دے کہ یہ مَشیِ قلیل (یعنی یہ تھوڑا سا چلنا) حُکمِ شَرع کے اِمتِثال کو (یعنی حُکمِ شَریعت پر عَمَل کرنے کے لئے) واقع ہوئی، ہاں دو صَف کے فاصِلے سے نہ جائے کہ مَشیِ کثیر (یعنی چلنے کی

مِقدار زِیادہ) ہوجائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج۷ص۴۶)

صَفیں دُرُست رکھو بھائیو! جماعت میں
اگر نہ مانو گے پڑ جاؤ گے ہلاکت میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

پہلی صَف والوں کے مُتعلِّق معلوماتی سُوال جواب

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے **سُوال** ہوا کہ جماعتِ جُمعہ کے اندر پہلی صَف میں دو یا تین شَخْص جن کی داڑھی مُنڈی ہوئی (یعنی کلین شیو) اور ایک شَخْص کی کَتری ہوئی (یعنی ایک مُٹّھی سے کم تھی)، اس نے یہ لَفظ کہا کہ بُزُرگ لوگ پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اگلی صَف میں آ جائیں اور مُنڈی اور کَتری ہوئی داڑھی والے پیچھے چلے جائیں، لہٰذا اس نے گُناہ کیا یا نہیں؟ اور اگلی صَف میں مُنڈی ہوئی داڑھی والے ہیں اور پیچھے صَف میں پَرہیز گار اور مُتَّقی ہیں، ان کو پہلی صَف میں لے جائیں اور مُنڈی ہوئی داڑھی والوں کو پیچھے ہٹایا جائے یا نہیں؟ اور وہ لوگ جن کی داڑھی مُنڈی ہوئی ہے اس مسجِد کو چھوڑ کر دوسری مسجِد کو نماز پڑھنے کو جاتے ہیں اور ایک کے ساتھ ایک یا دو داڑھی والے بھی جاتے ہیں اس بات کو ان لوگوں نے نِہایَت ناگوار مَعلوم کیا۔

جواب: داڑھی کَتَرانا (یعنی ایک مُٹّھی سے کم کر ڈالنا)، مُنڈانا حرام ہے اور اس کے مُرْتَکِب (یعنی ایسا کرنے والے) فاسِق، ان کو تفہیم (یعنی سمجھایا جائے)، ہدایت کی جائے، بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں، اور وُہی دانشور ہے جو مُتَّقی ہو، مُتَّقیوں کو چاہئے تھا کہ یہی پہلے آتے کہ سب سے اَوّل میں جگہ پاتے، اب کہ وہ دوسری قِسم کے لوگ پہلے آ گئے تو انہیں مُناسِب ہے کہ مُتَّقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کے لئے جگہ خالی کر دیں ورنہ انہیں (یعنی داڑھی مُنڈانے والوں وغیرہ کو) ہٹانے کی کوئی وَجہ نہیں، خُصوصاً جبکہ سَبَبِ فتنہ ہو، اَعْمال میں ہدایت نَرْمی سے چاہئے (تا) کہ سَخْتی سے ضِد نہ بڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۷ص۱۹۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عالِمِ دِین، دینی بُزُرگ اور مُتَّقی حضرات آئیں تو ان کی تعظیم کی خاطر انہیں پہلی صَف میں جگہ دے کر پچھلی صَف میں چلے جانا چاہیے لیکن اس پر ایک سُوال پیدا ہوتا ہے، لیجئے وہ سُوال اور اس کا جواب مُلاحَظہ کیجئے:

نیکی میں ایثار کے تعلّق سے ایک سُوال

سوال: اگر کوئی شخص عالِمِ دِین وغیرہ کی یا کسی عُمر رسیدہ شخص کی تعظیم کرتے ہوئے انہیں پہلی صَف میں اپنی جگہ دے دے اور خود پیچھے چلا جائے تو یہ نیکی میں ایثار کرنا ہوا تو کیا ایسے موقع پر نیکی میں ایثار دُرُست ہے؟ کیوں کہ فُقَہائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِم فرماتے ہیں: **لَا اِیْثَارَ فِی الْقُرُبَاتِ** یعنی **اللہ** پاک کے قریب کرنے والے کاموں میں ایثار نہیں ہوتا۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۰۱)

جواب: ایسا کرنا جائز ہے، کیوں کہ جب کم اَفضل نیکی اور اَفضل نیکی میں ٹکراؤ آجائے تو اَفضل نیکی اختیار کرنی چاہیے اور اہلِ عِلْم اور عُمر رسیدہ (غیر فاسِقِ مُعلِن) حضرات کا اِحترام **صفِ اوّل** میں کھڑے ہونے سے اَفضل ہے، چُنانچِہ ''**رَدُّالْمُحتار**'' میں ہے: اگر کوئی شخص صفِ اوّل پانے میں کامیاب ہوجائے پھر عُمر میں اس سے بڑا کوئی دوسرا شخص یا کوئی عالِمِ دین تشریف لائے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ خود پیچھے ہٹ جائے اور ان کی تعظیم کرتے ہوئے انہیں آگے کردے۔

مُسلم شریف میں ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مشروب لایا گیا (یعنی پینے کی چیز لائی گئی)، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے نوش فرمایا (یعنی پیا)، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیدھی جانب ایک بچّہ تھا، (یعنی حضرتِ سیِّدنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما تھے) اور بائیں جانب (یعنی Left side) بڑی عُمر کے صاحِبان تھے، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا تم مجھے اِجازت دیتے ہو کہ میں یہ (یعنی بچی ہوئی پینے کی چیز) ان لوگوں کو دے دوں؟ تو حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** بن عبّاس رضی اللہ عنہما نے عَرض کی: نہیں! (خُدا کی قسم! آپ کی جانب سے ملنے والا اپنا حِصّہ (یعنی تبرُّک) میں کسی کو ایثار نہیں کروں گا) چُنانچِہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیالہ انہیں عطا فرمادیا۔

اس مسئلے اور حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ عُلَما اور بڑی عُمْر کے افراد کا احترام پہلی صَف میں کھڑے ہونے اور سیدھی جانِب والے حق دار کو برتَن دینے سے افضل ہے (اسی لیے حُضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے شانِ کریمہ کے مُطابِق بڑی عُمْر والوں کو پہلے مَشروب دینے کی اِجازت طَلَب فرمائی) پس یہ نیکی کے ایثار کے ذَرِیعے دوسری افضل نیکی کی طرف مُنتقِل (Move) ہونا ہے، اَلبتّہ اگر کوئی شَخْص صَف میں اپنی جگہ کسی ایسے شَخْص کو دیتا ہے جو نہ عالِم ہو اور نہ بڑی عُمْر کا ہو تو یہ بغیر کسی وَجہ کے نیکی سے مُنہ موڑنا اور شَریعت کے مَطْلوب کے خِلاف ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ملخصاً)

سمجھدار بچے کو نماز کے دوران پیچھے کردینا ظلم ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: فَاِنَّ صَلَاۃَ الصَّبِیِّ الْمُمَیِّزِ الَّذِی یَعْقِلُ الصَّلَاۃَ صَحِیْحَۃٌ قَطْعًا (یعنی جو بچّہ تمیز رکھتا ہو اور نَماز کو سمجھتا ہو اس کی نَماز بِالْیقین صحیح ہے) (نیز فرماتے ہیں:) بَعْض بے عِلْم جو یہ ظُلْم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخِلِ نَماز ہے، اب یہ آئے تو نیّت بندھا ہوا ہٹا کر کَنارے کر دیتے ہیں اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ مَحْض جہالت ہے، اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہے تو مَرد کی نَماز نہ ہوگی، غَلَط و خَطا ہے جس کی کچھ اَصل (یعنی حقیقت) نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرجہ ج ۷ ص ۵۱)

بڑوں کی صف میں بچوں کا مسئلہ

صَف میں اگر سمجھدار بچّے کھڑے ہوں تو جماعت میں کوئی کراہت نہیں ہوگی، ہاں! اگر ناسمجھ ہیں تو ان کی وَجہ سے قَطْعِ صَف (یعنی صَف کٹنا) لازِم آئے گا لہٰذا انہیں ہٹانے کا حُکْم ہے، اور سمجھدار بچّوں کی صَف بالغوں کی صَف کے پیچھے بنانے کا بھی جو حُکْم ہے وہ وُجوبی نہیں یعنی بچّوں کی صَف بالغوں سے پیچھے بنانا واجِب نہیں ہے چُنانچہ فتاوٰی فیضُ الرّسول میں ہے: یَصُفُّ الرِّجَالُ ثُمَّ الصِّبْیَانُ (پہلے مَردوں کی صَف پھر بچّوں کی صَف بنائی جائے گی) کا حُکْم وُجوبی نہیں۔ (فتاوٰی فیض الرسول ج ۱ ص ۳۳۸) ہاں! سمجھدار بچّے نے نَماز شُروع نہ کی ہو تو اُسے بچّوں کی صَف میں کھڑا کیا جائے۔

کھیل کے میدان سے عِلمِ دین کی شاہراہ پر

اے عاشِقانِ نماز! صفوں کی دُرُستی کی اَہَمِّیَّت دل میں اُجاگر فرمانے اور صفیں دُرُست کرنے کروانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

مَدَنی بہار: شہر حافِظ آباد (پنجاب) سے پانچ کلومیٹر دُور ایک گاؤں میں مُقیم نوجوان اسلامی بھائی غَفلَت کی زِندگی بَسَر کر رہے تھے، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گندے رسائل پڑھنا، والِدین کی دل آزاری کرنا، چھوٹے بھائیوں کو مارنا ان کے مَعْمُولات کا حصّہ تھے۔ نمازیں بھی قضا کر دیتے تھے، اَلْبتّہ فَجْر پڑھ لیتے تھے کیونکہ والِدین نَرمی گرمی سے مسجِد کا رُخ کرواتے تھے۔ اکثر کھیل کے مَیدان میں دن گُزارتے، دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی انہیں نیکی کی دعوت پیش کرتے لیکن وہ ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نِکال دیتے، یہ انہیں مَکتَبۃُ الْمدینہ کے رِسالے پڑھنے کو دیتے جن میں کوئی کوئی رِسالہ وہ پڑھ لیا کرتے۔ اسلامی بھائی کی مُسَلْسَل اِنفِرادی کوشش رَنگ لائی اور وہ آہستہ آہستہ نمازیں پڑھنے والے بنے، دَرْس و بیان بھی توجّہ سے سُننے لگے، پھر ایک دن وہ آیا کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہو گئے۔ اجتماعی دُعا میں ان پر بھی رِقّت طاری ہوئی اور دعوتِ اسلامی سے ان کی مَحَبَّت بڑھنے لگی۔ وہ پانچ وَقْت کے نَمازی بھی بَن گئے۔ ایک دن عِلمِ دِین کے فَضائل پر بَیان سُنا تو جامِعۃُ الْمدینہ سیالکوٹ کا رُخ کیا اور دَرْسِ نظامی میں داخِلہ لے کر عِلْمِ دِین حاصِل کرنے لگے۔

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سیدھی طرف زیادہ ثواب ہے

اِمام کا بیچ میں ہونا سُنَّت ہے، صَف میں دونوں طرف لوگ بَرابَر ہوں تو اب آنے والا صَف کی سیدھی جانب آ کر شامل ہو کیونکہ اس میں زِیادہ ثَواب ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمُّ الْمُؤمِنین عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ

والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اللہ اور اس کے فرِشتے صَف کی سیدھی جانِب والوں پر رَحمت بھیجتے ہیں۔" (ابو داؤد ج۱ ص۲۶۸ حدیث ۶۷۶)

سیدھی طرف کی فضیلت کا سبب

شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدِّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سیدھی طرف والوں پر رَحمت بھیجنے کا سَبَب یہ ہے کہ سیدھی طرف کو بائیں (یعنی Left) طرف پر ہر چیز میں فَضیلت حاصِل ہے۔ (شرح ابی داؤد للعینی ج۳ ص۲۲۸) حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: سُرمہ لگانا، ناخُن و بَغَل کے بال لینا، حَجامَت اور مونچھیں کٹوانا، مسجد میں آنا اور مِسواک کرنا وغیرہ سب میں سُنَّت یہ ہے کہ داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ یا داہنی (یعنی سیدھی) جانِب سے اِبتِدا (یعنی شُروعات) کرے کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فِرِشتہ داہنی (یعنی سیدھی) طرف رہتا ہے، اس کی وجہ سے یہ سَمت اَفْضل ہے حتّٰی کہ داہنا (یعنی سیدھی طرف والا) پڑوسی بائیں (یعنی اُلٹی طرف والے) پڑوسی سے زِیادہ مُستَحِقِ سُلوک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱ ص۲۸۷)

دُگنا ثواب کب؟

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "جو مسجِد کی بائیں (یعنی Left) جانِب کو اس لیے آباد کرے کہ اِدھر (یعنی دوسری جانب) لوگ کم ہیں تو اسے دُونا ثواب ہے۔"

(معجم کبیر ج۱۱ ص۱۵۲ حدیث ۱۱۴۵۹)

علّامہ عَبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے صفوں کی دائیں (یعنی سیدھی) جانِب کی فَضیلَت بیان فرمائی تو لوگوں نے بائیں (یعنی اُلٹی) جانِب کو چھوڑ دیا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم سے یہ بات عَرض کی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایسی حالَت میں بائیں (یعنی Left) جانِب والوں کو دائیں (یعنی سیدھی) جانِب والوں سے دُگنا اَجْر عَطا فرما دیا، اَلْبتّہ بائیں جانِب والوں کے لیے دُگنا اَجر اسی حالَت کے ساتھ خاص ہے جب بائیں جانِب چھوڑ دی جائے۔ (فیض القدیر ج۶ ص۲۳۶ تحت الحدیث ۸۸۶۵)

سیدھی جانب کے مقابلے میں اُلٹی جانب افضل ہونے کی صورت

”فتاوٰی فیضُ الرَّسول“ جِلد اوّل صَفْحہ 344 تا 345 پر دیئے ہوئے ”سُوال جواب“ مُلاحظہ ہوں: **سُوال:** اگر امام کی داہنی (یعنی سیدھی) جانب مُقتدی زِیادہ ہوں اور بائیں (یعنی Left) جانب کچھ کم ہوں یا دونوں جانب بَرابر ہوں تو نئے آنے والے مُقتدی کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟ **جواب:** بائیں (یعنی اُلٹی) جانب مُقتدی کچھ کم ہوں تو آنے والے مُقتدی کو بائیں جانب کھڑا ہونا اَفْضل ہے کہ وہ **اَقْرَب اِلَی الْاِمَام** (یعنی اِمام سے زِیادہ قریب) ہے اور دونوں جانب بَرابر ہونے کی صورت میں داہنی (یعنی سیدھی) جانب کھڑا ہونا اَفْضل ہے۔

امام کا فرض نماز کے بعد مُڑنا سنّت ہے

حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اِقتِدا میں جب ہم نَماز پڑھتے تو سیدھی جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تا کہ آپ اپنا رُخِ اَنْوَر (یعنی نُورانی چہرہ) ہماری طرف کریں۔“

(مسلم ص ۲۸۰ حديث ۱٦٤۲)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: اِس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام اکثر (سلام پھیرنے کے بعد) داہنی (یعنی سیدھی) جانب مُنہ کر کے دُعا مانگتے تھے، دوسرے یہ کہ حُضُور (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کا چِہرۂ پاک دیکھنا بہترین عبادت ہے کہ صَحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) مَحض اس لیے صَف کی داہنی (یعنی سیدھی) جانب پسند کرتے تھے تا کہ بعدِ نَماز دیدارِ یار نصیب ہو۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۱۲)

حبیب اِس حال سے بڑھ کر بھی حالِ زار ہو جائے
جو ہونا ہو سو ہو جائے مگر دِیدار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

امام کے مُڑنے میں حکمت

شارِحِ بُخاری مُفتی شریفُ الْحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس سے مَعلوم ہوتا ہے کہ نَماز سے فارِغ ہوکر حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم زِیادہ تر داہنی (یعنی سیدھی) طرف رُخِ اَنور پھیرا کرتے تھے (نیز فرماتے ہیں:) ہمیشہ داہنی (یعنی سیدھی) ہی طرف نہیں مُڑتے تھے، زِیادہ تر داہنی طرف مُڑتے تھے اور بَہُت (دَفعہ) ایسا بھی ہوتا تھا کہ بائیں (یعنی Left) طرف مُڑتے، اَحادیث میں اس کی تَخْصِیص (یعنی خُصُوصِیَّت) نہیں کہ صِرف اُنہیں نَمازوں کے بعد مُڑتے تھے جِن کے بعد نَوافِل نہیں، (روایات) مُطْلَق ہیں جس سے ظاہِر کہ ہر نَماز کے بعد مُڑتے تھے خَواہ اس کے بعد نَوافِل ہوں خَواہ نہ ہوں۔ (نزہۃ القاری ج۲ص۵۰۰)

سلام کے بعد نہ مُڑنے والا امام تارِکِ سنّت ہوا

اے عاشِقانِ رسول! اِمام کے لیے سُنَّت یہ ہے کہ سَلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں جانب مُڑ جائے یا مُقتدیوں کی جانب اپنا رُخ کرلے، البتّہ مُقتدیوں کی طرف رُخ کرنے کی صورت میں اس بات کا خَیال رکھنا ہوگا کہ آخِری صَف تک کوئی بھی اس کے مُنہ کی سیدھ میں نَماز نہ پڑھ رہا ہو۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: (امام کے لیے) بعدِ سلام قِبلہ رُو بیٹھا رہنا ہر نَماز میں مکروہ ہے، وہ شِمال و جُنُوب و مَشرِق میں مُختار ہے (یعنی دائیں بائیں یا چاہے تو مُقتدیوں کی طرف رُخ کرلے) مگر جب کوئی مَسبُوق (اَدھوری جماعت پانے والا) اس کے مُحَاذات (یعنی سیدھ) میں اگرچہ اَخیر صَف میں نَماز پڑھ رہا ہو تو مَشْرِق یعنی جانبِ مُقتدیان مُنہ نہ کرے، بہرحال پھرنا مَطلوب ہے اگر نہ پھرا اور قِبلہ رُو بیٹھا رہا تو مُبتلائے کراہت و تارِکِ سُنَّت ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۶ص۲۰۵۔۲۰۶)

جماعت کے بعد مقتدیوں کیلئے ایک مستحب کام

مُقتدیوں کے لیے مُستَحَب یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد صَفیں توڑ کر آگے پیچھے ہوکر بیٹھیں، اُسی طریقے پر نہ بیٹھیں جس پر نَماز میں تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: مُقتدیوں کے لئے شَرْعاً اتنا

مُستَحَب ہے کہ نَقْضِ صُفوف کریں (یعنی صَفیں توڑ دیں) اور نَماز کے بعد اُس اِنتِظام پر نہ بَیٹھے رہیں جیسے نَماز میں تھے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۶ ص۲۰۷) اَلْبَتّہ پیچھے جانے میں یہ خَیال رکھنا ضَروری ہے کہ کسی نَماز پڑھنے والے کے ٹھیک سامنے اپنا چِہرہ نہ ہونے پائے نیز کسی نَمازی کے آگے سے گُزرنا نہ پڑے، اِسی طرح پیچھے جانے میں کسی کو دھکّا نہ لگے اِس کا بھی خَیال رکھنا ہوگا۔

سُوال: اگر دو اَفراد نے آپَس میں جماعت کی تو کیا اب بھی اِمام کے لئے قِبلے سے اِنْحِراف (یعنی مُڑنا) سُنَّت ہے؟

جواب: اِس صورت میں قِبلے سے مُڑنا سُنَّت نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

امام کے عین پیچھے والے کو 100 نمازوں کا ثواب

ایک رِوایت میں ہے: پہلی صَف میں اِمام کے عین پیچھے (باجماعت) نَماز پڑھنے والے کے لیے سو (100) نَمازوں کا ثَواب لکھا جاتا ہے اور پہلی صَف کے دائیں (سیدھی) جانِب والوں کے لیے پَچَھتَّر (75) نَمازوں کا اور بائیں (یعنی الٹی-Left) جانِب والوں کے لیے پچاس (50) نَمازوں کا اور بَقِیّہ ساری صَفوں والوں کے لیے پچّیس (25) نَمازوں کا ثَواب لکھا جاتا ہے۔ (البحر الرائق ج۱ ص۶۱۹)

سب سے پہلے رحمت کس پر اُترتی ہے؟

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: رَحمتِ الٰہی پہلے اِمام پر اُترتی ہے پھر پہلی صَف میں جو اِمام کی سیدھ میں ٹھیک اُس کے پیچھے ہو پھر پہلی صَف کی سیدھی طرف والے پر پھر اُلٹی طرف والے پر پھر دوسری صَف میں امام کی سیدھ میں ٹھیک پیچھے والے شَخْص پر پھر دوسری صَف کے سیدھے پھر بائیں (یعنی اُلٹے) پر اسی طرح آخِر صَفوں تک۔ (فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۳۷۴ تسہیلاً)

پہلی صف والوں سے دُگنا اَجر

شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بَدْرُالدّین عَینی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص آئے اور دیکھے کہ پہلی صف بھر چکی ہے تو اسے پہلی صَف میں گُھس کر لوگوں کو تنگی میں نہیں ڈالنا چاہیے، (عمدۃ القاری ج ٤ ص ١٧٦ تحت الحدیث ٦١٥) **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص کسی مسلمان کو اَذِیَّت پہنچنے کے خوف سے پہلی صَف چھوڑ دے تو **اللہ** پاک اُسے پہلی صَف والوں سے دُگنا اَجْر عطا فرمائے گا۔'' (معجم اوسط ج ۱ ص ١٦٥ حدیث ٥٣٧)

دُگنے اَجْر کی شرط

حضرتِ علّامہ اِبْنِ عابِدین شامی رَحْمۃُ اللہِ علیہ یہ حدیثِ پاک بَیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ اُس وَقْت ہے جب نَماز شُروع نہ ہوئی ہو، اگر نَماز شُروع ہوگئی ہو اور پہلی صَف میں خالی جگہ ہو تو وہ صَفوں کو چیرتا ہوا آگے جائے (اور اس جگہ کو بھر دے)۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۳۷۲)

اگر اگلی صف میں گیپ نظر آئے تو....

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: اگر اگلی صَف والوں نے گیپ (Gap) چھوڑا اور دوسری صَف نے بھی اس کا خَیال نہ کیا مگر اپنی صَف میں خوب مِل کر کھڑے ہو گئے اور نِیَّتیں بَندھ گئیں حالانکہ ان پر لازم تھا کہ پہلی صَف والوں نے ناانصافی کی تھی تو یہ پہلے وہ صَف پُوری کرتے پھر دوسری صَف باندھتے، اب ایک شخص آیا اور اُس نے پہلی صَف کا گیپ دیکھا، اسے اِجازت ہے کہ اِس دوسری صَف کو چِیر کر جائے اور گیپ بھر دے کہ دوسری صَف والے بے خَیالی کر کے خود قُصُوروار ہیں اور اس دوسری صَف کا چیرنا جائز۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۵٤ تسہیلاً) **بہارِ شریعت** میں ہے: یہ وہاں ہے، جہاں فِتْنہ وفَساد کا اِحتِمال (خطرہ) نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ٥٨١، ٥٨٧)

اِمام کے لئے ایک سُنّت

اِمام کے لیے سُنَّت ہے کہ وہ جماعت قائم کرتے وَقْت صَفوں کو دُرُست کرائے کیونکہ ہمارے پیارے سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ایسا ہی کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم صَف کے ایک

کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مُونڈھے (یعنی کندھے) یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''مُختَلِف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلِف ہو جائیں گے۔'' (ابن خزيمة ج ٣ ص ٢٦ حديث ١٥٥٦)

دلوں میں اِختلاف

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ اِبنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم ظاہر میں مختلِف ہوگے تو سَزا کے طور پر تمہارے دلوں میں اِختِلاف ڈال دیا جائے گا، یہ مُراد بھی ہو سکتی ہے کہ تم اپنے ظاہِر کو مختلف نہ کرو کیونکہ ظاہِری اِختِلاف تمہارے باطنی اِختِلاف کی دلیل ہے۔ (كشف المشكل من حديث الصحيحين ج ٢ ص ٢٠٥)

کہیں چہرے نہ بگڑ جائیں!

حضرتِ سیِّدُنا نُعمان بن بَشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہماری صَفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے، ایک دن آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک آدمی کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا دیکھ کر اِرشاد فرمایا: ''تمہیں لازِماً اپنی صَفیں سیدھی رکھنی ہوں گی ورنہ ڈر ہے کہ کہیں **اللہ** پاک تمہارے وُجوہ (یعنی چہروں یا ذاتوں) کو نہ بِگاڑ دے۔'' (ترمذی ج ١ ص ٢٦٢ حديث ٢٢٧)

صفیں دُرُست نہ کرنے سے خُشوع و خُضوع نہ رہے گا

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اگر تمہاری نَماز کی صَفیں ٹیڑھی رہیں تو تم میں آپس میں اِختِلاف اور جھگڑے پیدا ہو جائیں گے، شِیرازہ بکھر جائے گا یا تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے کہ ان میں سوز و گداز، دَرد، خُشوع خُضوع نہ رہے گا یا اَندیشہ ہے کہ تمہاری صورَتیں مَسْخ ہو جائیں (یعنی بگڑ جائیں) جیسے گُزَشتہ قوموں پر عذاب آئے تھے، یہاں وَجْہٌ یا بمعنٰی ذات ہے یا بمعنٰی چِہرہ۔ خیال رہے کہ عام مَسْخ (یعنی پُوری قوم کی صورَتیں بگڑ جانا) وغیرہ ظاہری عذاب حُضُور مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی تشریف آوری سے بند ہو گئے لیکن خاص مَسْخ (یعنی کسی خاص شَخْص کا چِہرہ بگڑنا) وغیرہ اب بھی ہو سکتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٢ ص ١٨٢)

صَفیں سیدھی کرنا چھوڑا تو آپس میں جھگڑے پیدا ہوگئے

حضرتِ سیِّدُنا ابومَسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اس لیے آج تم میں بَہُت اختِلاف ہے۔'' (مسلم ص۱۸۲ حدیث ۹۷۲) یعنی تم لوگوں نے صَفیں سیدھی کرنے کا اہتمام چھوڑ دیا، اس لیے تم میں آپس کے جھگڑے اوراِختِلافات پیدا ہوگئے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ص۱۸۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل شاید ہی کہیں صَفیں دُرست ہوتی ہوں، عُموماً ہرجگہ صَفوں میں بے ترتیبی پائی جاتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ہرجگہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہورہے ہیں بلکہ اکثر گھر گویا مَیدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں! براہِ کرم! اپنے حال پر رَحم کیجئے! اور صَفوں کی دُرستی کا خوب اہتمام فرمائیے۔ اے **اللہ** پاک ہم تیرے قہر وغضب سے تیری پناہ مانگتے ہیں! ہمیں صَفیں دُرُست رکھنے کی توفیق مَرحمت فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم۔

صَفیں دُرُست کرنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: دربارۂ صُفُوف شَرعاً تین باتیں بتاکیدِ اکید ماموربہ ہیں (یعنی صَفوں کے مُعامَلے میں تین باتوں کا شَریعت میں سختی سے حُکم ہے) اور تینوں آج کل **مَعَاذَاللہ کالْمَتْرُوْك** ہورہی ہیں (یعنی گویا چھوڑ دی گئی ہیں)، یہی باعِث ہے کہ مسلمانوں میں نا اِتِّفاقی پھیلی ہوئی ہے۔ **اوّل:** ''**تَسْوِیَہ**'' (یعنی صَف کا سیدھا ہونا) کہ صَف بَرابر (یعنی سیدھی) ہو، خَم (یعنی ترچھی) نہ ہو، کج (یعنی ٹیڑھی) نہ ہو، مُقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے (یعنی کندھے) ٹخنے آپس میں مُحاذِی (یعنی سیدھ میں) ایک خطِّ مُستَقیم (سیدھی لکیر) پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلۂ مُعظّمہ پر گزرا ہے، عَمود ہو۔ **دُوُم:** ''**اِتْمام**'' (یعنی اگلی صَف کا دونوں کونوں تک پورا ہونا) کہ جب تک ایک صَف پُوری نہ ہو دوسری (شُروع) نہ کریں، اس کا شَرعِ مُطَہَّرہ کو وہ اِہتمام ہے کہ اگر کوئی صَف ناقِص (یعنی اَدھوری) چھوڑے مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی اُسے بِغیر پورا کئے پیچھے اور صَفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شَخص آیا اس

نے اگلی صف میں نُقصان (یعنی کمی کو) پایا تو اُسے حُکم ہے کہ ان صفوں کو چِیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نُقصان (یعنی کمی) کو پورا کرے کہ انہوں نے مُخالَفتِ حکمِ شَرع کر کے خود اپنی حُرمت ساقِط کی (یعنی اپنے لحاظ کئے جانے کا حق کھو دیا)، **جو اس طرح صف پُوری کرے گا اللہ پاک اُس کے لیے مغفِرت فرمائے گا۔** سِوم: ''تَراص'' یعنی خوب مِل کر کھڑا ہونا کہ شانے سے شانے چِھلے (یعنی کندھے سے کندھا رگڑ کھائے)، **اللہ** پاک فرماتا ہے: **صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴** (پ۲۸، الصف: ۴) (ترجمہ: ''ایسی صف کہ گویا وہ دیوار ہے رانگا (یعنی سیسہ) پلائی ہوئی۔'' رانگ (یعنی سیسہ) پگھلا کر ڈال دیں تو سب دَرزیں (دراڑیں) بھر جاتی ہیں کہیں رَخنہ فُرجہ (یعنی Gap) نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولیٰ **سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی** دوست رکھتا ہے۔ یہ بھی اِسی اِتمامِ صُفُوف کے مُتَمِّمات (مُ۔تَم۔مِمات) سے اور تینوں اَمر شَرعاً واجِب ہیں۔ (یعنی ''تَراص'' بھی صفیں مُکمّل کرنے والی چیزوں سے ہے اور بیان کردہ تینوں چیزیں شرعاً واجب ہیں) یہاں **چوتھا اَمر** اور ہے: ''تَقارُب'' کہ صفیں پاس پاس ہوں، (دو صفوں کے) بیچ میں قدرِ سَجْدہ (یعنی سجدے کی مقدار)۔ (یعنی بس اتنا فاصلہ ہو کہ ہر طرح کے قد والے نمازی پچھلی صف میں بآسانی سجدہ کر لیں۔ پُوری صف کا اِضافی گیپ ہو تو ناجائز و گناہ ورنہ (یعنی پُوری صف سے کم اضافی گیپ ہو تو) ترکِ سُنّت) (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۳) ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: وَصلِ صُفُوف اور ان کی رَخنہ بندی اَہم ضَروریات سے ہے اور فُرجہ ممنوع و ناجائز، (یعنی صفوں میں مِل کر کھڑا ہونا اور گیپ ختم کرنا نہایت ضروری اور گیپ رکھنا ممنوع و ناجائز ہے) یہاں تک کہ اس کے دَفع (یعنی صف پُوری کرنے) کو نمازی کے سامنے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سخت نہی (یعنی مُمانَعت) وارِد تھی (فرماتے ہیں) ظاہر ہے کہ ایسا شدید اَمر (یعنی نمازی کے آگے سے گزرنے والا اہم ترین معاملہ) جس پر یہ تشدیدیں اور سخت تہدیدیں (یعنی سزاؤں کی سخت وعیدیں) ہیں اسی وقت روا (یعنی جائز) رکھا گیا ہے جب دوسرا (یعنی صفیں دُرُست نہ کرنا) اس سے زیادہ اَشَد اور اَفسد (زیادہ سخت اور خرابی والا) تھا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۴۶ تا ۴۹ ملخصاً)

سانسوں سے شیطان جل جاتا ہے! کن کی؟

حضرتِ امام عبدُالوہاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر (نَمازِ باجماعت کی) صَف میں خَلَل (یعنی Gap) نہ ہوا تو شیطان اُس میں داخِل ہو کر وَسوَسے نہیں ڈال سکے گا، اس لیے کہ جب وہ صَف سے قریب ہوگا تو صَف والوں کی سانسوں سے جَل جائے گا کیونکہ حدیث میں ہے: یَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ یعنی اللہ پاک کی تائید اور مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ (لواقع الانوار القدسیہ ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صف ملانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ’’جو صَف کو مِلائے گا اللہ پاک اُسے مِلائے گا اور جو صَف کو قَطع کرے (یعنی کاٹے) گا اللہ پاک اُسے قَطع کرے (یعنی کاٹے) گا۔‘‘ (نَسائی ص ۱۴۳ حدیث ۸۱۶)

صف کے اندر بیگ وغیرہ رکھنا

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو صَف میں کوئی ایسی چیز (مثلاً چپل، تھیلا اور بیگ وغیرہ) رکھے جو صَف کے پورے ہونے میں رُکاوٹ بنے وہ بھی صَف کاٹنے کی وَعید میں داخِل ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۷۹ تحت الحدیث ۱۱۰۲)

حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے صَف کو مِلانے والے کو مِلانے سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک اسے اپنی رَحمت سے مِلا دے گا اور اس کا دَرَجہ بُلند فرما کر اسے نیک لوگوں کے مَقام و مَرتبے سے قریب کر دے گا اور اللہ پاک کے صَف کو کاٹنے والے کو قَطع کرنے (یعنی کاٹنے) کا مَطْلَب یہ ہے کہ اللہ پاک اسے اپنے ثواب اور اپنی مزید رَحمت سے دُور کر دے گا۔ (فیض القدیر ج ۲ ص ۹۶ تحت الحدیث ۱۳۶۷)

بادشاہوں کی ہڈیاں!

اے عاشِقانِ نَماز! صَفیں کاٹنے کے گُناہ سے خود کو بچانے اور صَفوں کا گیپ خَتْم کرنے کروانے کا اِحساس بڑھانے کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ

مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنئے۔ **مَدَنی بہار:** فیصل آباد کے ایک اسلامی بھائی پہلے پہل عام نوجوانوں کی طرح مُختلِف گُناہوں فِلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، ماں باپ کا دل دُکھانا اور نَمازیں نہ پڑھنا وغیرہ میں مُبْتَلا تھے۔ عِشْقِیہ وفِسْقِیہ ناول اور ڈائجسٹ پڑھنے کے بھی شوقین تھے۔ گُناہوں کے چُنگل سے ان کی رِہائی کا آغاز یوں ہوا کہ ایک دن یہ اِتفاقاً عَصْر کی نَماز پڑھنے مَسْجِد میں چلے گئے، اس مسجِد کے امام صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ نَماز سے فارِغ ہوکر ان کی اِمام صاحِب سے مُلاقات ہوئی تو وہ انہیں مسجِد میں دیکھ کر بَہُت خُوش ہوئے اور مِلَنْساری سے پیش آئے۔ یہ امام صاحِب کے کَمرے میں گئے تو وہاں مُختلِف رسالے رکھے ہوئے تھے، ایک رِسالے پر لکھا ہوا تھا: **”بادشاہوں کی ہڈّیاں“** انہیں تَجَسُّس ہوا کہ نہ جانے اس میں کیا لکھا ہوگا! انہوں نے امام صاحِب سے پڑھنے کے لئے وہ رِسالہ لے لیا۔ جب گھر آ کر پڑھا تو بَہُت اچّھا لگا، اس رسالے میں دُنیا کے فانی اور آخرت باقی ہونے کا ذِہْن دیا گیا تھا۔ انہوں نے اِمام صاحِب کو وہ رسالہ واپَس کیا اور مزید رِسالے حاصِل کر لئے، انہوں نے دیکھا کہ تقریباً ہر رسالے میں ”مَدَنی اِنْعامات“ کے رِسالے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کو مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ دیکھنے کا شوق ہوا تو امام صاحِب سے وہ بھی لے لیا۔ جب پڑھا تو پتا چلا کہ اس میں مُختلِف سُوالات لکھے ہیں جن کے جوابات لکھنے ہوتے ہیں۔ انہوں نے وہ رِسالہ پڑھ کر رکھ دیا۔ اسی دوران مُلتان میں دعوتِ اسلامی کا تین دن کا سُنَّتوں بھرا اِجتماع ہوا، جس کی دعوت ان کو بھی دی گئی، انہوں نے ہامی تو بھرلی لیکن بعد میں انہیں وَسوَسے آنے لگے کہ وہاں کہیں مشکلات کا سامنا نہ ہوجائے، یہ لوگ وہاں جا کر ہمارے ساتھ نہ جانے کیسا برتاؤ کریں! کبھی شیطان یوں روکتا کہ ان کا لوگوں کو اِجتماع میں لے جانے پر کمیشن ہوتا ہوگا، یہ وَسوَسوں کے جال میں پھنس گئے اور جانے سے مَعذِرت کرلی۔ جب ایک دن باقی تھا تو اسلامی بھائی پھر دعوت دینے آئے تو ان کی پُرخُلوص اِنفرادی کوشش نے چند منٹوں میں اَثَر دکھایا اور یہ وَسوَسوں سے جان چُھڑا کر اِجتماع میں جانے کے لئے تیّار ہوگئے۔ اِجتماع میں بیانات، ذِکْرُ اللہ اور دُعا نے ان کے دل پر اَثَر کیا اور واپَس آ کر یہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہونے لگے۔ بالآخر

یہ اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، پانچوں نَمازوں کے پابند ہو گئے، اپنے والِدَین سے بھی مُعافی مانگی وہ بھی ان کی تبدیلی پر حیران تھے۔ بہرحال انہوں نے ''مَدَنی اِنْعامات'' کا رِسالہ بھی پُر کرنا شُروع کر دیا اور مُسلمانوں کو نَمازِ فَجْر کے لئے جگانے کے لئے صَدائے مدینہ بھی لگانے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی تربیتی کورس کی سعادت بھی پائی۔

سَلامت رہے یاخُدا مَدَنی ماحول
بچے بد نَظَر سے سَدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَفِّ اَوّل سے پیچھے ہونے والے

حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت ہے، مُصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''لوگ ہمیشہ صَفِّ اَوّل سے پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں (اپنی رَحمت سے) مُؤَخَّر کرکے نار (یعنی آگ) میں ڈال دے گا'' (ابو داوٗد ج ۱ ص ۲۶۹ حدیث ۶۷۹)

نَماز کا اثر ہر نیکی پر پڑتا ہے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی جو لوگ سُستی کی وَجہ سے صَفِّ اَوّل میں آنے میں تاَمُّل کریں گے یا صَفِّ اَوّل میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے ہوں گے تو وہ دِین کے سارے کاموں میں سُست ہو جائیں گے اور بُرائیوں پر دِلیر ہو جائیں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہنّم میں جائیں گے اور وہاں دیر تک رہیں گے۔ معلوم ہوا کہ سارے دِینی کاموں میں نَماز مُقدَّم (یعنی پہلے) ہے، **نَماز کا اثر ہر نیکی پر پڑتا ہے۔** یا یہ مَطْلَب ہے کہ یہ سُستی کرنے والا اور گُناہ گاروں سے پیچھے (یعنی بعد میں) دوزَخ سے نکلے گا، رب فرماتا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں)

نماز میں سُستی کی بہت صورتیں ہیں۔ فُقَہا فرماتے ہیں کہ ننگے سَر یا آستین چڑھا کر نماز نہ پڑھے کہ یہ سُستی کی علامت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ص۱۸۹ مختصرًا)

ننگے سَر نماز پڑھنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس آج کل ننگے سر نماز پڑھنے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 631 پر مسئلہ نمبر 38 اور 39 ہے: سُستی سے ننگے سَر نماز پڑھنا۔ یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تحقیرِ نماز مقصود (یعنی اگر نماز کو ہلکا جان کر ایسا کر رہا) ہے، مَثَلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بِالشّان (مُہ۔تَم۔بِش۔شان یعنی بہت زِیادہ ضروری) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ **کُفْر** ہے اور خُشُوع خُضُوع کے لیے سَر برہنہ (سَر۔بَ۔رَہ۔نہ یعنی ننگے سر) پڑھی، تو مُسْتَحَب ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج۲ ص ٤٩١) نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اُٹھا لینا اَفْضَل ہے، جب کہ **عَمَلِ کثیر** (معنٰی آگے آرہے ہیں) کی حاجت نہ پڑے، وَرنہ نماز فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی اور بار بار اُٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اُٹھانے سے خُضُوع مقصود (یعنی نماز میں زِیادہ دل لگتا) ہو، تو نہ اُٹھانا اَفْضَل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج۲ ص ٤٩١)

عَمَلِ کثیر کے معنٰی

عَمَلِ کثیر نماز کو فاسد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اَعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی **عَمَلِ کثیر** ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شُبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو **عَمَلِ قلیل** ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۶۰۹ ملخصاً، دُرِّ مُختار ج ۲ ص ٤٦٤)

آستین چڑھا کر نماز پڑھنا

دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہوتو نَماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (بہارِشریعت ج۱ص۶۲۴، دُرِّمُختار ج۲ص۴۹۰ ملخصاً)

"ہاف آستین" میں نَماز پڑھنا کیسا؟

ہاف آستین والا کُرتا یا قمیص پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی و ناپسندیدہ ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرتِ صدرُالشَّریعہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین (یعنی Half sleeves) یا بنیان پہن کر نَماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔'' (فتاوٰی اَمجدِیَّہ ج۱ص۱۹۳) مُفتیٔ اعظم پاکستان حضرتِ قبلہ مُفتی وقارُالدِّین قادِری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہاف آستین والا کُرتا، قمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے والے لِباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لِباس پہن کر انسان مُعزَّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والا کُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہِ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے اور جو لوگ ایسا لِباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وَقارُالفتاوٰی ج۲ص۲۴۶)

بے نَمازی پڑوسی کو نَماز کی دعوت دیجئے

اے اللہ سے ڈرنے والے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی اور بُرائی سے مُمانَعت کرنی چاہئے، آپ کا پڑوسی اگر بے نَمازی ہے تو اُسے نَماز کی دعوت دیجئے، اگر وہ نَمازی ہے اور جماعت (جَما۔عَت) میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعت کی تلقین کیجئے۔ بِلا عُذرِ شَرعی جماعت سے نَماز نہ پڑھنے والے کے تعلُّق سے اگر آپ کا ظنِّ غالب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعت سے نَماز پڑھنا شُروع کر دیگا تو اب اُسے سمجھانا واجِب ہوگیا، نہیں سمجھائیں گے تو گُنہگار ہوں گے۔

جماعت میں نہ آنے والے کی خبرگیری کیجئے

مسجِدوں کے پیش اماموں کی خِدمتوں میں مَشْوَرۃً عَرض ہے وہ اپنے مُقتدیوں کی نگرانی کیا کریں کہ ان میں سے کون **جماعت** سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غیر حاضر ہو تو اُس کی دُکان یا گھر پر جا کر یا فون کر کے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو **نیکی کی دعوت** دیں اور تمام اسلامی بھائیوں کو بھی یہ اَنداز اِختیار کرنا چاہئے۔ نیز اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے بچّوں کے ابّو ہوں تو اُن کو بھی اور دیگر مَحارِم پر جماعت سے نَماز پڑھنے کے مُتعلِّق اِنفرادی کوشش کرتی رہیں۔ سگِ مدینہ عُفِی عنہُ کی خواہش ہے کہ کاش! سب کے سب نَمازی اور نَمازی بلکہ تہجُّد گزار بن جائیں۔

جماعت کا جَذْبہ بڑھا یاالٰہی!
ہو شوق تہجُّد عطا یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز کیلئے بھی نکلا کرو! (حکایت)

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شَخْص کو نَمازِ فَجر میں غیر حاضِر پایا تو اسے پیغام بھجوایا، وہ شَخْص حاضِر ہوا، آپ نے دریافت فرمایا: تم کہاں تھے؟ اس نے عَرض کی: میں **بیمار** تھا، اگر آپ کا قاصِد (یعنی پیغام پہنچانے والا) میرے پاس نہ آتا تو میں گھر سے نہ نکلتا، آپ نے ارشاد فرمایا: **اگر تم کسی اور کے پاس آسکتے ہو تو نَماز کے لیے بھی نِکلا کرو۔** (مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ ص۳۷۹ حدیث ۱)

ہر مریض کو جماعت مُعاف نہیں

اے **جنّت کے طَلَب گارو!** اِس **حِکایت** میں اُن لوگوں کیلئے دَرس ہے جو بیماریوں میں یوں تو ہر جگہ آنا جانا رکھتے ہیں مگر مَعمولی سی بیماری میں بھی مسجِد کی **جماعت** تَرک کر دیا کرتے ہیں۔ یاد رہے! مسجِد کی **جماعت** میں شِرکت سے صِرف اُس مَریض کیلئے مُعافی

ہے جسے مسجِد میں آنے میں سخت درد ہوتا یا بہت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہو۔

جماعت میں نہ آنے والوں کی مَعلومات کرو!

اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے بھائیوں کو مسجِد میں نماز باجماعت کے وَقْت تلاش کرو! اگر جماعت میں انہیں نہ پاؤ تو مَعلومات کرو کہ کیوں نہیں آئے، اگر وہ بیمار ہیں تو اُن کی عِیادت کے لیے جاؤ! اگر تندرست ہونے کے باوجود کسی شرعی مجبوری کے بِغیر نہیں آئے تو انہیں سمجھاؤ اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈراؤ۔ (تذکرة الواعظین ص۳۳ مُلَخصاً)

عبرت کیلئے جنازہ تارکِ جماعت کے گھر کی طرف لے چلو!

موت کو یاد کرنے والے! اللہ کریم آپ کو بُرے خاتِمے سے بچائے۔ اٰمین۔ ترکِ جماعت پر خبر گیری کرنا اپنے اسلامی بھائی کی خیر خواہی (یعنی بھلا چاہنا) ہے، پہلے کے لوگ جماعت ترک کرنے والوں کو خوب مَلامت کرتے، حتّٰی کہ بَعض بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم اگر کسی جنازے کے ساتھ ہوتے تو حُکم دیتے کہ جنازہ اُس شخص کے مکان کی طرف سے لے چلو جو نمازِ باجماعت کے لیے مسجِد میں نہیں آتا، اور اس میں اِشارہ یہ ہوتا تھا کہ جس طرح جنازہ ایک لاش ہے اسی طرح وہ شخص بھی مُردہ ہے جو نماز ترک کرے یا مجبوری کے بغیر جماعت میں شریک نہ ہو۔ گویا نماز و جماعت ہی مسلمان کی زندگی ہے۔ (تذکرة الواعظین ص۳۳ مُلَخصاً)

فاروقِ اعظم نے مَعلومات کی (حکایت)

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ عنہ کے نمازیوں کی خبر گیری کرنے کی ایک حِکایت سُنئے اور اس کے مُطابِق عمل کا ذِہن بنایئے چُنانچہ آپ نے صُبح (یعنی فجر) کی نماز میں حضرتِ سیِّدُ نا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُ نا سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا گھر تھا، اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رضی اللہ عنہا

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبْح کی نَماز میں، میں نے سُلیمان کونہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نَماز (یعنی نَفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی، سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''صُبْح (یعنی فَجْر) کی نَماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام (یعنی عبادت) کروں۔'' (موطّا امام مالك ج۱ ص۱۳٤ حديث ۳۰۰)

نفل کی وجہ سے واجب نہیں چھوڑنا چاہیے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس ''حِکایت'' کے تَحْت لکھتے ہیں: اس سے مَعلوم ہوا کہ حضرتِ عُمَر فاروق (رضی اللہ عنہ) بھی حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرح حاضِرینِ مسجِد کی تحقیق فرماتے تھے کہ کون نَماز میں آیا اور کون نہیں؟ حِکایت کے اِس حصّے (صُبح کی نَماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا) کے تَحْت فرماتے ہیں: (تو) کیا وہ بیمار ہیں یا کہیں سَفَر میں چلے گئے ہیں؟ کیونکہ اُس زَمانے میں کسی مسلمان کا جماعت میں نہ آنا اس کی بیماری یا سَفَر کی دلیل ہوتی تھی، خَیال رہے کہ حضرتِ شِفا (رضی اللہ عنہا) کا نام لیلیٰ بنتِ عبدُ اللہ تھا، شِفا لَقب، آپ مہاجرینِ اَوّل میں سے تھیں، بَہُت سے غَزوَوں (یعنی جنگوں) میں حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہیں۔ حِکایت کے اِس حِصّے (صُبْح کی نَماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نَزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں) کے تَحْت لکھتے ہیں: کیونکہ جماعت، خُصوصاً فَجْر کی نَماز (کی) جماعت اَہَم واجِب ہے اور رات کی عِبادَت تَہَجُّد وغیرہ نَفْل، ''نَفْل'' کی وَجہ سے واجِب نہیں چھوڑنا چاہیے، (حضرت) عطا رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تَہَجُّد کی وَجہ سے فَجْر کی جماعت جائے تو تَہَجُّد چھوڑ دو۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ص۱۷۹)

تم پڑھو ساری نَمازیں باجماعت بھائیو!
فضلِ رب سے پاؤ گے جنّت میں راحت بھائیو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تذکرہ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حِکایت سُنی اس میں دوسرے **خلیفہ**، امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعُمَر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذِکرِ خیر تھا۔آپ کی کُنْیت''ابوحَفْص''اور لَقَب''فاروقِ اَعظَم''ہے۔ایک روایت میں ہے آپ 39 مَردوں کے بعد رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبوَّت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔ آپ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحترم میں **اِعْلانِیہ نَماز ادا فرمائی**۔آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ کُفّار سے لڑے اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلح و جنگ وغیرہ کی تمام مَنصوبہ بندیوں میں وزیر و مُشیر کی حَیثیَّت سے **وفادار ورَفیقِ کار رہے**۔

صحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں محبّت ہے
بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اَعظَم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

''یا عُمَر''کے پانچ حُروف کی نسبت سے حضرتِ عُمَر فاروق کے فضائل پر 5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ آسمان کے تمام فِرِشتے (حضرت) عُمَر (رضی اللہ عنہ) کی عِزّت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے (ابن عساکر ج۴۴ ص۸۵) ﴿2﴾ (حضرت) ابوبکر اور (حضرت) عُمَر (رضی اللہ عنہما) سے مؤمن مَحبَّت رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے

بُغض رکھتا ہے[1] ﴿3﴾ (حضرت) عُمر (رضی اللہ عنہ) اَہلِ جنّت کے چَراغ ہیں[2] ﴿4﴾ یہ (حضرت عُمر رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہے جو باطِل کو پسند نہیں کرتا[3] ﴿5﴾ **اللہ** پاک کی رِضا (حضرتِ) عُمر (رضی اللہ عنہ) کی رِضا ہے اور (حضرتِ) عُمر (رضی اللہ عنہ) کی رِضا **اللہ** پاک کی رِضا ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج٤ ص٣٦٨ حديث ٥٥٦)

پس صدّیقِ اکبر مُصطَفٰے کے سب صحابہ میں
ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

وفات شریف

نمازِ فجر میں ایک بدبخت ابولُولُو فیروز نامی (مجوسی یعنی آگ پوجنے والے) کافر نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تین راتوں بعد شرفِ شہادت سے مُشرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت عُمر شریف **63** برس تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُبارَکہ کے اَندر یکم مُحرَّمُ الْحرام 24 ہجری کو حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کے پہلوئے اَنْور میں مدفون ہوئے جو کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلوئے پاک میں آرام فرما ہیں۔ (التعديل والتجريح للباجي ج٣ص١٠٥٤ وغيره)

(مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا 48 صَفْحات کا رسالہ ''کراماتِ فاروقِ اعظم'' پڑھئے)

رہے تیری عطا سے یاخُدا! تیری عنایت سے
ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

بڑوں کو بڑی نہ کرپانے پر غم ہوتا ہے!

اے عاشقانِ رسول! اے کاش! ہماری عبادت میں بھی اِخلاص پیدا ہوجاتا! کاش! ہمیں بھی عبادت کا ذَوق نصیب ہوجاتا! کاش! ہمیں بھی **جماعت** چھوٹنے پر غمگین ہونا نصیب ہوتا! آہ! غم کی کیفیّت کیوں کر پیدا ہو!

---

[1]: ابن عساكر ج ٤٤ ص ٢٢٥ [2]: مَجْمَعُ الزَّوائِد ج٩ ص ٧٧ حديث ١٤٤٦١ [3]: مُسندِ إمام احمد ج٥ ص ٣٠٢ حديث ١٥٥٨٥

افسوس! **جماعت** تو **جماعت** اب ہماری اَکْثَرِیَّت کا حال یہ ہے کہ **مَعاذَاللہ** اگر کسی کی **نماز** چھوٹ جائے تب بھی کوئی غم نہیں ہوتا! سچّی بات یہی ہے کہ جماعتوں اور نمازوں کا غَم کرنے والے کر گئے اور اپنی مُرادوں کو پہنچ گئے، آہ! اب اَکْثَرِیَّت میں ہم جیسے بدکار دُنیادار رہ گئے، اُن نیک بندوں کی نیکی چھوٹ جاتی تو غَم ہوتا اور ہم بَدوں کو دُنْیَوی نُقْصان ہوجائے تو غَم ہوتا ہے، اُن کی کبھی اِتّفاق سے **جماعت** فوت ہو جاتی تو بے قرار ہوجاتے اور ہمارا کوئی گاہک (Customer) ہاتھ سے نکل جائے تو بے قرار ہوتے ہیں، اُن کی کوئی **سُنَّت** رہ جاتی تو افسوس کرتے بلکہ بسااوقات کَفّارے میں اچھی خاصی خَیرات کرتے اور ہم غُربت یا وَسائل کی کمی کی وجہ سے اگر کسی گُناہ بھرے فیشن یا آلۂ گُناہ سے محفوظ رہ جائیں تو رَنجیدہ ہوتے ہیں۔ اَلْغَرَض خُوش نَصیب نیک بندے ثَواب کمانے کے لیے ہر آن تیار رہتے تھے اور بندگانِ بدکار دُنیا کمانے اور گُناہ پر گُناہ کرنے کے لیے ہر دَم چاق و چَوبند (یعنی ہوشیار) نظر آتے ہیں۔ آہ! صد آہ!! ؎

وہ مُعَزَّز تھے زمانے میں مُسلماں ہوکر
اور تُم خوار ہوئے تارِکِ قرآں ہوکر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ ۱۱ پائے بِکتے تھے ہریسہ اور سری

اگر کسی کو صحیح معنوں میں اِحساس ہوجائے کہ **جماعت** سے نَماز ادا کرنے میں کیا کیا بَرَکات ہیں اور تَرکِ جماعت پر کیا کچھ نُقْصانات ہیں تو کیسی ہی مَجبوری ہو وہ شاید **جماعت** چھوڑنے کے لیے تیّار نہ ہو، مَسْجِد خواہ کتنی دُور ہو اور کتنا ہی کرایہ خَرچ ہوجائے وہ ہر قیمت پر **جماعت** حاصِل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ہمارے گزرے ہوئے بُزُرگوں نے اپنے دن کے پہلے اور آخری حِصّے کو آخرت کے لئے اور دَرمیانی حِصّے کو تجارت کے لئے خاص کر رکھا تھا۔ اِسی وجہ سے صُبح کے وَقْت ہریسہ (یعنی گیہوں کے آٹے، گوشت کی یخنی اور دودھ کا بنا ہوا ایک طرح کا کھانا) اور سری پائے صِرف بچے وغیرہ ہی بیچا کرتے تھے کیونکہ مسلمان تاجِر اُس وَقْت مَساجِد میں ہوا کرتے تھے۔" (احیاء العلوم ج۲ص۳۲۹)

زِندگی آمد برائے بندَگی

زِندگی بے بندَگی شَرمندَگی

(یعنی ہمیں زِندگی ملی ہی ربِّ کریم کی عبادت وبندگی کیلئے ہے، لِہٰذا اگر زِندگی عبادت وبندگی کے بغیر گُزری تو آخرت میں شرم اُٹھانی پڑے گی)

سُبْحٰنَ اللہ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونَق ہوتی تھی اور آہ! آج کل مَساجِد عبادَت کرنے والوں سے خالی نَظَر آتی ہیں، کاش کہ ایسا ہو جاتا کہ کسبِ حلال، والِدَین واَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال اور دیگر ضَروریات کے بعد بچ جانے والا فارِغ وَقت ہم ذِکر ودُرُود، فِکرِ آخرت اور عاشِقانِ رسول کی اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی سَعادت پانے والے بن جاتے!

وہ ہے عَیش و عِشرت کا کوئی مَحَل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی

بَس اب اپنے اِس جَہْل سے تُو نِکَل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدَل بھی

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

الفاظ ومعانی: **مَحَل**:موقع۔**اَجَل**:موت۔**جَہْل**:جہالت۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اگر جماعت فوت ہو جانے کا نقصان جان لیتا تو.....

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اگر یہ نَمازِ باجماعَت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے حاضِر ہوتا۔'' (معجم کبیر ج۸ ص۲۶۶ حدیث ۷۸۸۶)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غُسل کا طریقہ" رسالہ پڑھنے کی بَرَکت

اے عاشِقانِ رسول! تَرکِ نَماز کی عادتِ بدمٹانے، خود کو نَمازوں کا پابند بنانے، نَماز اور وُضو و غُسل کے ضَروری مسائل کی مَعلومات بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے خوب مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے۔ **مَدَنی بہار:** لاہور کے ایک اسلامی بھائی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گُناہوں کی کَثرت میں مُبْتَلا تھے، نَماز قضا کرنا بَہُت بڑا گُناہ ہے، اس بات کا انہیں اِحساس ہی نہ تھا، صِرف جُمُعے یا عید کی نَماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رَمَضان شریف کی آمد آمد تھی کہ ان کی نظر گھر میں رکھے ہوئے (مکتبۃُ المدینہ کے) ایک رسالے پر پڑی، جس کا نام تھا: "غُسل کا طریقہ" انہوں نے پڑھا تو حیران و پریشان ہوئے کہ مجھے تو آج تک غُسل کا صحیح طریقہ ہی معلوم نہ تھا۔ انہوں نے اسی دن سے اپنا غُسل دُرُسْت کیا اور پانچوں وَقْت کی نَماز پڑھنا شُروع کر دی۔ اور مکتبۃُ المدینہ کے رسالوں سے ان کی مَحبّت ایسی بڑھی کہ تادمِ بَیان ان کے بَقول یہ 90 فی صد رسائل پڑھ چکے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان رسائل کو پڑھنے کی بَرَکت سے عِلْمِ دین حاصل کرنے کا مزید جذبہ ملا اور انہوں نے دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا اور دَرسِ نظامی کرنے لگے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ
تُم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد


مسجد کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مسجِد کے فضائل

یاربَّ الْمصطَفٰے! جو کوئی "مسجِد کے فضائل" (صَفْحَہ 231 تا 254) مکمَّل پڑھ یا سُن لے اُس کا مسجِد کے اندر خوب دِل لگے اور اس کو جنّتُ الْفِردَوس میں عالی شان گھر مِلے۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۲۹۱ حدیث ۳۳۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسجدیں جنّت میں جائیں گی

اے عاشِقانِ رسول! نَمازی کا مسجِد سے تَعَلُّق رہتا ہے، ایمان والے مسجِد کو آباد کرتے ہیں، مسجِد تعظیم کا مقام ہے، کعبہ شریف اور سب مسجِدیں جنَّت میں جائیں گی۔ (دیکھئے: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۵۲۸) بے شک مسجِد کے بڑے فضائل ہیں۔

''مسجِد کے عادی'' کے ایمان کی گواہی دے دو

حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدْرِی رضی اللہ عنہ بَیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شَخْص کو مسجِد کی خبرگیری (یعنی دیکھ بھال) کرتے دیکھو (ایک رِوایَت میں ہے: مسجِدوں کا عادی دیکھو) تو اس کے ایمان کی

گواہی دے دو، بے شک اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی ج٤ ص ٢٨٠ حديث ٢٦٢٦ ، ابن ماجه ج١ ص٤٣٩ حديث ٨٠٢)

مسجِد آباد کرنے کے معنیٰ

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (مسجِدوں کا عادِی دیکھو) کے جُدا جُدا معانی بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ فضیلت (یعنی اس کے ایمان کی گواہی دے دو) اِن تمام ہی لوگوں کے لیے مان لی جائے جو اِعتِکاف، عبادت نیز نماز و ذِکر کے ذریعے مسجِد کی آبادکاری، اس سے دلی لگاؤ یا مسجِد کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی تعمیر اور اس کے شِعار (یعنی علامات) کو قائم کرنے کی کوششوں وغیرہ کی وجہ سے مسجِد سے چمٹے رہیں۔ (فيض القدير ج١ ص٤٥٩ تحت الحديث ٦٣٤)

مسجِد میں بیٹھنا بھی عبادت ہے بھائیو!
کتراتا مسجِدوں سے ہلاکت ہے بھائیو!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیٹے کو مسجِد سے چمٹے رہنے کی تلقین

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا! مسجِد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بلاشبہ میں نے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ''مسجِدیں مُتّقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجِد ہو اللہ پاک اس کی مغفِرت، رَحمت اور سُوئے جنّت لے جانے والے پُل صِراط سے بحفاظت گُزارنے کا ضامن بن

جاتا ہے۔'' (مصنف ابن ابی شیبه ج۸ ص۱۷۲ حدیث ۱) مسجِد کو گھر بنانے سے ہرگز یہ مُراد نہیں کہ وہاں رہائش اِختیار کر لے بلکہ مُراد یہ ہے کہ اتنی کثرت سے مسجِد میں عِبادت میں وَقْت گزارے کہ جیسے گھر میں وَقْت گزارتا ہے یا مسجِد میں اس کا دل ایسے لگے جیسے گھر میں لگتا ہے۔

نُور میں چُھپا ہوا آدمی (حکایت)

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 134 صَفْحات کی کتاب، ''فیضانِ مِعراج'' صَفْحَہ 80 پر ہے: سَفَرِ مِعراج کی سُہانی رات پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا گُزر ایک ایسے شَخْص کے پاس سے ہوا جو عَرش کے نُور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو بتایا گیا: ''یہ وہ شَخْص ہے کہ دُنیا میں اس کی زَبان ذِکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دِل مسجِدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کی جانے کا سَبَب نہیں بنا۔'' (الاولیاء مع موسوعه امام ابن ابی دنیا ج۲ ص۴۱۴ حدیث۹۵)

سفید اُونٹ جیسی مسجِدیں

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن اللہ پاک دُنیا کی مسجِدوں کو سفید اونٹ کی مِثْل اُٹھائے گا جن کے پاؤں عَنْبَر کے ہوں گے اور ان کی گردنیں زَعْفران کی اور سر مُشک کے جب کہ ان کی مُہار (یعنی ناک کی رَسّی) سبز زُمُرُّد کی ہوں گی، اور انہیں آباد رکھنے والے اور مُؤَذِّنِین (یعنی اذان دینے والے) ان کو کھینچیں گے، اور اِمام صاحِبان ہانکیں گے، اور ان مَساجِد کو تعمیر کرنے والے ان کے ساتھ ہوں گے، مَیدانِ قِیامت میں چمکنے والی بجلی کی طرح سے گزر جائیں گے، اَہلِ قِیامت کہیں گے: کیا یہ لوگ مَلائِکَۂ مُقَرَّبِین (یعنی اللہ پاک کی نزدیکی پانے والے فِرِشتے) ہیں؟ یا اَنْبِیاءِ مُرسَلِین ہیں؟ تو نِدا (یعنی پکار) ہوگی: یہ لوگ نہ فرشتے ہیں اور نہ اَنْبیا بلکہ یہ اُمّتِ مُحَمَّدِیَّہ کے وہ لوگ ہیں جو مَساجِد کو آباد رکھنے والے اور نمازوں کی حِفاظَت کرنے والے ہیں۔ (تفسیرِ قرطبی ج۶ ص۲۱۶)

اللہ پاک تین شخصوں کا ضامن ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ''تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ پاک ہے، اگر زِندہ رہیں تو رِزق دیے جائیں اور اگر مَر جائیں تو اللہ پاک انہیں جنّت میں داخل فرمائے گا: (۱) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سَلام کرے اللہ پاک اس کا ضامن ہے (۲) جو مسجِد کی طرف چلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے (۳) جو راہِ خُدا میں نکلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۱ ص۳۰۹ حدیث۴۹۹)

مسجِد شیطان سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مساجِد میں ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا چُونکہ ثواب کا باعث ہوتا ہے لہٰذا شیطان مسجِد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ''نَمازی بڑھاؤ تحریک'' جاری فرمائیے اور مسجِدیں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطان کو ناکام و نامُراد بنا دیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن مَعْقِل رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰن۔ یعنی مسجِد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ (مُصنّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۱۷۲ حدیث ۶)

اندھیرے میں مسجِد کو جانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو بُرَیْدہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جو لوگ اندھیروں میں مساجِد کو جانے والے ہیں، انہیں قِیامت کے دن کامل نُور کی خُوش خبری دو۔'' (ابو داوٗد ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ۵۶۱)

اللہ پاک مہمانی تیار کرتا ہے

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو مسجِد کو صُبح یا شام کو جائے، اللہ پاک اس کے لیے جنّت میں مہمانی تیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔'' (مسلم ص۲۶۳ حدیث۱۵۲۴) (بہارِ شریعت ج۱ ص۶۴۰)

سایۂ عرش پانے والے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی حدیث میں ہے کہ اللہ پاک سات اَشخاص کو اپنے عَرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ پاک کے عَرش کے سائے

کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں ایک وہ شَخْص بھی ہے جس کا دل **مسجِد** سے نِکلتے وَقْت مسجِد میں لگا رہے حتّٰی کہ واپس لوٹ آئے۔ (مسلم ص۳۹۹ حدیث ۲۳۸۱)

مسجِد سے جدا ہونا گوارا نہیں ہوتا

حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (دل مسجِد میں لگے رہنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ) جب بندہ اللہُ ربُّ العِزَّت کی عِبادت کو فَوقِیَّت (یعنی بڑائی) دیتا ہے اور عِبادت کی مَحبَّت اس پر چھا جاتی ہے تو پھر اس کا دِل **مسجِد** کی جانب لگا رہتا ہے اور **مسجِد** سے جُدا ہونا اسے اچھا نہیں لگتا کیونکہ وہ اس میں نیکیاں کر کے لذّت وسُکون پاتا ہے تو چُونکہ عبادت کو ترجیح دے کر اس نے **اللہ** کریم کی پناہ حاصِل کی ہے اس لیے **اللہ** پاک اسے اپنے عَرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(فیض القدیر ج ٤ ص ١١٨ حدیث ٤٦٤٦)

مومن مسجِد میں ایسا جیسے پانی میں مچھلی

صُوفیا فرماتے ہیں کہ: ''مومن مسجِد میں ایسا ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور مُنافِق ایسا جیسے چڑیا پنجرے میں۔'' اسی لیے **نماز** کے بعد بلاوجہ فوراً مسجِد سے بھاگ جانا اچھا نہیں، خُدا تَوفیق دے تو مسجِد میں پہلے آؤ اور بعد میں جاؤ، اور جب باہر رہو تو کان اَذان کی طرف لگے رہیں کہ کب اَذان ہو اور مسجِد کو جائیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ٤٣٥)

مجھے مسجِدوں سے دے اُلفت الٰہی!
کروں خوب تیری عبادت الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اللہ کا پیارا

حضرتِ سیِّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے رَحمت والے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسجِد سے مَحبَّت کرتا ہے **اللہ** پاک اسے اپنا

مَحبوب (یعنی پیارا) بنالیتا ہے۔" (معجم اوسط ج ٤ ص ٤٠٠ حدیث ٦٣٨٣)

اپنا پیارا بنانے کے معنیٰ

علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (جو مسجِد سے مَحبَّت کرتا ہے) یعنی جو رِضائے اِلٰہی کیلئے اعتِکاف، نَماز، ذِکْرُ اللہ اور عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کے لیے مسجِد میں بیٹھنے کا عادی ہو تو اللہ کریم اسے اپنا مَحبوب (یعنی پیارا) بنالیتا ہے اور پیارا بَنانے سے مُراد یہ ہے کہ اسے اپنی حفاظت کے قَلْعے (قَل۔عے) میں داخِل فرما کر پَناہ عَطا فرما دیتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُسْلِم خَوْلَانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ مسجِدوں میں بکثْرت بیٹھتے اور فرماتے: "مسجِدیں عزّت والوں کی بیٹھک ہیں۔" (فیض القدیر ج ٦ ص ١١٢، ١١٣)

اللہ والے کون؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بے شک اللہ پاک کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (معجم اوسط ج ٢ ص ٥٨ حدیث ٢٥٠٢)

یہ دل میرا مسجِد میں لگ جائے یارب!
نہ سُستی ترے ذِکر میں آئے یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مسجِد میں باتیں کرنا

چالیس سال کے اَعمال برباد!

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: جو مسجِد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اُس کے چالیس برس کے نیک اَعْمال اَکارت (یعنی برباد) فرمادے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ١٦ ص ٣١١، غمزُ العُیون ج ٣ ص ١٩٠)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک باردُرود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

جس طرح چوپایہ گھاس کھاتا ہے

مدارک شریف میں ہے کہ رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے۔ (تفسیرِ نسفی ص۹۱۶) (دونوں روایات بالا فتاویٰ رضویہ شریف سے لی گئی ہیں)

اللہ پاک سے لاتعلُّق لوگ

سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبْرت نِشان ہے: ''ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مَساجِد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی تم اُن کے ساتھ مَت بیٹھو کہ اُن کو **اللہ** پاک سے کچھ کام نہیں۔'' (شعب الایمان ج۳ ص۸۷ حدیث۲۹۶۲)

مسجد کی تعظیم کرنے والے دو بزرگ

مسجِدیں اللہ پاک کے گھر ہیں لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ ان کی تعظیم کرے کیونکہ مساجِد کی تعظیم میں ربِّ کریم کی تعظیم ہے ﴿۱﴾ ایک بُزُرگ رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے کبھی مسجِد میں کسی چیز سے ٹیک لگائی نہ اس میں پاؤں پھیلائے اور نہ اُس میں کبھی دُنیوی بات چیت کی۔'' آپ نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تا کہ آپ کی پیروی کی جائے ﴿۲﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن اَیُّوب رَحْمۃُ اللہِ علیہ مسجِد میں تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکے نے حاضِرِ خدمت ہوکر کوئی بات پوچھی، آپ اُٹھ کر مسجِد سے باہَر تشریف لے گئے پھر اس لڑکے کی بات کا جواب ارشاد فرمایا۔ جب آپ سے اس کا سَبَب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''میں نے اتنے اتنے سالوں سے مسجِد میں دُنیوی گُفتگو نہیں کی۔'' (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۷)

مسجد میں بیٹھنا

حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مُسَیَّب رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو مسجِد میں بیٹھتا ہے گویا وہ **اللہ** پاک کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہٰذا اسے بھلائی کے سوا کوئی اور بات نہیں کرنی چاہئے۔ (احیاء العلوم ج۱ ص۲۰۷)

چادر کو بل دے کر مارا

حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اس شَخْص کو مسجِد میں زِیادہ بیٹھنے سے روکتے جو مسجِد کے آداب سے ناواقِف ہوتا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مَرتبہ ایک قوم (یعنی کچھ لوگوں) کو مسجِد میں لَغْو (یعنی بے کار) کاموں میں مَصروف دیکھا تو اپنی چادر کو بل دے کر مارا اور انہیں مسجِد سے نِکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ کریم کے گھروں کو دُنیا کا بازار بنالیا! حالانکہ یہ آخرت کے بازار ہیں۔

(تنبیہ المغترین ص ۱۶۲)(تنبیہ المغترین (اردو) ص ۲۲۵ ملخصا)

مسجِد میں بیٹھنے کی 5 نیتیں

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 417 صَفْحات کی کتاب، **"لُبابُ الْاِحْیاء"** صَفْحَہ 366 تا 367 پر ہے: اگر کوئی شَخْص مسجِد میں بیٹھے تو ﴿۱﴾ نَماز کے **اِنتِظار** کی نِیَّت کرے کہ نَماز کا انتِظار کرنے والا نَماز ہی میں ہوتا ہے، ﴿۲﴾ مسجِد میں **اِعتِکاف** کی نِیَّت کرے، ﴿۳﴾ اَعْضا کو گُناہوں سے روکنے اور ﴿٤﴾ مسجِد کو اپنے لیے **پناہ گاہ** (یعنی گُناہوں سے حِفاظَت کی جگہ) بنانے کی نِیَّت کرے اور ﴿۵﴾ **اللہ** کریم کے **ذِکْر** اور **قُراٰنِ کریم** کی تِلاوت سُننے کی نِیَّت کرے تو یہ سب پے در پے نیکیاں ہیں جنہیں نِیَّت کے ذَرِیعے حاصِل کیا جاسکتا ہے۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں) تمام (جائز) **حَرَکات وسَکَنات** (مثلاً اُٹھنا بیٹھنا، چلنا، کھڑا ہونا وغیرہ) اچھی نِیَّت سے عِبادَت بَن جاتی ہیں۔ اِنسان کو چاہیے کہ وہ اپنی عُمْر کا ایک لَمحہ بھی ضائع نہ کرے اور اس نِیَّت کے ذَرِیعے جانوروں سے مُمتاز (یعنی جُدا بَن کر) رہے کیونکہ جانوروں کا طَریقہ ہے کہ وہ ہر کام اِرادہ و نِیَّت کے بِغیر کرتے ہیں۔

(لباب الاحیاء (اردو) ص ۳۶۶، ۳۶۷)

مسجِد میں ہنسنے کا عذاب

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "مسجِد میں ہنسنا قَبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔" (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ٤۳۱ حدیث ۳۸۹۱)

مُسکرانے، ہنسنے اور قہقہہ لگانے کی تعریفات

جب مسجِد میں ہنسنے کا یہ حال ہے تو وہاں **قہقہہ** لگانے کا کیا وَبال ہوگا؟ ہاں مسجِد میں ضَرورتاً مُسکرانا مَنع نہیں ہے، **مُسکرانے** کی تعریف یہ ہے کہ اِس طرح ہنسنا کہ آواز نہ خُود کو سُنائی دے نہ ساتھ والے کو۔(التعریفات للجرجانی ص ۳۸) **ہنسنے** کی تعریف یہ ہے کہ اِتنی آواز سے ہنسنا کہ خُود اپنی آواز سُنے ساتھ والے کو آواز نہ آئے۔(التعریفات للجرجانی ص۹۸) اور **قَہقَہہ** یعنی اِتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرا ہوتا تو وہ بھی سُن لیتا۔(التعریفات للجرجانی ص ۱۲۶) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔

مسجِد میں صفائی کرنے کا ثواب

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''جو مسجِد سے تکلیف دِہ چیز نکالے **اللہ** پاک اُس کے لیے جنّت میں گھر بنائے گا۔''

(ابن ماجہ ج۱ ص۴۱۹ حدیث۷۵۷)

جنّت میں دیکھ رہا ہوں

(رحمتِ عالم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مسجِد کی صاف صفائی کرنے والی ایک خاتون کی وفات کے بعد اُس کے بارے میں غَیب کی خَبر دیتے ہوئے فرمایا:) ''میں اسے مسجِد سے گَرد و غُبار صاف کرنے کی وجہ سے جنّت میں دیکھ رہا ہوں۔''

(معجم کبیر ج۱۱ ص ۱۹۰ حدیث ۱۱۶۰۷) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص۱۰۶)

شادی کا نُسخہ

اگر لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو تو وہ خود اور لڑکی کے رِشتے میں رُکاوٹ ہو تو اُس کا بھائی یا باپ ثَواب کمانے اور جلد نیک رِشتہ مل جانے کی نِیّتوں سے روزانہ کم از کم ایک بار **مسجِد** میں ایسے وقت جھاڑو دینے کی سَعادت حاصل کریں جس وَقت واقعی صفائی کی حاجت ہو، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہو جائے گا۔

ویران مسجد کیسے آباد ہوئی!

اللہ پاک اور رسول صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کی محبّت سے دلوں کو گرمانے، یادِ خدا و مصطفٰے سے دل کی اُجڑی بستی بسانے، اللہ پاک کی رَحمت سے جنّت پانے کیلئے مساجد کو آباد کیجئے۔ آیئے! مسجد آباد کرنے کے مُتعلّق ایک ''مَدَنی بہار'' سُنتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابَستہ کچھ اسلامی بھائی کوٹ مِٹّھن (پنجاب) سے ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ''علاقائی دورے'' کے دوران اُن کا گُزر ''مَحلّہ شیخاں'' سے ہوا۔ یہاں اُن کی نَظر ایک ایسی مَسْجِد پر پڑی جس پر تالے پڑے ہوئے تھے۔ عاشِقانِ رسول نے اَہلِ مَحلّہ کے ساتھ مل کر مسجِد کھولی اور اس کی صفائی سُتھرائی کا اہتِمام کیا اور لوگوں کو نَماز پڑھنے اور مسجِد آباد رکھنے کا ذِہن دے کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ مسجِد کی رَونقیں بَحال ہوگئیں مگر افسوس! یہ رَونقیں دیرپا ثابِت نہ ہوسکیں۔ رَفتہ رَفتہ نَمازی کم ہوتے گئے اور مسجِد میں پھر سے ویرانی کے بادل مَنڈلانے لگے۔ دِین کا دَرد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی جانِب سے ایک مرتبہ پھر اس کی رونقوں کو بَحال کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہوسکی۔ **تیسری** مرتبہ ''کوٹ مِٹّھن'' سے پھر اسلامی بھائیوں کا ایک مَدَنی قافلہ اسی مَحلّہ میں تشریف لایا اور ان کی نِگاہوں میں بھی مسجِد کا یہ دل خراش مَنظر آیا۔ انہوں نے وہاں مَدَنی کام کا آغاز کردیا۔ نیکی کی دعوت کے ذَرِیعے اُن عاشِقانِ رسول نے لوگوں کو نَماز کی اَہمیّت اور مسجِد آباد کرنے کی فَضیلت سے آگاہ کیا اور ''علاقائی دورے'' کے ذَرِیعے لوگوں کو مسجِد میں لانے، دَرسِ **فیضانِ سُنّت** میں شرکت کروانے کا سِلسِلہ شُروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسجِد نَمازیوں سے آباد ہونے لگی۔ مسجِد میں **فیضانِ سُنّت کا دَرس** ہونے لگا۔ مدرسۃُ الْمدینہ کے قیام کے ذَرِیعے دُرست مَخارِج کے ساتھ قرآن شریف پڑھانے کا سِلسِلہ شُروع ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ دن بھی آیا کہ جس مسجِد میں پانچ وَقت دُور کی بات ایک وَقت کی بھی نَماز نہ ہوتی تھی آج اس میں جُمعہ کی نَماز بھی ہونے لگی۔

مسجِد آباد ہو، ہر کوئی شاد ہو
اُٹھیں ہِمّت کریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تعمیرِ مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت

اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو اللہ پاک کی رضا کے لیے مسجِد بنائے گا، اللہ پاک اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (مسلم ص۲١٤ حدیث١١٨٩)

مسجد میں چندہ دینے والے جنّت میں گھر پائیں گے

حضرتِ ابنِ عماد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''تَسْھِیلُ الْمَقَاصِد'' میں فرماتے ہیں: ''جتنے لوگ مسجِد بنانے میں شریک ہوتے ہیں ہر ایک کے لیے اللہ پاک جنّت میں گھر بناتا ہے جیسا کہ جب کسی غُلام کو آزاد کرنے میں کئی لوگ شریک ہوں تو سب کو دوزَخ سے رِہائی مِلتی ہے۔'' (نزھۃ المجالس ج١ ص١٠٤)

مسجد کیلئے چندہ دینے والے دوزخ سے آزادی پائیں گے

''تفسیرِ روحُ الْبَیان'' میں ہے: مسجِد بنانے میں جتنے لوگ شریک ہوئے ہر ایک کے لیے جنّت میں گھر ہوگا۔ جس طرح ایک جماعت اپنے ایسے غُلام جس میں دوسروں کا بھی حِصّہ ہو اُس کو آزاد کرے تو وہ سب کے سب دوزَخ کی آگ سے آزاد ہو جائیں گے (ایسے نہیں کہ تھوڑا حِصّہ مِلانے والے کو تھوڑی اور زِیادہ حصّہ ملانے والے کو زِیادہ آزادی حاصل ہوگی)۔ اور قیاس یہ ہے کہ مسجِد بنانے کو بھی غُلام آزاد کرنے کے ساتھ مِلا لیا جائے گا کیونکہ اس میں لوگوں کیلئے مسجِد بنانے اور اسے آباد کرنے کی تَرغیب ہے۔ (روح البیان ج٣ ص٤٠٥، ٤٠٥ ملخّصاً)

سب چندہ دینے والے ثواب پائیں گے

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مُفتی ظَفَرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ ثواب صِرف اسی پر نہیں کہ ساری مسجِد خود بنائے یا مالِ کثیر سے شرکت کرے بلکہ ہر شرکت والے کو چاہے شرکت پیسوں سے ہو یا روپوں سے یا اَشْرفیوں سے،

سب کو بے کم و کاست (یعنی کم زِیادہ کئے بِغیر) اُتنا ہی ثَواب ملے گا۔'' (فتاوٰی ملك العلماء ص۱٤٦)

ایمان کی حفاظت کا ایک عمل ..... ''نمازِ باجماعت''

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایمان پر خاتِمے کا عَمَل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مسجِد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نَماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن کی عَلامت (یعنی نِشانی) ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ ایسے لوگوں کا خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔'' (تفسیرِ نعیمی ج۱۰ص۱۹۵)

نمازیں پڑھو گے سَدا باجماعت
تو ایماں رہے گا تمہارا سلامت (اِنْ شَآءَاللہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اَذان کے بعد مسجِد سے نکلنا

(بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 697 تا 698 سے .....)

﴿۱﴾ جس شخص نے نَماز نہ پڑھی ہو اسے مسجِد سے اَذان کے بعد نِکلنا مکروہِ تحریمی (ناجائز و گُناہ) ہے۔ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ''اَذان کے بعد جو مسجِد سے چلا گیا اور کسی حاجَت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپَس ہونے کا اِرادہ ہے وہ مُنافِق ہے۔'' (ابن ماجه ج۱ ص٤٠٤ حدیث ۷۳٤) (تابِعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا) ابُو الشَّعثا (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) کہتے ہیں: ہم (حضرت سیِّدُنا) ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجِد میں تھے، جب مُؤَذِّن نے عَصر کی اَذان کہی، اُس وَقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ: ''اس نے ابُو القاسم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی۔'' (ابن ماجه ج۱ ص٤٠٤ حدیث ۷۳۳)

﴿۲﴾ اَذان سے مُراد وقتِ نَماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اَذان ہوئی ہو یا نہیں۔ (درمختار ج۲ ص٦١٣)

﴿۳﴾ جو شخص کسی دوسری مسجِد کی جماعَت کا مُنتَظِم (مُن۔تَ۔ظِم یعنی انتِظام کرنے والا) ہو، مَثَلاً امام یا مُؤَذِّن ہو کہ اُس کے

ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ مُتفرِّق (مُ۔تَ۔فَر۔رِق۔یعنی اِدھر اُدھر) ہوجاتے ہیں، ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجِد کو چلا جائے اگرچہ یہاں (جماعت کیلئے) اِقامت بھی شُروع ہوگئی ہو مگر جس مسجِد کا مُنتظِم ہے اگر وہاں جماعت ہوچکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (در مختار و رد المحتار ج۲ص٦١٣)

﴿٤﴾ سَبَق کا وَقْت ہے تو یہاں سے اپنے اُستاد کی مسجِد کو جاسکتا ہے یا کسی کو کوئی ضَرورت ہو اور واپس ہونے کا اِرادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظَنِّ غالِب (یعنی مَضبوط خیال) ہو کہ جماعَت سے پہلے واپس آجائے گا۔ (درمختار ج۲ ص٦١٤)

﴿٥﴾ جس نے ظُہر یا عشا کی نَماز تنہا پڑھ لی ہو، اُسے مسجِد سے چلے جانے کی مُمانَعت اُس وَقْت ہے کہ (جماعَت کیلئے) اِقامَت شُروع ہوگئی، اقامَت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اِقامت شُروع ہوگئی تو حُکْم ہے کہ جماعَت میں بہ نیّتِ نَفْل شریک ہوجائے اور مَغرِب و فَجر و عَصْر میں اُسے حُکْم ہے کہ مسجِد سے باہَر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔ (در مختار ج۲ ص٦١٤)

باجماعَت ہر نَماز اے بھائیو! پڑھنا مُدام
فضلِ رب سے دو جہاں میں تم رہو گے شادکام

الفاظ و معانی: مُدام: ہمیشہ۔ شادکام: خُوش۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مسجِد ادب کی جگہ ہے کے چودہ حُروف کی نسبت سے مسجِد میں کی جانے والی غلطیوں کے متعلِّق 14 مَدَنی پھول

نَماز و اعتِکاف، تلاوتِ قراٰن، دَرْس و بیان اور اجتماعِ ذِکْر و نعت وغیرہ عبادتوں کے ذَریعے مسجِدیں آباد رکھنا بے شک بڑے ثَواب کا کام ہے۔ جس کام میں جتنا زِیادہ ثَواب ہوتا ہے، اُس میں شیطان اُتنی ہی زیادہ خرابیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، لہٰذا مسجِدوں میں کی جانے والی بے احتِیاطیوں، بے اَدبیوں اور گُناہوں بھری حَرَکتوں سے

خَبردار کرنے کے مُتعلّق **14 مدَنی پھول** پیش کئے جاتے ہیں:[1]

﴿1﴾ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''مسجِد میں ہَنسنا قَبْر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۴۳۱ حديث ۳۸۹۱) ہاں ضَرورتاً مُسکرانے میں حرج نہیں ﴿2﴾ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: ''جو مسجِد میں دُنیا کی بات کرے، **اللہ** پاک اُس کے **چالیس برس** کے نیک اَعْمال اَکارَت (یعنی برباد) فرمادے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ ص۳۱۱ ، غَمزُ العُيون ج۳ ص۱۹۰) ﴿3﴾ مُنہ میں **بد بُو** ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی **مکروہ** ہے اور ایسی حالت میں (یعنی مُنہ یا کپڑوں یا بدن سے پسینے یا کسی بھی طرح کی بد بُو آنے کی حالت میں) مسجِد میں جانا **حرام** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۳۸۴) ﴿4﴾ **مسجِد میں** رِیح (Break wind) خارِج کرنا مَنْع ہے ﴿5﴾ مسجِد میں ایسے بچّوں کو (پیمپر باندھ کر بھی) لانا گُناہ ہے جن کے بارے میں غالِب گُمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے ﴿6﴾ مسجِد میں پاگلوں کو، یا اُن آسیب زَدوں کو جو اُچھل کود وغیرہ کرتے ہوں، ایسے مَریضوں کو جن کی وَجہ سے لوگوں کو گِھن آتی ہو لانا گُناہ ہے اور اُن سمجھدار بچّوں کو لانا بھی گُناہ ہے جو وہاں بھاگم بھاگ کرتے، شور مچاتے اور نَمازیوں کی پَریشانی کا باعِث بنتے ہیں ﴿7﴾ فَرْشِ مسجِد پر لوگوں کے گرے پڑے بال یا ہَلکا پُھلکا کچرا اُٹھانے کیلئے ہو سکے تو ایک شاپر جیب میں رکھ لیجئے۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو مسجِد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا، **اللہ** پاک اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (ابنِ ماجه ج۱ ص۴۱۹ حديث ۷۵۷) ﴿8﴾ **پسینے** اور مُنہ کی رال وغیرہ سے مسجِد کے فَرْش، دَری یا کارپیٹ کو بچانے کیلئے جب بھی سوئیں اپنی ذاتی چادر وغیرہ ہی پر سوئیں ﴿9﴾ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تِنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جیسے اِنسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲) ﴿10﴾ اَعْضائے وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد (یعنی مسجِد کی زمین) پر گرانا، ناجائز و گُناہ ہے (اَلْبتّہ فِنائے مسجِد میں قطرے ٹپکانے کا یہ حُکم نہیں) ﴿11﴾ **مسجِد** کی دریوں اور کارپیٹ وغیرہ کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔ (ہر جگہ مَثَلاً کسی کے گھر یا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تب بھی بلکہ

[1] عَرض: اعتِکاف، مسجِد میں ٹھہرنے والے مَدَنی قافِلے یا مسجِد کے اَندر ہونے والے تین یا زائد دنوں کے تربیَتی اجتماعات میں یہ ''14 مدَنی پھول'' پڑھ کر سُنا کر ڈھیروں ثَواب کمائیے۔

اپنے گھر میں بھی اس بات کا خیال رکھئے) ﴿۱۲﴾ **مسجِد** میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے ﴿۱۳﴾ **مسجِد** کے فَرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے، اور چادر یا رومال وغیرہ سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو (مسجِد کی صفائی کرنے والوں کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے) ﴿۱۴﴾ تلاوت و نعت (و باِجازتِ شرعی کئے جانے والے اِعلان) وغیرہ کی اِتنی بُلند آواز سے پڑھنا جس سے کسی نمازی کو تشویش ہو یا سوتے کو ایذا پہنچے، مکروہ ہے۔ (مسجِد میں نعرے لگانے اور مائک استعمال کرنے میں سخت احتیاط کی حاجت ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مسجدوں میں دوسروں کو تکلیف دینا

مسجِد میں بھی بَعض لوگ دوسرے مسلمانوں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور اس بات کو بہت معمولی خیال کرتے ہیں۔ پہلے مسلمان کو گناہوں بھری تکلیف دینے کے عذابات پڑھئے اس کے بعد مسجِد میں تکلیف دینے کے مُتعلّق کچھ مثالیں پیش کی جائیں گی۔

اللہ و رسول کو ایذا دینے والا

سُلطانِ دوجہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ۔ (یعنی) جس نے (بِلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا (یعنی تکلیف) دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔ (مُعجَم اَوسط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) **اللہ** پاک اور **رسول** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے بارے میں **اللہ** کریم پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں **اللہ** اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** کی لعنت ہے دُنیا و آخرت میں اور **اللہ** نے ان کیلئے ذِلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اللہ پاک کو ایذا دینے کا معنیٰ

"تفسیرِ صراطُ الجِنان" جِلد 8 صَفْحَہ 87 پر ہے: یاد رہے کہ اللہ کریم اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ پاک کو ایذا دینے سے مُراد اس کے حُکم کی مُخالَفت کرنا اور گُناہوں کا اِرتِکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ پاک کا ذِکر صِرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ پاک اور اس کے رسول کو ایذا دینے سے مُراد خاص رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو ایذا دینا ہے، جیسے جس نے رسولِ اَکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اِطاعَت کی تو اس نے اللہ پاک کی اِطاعَت کی، اسی طرح جس نے حُضُورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو ایذا دی اس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔

خارِش کا دردناک عذاب

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جہنَّمیوں پر ایک قِسم کی خارِش مُسَلَّط کر دی جائے گی، جس کی وَجہ سے وہ اپنے جِسْموں کو کُھجائیں گے، یہاں تک کہ کُھجاتے کُھجاتے ان میں سے کسی کی ہڈّی ظاہِر ہو جائے گی، تو آواز دی جائے گی: اے فُلاں! کیا تجھے اس کی وَجہ سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو پُکارنے والا کہے گا: "یہ اس کا بدلہ ہے جو تم مُسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے۔" (احیاء العلوم ج ٢ ص ٢٤٢)

مسجِد اور مائک کا استِعمال

بَعض مَساجِد میں مائک کا بے تحاشا استِعمال کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کو کافی پَریشانی کا سامنا رہتا ہے، یہاں تک کہ ایک طَبَقہ ایسا بھی پایا جاتا ہے جو ایسی مسجِد کے پاس گھر لینا پسند کرتا ہے جہاں مسجِد کے باہَر مائک کی آواز نہ آتی ہو۔ مسجِد کے مائک کے متعلِّق دو ٢ واقِعات پیش کرتا ہوں:

١ مائک پر شَبینہ

ایک صاحِب مجھے دُکھ کے ساتھ کچھ یوں کہنے لگے: ہمارا گھر فُلاں مسجِد کے قریب ہے، رَمَضانُ الْمُبارَک میں وہاں شَبینے کا سِلسِلہ ہوتا ہے۔

صَف میں فَقَط چند افراد ہوتے ہیں مگر رات گئے تک اس قَدَر کان پھاڑ آواز سے مائک چل رہا ہوتا ہے کہ ہم سو نہیں سکتے۔

﴿٢﴾ رات کے چار بجے فون آیا

ایک اہم اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک بار مجھے رات چار بجے کسی نے فون کیا اور مائک پر ہونے والی نَعت خوانی کی آواز فون پر سُنائی اور فریاد کی کہ ہمارا گھر فُلاں مسجِد کے قَریب ہے، اِس وَقْت رات کے چار بج چکے ہیں لیکن ابھی تک مسجِد میں مائک پر نَعت خوانی ہو رہی ہے، ہم لوگ آزمائش میں ہیں۔ چُنانچہ اُس اسلامی بھائی نے کسی طرح رابِطہ کر کے مسجِد کا مائک بند کروادیا۔

اے عاشِقانِ رسول! مَحفلِ نَعت، بیان، بڑی راتوں کی مَجالِس وغیرہ میں بے شک بَعض اَہلِ محلّہ مُطالَبہ کریں تَب بھی مسجِد کے باہَر والے اسپیکر بند رکھنے چاہئیں، چَند مُطالَبہ کرنے والوں کو اگرچِہ لُطف آتا ہو مگر مَحَلّے میں بوڑھے بُزُرگ، مَریض اور دودھ پیتے بچّے بھی ہوتے ہیں جن کو مائک کی آواز سے تکلیف ہو سکتی ہے، بَعضوں کو رات جلْد سو کر صُبْح سویرے کام کاج پر جانا ہوتا ہے، کسی کو جلْد سونے کے بعد اُٹھ کر تہجُّد پڑھنی اور تِلاوت کرنی ہوتی ہے۔ مسجِد کے باہَر والے اسپیکر چلنے کی وَجہ سے نہ جانے کتنوں کو پَریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا! اپنی عِبادَت کے ذَرِیعے دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی شَریعَت میں ہرگز اجازت نہیں۔

بُلند آواز میں تِلاوت کرنا

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: قراٰنِ مجید کی تِلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نَمازی یا ذاکر (یعنی ذِکر کرنے والے) کے کام میں خَلَل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خَلَل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے .... واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٣٨٣)

نَماز میں بُلند آواز سے قِراءَت کے بارے میں مولانا مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حاجت سے

زِیادہ اس قَدَر بُلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعِثِ تکلیف ہو مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ٥٤٤) مائک صِرْف ضَرورت کے مُطابِق استِعمال کیا جائے اور آواز ضَرورت سے زِیادہ بُلند نہ رکھی جائے۔ بَیان و خُطْبے، اِقامَت و دُعا وغیرہ کیلئے مائک Off کر کے Set کیا جائے ورنہ اکثر اِس کی کھڑ کھڑاہٹ مسجِد میں شور کا سَبَب بنتی اور نمازی کو بھی تکلیف پُہنچاتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! نَماز میں اور وہ بھی بغیر مائک کے کی جانے والی تِلاوت کی آواز سے بھی دوسروں کو تکلیف سے بچانے کی جب تاکید ہے تو بَیان کرنے یا نَعت شریف وغیرہ میں مائک کی ایسی زوردار آواز رکھنا بلکہ ایکو ساؤنڈ رکھنا جس سے واقِعی پڑوسیوں وغیرہ کو تکلیف پُہنچ رہی ہو، کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ سڑکیں گھیر کر یا آبادیوں میں راستے روک کر حُقُوقِ عامّہ تَلَف کرتے ہوئے رات گئے تک مَحفِلِ نَعت یا اجتِماع وغیرہ کرنے والوں سے بھی بچّوں، بوڑھوں اور مَریضوں نیز راہ چلتوں وغیرہ پر رَحْم کرنے کی ہاتھ جوڑ کر اَپیل ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اور مائک کا استِعمال

﴿١﴾ **صدائے مدینہ** لگانے یعنی گلی مَحلّے میں گھوم پھر کر مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کیلئے میگا فون کا استِعمال نہ کیا جائے کیوں کہ اِس سے نمازِ فَجر پڑھ کر سوئی ہوئی خواتین، بچّوں اور مریضوں وغیرہ کو تکلیف پُہنچ سکتی ہے۔ **واقِعہ:** ایک اسلامی بھائی نے مجھے (یعنی الیاس قادری کو) بتایا کہ ایک بار میں میگا فون پر "صدائے مدینہ" لگاتے ہوئے کسی گلی سے گُزرا تو ایک شَخْص نے مجھے میگا فون کے استِعمال سے مَنْع کیا مگر میں نہ مانا کہ کون سا غلط کام کر رہا ہوں میں تو نمازِ فَجر کے لئے جگا رہا ہوں! دوسرے دن صُبْح کو پہلے ہی سے وہ شَخْص گلی کے کونے پر کھڑا تھا اور کہنے لگا دراصل میگا فون کی آواز سے میرا چھوٹا بچّہ چونک کر جاگ جاتا ہے اور ہمیں پَریشانی کا سامنا ہوتا ہے ﴿٢﴾ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں اگر 100 یا اس سے زائد حاضِرین جَمْع ہو جائیں اور آواز نہ پُہنچتی ہو تو حَسْبِ ضَرورت صِرْف

اَندر کے اسپیکر چلائے جائیں، آواز مسجِد کے باہر نہ جائے اس کا خیال رکھا جائے ﴿۳﴾ اِسی طرح بڑی راتوں کی مَحفِلِ نعت وغیرہ میں صِرْف مسجِد کے اندر کے اسپیکر استِعمال کئے جائیں ﴿۴﴾ اگر مَیدان وغیرہ میں اجتِماع ہو تب بھی اِس بات کا خیال رکھنا ضَروری ہے کہ آواز مَیدان کے باہَر نہ جائے۔ اَلْغَرَض اس بات کا پورا خیال رکھنا ہے کہ راستے گھیر کر یا مائک کے بے تحاشا استِعمال کے ذَرِیعے کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچانی۔

مسجد میں دوسروں کی تکلیف کا سبب بننے والی 40 حرکتوں کی نشاندہی

(ان مِثالوں میں ہر مِثال کا ''گُناہ'' ہونا ضَروری نہیں، اَلْبتّہ بَعض مِثالیں کئی گُناہوں کا مجْموعہ ہیں)

﴿۱﴾ اَصْل مالِک (یا اُس نے جسے اجازت دینے کا اختیار دیا ہوا ُس) کی اِجازت کے بِغیر کسی کے چپّل پہن کر اِسْتِنجا خانے میں جانا گُناہ ہے (اس کی اجازت مانگنے سے بھی بچئے) ﴿۲﴾ جماعت قائم ہوتے وَقْت یا کسی بھی سَبَب سے رَش ہو تو دوسروں کو دَھکّے مارتے ہوئے راستہ بَنانا ﴿۳﴾ رَش میں کھڑے ہو کر کسی سے باتیں شُروع کر دینا جس سے دوسروں کا راستہ رُک جائے ﴿۴﴾ نَماز کیلئے صَف میں اپنا مصلّٰی یا چادَر اس طرح بچھانا جس سے ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھرے اور بَرابر والے کے قَدَم (یا سَجْدے وغیرہ میں گھٹنے) کا کچھ حصّہ اُس مُصَلّے کی کَناری وغیرہ پر پڑنے کے سَبَب اُس کی نَماز کا خُشُوع مُتَاَثِّر ہو یوں اُس کو تکلیف پہنچے ﴿۵﴾ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پیچھے جانے والوں کا لوگوں کو ہاتھ پاؤں لگنے یا جو اپنی بَقِیّہ نَماز پُوری کر رہے ہیں ان کو دَھکّے لگنے کی پَروانہ کرنا ﴿۶﴾ تَسبیحات، اَلتَّحِیّات وغیرہ کی آواز اتنی اُونچی ہونا کہ بَرابر میں نَماز پڑھنے والے کو پَریشانی ہو ﴿۷﴾ دورانِ جماعَت رُکوع وسُجُود میں بازوؤں کو بِلا ضَرورت پھیلانا جس سے ساتھ والے کو تکلیف پہنچے ﴿۸﴾ جماعَت میں مُقتدی کا تکبیرات وغیرہ کی آواز بِلا حاجَت اتنی اُونچی رکھنا جس سے

دوسروں کو تشویش (یعنی پریشانی) ہو ﴿۹﴾ مسجِد سے نکلنے والوں کا دروازے کے پاس جوتیاں دَھڑا دھڑ زمین پر ڈالنا ﴿۱۰﴾ دروازے کے باہر رکھی ہوئی دوسروں کی جوتیوں کو بِغیر کسی مجبوری کے بے دَردی سے رَوندتے کُچلتے ہوئے گزرنا ﴿۱۱﴾ موبائل فون ''سائلنٹ'' نہ رکھنا ﴿۱۲﴾ اپنا سامان، جوتے وغیرہ اِس طرح اُٹھانا، رکھنا جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو ﴿۱۳﴾ نمازی کے آگے سے چیز گُزار کر دوسری طرف والے کی طرف بڑھانا۔ اسی طرح ﴿۱۴﴾ نمازی کی دونوں طرف والوں کا آپس میں بات چیت کرنا (بلکہ اشارے کرنا بھی تکلیف دہ ہوسکتا ہے) ﴿۱۵﴾ نمازی کے قریب فون پر بات کرنا یا ﴿۱۶﴾ نمازی کے قریب دو افراد کا باتیں کرنا یا کانا پھوسی کرنا ﴿۱۷﴾ گزرنے کیلئے نمازی کے ایک دم قریب کھڑا رہنا کہ سلام پھیرے تو گُزر جاؤں ﴿۱۸﴾ نمازیوں کی موجودگی میں چِھینک اور کھانسی وغیرہ کی آواز میں کمی لانے کی کوشِش نہ کرنا ﴿۱۹﴾ ناک پونچھ کر رومال لوگوں کی نظروں سے نہ چُھپانا ﴿۲۰﴾ نماز پڑھنے والے کے چہرے کی طرف مُسلسَل دیکھنا ﴿۲۱﴾ صَف میں چادر وغیرہ رکھ کر نماز کیلئے جگہ گھیر رکھنا لوگوں کی ناراضی کا باعِث بنتا ہے (ہاں، پہلے سے بیٹھے تھے، وُضُو کی حاجت ہوئی، برابر والوں کو گواہ کر کے چند مِنٹ میں وُضُو وغیرہ کر کے آگئے اِس میں حَرَج نہیں کہ اس طرح لوگ ناراض نہیں ہوتے) ﴿۲۲﴾ کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اُس کو ضَرورت ہو اس کے باوُجود پنکھا بند کر دینا ﴿۲۳﴾ مسجِد کے خادِم وغیرہ کا جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد بھی ضَرورت کے مُطابِق پنکھے نہ چلانا (اس آزمائش کا سامنا بعض اوقات پچھلی صفوں والوں کو ہوتا ہے) ﴿۲۴﴾ جو نماز میں ہے اُس کو، صَفائی یا مسجِد بند کرنے کے لئے ''جلدی کرو!'' وغیرہ کہنا ﴿۲۵﴾ کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز میں سر سے گر جائے تو اسے پہنانے کی کوشش کرنا ﴿۲۶﴾ امام صاحِب کا عُرف سے ہَٹ کر **جماعت** کھڑی کرنے میں بِلاوجہ تاخیر کرنا ﴿۲۷﴾ وَقت ہو جانے پر امام کی موجودگی کے باوُجود مُؤَذِّن کا اِقامت کہنے میں بِلاوجہ تاخیر کرنا ﴿۲۸﴾ نماز کے لئے جاتے ہوئے چِکناہَٹ والے ہاتھ صاف نہ کرنا، (سجدے میں بار بار دری یا کارپیٹ پر چکنے ہاتھ رکھنے سے وہاں سے ناگوار بُو آنے لگتی ہے) ﴿۲۹﴾ بد بُودار مُنہ کے ساتھ مسجِد میں آنا، نماز پڑھنا، (اِس سے فِرِشتوں اور لوگوں

کو تکلیف ہوتی ہے اور بَعض اوقات تو اس کے) سَجدے کی جگہ سے بھی بُو آنے لگتی ہے جس سے بعد میں وہاں نَماز پڑھنے والا تکلیف میں آجاتا ہے ﴿۳۰﴾ پسینے کی بد بُو والے کپڑے پہن کر جماعت میں شریک ہونا (اِس سے بسا اَوقات ساتھ والے کے لئے سانس لینا مُشکِل ہوجاتا ہے) ﴿۳۱﴾ کیچڑ والے پاؤں لیکر یا پاؤں کو صحیح دھوئے بِغیر مسجِد میں داخِل ہوجانا (اس سے فَرش، دری وغیرہ گندے ہوجاتے اور نَماز پڑھنے والوں بلکہ بَیٹھنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے) ﴿۳۲﴾ مسجِد کی دری پر سر رکھ کر سونا (اس طرح دریوں پر سَجدے کی جگہ پر مَیل کے بڑے بڑے دَھبّے ہوجاتے ہیں اور نَماز پڑھنے والے کیلئے آزمائش کا سامنا ہوتا ہے) ﴿۳۳﴾ گرمیوں کے اندر جُمعہ وغیرہ میں نَمازیوں کا رَش ہونے کے باوُجود اِنتِظامیہ کا اُوپر کی مَنزِلوں کی کھڑکیاں کھولنے میں سُستی کرنا (جس سے حَبس یعنی گُھٹن ہوجاتی اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے) ﴿۳۴﴾ فَجر میں مقرّرہ وَقت سے پہلے مسجِد کُھلوانے کے لئے نَمازیوں کا زور زور سے دَروازہ پِیٹنا (اِس سے اَہلِ مَحلّہ بھی پَریشان ہوتے ہوں گے) ﴿۳۵﴾ مسجِد کے دروازے کے بِالکُل سامنے سائیکل، موٹر سائیکل اور کار وغیرہ پارک کرنا (اس سے نَماز کے بعد نِکلنے والوں کا راستہ تنگ ہوسکتا ہے) ﴿۳۶﴾ بِلاسَخت ضَرورت کے بار بار اِمام صاحِب کو تبدیل کرنا (یہ بھی بَعضوں کو پریشان کر دیتا اور وہ اس مسجِد میں آنا چھوڑ دیتے ہیں) ﴿۳۷﴾ سلام پھیرتے ہی بُلند آواز سے مائک پر اِعلان وغیرہ شُروع کر دینا (اس سے اپنی بَقِیّہ رَکْعَتیں پُوری کرنے والوں کو پَریشانی ہوتی ہے بَعض تو رَکْعَتیں ہی بُھول جاتے ہوں گے، لہٰذا لوگوں کی تعداد کم ہو تو دونوں دُعائیں بِغیر اسپیکر کے مانگی جائیں اگر تعداد زِیادہ ہو تو اسپیکر کی آواز صِرف اُتنی کھولی جائے جِتنی ضَرورت ہو اور دُعا مانگنے والا بھی اپنی آواز قَدرے دھیمی رکھے) ﴿۳۸﴾ خَطیب صاحِب کا جُمعہ کا بَیان طویل در طویل کرنا اور وَقتِ مُقرّرہ پر جماعت کھڑی نہ کرنا (اِس سے اپنا دفتر یا فیکٹری یا دُکان کو چھوڑ کر آنے والوں کو آزمائش ہوتی ہے اور نَمازی دوسری مساجِد کا رُخ کرتے ہیں) ﴿۳۹﴾ اگلی صَف میں مُناسب جگہ نہ ہوتے ہوئے بھی زبردستی گُھسنا، (اِس سے بَعض اوقات پُوری صَف ٹیڑھی ہوجاتی ہے) ﴿۴۰﴾ مسجِد میں زوردار آواز والے اَلارم کی گھڑی کا ہونا۔ (ان مثالوں کو سامنے رکھ کر ہر اُس حَرَکت سے بچنے کا ذِہن بنائیے جس سے لوگوں کو تکلیف پَہُنچ سکتی ہے۔ اب

تک جِن جِن کو بلا اجازَتِ شَرعی زندگی کے کسی بھی مُعاملے میں تکلیف پُہنچائی ہے اور وہ گُناہ کی صورت ہو تو اُن سے مُعاف کروانا اور توبہ کرنا ضَروری ہے۔ بیان کردہ 40 صورتوں میں کچھ صورتیں گُناہ ہیں اور کچھ صورتیں گُناہ نہیں)

ایذا نہ دو کسی کو خدا سے ڈرا کرو!
ہاں! چاہئے ثَواب تو ایذا سہا کرو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مسجِد میں تھوکنا خطا ہے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مسجِد میں تھوکنا خطا ہے اور اِس کا کفّارہ زائل (یعنی اَثر خَتم) کردینا ہے۔ (بخاری ج۱ ص۱۶۰ حدیث ۴۱۵)

''بہارِ شریعت'' جلد 1 صَفْحَہ 646 پر ہے: ''مسجِد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سِنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اُوپر ڈالنے سے زِیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سِنکنے یا تھوکنے کی ضَرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔''

داڑھی کا تنکا

حدیثوں کی مشہور کتاب ''صحیح بُخاری'' کے مُؤلِّف حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اسمٰعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک مَرتبہ مسجِد میں تھے، ایک شَخْص نے اپنی داڑھی سے تِنکا نِکال کر مسجِد کے فَرش پر ڈال دیا! آپ نے اُٹھ کر وہ تِنکا اپنی آستین میں رکھ لیا جب مسجِد سے باہَر نکلے تو اُسے پھینک دیا۔

(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۳)

مسجِد کے متعلق دو اہم مَدَنی پھول

اللہ! اللہ! حضرت امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا مسجِد کا اَدَب! ہر مُسلمان کو مسجِد کا اَدَب کرنا چاہئے۔ فَیضانِ رَمَضان (مُرمَّم) صَفْحَہ 245 پر سے دو مَدَنی پھول قبول فرمایئے: ﴿۱﴾ مسجِد کے اندر کسی قِسْم کا کوڑا (یعنی کچرا) ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ

عبدُالْحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''جَذْبُ الْقُلوب'' میں نَقْل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی مَعمولی سا تِنکا یا ذَرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی مَعمولی ذَرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلُوب ص ۲۲۲) ﴿۲﴾ مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اُوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نِکال کر لگانا، مسجِد کی دَری یا چٹائی سے دھاگا یا تِنکا وغیرہ نوچنا سب شَرعاً ممنوع ہے۔

کرو مسجِدوں کا اَدَب میرے بھائی!
کہ تم پر بھی ہو فَضلِ رب میرے بھائی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صدمے سے بیمار ہو گئے

اے عاشِقانِ نَماز! دل میں مسجِد کا اَدَب بڑھانے، مسجِد کی آبادکاری کا جَذْبہ پانے اور اپنی آخِرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ **مَدَنی بہار:** گوجرانوالہ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی مسجِد میں نَماز پڑھنے تو جاتے لیکن انہیں نَماز دُرُست پڑھنا نہیں آتی تھی۔ ایک دن وہ نَماز پڑھ رہے تھے کہ ان سے کوئی غَلَطی ہوئی جسے پاس بیٹھے دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اسلامی بھائی نے دیکھ لیا، اس سے پہلے کہ وہ ان کی اِصلاح کرتے یہ سلام پھیرتے ہی جَلْدی سے مسجِد سے باہَر نکل گئے۔ اگلی نَماز میں ان کی مُلاقات مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی تو انہوں نے ان کی اِصلاح فرمائی اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کا ایک رِسالہ ''وُضو اور سائنس'' پڑھنے کو دیا۔ یہ رِسالہ پڑھ کر بَہُت مُتأَثِّر ہوئے کہ وُضو کے اتنے فائِدے ہیں۔ پھر یہ خود اس مُبَلِّغ سے رسائل پڑھنے کے لئے لینے لگے اور پڑھ کر کسی اور کو تُحفے میں دے دیتے۔ اسلامی بھائیوں نے انہیں ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی لیکن انہیں گھر سے اِجازَت نہ ملی، گھر والوں کا کہنا تھا کہ رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے بیمار ہو جاؤ گے۔ یہ اجتماع میں تو نہ جا سکے لیکن صَدمے سے ان کو بُخار ہو گیا۔ گھر والے

کہنے لگے جس وَجہ سے اسے روکا تھا وہ تو ہوگئی یعنی یہ بیمار ہوگئے، لہٰذا آیندہ انہیں اجتماع میں جانے سے نہ روکا جائے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یوں ان کی اجتماع میں حاضری ہونے لگی۔ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے تو مَدَنی مذاکرے کی بَرَکتوں سے کیسے محروم رہتے! ان کا ذِہن بنا کہ عِلمِ دین حاصل کرنا ہے چُنانچِہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ الْمدینہ میں داخلہ بھی لے لیا۔ اللہ پاک ان کو اور ہم کو اِستِقامت نصیب فرمائے، امین۔

بفیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللہ

یہ پُھولے پھلے گا سَدا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٤٦)

یاربَّ الْمُصطفٰے! ہمیں مسجِدوں کا احترام کرنے، ان کو آباد رکھنے، انہیں صاف سُتھری اور خُوشبودار رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا مُرید بننے کیلئے پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا ضَروری ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بذریعۂ قاصِد یا خط، مُرید ہوسکتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲٦ ص ۵۸۵) ''ہِدایہ'' میں ہے: جو حکم خِطاب (یعنی مخاطَب سے گفتگو) کا ہے وہی حکم کتاب (یعنی خط) کا بھی ہے۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۲۳) معلوم ہوا کہ مُرید بننے کیلئے سامنے حاضِر ہوکر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بَیعت ہونا شَرط نہیں بلکہ عورت تو نامَحرم پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ ہی نہیں سکتی، بہرحال بیعتِ غائبانہ بھی کافی ہے، لہٰذا فون پر کال کرکے یا میسج بھیج کر یا انٹرنیٹ پر میل کرکے یا مَدَنی چینل کے ذَرِیعے بَیعت کرنا اور بَیعت ہونا شَرعاً جائز ہے۔



سجدے کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سَجدے کے فضائل

یاربَّ الْمُصطفٰے! جو کوئی "سَجدے کے فضائِل" کے 25 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُسے سَجدوں کی لذّتیں عِنایَت فرما اور اُس کا چِہرہ دُنیا وآخِرت میں روشن فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نماز کے بعد حمد وثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: دُعا مانگ قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔

(نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللهُ عَلٰى محمَّد

مغفِرت کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین مرتبہ یہ کہے: "یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ، یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ، یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ"[1] جب وہ اپنا سر اُٹھائے گا تو اُس کی مَغفِرت یعنی بَخشِش ہو چکی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ ص۳۲ حدیث ۳) (یہ دُعا نَفل نَماز کے سَجدوں میں پڑھے یا نَفل کے علاوہ اللہ پاک کی نعمتوں پر سَجدۂ شکر کی نیّت سے سَجدہ کریں اور اس میں یہ اور جو چاہیں جائز دُعائیں مانگیں)

[1] ترجمہ: اے پروَرْدگار! میری مَغفِرت فرما، اے پروَرْدگار! میری مَغفِرت فرما، اے پروَرْدگار! میری مَغفِرت فرما۔

یاخدا میری مَغفِرت فرما

باغِ فردوس مرحمت فرما (وسائل بخشش (مُرمَّم) ص ٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

سجدے میں بہت دُعائیں مانگو

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربِّ کریم سے بہت زِیادہ قریب ہوتا ہے، اِس لئے تم سجدے میں بکثرت (یعنی زِیادہ) دُعا کیا کرو۔'' (مسلم ص ١٩٨ حديث ١٠٨٣)

شرحِ حدیث: حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عليه اس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: ربِّ کریم تو ہم سے ہر وَقت قریب ہے (مگر) ہم اُس سے دُور رہتے ہیں، البتَّہ سجدے کی حالت میں ہمیں اُس سے خُصوصی قُرب (یعنی خاص قریب ہونا) نَصیب ہوتا ہے، لہٰذا اِس قُرب (یعنی نزدیکی) کو غنیمت سمجھ کر جو مانگ سکیں مانگ لیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج٢ ص٨٢)

سجدۂ شکر کے لیے وُضو لازمی ہے

سجدۂ شکر میں وُضو لازِم ہے اور بِغیر سجدۂ شُکر کے عادتاً جو سجدہ کیا جاتا ہے اس کے لیے وُضو ضَروری نہیں کیوں کہ یہ شَرعی سجدہ نہیں، مَحض ایک مُباح عَمَل ہے نہ ثواب نہ گُناہ۔ نَماز کے عِلاوہ سجدوں میں دُعا مانگنی ہو تو عَرَبی کے عِلاوہ دیگر زَبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔

دورانِ سجدہ دُعا میں کوشش کرو

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: ''مجھے رُکوع وسَجدے میں تِلاوتِ قراٰن سے مَنع کیا گیا ہے، رُکوع میں تو ربّ کی تعظیم کرو اور سجدے میں دُعا میں کوشش کرو کہ وہ دُعائیں قبولیّت کے لائق ہیں۔'' (مسلم ص ١٩٦ حديث ١٠٧٤)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عليه اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں لکھتے ہیں: نَفْل نَماز کے سجدوں میں صَراحتاً (یعنی

صاف لفظوں میں) دُعائیں مانگو اور دیگر نمازوں کے سَجدوں میں ربِّ کریم کی تسبیح و تحمید (یعنی پاکی وخوبی بیان) کرو کہ یہ بھی ضِمنی دُعا ہے، (یعنی ایک طرح سے دُعا ہی ہے کیوں کہ) کریم کی تعریف بھی دُعا ہوتی ہے۔ بعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا کہ وہ سَجدے میں گِر گِر کر دُعائیں مانگتے ہیں ان کا ماخذ (یعنی بُنیاد) یہ حدیث ہے کیونکہ سَجدے میں بندے کو ربِّ کریم سے اِنتہائی قُرب ہوتا (یعنی بَہُت نزدیکی حاصل ہوتی) ہے، اِس حالت کی دُعا اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور قبول ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۷۱)

سجدے میں قبولیت دُعا کی بہت اُمید ہے

والدِاعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی ''فضائلِ دُعا'' میں دُعا کی قبولیّت کے 45 اَوقات وحالات میں سے 20 نمبر ہے: سَجدے میں۔ (دُعا قبول ہونے کی قوی یعنی مضبوط اُمّید ہے) (فضائل دعا ص۱۲۱)

دُعا کی توفیق ملنا سجدۂ شکر کا موقع ہے

''فضائلِ دُعا'' کے صَفْحَہ 62 پر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے دیئے ہوئے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا واِلتجا کرنے کی توفیق ملنے پر، سَجدۂ شُکر کی نیّت سے سَجدہ کرے کہ بندہ سَجدے میں اپنے ربِّ کریم کے سب سے زِیادہ قریب ہوتا ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ سَجدے کی حالت میں اپنے ربِّ کریم سے بَہُت زِیادہ قریب ہوتا ہے، اِس لئے تم سَجدے میں دُعا زِیادہ مانگو۔ (مسلم ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا

حضرتِ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: اُس (یعنی ولادت کے) وَقْت آپ (صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم) نے جنابِ الٰہی میں سَجدہ کیا اور کہا: رَبِّ هَبْ لِيْ أُمَّتِيْ (ترجمہ:) ''خدایا! میری اُمّت کو میرے واسطے بَخش دے۔ (یعنی میری اُمّت مجھے دیدے)'' خِطاب ہوا (یعنی کہا گیا): وَهَبْتُكَ أُمَّتَكَ بِأَعْلٰى هِمَّتِكَ (ترجمہ:) ''میں نے تیری اُمّت کو بسبب تیری بُلند ہمّت کے بَخش (یعنی تجھے دے) دیا۔'' پھر فِرِشتوں سے ارشادِ (الٰہی) ہوا:

''اے میرے فِرِشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی اُمّت کو پیدا ہونے کے وقت نہ بُھولا تو اُس کو قِیامَت کے دن کس طرح بھولے گا!'' (انوارِ جمالِ مصطفٰے ص ۱۰۴)

رَبِّ ھَبۡ لِیۡ اُمّتی، کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بَخشا، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اِسٹام کی تحریر (فرضی حکایت)

ایک نیک بندے سے کسی نے اپنی پریشانیوں کا رونا روتے ہوئے کہا: جو کام کرتا ہوں وہ اُلٹا ہو جاتا ہے، کیا کروں! انہوں نے پوچھا: اِسٹام (Stamp) دیکھی ہے؟ بولا: دیکھی ہے۔ پوچھا: کیا یہ جانتے ہو کہ اِسٹام (Stamp) پر لکھائی کیسے ہوتی ہے....؟ کہنے لگا: اُس پر اُلٹی لکھائی ہوتی ہے۔ فرمایا: کیا یہ بتا سکتے ہو وہ سیدھی کیسے ہوتی ہے؟ جواب دیا: جب اِسٹام (Stamp) کاغذ پر لگتی ہے تو اَلفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: جس طرح اِسٹام (Stamp) اپنا ماتھا (یعنی پیشانی) کاغذ پر ٹیکتی ہے تو اس کے اُلٹے الفاظ سیدھے ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تُو بھی وُضُو کر کے مَسْجِد جا اور اپنے خالق و مالِک کے حُضُور ماتھا ٹیک (یعنی سَجدہ کر) اِنْ شَآءَ اللہ تیرے بھی اُلٹے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

''سَجدہ'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے سَجدے میں دُعا قَبول ہونے کی چار حِکایات

سیِّدُنا سُلیمان اور ایک کِسان

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْدُ الرَّحمٰن دِمَشْقی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَکحُول دِمَشْقی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک کے پیارے نبی) حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن داوٗد علیہما السّلام بالوں سے بُنی ہوئی ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے اَصحاب ان کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ نے ہوا کو حُکْم دیا تو اُس نے چٹائی کو اوپر

اُٹھالیا، جِنّات وانسان آپ کے سامنے چلنے لگے، پرندوں نے سایہ کردیا۔ایک **کسان** (Farmer) کھیت میں کام کررہا تھا۔اُس نے دِل میں کہا: اگر حضرتِ سیِّدُ ناسُلیمان عَلَیْہِ السَّلام میرے سامنے ہوتے تو میں اُن سے تین باتیں کرتا۔ **اللہ** پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ کسان کے پاس جایئے۔آپ گھوڑے پرسُوار ہوکر اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے کِسان! میں **سُلیمان** ہوں، تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! کِسان عَرض گزار ہوا: آپ کو میرے دل کے اِرادے کاعِلْم کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** کریم نے مجھے اس کاعِلْم عطا فرمایا۔کِسان نے عَرض کی: میں نے اِس عِلْم پر یقین کیا۔ (پہلی بات یہ ہے:) خُدا کی قَسَم! جب میں نے آپ کو نعمتوں میں دیکھا تو خود سے کہنے لگا کہ حضرتِ سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلام کی گُزَشتہ (یعنی گزری ہوئی) لَذَّتیں اور نعمتیں خَتْم ہوجاتی ہیں جبکہ میں جس محنت اور تھکن میں کَل تھا آج بھی ویسا ہی ہوں، مگر آپ عَلَیْہِ السَّلام بھی گزری ہوئی لَذَّت دوبارہ محسوس نہیں کرتے ہیں اور میں بھی گُزری ہوئی تکلیف دوبارہ محسوس نہیں کرتا۔حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلام نے دوسری بات پوچھی تو اُس نے عَرض کیا: میں نے خود سے یہ کہا کہ حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلام بھی اِس دُنیا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اور مجھے بھی مَرجانا ہے۔ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔کِسان عَرض گُزار ہوا: تیسری بات میں نے فَقَط خود کو خوش کرنے کے لئے کہی تھی کہ بروزِ قِیامت حضرتِ سیِّدُ نا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام سے ان نعمتوں کے مُتَعلّق پوچھا جائے گا، مجھ سے سُوال نہیں ہوگا۔یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلام نے گھوڑے سے اُتر کر **سَجدہ** کیا اور روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: اے میرے ربّ! اگر تو جَوَاد (یعنی سب سے بڑا جودوکرم والا) اور مُجْمِل سے پاک نہ ہوتا تو میں ضَرور تجھ سے ان نعمتوں کے واپَس لینے کا سُوال کرتا۔ (یعنی عَرض کرتا کہ اپنی نعمتیں واپَس لے لے) **اللہ** پاک نے وحی فرمائی: اے سُلَیمان! (سَجدے سے) اپنا سَر اٹھالو! کیونکہ اپنے بندے سے راضی ہوکر جو نعمت اُسے عطا کرتا ہوں اُس کاحِساب نہیں لوں گا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۵ص۲۳۶) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم

دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۲) سجدے میں دُعا کے بعد رِہائی نصیب ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا جعفر خُلدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مَنقول ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا خَیرُالنَّسّاج رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا کہ آپ خَیرُالنَّسّاج کے نام سے کیسے مَشہور ہوئے؟ کیا نَسّاج تھے؟ یعنی کپڑا بُننے کا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اللہ کریم سے عَہد کررکھا تھا کہ کبھی بھی اپنے نَفْس کی خواہش پر تازہ کَھجور نہیں کھاؤں گا اور کافی عَرصے تک میں اپنے عَہد پر قائم رہا۔ ایک مرتبہ نَفْس کے ہاتھوں مَجْبور ہو کر میں نے کچھ کَھجوریں خریدیں اور کھانے کے لئے بیٹھ گیا، ابھی ایک کَھجور ہی کھائی تھی کہ ایک شَخص میری طرف غصّے بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے خَیر! تُو تو میرا بھاگا ہوا غُلام ہے! دَراصل اُس شَخص کا ایک ''خَیر'' نامی غُلام تھا جو بھاگ گیا تھا اور اُس شَخص نے غَلَط فہمی کی وجہ سے مجھے اپنا غُلام سمجھ لیا تھا! اور اگر سچ پوچھو تو میری رَنگت بھی اُس کے غُلام جیسی ہوگئی تھی۔ بَہُت سارے لوگ جَمْع ہوگئے۔ جیسے ہی اُنہوں نے مجھے دیکھا تو سبھی ایک دَم بول اُٹھے: اللہ پاک کی قَسَم! یہ تو تیرا غُلام ''خَیر'' ہے۔ میں اچّھی طرح سمجھ گیا کہ مجھے کس جُرم کی سزا مل رہی ہے! وہ شَخْص مجھے اپنا غُلام سمجھ کر دُکان پر لے گیا۔ وہاں اس کے اور بھی غلام موجود تھے جو کپڑے بُنتے (یعنی دھاگوں سے کپڑے تیّار کررہے) تھے۔ مجھے دیکھ کر دوسرے غُلام کہنے لگے: اے بُرے غُلام! تو اپنے آقا سے بھاگتا ہے؟ چَل! یہاں آ! اور اپنا وہ کام کر جو تو کیا کرتا تھا۔ پھر مالِک نے مجھے حُکْم دیا کہ جاؤ اور فُلاں کپڑا بُنو (یعنی دھاگوں سے تیّار کرو)۔ جیسے ہی میں کپڑا بُننے لگا تو ایسا مَحْسوس ہوا جیسے میں بَہُت ماہِر کاریگر ہوں اور کئی سالوں سے یہ کام کررہا ہوں۔ چُنانچہ میں دوسرے غُلاموں کے ساتھ مِل کر کام کرنے لگا۔

وہاں کام کرتے ہوئے جب کئی مہینے گُزر گئے تو ایک رات میں نے خوب **نوافل** پڑھے اور ساری رات عبادت میں گُزاری، پھر سجدے میں گر کر یہ دُعا کی: ''اے میرے پاک پَروَرْدَگار! مجھے مُعاف فرما دے، میں اب کبھی بھی اپنے عَہد سے نہ پھروں گا۔'' میں اِسی طرح دُعا کرتا رہا، جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ میں اپنی اَصْلی صورت میں آچکا ہوں، چُنانچِہ مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اِس وجہ سے میرا نام خَیرُ النَّسَّاج یعنی ''کپڑے بُننے والا **خَیر**'' پڑ گیا۔ (عیون الحکایات ص۲۲۹) (عیون الحکایات (اردو) ج۲ ص۴۶) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

چاہتے ہو تم دُعا اللہ فرمائے قَبول
گر کے سجدے میں دُعا مانگو، ہو رَحمت کا نُزول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳) کھانا مل گیا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَواص رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار جنگل میں تھے کہ اچانک ایک شَخْص مِلا جسے دیکھ کر آپ اپنے دل میں ناپسندیدگی مَحْسوس کرنے لگے، وہ شَخْص کہنے لگا: ''میں نَصرانی راہِب (یعنی کرسچین تارِکُ الدُّنیا) ہوں اور ''رُوم'' سے آپ کی صُحبت میں رہنے کیلئے حاضِر ہوا ہوں۔'' آپ کو دل میں پیدا ہونے والی ناپسندیدگی کی کیفیَّت کا راز معلوم ہوگیا۔ آپ نے راہِب سے فرمایا: میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آجاؤ۔ وہ کہنے لگا: یاسیِّدی! (یعنی اے میرے سردار) دُنیا میں آپ کے نام کا ڈَنکا بج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! یہ سُن کر آپ نے اُس کو صُحبت میں رہنے کی اِجازت دے دی۔ سات دن رات بِغیر کھائے پیئے گُزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا: اب مُعامَلہ میری برداشت سے باہر ہوچُکا ہے، کھانے پینے کا کوئی اِنْتِظام فرما دیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَواص رحمۃُ اللہِ علیہ نے سجدہ کیا

اور بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: ''یاالله پاک اِس غیر مُسلم نے میرے بارے میں حُسنِ ظن (یعنی اچھا گُمان) قائم کیا ہے، میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، مجھے اس غیر مُسلم کے سامنے رُسوا نہ کرنا۔'' دُعا مانگ کر جب **سجدے** سے سَر اُٹھایا تو ایک تھال موجود تھا جس میں دو روٹیاں اور پانی کے دو بَرتن رکھے ہوئے تھے۔ کھا پی کر دونوں وہاں سے چَل پڑے۔ مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اُس راہِب نے **سجدے** میں جا کر دُعا مانگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک طَشْت (یعنی تھال) نمودار (یعنی ظاہر) ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار بَرتنوں میں پانی موجود تھا۔ آپ حیرت میں پڑ گئے! اپنا یہ ذِہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک غیر مسلم کیلئے آیا ہے۔ وہ کہنے لگا: حُضُور! کھائیے! اور **دو باتوں** کی خُوش خَبری بھی سنئے **ایک** تو میں اسلام قبول کرتا ہوں، یہ کہہ کر اُس نے کلمۂ شَہادت پڑھا۔ **دوسری** یہ کہ **الله** کریم کے یہاں آپ کا بَہُت بڑا مَقام ہے، میں نے **سجدے** میں سر رکھ کر یہ دُعا مانگی تھی: ''**یاالله! مُحمّدِ** مصطفٰے (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) اگر رسولِ بَرحق ہیں تو مجھے دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما اور اگر **ابراہیم** خَواص تیرے ولی ہیں تو مزید دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما۔'' دُعا مانگ کر میں نے جوں ہی **سجدے** سے سر اُٹھایا تو کھانے کا یہ طَشْت (یعنی تھال) موجود تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَواص رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ سُننے کے بعد کھانا تَناوُل فرما (یعنی کھا) لیا۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ نومسلم (یعنی نیا مسلمان) وِلایَت کے اعلیٰ دَرَجے پر فائز ہوا۔ (مُلَخَّص از کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۲۳۹، فیضانِ سنت ج ۱ ص ۷۹۹) **الله رَبُّ الْعِزّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

خوب سَجدے میں اے بھائی! گِڑگِڑا کر کر دُعا
کام بن جائے گا تیرا از طُفیلِ مُصطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

(۴) حضرتِ شبلی نے سجدے میں دُعا مانگی (حکایت)

حضرتِ (سیِّدُنا شیخ ابو بکر) شبلی (بَغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ) نے ایک دُنیا میں پھنسے (یعنی دُنیادار) آدمی کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے اور آپ نے یہ دُعا پڑھی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔" (یعنی: اللہ پاک کا شُکر ہے جس نے مجھے اس مُصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مُبتلا کیا اور مجھے اپنی بہُت سی مخلوق پر فضیلت دی) (مراۃ المناجیح ج۲ص۳۸۹) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

ہر دینی و دنیوی مُصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھئے

یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ دُعا ہر دینی و دُنیاوی مُصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ پڑھنے والا اُس مصیبت سے دُور رہے گا۔[1] یہ دُعا ترمذی شریف کی حدیث نمبر 3443 میں بیان کی گئی ہے۔ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بلاخواہ جِسمانی ہو جیسے کوڑھ، اندھاپن یا اور کوئی بیماری، یا مالی جیسے قَرض، فَقر، تنگیِ رِزْق وغیرہ، یا دینی جیسے کُفر، فِسْق، ظُلْم، (بُری) بِدْعَت وغیرہ غَرَض کہ ہر مُصیبت کے لیے یہ دُعا اِکسیر ہے۔[2] یہ دُعا بہُت آہستہ کہے کہ وہ مُصیبت زَدہ نہ سُنے، اُسے رَنج ہوگا۔ (لمعات ج۳ ص ۶۱۰) (مراۃ ج۴ ص۳۸)

تین بیماریوں کو ناپسند مت سمجھو

تین قِسْم کی بیماریوں (۱) زُکام (۲) کُھجلی اور (۳) آشوبِ چَشْم (یعنی آنکھیں دُکھنے) میں مُبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۷۰ مُلَخَّصاً) ان بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: حُضُور سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو (یعنی بُرا نہ سمجھو)۔ ﴿۱﴾ زُکام: کہ اس کی وجہ سے بہُت سی بیماریوں

[1] مراۃ المناجیح ج۲ص۳۸۹ [2] مرقات ج۵ ص۲۸۳ تحت الحدیث ۲۴۲۹

کی جڑ کٹ جاتی ہے ﴿۲﴾ **کھجلی**: کہ اس سے اَمراضِ جِلْدِیہ (Skin diseases) جُذام (یعنی کوڑھ) وغیرہ کا اِنسِداد ہوجاتا ہے (یعنی راستہ رُک جاتا ہے)۔ ﴿۳﴾ **آشوبِ چشم**: نابینائی (یعنی اندھے پَن) کو دَفع کرتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۷۰ مُلَخَّصاً)

ہر بُرائی سے تُو بچا یارب!
دیدے اَمراض سے شِفا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شیطان روتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے

سجدہ کرنے والے کو دیکھ کر شیطان صدمے سے چُور ہوجاتا ہے کہ افسوس! سجدے کی بَرَکت سے یہ تو جنَّت میں چلا جائے گا اور میں جہنَّم میں جا پڑوں گا! اِس سِلسِلے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جب اِنسان سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے، اور کہتا ہے: اَفسوس! اِنسان کو سجدے کا حُکم ہوا، اِس نے سجدہ کرلیا، اور اِس کو جنَّت ملی، مجھے سجدے کا حُکم ہوا، میں نے اِنکار کیا اور مجھے جہنَّم ملی۔" (مسلم ص ۵۸ حدیث ۲٤٤)

یہاں کون سا سجدہ مراد ہے؟

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی انسان کو سجدۂ تلاوت کرتا دیکھ کر شیطان حَسرت کرتا ہوا وہاں سے بھاگتا ہے، چونکہ یہ سجدہ سجدۂ نَماز کے علاوہ ہے اور شیطان نے جس سجدے کا انکار کیا تھا وہ بھی سجدۂ نماز کے علاوہ تھا، اس لیے اسے یہ (یعنی تلاوت کا) سجدہ دیکھ کر حسرت ہوتی ہے نہ کہ سجدۂ نماز دیکھ کر کیونکہ نَماز کے سجدے تو خود بھی کرتا رہا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۸۳)

خوب قراٰنِ پاک پڑھو کے چودہ حُرُوف کی نِسبت سے سجدۂ تِلاوت کے 14 آداب

﴿۱﴾ آیتِ سَجدہ پڑھنے یا سُننے سے سَجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔ (اَلْھِدَایہ ج۱ ص۷۸) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا تَرجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سُننے والے پرسَجدہ واجِب ہوگیا، سُننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سَجدہ کا ترجمہ ہے، البَتَّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہوتو بتادیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سَجدہ** کا تَرجمہ تھا اور (سَجدے کی) آیت پڑھی گئی ہوتو اس کی ضَرورت نہیں کہ سُننے والے کو **آیتِ سَجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۳۲) ﴿۳﴾ پڑھنے میں یہ **شَرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے ﴿٤﴾ **سُننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالْقَصْد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بِلا قَصد (یعنی بلا ارادہ) سُننے سے بھی سَجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۷۲۸)

﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سُن سکتا تھا مگر شوروغُل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سُنی تو **سَجدہ** واجِب ہوگیا اور اگر مَحض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجِب نہ ہوا۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۳۲ وغیرہ) ﴿٦﴾ **سَجدہ** واجِب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لَفظ جس میں **سَجدے کا مادَّہ** (یعنی لفظ) پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قَبل یا بعد کا کوئی لَفظ مِلا کر پڑھنا کافی ہے۔ (ردالمحتار ج۲ ص٦٩٤) ﴿۷﴾ **سجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سَجدے کا مَسنون طَریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سَجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سُنَّت** ہے اور کھڑے ہو کر سَجدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُسْتَحَب**۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۳۵، درمختار ج۲ ص٦٩٩، وغیرھما) ﴿۸﴾ **سَجدۂ تِلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وَقْت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّاتُ) ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار ج۲ ص۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت

میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سَجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تِلاوت** کی نیّت کافی ہے۔ (درمختار وَ ردالمحتار ج۲ ص۶۹۹)

﴿۱۰﴾ آیتِ سَجدہ بیرونِ نَماز (یعنی نَماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سَجدہ کر لینا **واجِب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔ (درمختار ج۲ ص۷۰۳)

﴿۱۱﴾ اُس وَقْت اگر کسی وجہ سے **سجدہ** نہ کرسکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع (یعنی سُننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُسْتَحَب** ہے: سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾

(تَرجَمۂ کنزُ الْاِیمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طَرَف پِھرنا ہے۔ (پ۳،البقرۃ:۲۸۵)) (ردالمحتار ج۲ ص۷۰۳)

﴿۱۲﴾ ایک مجلِس[1] میں سَجدے کی ایک آیت کو **بار بار پڑھا یا سُنا** تو ایک ہی سَجدہ **واجِب** ہوگا، اگرچِہ چند شخصوں سے سُنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سُنی جب بھی **ایک ہی سجدہ** واجِب ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص۷۱۲)

﴿۱۳﴾ پوری سورت پڑھنا اور **آیتِ سجدہ** چھوڑ دینا **مکروہِ تحریمی** ہے اور صِرف **آیتِ سجدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی مِلا لے۔ (درمختار ج۲ ص۷۱۷ وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے مدینہ

﴿۱۴﴾ (اَحناف یعنی حَنَفیوں کے نزدیک قران پاک میں سَجدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک مجلِس میں سَجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سَجدے کرے **اللہ** پاک اُس کا **مَقْصَد** پورا فرما دے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سَجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخِر میں 14 سَجدے کر لے۔ (بہارِشریعت ج۱ ص۷۲۸۔۷۳۸ ملخّصاً)

---

[1] **مَجْلِس بدلنے نہ بدلنے کی صورتیں**: دو ایک لُقمے کھانے، دو ایک گُھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قَدَم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔۔۔ تین لُقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قَدَم میدان میں چلنے، نِکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (بہارِشریعت ج۱ ص۷۳۶ مختصراً)

گانوں کا شوقین نوجوان قراٰن کا قاری بن گیا

سَجدوں کی کثرت کا ذِہن بنانے، فَیضانِ قراٰن پانے اور سُنّتیں اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالِغان) پڑھنے پڑھانے اور مَدَنی قافلوں کا مُسافِر بننے بنانے کیلئے خوب سرگرمِ عَمَل رہیئے۔ **مَدَنی بہار:** کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں ایک ماڈرن نوجوان رہتے تھے۔ بُرے دوستوں کی صُحبت کی وَجہ سے فِلمی گانے سُننے کی ایسی بُری عادت تھی کہ اکثر کوئی نہ کوئی گانا گُنگُناتے رہتے۔ ایک دن گانا سُننے میں مَگَن تھے کہ اچانک دل میں خَیال آیا کہ ''**اگر اِسی حالت میں مَوت آگئی تو میرا کیا بنے گا؟**'' بس یہ خَیال آتے ہی ان کے جِسْم میں خوف کی ایک لہرسی دوڑ گئی۔ گھر سے باہر نِکلے تو خوش قسمتی سے ان کی ملاقات ''**دعوتِ اسلامی**'' سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اِن کا ذِہن بنایا کہ عِشا کی نَماز کے بعد مسْجِد میں مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالغان) میں قراٰنِ کریم پڑھایا جاتا ہے، آپ بھی آیا کریں۔ اسلامی بھائی کی یہ دعوت سن کر انہیں یوں لگا کہ رَحیم وکریم پَروَرْدگار نے ان کی رہنمائی کے لئے اپنے اس نیک بندے کو بھیجا ہے۔ چُنانچہ انہوں نے فوراً ہامی بھر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِنہوں نے باقاعِدگی سے مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ چند ہی دنوں میں یہاں کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول نے ان کی زندگی کی گاڑی کو نیکی کی راہ پر گامزن کردیا۔ ایک رات مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالغان) میں جب دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ ''**مُردے کے صَدمے**'' چلایا گیا تو ان کے دل کی دُنیا زیروزَبر ہوگئی اور یہ خوفِ خُدا سے کانپنے لگے، انہیں اپنے ماضی پر ندامت ہونے لگی اور حال کو سَنوارنے کا جذبہ دِل میں موجیں مارنے لگا۔ انہوں نے اپنے گُناہوں سے سچّے دل سے توبہ کی اور اپنی آخرت کو سَنوارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ یہ کل تک گانے گُنگُناتے تھے، اب نَعتِ پاکِ مُصطفٰے پڑھنے

لگے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے مَدَنی اِنْعامات کے ذِمّہ دار بھی بنے، ان کی دُعا ہے کہ **اللہ** پاک انہیں مُشک بار مَدَنی ماحول میں ایمان کی سلامتی کیساتھ مَوت نصیب فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر
کے اچھّوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سجدوں کی کثرت بلندیٔ درجات

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مَعْدان بِن ابوطلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا **ثَوبان** رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے عَرض کی: مجھے ایسا عَمَل بتائیے جسے میں کروں تو اُس کی بَرَکت سے **اللہ** پاک مجھے جنَّت میں داخِل کردے، یا (میں نے یہ کہا کہ) مجھے **اللہ** پاک کا سب سے پسندیدہ عَمَل بتائیے۔ حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا، آپ خاموش رہے۔ میں نے جب تیسری بار پوچھا، تو فرمایا: میں نے **رسولُ اللہ** صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے اس بارے میں سُوال کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا تھا، ''کثرت سے **سجدے** کیا کرو کیونکہ تم جب بھی **اللہ** پاک کے لیے **سجدہ** کروگے، **اللہ** پاک تمہارا ایک دَرَجہ بُلند فرمادے گا اور اس کے بدلے تمہاری ایک خطا مُعاف فرمادے گا۔'' (مسلم ص ۱۹۹ حدیث ۱۰۹۳)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ **اللہ** پاک اس کے سبب **سجدہ** کرنے والے کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۸۲ حدیث ۱۴۲۴)

ادائے سنّت کا جذبہ

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ پہلی حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (میں نے **رسولُ اللہ** صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے اس بارے میں سُوال کیا تھا) کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی میں نے بھی **حُضُور** صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار یہ سُوال کیا تھا، دو بار سرکار (صلی اللہ

علیہ والہٖ وسلَّم) خاموش رہے تھے اور تیسری بار میں جواب دیا تھا۔ (مرقات ج۲ص۶۱۶) اِسی سنَّت پر عَمَل کرتے ہوئے میں بھی دوبار خاموش رہا۔ **حُضُور** صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی یہ خاموشی سائل (یعنی پوچھنے والے) کا شوق بڑھانے کے لیے اور حضرتِ **ثَوبان** (رضی اللہ عنہ) کی خاموشی اِسی سنَّت پر عَمَل کے لیے ہے، صَحابۂ کرام حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی اداؤں کی نَقْل کرتے تھے۔ مُفتی صاحِب حدیثِ پاک کے اِس حصّے (کثرت سے سَجدے کیا کرو) کے تَحْت فرماتے ہیں: اِس طرح کہ نوافِل زِیادہ پڑھو اور تِلاوتِ قرانِ کریم کثرت سے کرو، **سَجدۂ شُکر** زِیادہ کرو۔ اِس حصّۂ حدیث (اس کے بدلے تمہاری ایک خطا مُعاف فرمادے گا) کے تَحْت فرماتے ہیں: اس سے مَعلوم ہوا کہ **سَجدہ** گناہوں کا کفّارہ ہے مگر گُناہوں سے مُراد حُقُوقُ **اللّٰہ** کے گُناہِ صَغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) ہیں، حُقُوقُ الْعِباد (یعنی بندوں کے حُقُوق) ادا کرنے سے اور گُناہِ کَبیرہ (یعنی بڑے گُناہ) توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ص۸۵)

دَرَجہ بُلند ہونے اور نیکیاں لکھے جانے میں فرق

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک سُوال قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **دَرَجہ بُلند** ہونے اور **نیکیاں لکھے** جانے میں کیا فَرق ہے؟ حالانکہ نیکیاں لکھے جانے کے سَبَب ہی دَرَجہ بُلند ہوتا ہے۔ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: دَرَجہ اگرچہ نیکیاں لکھنے کے سبب ہی بُلند ہوتا ہے لیکن سَبَب الگ ہوتا ہے اور مُسَبَّب (یعنی سَبَب کا نتیجہ) الگ، لہٰذا یہ دو چیزیں ہوئیں، نیز کبھی ایسا بھی ہوتا ہے نیکیاں لکھنے کے سَبَب دَرَجہ بُلند نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا گُناہ مِٹا دیا جاتا ہے۔ (فیض القدیر ج۵ ص ۶۲۱)

اَعضائے سُجود جہنَّم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: سَجدے کے نِشان کے سوا انسان کے سارے جِسْم کو آگ جلائے گی۔ **اللّٰہ** پاک نے جہنَّم پر حرام کردیا ہے کہ وہ سَجدے کے نِشان کو جلائے۔ (مسلم ص ۹۶ حدیث ۴۵۱)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دوزخ کی آگ ان لوگوں (یعنی جو مسلمان جہنّم میں جائیں گے) کے سارے اَعْضا کو جَلا دے گی مگر اس کی پیشانی کو نہ جلا سکے گی، بَعْض شارِحین نے فرمایا کہ: سجدے کے ساتوں عُضْو (یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گُھٹنے اور دونوں پاؤں) مَحْفُوظ رہیں گے۔ (اشعہ ج ٤ ص ٤١٨) بَعْض شارِحین نے فرمایا کہ اس سے مُراد پورا چِہرہ ہے، اس قَول کی تائید ''بُخاری شریف'' کی اس حدیث ''وَیُحَرِّمُ اللّٰہُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ''[1] (یعنی اللہ پاک ان کی صورتیں آگ پر حرام فرما دے گا) سے ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ٣٧٤ ملخصاً)

مانگ! کیا مانگتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوفِراس رَبِیْعَہ بن کَعْب اَسْلَمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمت میں رات کو حاضر رہتا، ایک شَب آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے وُضُو کے لیے پانی وغیرہ ضَروریات لایا (آپ کا بحرِ رَحْمت جوش میں آیا اور) ارشاد فرمایا: **مانگ! کیا مانگتا ہے؟** (کہ ہم تجھے عطا فرمائیں) میں نے عَرض کی: اَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. یعنی'' میں آپ سے جنّت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔'' فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عَرض کی: میری مُراد تو صِرف یہی ہے۔ فرمایا: فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. یعنی تو کثرت سے سجدے کرکے اپنے نَفْس پر میری مدد کر۔ (مسلم ص ١٩٩ حدیث ١٠٩٤)

سائل ہوں ترا ، مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو
معلوم ہے مجھ کو تری اِقرار کی عادت

حضرت ربیعہ کا تعارف

حضرتِ سیِّدُنا رَبِیْعَہ بِن کَعْب رضی اللہ عنہ کی کُنیَت ''ابوفِراس'' ہے، اَسْلَمی ہیں۔ اَصْحابِ صُفَّہ میں سے تھے۔ پرانے صَحابی ہیں، سَفَر و حَضَر کے حُضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے خاص خادِم ہیں، 63ھ میں اِنتِقال ہوا۔ (مراۃ ج ٢ ص ٨٣) **اللہ رَبُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

[1] بخاری ج ٤ ص ٥٥٤ حدیث ٧٤٣٩

اختیاراتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

حنفیوں کے زبردست پیشوا حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے جو مطلقاً (یعنی بغیر کسی قید و حد بندی کے) فرمایا: ''مانگ! کیا مانگتا ہے؟'' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم نے آپ کو اس بات کی قُدرت بخشی ہے کہ خُدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرمادیں، اِسی وَجہ سے ہمارے اَئِمّۂ کرام (اَ۔اِمَّ۔اِ۔کِرام) رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم نے فرمایا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خُصُوصِیّات میں سے یہ ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم) جس کسی کو جس حُکم کے ساتھ چاہیں خاص فرمادیں، جیسے حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمَہ بِنْ ثابِت رضی اللہ عنہ کی ایک گواہی کو آپ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دو گواہیوں کے برابر کردیا۔ نیز آپ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عَطِیَّہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص خاندان کے لیے نَوحے کی اِجازت عنایت فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوزکریا یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: رسولِ اَنام صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے لیے جائز (یعنی اللہ پاک کی طرف سے اجازت) ہے کہ عام اَحکام سے جسے چاہیں خاص کردیں اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ وغیرہ کے لیے چھ ماہ کی بکری قُربانی کے لیے جائز کردی اور علّامہ ابنِ سَبُع رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے آپ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خُصُوصِیّات میں ذِکر کیا ہے کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو جنّت کی زمین کا مالِک بنادیا ہے آپ صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم اس میں سے جو چاہیں جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۲ ص۶۱۵)

مالکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش ص۱۰۳)

جو بھی مانگو حُضور صَلَّی اللہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم دیتے ہیں

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے حصّے (میں آپ سے جنّت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں) کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی مجھے آپ جنّت میں اپنے ساتھ رکھیں جیسے بادشاہ شاہی قَلْعے میں اپنے خاص خادِموں کو اپنے ساتھ رکھتے

ہیں۔ خَیال رہے کہ حضرتِ رَبیْعہ (رضی اللہ عنہ) نے اس جگہ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے (جنّت میں رفاقت (یعنی ساتھ) مانگ کرضمناً) حَسْبِ ذیل چیزیں مانگیں: زِندگی میں ایمان پر اِسْتِقامَت، نیکیوں کی توفیق، گُناہوں سے کَنارہ کَشی، مَرتے وَقْت ایمان پر خاتِمہ، قَبْر کے حِساب میں کامیابی، حَشْر میں اعمال کی قبولیّت، پُلِ صِراط سے بَخَیرِیّت گُزر، جنّت میں ربِّ کریم کا فَضْل و بُلندیِ مَراتِب (یعنی اونچے مرتبے)، یہ سب چیزیں صَحابی نے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے مانگیں اور حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے صَحابی کو بَخْشیں، لہٰذا ہم بھی **حُضُور** (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **سے ایمان، مال، اولاد، عِزَّت، جنَّت سب کچھ مانگ سکتے ہیں، یہ مانگنا سنّتِ صَحابہ ہے،** حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لنگر سے یہ سب کچھ قِیامَت تک بٹتا رہے گا اور ہم بھکاری لیتے رہیں گے۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ حضرتِ رَبیْعہ (رضی اللہ عنہ) نے حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے حُضُور ہی کو مانگا مگر چُونکہ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جنَّت میں ہی ملیں گے، لہٰذا جنَّت کا بھی ذِکر کر دیا۔ حدیثِ پاک کے اِس حصّے ''کثرتِ سُجود (یعنی سَجدوں کی کثرت) سے اپنے نَفْس پر میری مدد کر'' کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جنَّت میں تمہیں اعلیٰ مَقام پر پہنچانا میرے کَرَم سے ہے نہ کہ مَحْض تمہارے سَجدوں سے، تم اپنے سَجدوں سے مجھے اس کام میں اِمداد دو۔ عَلٰی نَفْسِكَ (یعنی اپنے نَفْس پر) فرما کر اشارۃً فرمایا گیا کہ نَفْس کی مُخالَفت جنَّت (پانے) کا ذَرِیعہ ہے۔ (مرقات) کثرتِ سُجُود (یعنی سَجْدوں کی کثرت) سے بتایا گیا کہ فقط نمازِ پنجگانہ پر کِفایَت نہ کرو بلکہ (یعنی پانچوں وَقْت کی نمازوں کے ساتھ ساتھ) نوافل (بھی) کثرت سے پڑھو تا کہ میرے قُرْب (یعنی نزدیکی) کے لائق ہو جاؤ۔ جیسے بادشاہ کہے کہ میرے پاس آنا ہے تو اچّھا لِباس پہنو۔ حاضِری بادشاہ کے کَرَم سے ہے اور اچّھا لِباس دَربار کے آداب میں سے۔

مالِک ہیں خزانۂ قُدرت کے، جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خُلد جنابِ رَبیعہ کو، بگڑی لاکھوں کی بَنائی ہے

(مراۃ المناجیح ج۲ ص۸۴)

بلند مرتبے نفس کی مخالفت سے ملتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے حصّے (اپنے نَفْس پر سجدوں کی کثرت سے میری مدد کر) کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان ایسے ہی ہے جیسے طبیب مریض سے کہتا ہے: میں تمہارا علاج ایسی دوا کے ساتھ کروں گا جس سے تمہیں شِفا حاصل ہوجائے گی لیکن تم پرہیز اور میری باتوں پر عَمَل کرکے میری مدد (یعنی میرے ساتھ تعاوُن) کرو اور سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ''اپنے نَفْس پر'' فرمانے میں اس بات پر تنبیہ (تَم۔بِیہ۔ یعنی خبردار کرنا) ہے کہ بُلند مراتِب (یعنی اونچے مرتبے) صِرف نَفْس کی مُخالَفَت کے ذَرِیعے حاصِل ہوتے ہیں۔ (لمعات التنقیح ج۳ ص۱۷۳)

اِس حدیثِ پاک سے یہ بھی مَعلوم ہوا کہ بُزُرگوں کی خدمت کرنا اور جس کام میں ان کی خُوشی ہو اُسے پورا کرنا دَرحَقِیقت فَضِیلَت وسَعادَت حاصِل کرنے کا ذَرِیعہ ہے، خاص طور پر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا (یعنی خوشی) کو مدِّ نظر رکھنا تو دِین ودُنیا کی سب سے بڑی سَعادَت اور بھلائی ہے۔ (اشعۃ اللمعات (اردو) ج۲ ص۲۴۷ ملخصا)

خوش خبری سُن کر سجدۂ شکر کرنا سُنَّتِ مُستَحبَّہ ہے

اے عاشِقانِ نَماز! جب کبھی خُوشی کی خَبَر ملے، دو رَکْعت نمازِ شُکرانہ ادا کرنا یا سَجدۂ شُکر کر لینا چاہئے۔ ''دینی یا دُنیوی خُوشی کی خبر سُن کر سجدے میں گر جانا سَجدۂ شُکر کہلاتا ہے۔''[۱] حضرتِ سیِّدُنا ابو بَکرہ رضی اللہ عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوئی خُوشی کی خبر پہنچتی یا آپ خُوش ہوتے تو اللہ پاک کا شُکر کرتے ہوئے سجدہ فرماتے۔[۲] حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سَجدۂ شُکر ادا کرنا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابِت ہے۔[۳] کیا ہم نے بھی کبھی کسی خُوشی کے مَوقَع پر سَجدۂ شُکر ادا کیا ہے؟ ''مَلْفُوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے دو عَرض و اِرشاد مُلاحَظہ ہوں، عَرض: سَجدۂ شُکر مَسنون ہے یا مُستَحَب؟ اِرشاد: سُنَّتِ مُستَحَبَّہ

مدینہ

۱: مراۃ المناجیح ج۲ ص۳۸۸ ۲: ابوداؤد ج۳ ص۱۱۷ حدیث ۲۷۷۴ ۳: مراۃ المناجیح ج۲ ص۳۸۹ ماخوذاً

(مُس۔تَ۔حَبّ) ہے۔ جس وَقت ابوجہلِ لَعین کا سرکَٹ کر سرکار میں آیا (یعنی حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس لایا گیا) تو سَجدۂ **شُکر** فرمایا۔ **عَرض:** سَجدۂ شُکر کی نیَّت نماز کے سَجدے میں کرلی تو کچھ حَرَج تو نہیں؟ **ارشاد:** کوئی حَرَج نہیں اور بہتر یہ کہ **نماز** سے عَلیحِدہ کرے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۴۶، ۳۷۹) **''بہارِ شریعت''** میں ہے: ''سَجدۂ شُکر مَثَلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مَریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپس آیا غَرض کسی نِعمت پر سَجدہ کرنا مُستَحَب ہے۔'' (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۸ تا ۷۳۹) **اللہ** کریم ہمیں بھی خُوش خَبَری سُننے پر **سَجدۂ شُکر** ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اللہ** پاک کے کَرَم سے اگر آپ کو یہ خُوش خَبَری ملے کہ آپ کا حَج یا عُمرہ ومَدینۂ مُنوَّرہ کی حاضِری کا وِیزا لگ گیا ہے تو اس پر آپ کو **سجدۂ شُکر** کرنا چاہیے۔

اے کاش! کوئی آ کر، کہدے مرے کانوں میں
چَل! تجھ کو مدینے میں، سرکار بُلاتے ہیں

سجدۂ شُکر کا طریقہ

سَجدۂ شُکر (وسَجدۂ تِلاوت) دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 1250 صَفحات پر مُشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جِلد اوّل صَفحہ 731 پر ہے: (تِلاوت اور شُکر کے) سَجدے کا مَسنون طَریقہ یہ ہے کہ (باوُضو) کھڑا ہو کر **اَللہُ اَکْبَر** کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے، پھر **اَللہُ اَکْبَر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار **اَللہُ اَکْبَر** کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سَجدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُستَحَب۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۱) **سَجدۂ تِلاوت** (اور سَجدۂ شُکر) کے لیے **اَللہُ اَکْبَر** کہتے وَقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے اور نہ اِس میں تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) ہے نہ سلام۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سجدے میں پیشانی کو نقصان پہنچا

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ روزانہ ایک ہزار نوافِل ادا فرمایا کرتے تھے اور جب عُمْر رسیدہ ہوگئے تو 400 نوافل پڑھتے تھے۔ (البداية والنهاية ج ٥ ص ٥٦٠) حارِث غَنَوِی کہتے ہیں کہ ''ایک بار آپ نے اِتنا طویل سَجدہ کیا حتّٰی کہ مٹّی نے پیشانی کو نُقصان پہنچایا۔'' 76 ہجری میں آپ کا اِنتِقال ہوا۔ (تهذيب التهذيب ج٨ص١٠٧)(152 رحمت بھری حکایات ص٤٧تا٤٨)

نورانی پیشانی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا جب اِنتِقال ہوا تو اہلِ خانہ میں سے کسی نے آپ کو خواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ آپ کے سَجدے کی جگہ چمکدار ستارے کی مانِند روشن ہے، تو عَرض کی: یہ آپ کے چہرے پر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''میری پیشانی کو مٹّی کے نُقصان پہنچانے کی وجہ سے نُورانی کردیا گیا ہے۔'' عَرض کی: آخرت میں آپ کو کیا مقام حاصِل ہوا؟ فرمایا: ''بہترین گھر ہے، جس کے اَہل (یعنی رہنے والے) یہاں سے مُنتقِل (Transfer) ہوتے ہیں نہ ہی انہیں مَوت آتی ہے۔'' (المنامات مع موسوعة للامام ابن ابى الدنيا ج٣ ص٥٨ رقم ٥٦)

رحمت بھری حکایت

یہ بھی مَنقول ہے کہ اِنتِقال کے بعد کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سَجدے کی جگہ نُور بَن گئی ہے تو پوچھا: آپ کہاں ہیں؟ جواب دیا: ''میں ایسے گھر میں ہوں جس کے اَہل (یعنی رہنے والے) یہاں سے کوچ کریں (یعنی نکلیں) گے نہ اِنہیں مَوت آئے گی۔'' (البداية والنهاية ج٥ ص٥٦٠) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

بغیر کچھ بچھائے سجدہ کرنا افضل ہے

''اِحیاءُ الْعُلوم'' میں ہے: ''(تابعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعَزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ہمیشہ سجدہ زمین ہی پر کرتے، سَجدے کی جگہ مُصلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے۔'' (احياء العلوم ج١ ص٢٠٤) (احياء العلوم (اردو) ج١ ص٤٦٦) اور ''بہارِ شریعت'' میں بھی بلا حائل

(یعنی بغیر کچھ بچھائے) **سجدہ** کرنا مُستحب لکھا ہے۔ (دیکھئے بہارِ شریعت ج۱ص۵۳۸) تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**اللہ** پاک کے نزدیک بندے کی یہ حالت سب سے زِیادہ پَسندیدہ ہے کہ اُسے **سجدہ** کرتے دیکھے کہ مُنہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔'' (معجم اوسط ج٤ص٣٠٨حدیث ٦٠٧٥)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

جب تک نمازی کے ماتھے پر **سجدے** کے دوران لگی ہوئی مٹّی باقی رہتی ہے، فِرِشتے مَغْفِرت کی دُعا مانگتے رہتے ہیں، جیسا کہ شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب تک **نماز** سے فارِغ نہ ہوجائے اپنی پیشانی (کی مٹّی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر **نماز** کے **سجدے** کا نشان رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رہتے ہیں۔'' (معجم کبیر ج٢٢ ص٥٦ حدیث ١٣٤)

(دورانِ نماز) **پیشانی** سے خاک یا گھاس چُھڑانا مکروہِ (تنزیہی) ہے، جب کہ ان کی وجہ سے **نماز** میں تَشوِیش نہ ہو اور **تکبُّر** مقصود ہو تو کراہتِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے اور اگر تکلیف دِہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو (چُھڑانے میں) حَرَج نہیں اور **نماز** کے بعد چُھڑانے میں تو مُطلَقاً مُضایَقہ نہیں بلکہ (چُھڑا لینا) چاہیے، تاکہ رِیا نہ آنے پائے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۳۱) (عالمگیری ج١ ص١٠٥)

چہرے پر سجدے کا نشان

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدّین محمد بن عُمر رازی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پارہ 26 سُوْرَةُ الْفَتْح کی آیت نمبر 29 ''سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ'' (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اِن کی علامت اِن کے چِہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔)'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس میں دو قول ہیں: **ایک قول** یہ ہے کہ یہ سجدے کا نشان (دُنیا میں نہیں بلکہ) بروزِ قِیامت ہوگا، چُنانچِہ **اللہ** کریم ارشاد فرماتا ہے: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: جس دن کچھ مُنہ اُونجالے (یعنی روشن) ہوں گے (پ٤، اٰلِ عمرٰن:١٠٦)) نیز ارشاد فرماتا ہے: نُوْرُهُمْ يَسْعٰى (ترجمۂ کنزُ الایمان: ان کا نور دوڑتا ہوگا (پ٢٨، التحریم:٨)) اور ان کے چِہروں میں نُور، **اللہ** پاک کی جانب توجُّہ کرنے کی وجہ سے ہوگا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام نے کہا تھا: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(ترجَمۂ کنزُ الایمان: میں نے اپنا مُنہ اُس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے۔(پ ۷، الانعام: ۷۹)) اور جو شخص سورج کی سیدھ میں کھڑا ہوتا ہے تو سورج کی شُعائیں (Rays) اُس کے چِہرے پر پڑتی ہیں جس کی وَجہ سے اس کے چِہرے پر خوب نُور (یعنی اُجالا) ظاہِر ہوتا ہے حالانکہ سورج کا نُور (یعنی اُجالا) عارِضی (Temporary) ہوتا ہے جو خَتم ہوجاتا ہے، جبکہ **اللہ** کریم آسمانوں اور زمین کو مُنوَّر یعنی روشن کرنے والا ہے، تو جو شخص اس کی جانب مُتوجِّہ ہوگا اُس کے چِہرے پر ایسا نُور ظاہِر ہوگا جو اَنوار (یعنی روشنیوں) سے بھرا ہوگا۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ یہ سَجدے کا نِشان دُنیا میں ہوگا، پھر اس میں مزید دو قول ہیں: **ایک قول** یہ ہے کہ اس سے مراد وہ نِشان (یعنی کالا دھبّا۔ داغ) ہے جو کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ سَجدے کرنے) کے سَبَب پیشانی پر ظاہِر ہوتا ہے۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ اس سے مُراد وہ حُسْن ہے جسے **اللہ** پاک رات میں سَجدے کرنے والوں کے چِہروں پر دن میں ظاہِر فرماتا ہے اور عَقْل مندوں کے لیے یہ بات بِالکُل ثابِت شُدہ ہے کہ دو شخص رات جاگتے ہیں، ایک شخص رات شَراب پینے اور لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) میں مَشغول رہ کر گُزارتا ہے اور دوسرا **نَماز**، قراءَت وعِلمِ دِین حاصِل کرنے میں گُزارتا ہے تو دوسرے دن ہر شخص شراب اور کھیل کود میں رات گزارنے والے اور ذِکر وشُکر میں رات بَسَر کرنے والے کے درمیان فَرق کر لیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۸۹)

پیشانی کے دھبے کے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت کا قول

میرے آقا اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''فتاویٰ اَفرِیقہ'' میں سَجدے کے نِشان کے مُتعلِّق طویل بَحْث کرنے کے بعد صَفْحَہ 66 پر لکھتے ہیں: **اَقُوْل** (یعنی میں کہتا ہوں): اس بارے میں تحقیق حُکم یہ ہے کہ دِکھاوے کے لئے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) یہ نِشان پیدا کرنا حرامِ قَطْعی وگُناہِ کبیرہ ہے اور وہ نِشان **مَعَاذَاللہ** اس کے اِستِحقاقِ جہنَّم (یعنی دوزخ کی حقداری) کا نِشان ہے جب تک توبہ نہ کرے۔ اور اگر یہ نِشان کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ سَجدوں) سے خود پڑ گیا تو وہ سَجدے اگر رِیائی (یعنی دِکھاوے کیلئے) تھے تو فاعِل جہنَّمی اور یہ نِشان اگرچہ خود جُرم نہیں مگر جُرم سے پیدا ہوا۔ لہٰذا اِسی نارِیّت (یعنی دوزخی ہونے) کی نِشانی۔ اور اگر وہ سَجدے خالِصاً لِوَجْہِ اللہ (یعنی خالِص **اللہ** پاک کیلئے) تھے مگر یہ

نِشان پڑنے سے خُوش ہوا کہ لوگ مجھے عابِد ساجِد (عبادت کرنے والا سجدہ گُزار) جانیں گے تو اب رِیا آ گیا اور یہ نِشان اس کے حَق میں مَذموم (یعنی قابلِ مَذَمَّت) ہو گیا۔ اور اگر اسے اس کی طَرف کچھ اِلْتِفات (دِھیان) نہیں تو یہ نِشان نشانِ محمود (لائق تعریف نشان) ہے۔ اور ایک جماعت کے نزدیک آیۂ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ اُمّید ہے کہ قبر میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان و نَماز کی نِشانی ہو اور روزِ قِیامت یہ نِشان آفتاب سے زِیادہ نُورانی ہو۔ (فتاوٰی افریقہ)

تہجُّد گزار کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا وَجہ ہے تَہَجُّد پڑھنے والوں کے چِہرے حَسین (یعنی نُورانی) ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس لئے کہ وہ اپنے پاک پَروَرْدگار کے لئے تَنہائی اِختِیار کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کو اپنے نُور کا لِباس پہنا دیتا ہے۔'' (احیاء العلوم ج ٥ ص ١٤٧) (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٣٧٤)

نیکی دل کا نُور اور چہرے کی چمک

ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: نیکی کرنے سے دل میں نُور، چِہرے میں چَمک، رِزْق میں فَراخی (یعنی کُشادگی۔ زِیادتی) اور لوگوں کے دِلوں میں اس کے لیے مَحبَّت پیدا ہو جاتی ہے۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ایک شَخص کوئی کام چُھپ کر بڑی رازداری سے کرتا ہے، اللہ پاک اس کے آثار اس کے چِہرے اور اس کے کلام (یعنی گُفتگو) میں نُمایاں کر دیتا ہے۔ (تفسیر القراٰن العظیم ج٧ص ٣٣٧)

کرائے کا کھلاڑی مُبلِّغ کیسے بنا؟

سَجدوں کی لذّتیں پانے، تکبُّر سے جان چُھڑانے اور خود کو عاجِزی کا پیکر بنانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی قافلوں میں سَفر کرتے کرواتے رہیے۔ **مَدَنی بہار:** فیصل آباد میں مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل بَہُت ہی بگڑے ہوئے کردار کے مالِک تھے، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، بدنگاہی

اورلڑائی جھگڑا ان کے روز مَرّہ کے مَعْمولات میں شامل تھے۔انہوں نے مارشل آرٹس (یعنی کراٹے وغیرہ) سیکھا ہوا تھا جس کے بَل بوتے پر لوگوں سے خَواہ مَخواہ جھگڑا مول لیتے۔ ہر نئے فیشن کو اپنانا ان کے مَشاغِل میں شامل تھا، افسوس! نَمازوں سے اس قَدَر دُوری تھی کہ اِنہیں اتنا بھی پتا نہ تھا کہ کون سی نَماز کی کِتنی رَکْعتیں ہوتی ہیں! آخر کار ان کی قِسْمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ان کی مُلاقات اپنے ایک پُرانے دوست سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے تھے، اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنہیں مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی دعوت دی، ان کی اِنفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور یہ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کے مُسافِر بَن گئے۔ **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے انہیں اپنی زِندگی کا مَقصد مَعْلوم ہوا اور یہ اپنے گُناہوں پر نادِم ہوئے کہ زِندگی کا بَہُت بڑا حِصّہ میں نے غَفْلت میں گُزار دیا، انہیں اس حد تک رِقّت نَصیب ہوئی کہ جب بھی بیان سنتے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے حتّٰی کہ **مَدَنی قافِلے** سے واپسی پر بھی رونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس دن کے بعد سے دعوتِ اسلامی کا دامَن ان کے ہاتھوں میں رہا، یہ ڈویژن سَطْح پر مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیّت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے میں بھی مَصروفِ عَمَل رہے۔

اُلفتِ مُصطَفٰے اور خوفِ خدا

چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش(مُرمّم) ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یاربَّ الْمصطفٰے! ہمیں فرائض کے ساتھ ساتھ خوب نوافل پڑھنے اور کثرت کے ساتھ سجدے کرنے کی سَعادت عِنایت فرما۔

فرائض پڑھوں، خوب نَفْلیں پڑھوں میں

کَرَم کر خُدا! خوب سَجدے کروں میں

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

عاشقِ مُصطَفٰے　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
سیِّدُ الْاَولیا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
خائفِ کبریا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
مُتّقی پارسا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
ہیں نڈر دِلیر ہیں　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
اپنے رب کے شیر ہیں　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
شہرِ علم کے ہیں باب　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
بُوالحسن بُوتُراب　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
والدِ حُسین ہیں　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
غمزدوں کا چین ہیں　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
یا علی مُرتَضٰی!　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
ہو کرم ہو عطا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
در پہ آئے ہیں گدا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
بھیک دیجئے شہا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
دردِ دل کر عطا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
آل کا واسِطہ　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
دو گناہ کی دوا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی
مجھ کو نیک دو بنا　　مُرتَضٰی مُرتَضٰی

۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ
19-3-2019


خُشُوع وخُضُوع سے نَماز
پڑھنے کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خُشوع و خُضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل

اے اللہ! جوکوئی "خُشُوع و خُضُوع سے نَماز پڑھنے کے فَضائل" کے 139 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کو نَمازوں میں خُشُوع و خُضُوع عطا فرما ، اس کی تمام نَمازیں قَبول فرما کر اُسے دونوں جَہانوں کی بَھلائیوں سے مالا مال فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کا پرچہ کام آگیا (حکایت)

قِیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہَلکی ہو جائیں گی تو گُناہ گاروں کی شَفاعت فرمانے والے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ایک پَرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پَلڑے میں رکھ دیں گے، تو اس سے نیکیوں کا پَلڑا وَزنی ہوجائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! آپ کون ہیں؟ حُضُور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرمائیں گے: "میں تیرا نبی محمد (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تُو نے مجھ پر بھیجا تھا۔"

(کتاب حسن الظن باللہ مع موسوعہ ابن ابی دنیا ج ۱ ص ۹۲ حدیث ۷۹ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُشُوع کی تعریف

خُشُوع کے معنٰی ہیں: ”دل کا فِعْل اور ظاہِری اَعْضا (یعنی ہاتھ پاؤں) کا عَمَل۔“ (تفسیر کبیر ج ۸ ص۲۰۹) دل کا فِعْل یعنی **اللہ** پاک کی عَظَمَت پیشِ نَظَر ہو، دُنیا سے توَجُّہ ہٹی ہوئی ہو اور **نَماز** میں دل لگا ہو۔ اور ظاہِری اَعْضا کا عَمَل یعنی سُکون سے کھڑا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، اپنے جِسْم اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے اور کوئی عَبَث و بے کار کام نہ کرے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر ج۸ ص۲۰۹، مدارك ص۷۵۱، صاوی ج٤ ص ١٣٥٦)

نَماز میں خُشُوع مُستَحَب ہے

عَلّامہ بَدْرُ الدِّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نَماز میں **خُشُوع مُسْتَحَب** ہے۔ (عمدة القاری ج ٤ ص ٣٩١ تحت الحدیث ٧٤١) **میرے آقا اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: **نَماز کا کمال، نَماز کا نُور، نَماز کی خُوبی فَہْم و تَدَبُّر و حُضُورِ قَلْب** (یعنی خُشُوع) پر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج٦ ص٢٠٥) مَطْلب یہ کہ اعلیٰ دَرَجے کی نَماز وہ ہے جو **خُشُوع** کے ساتھ ادا کی جائے۔

اللہ کریم پارہ 18 سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نَماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

”تفسیرِ صِراطُ الْجِنان“ جِلْد 6 صَفْحہ 494 پر ہے: اِس آیت میں ایمان والوں کو بِشارت (یعنی خُوش خَبَری) دی گئی ہے کہ بے شک وہ **اللہ** پاک کے فَضْل سے اپنے مَقْصَد میں کامیاب ہوگئے اور ہمیشہ کے لئے جنَّت میں داخِل ہو کر ہر ناپسندِیدہ چیز سے نَجات پا جائیں گے۔ (تفسیر کبیر ج٨ ص٢٥٨، روح البیان ج٦ ص٦٦ ملتقطا) مزید صَفْحہ 496 پر ہے: ایمان والے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نَماز ادا کرتے ہیں، اس وَقْت ان کے دِلوں میں **اللہ** کریم کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اَعْضا ساکِن (یعنی ٹھہرے ہوئے پُرسُکون) ہوتے ہیں۔

آگ لگ گئی مگر نَماز میں مشغول رہے!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُسْلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس قَدَر توَجُّہ کے ساتھ **نَماز** پڑھتے کہ اپنے آس پاس کی کچھ بھی خَبَر نہ ہوتی، ایک بار **نَماز** میں مشغول

تھے کہ قریب آگ بھڑک اٹھی لیکن آپ کو احساس تک نہ ہوا حتّٰی کہ آگ بُجھادی گئی۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ص۴۴۷)

چار مختصر حکایات

حکایت ﴿۱﴾: صحابیہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم سے اور ہم آپ سے گُفتگو کر رہے ہوتے لیکن جب **نَماز** کا وَقْت ہوتا تو (ہم ایسے ہو جاتے) گویا آپ ہمیں نہیں پہچانتے اور ہم آپ کو نہیں پہچانتے۔(احیاء العلوم ج۱ص ۲۰۵) **حکایت ﴿۲﴾**: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ **نَماز** میں ایسے ہوتے گویا (گڑی ہوئی) مِیخ (کھونٹی) ہیں۔ **حکایت ﴿۳﴾**: بَعْض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رُکوع میں اتنے پُرسکون ہوتے کہ ان پر چِڑیاں بیٹھ جاتیں گویا وہ جَمادات (یعنی بے جان چیزوں) میں سے ہیں۔(احیاء العلوم ج۱ص۲۲۸، ۲۲۹) **حکایت ﴿۴﴾**: بَعْض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: بروزِ قِیامت لوگ **نَماز** والی ہیئت (ہے۔اَت۔یعنی کَیْفیّت) پر اُٹھائے جائیں گے یعنی **نَماز** میں جس کو جتنا اِطمینان وسُکون حاصِل ہوتا ہے اسی کے مُطابِق ان کا حَشْر (یعنی اُٹھایا جانا) ہو گا۔ (ایضاً ج۱ ص ۲۲۲)

اللہ پاک ایسی نَماز کی طرف نظر نہیں فرماتا

اللہ پاک ایسی **نَماز** کی طرف نَظَر نہیں فرماتا جس میں بندہ اپنے جِسْم کے ساتھ دل کو حاضِر نہ کرے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۴۷۰)

نَماز میں آنسو بہتے رہتے

حضرتِ سیِّدُنا سعید تَنُوخی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جب **نَماز** پڑھتے تو (اس قَدَر روتے کہ) رُخسار (یعنی گال) سے داڑھی پر مُسَلْسَل آنسو گرتے رہتے۔

(احیاء العلوم (اردو) ج۱ ص ۴۷۰)

نَماز میں ظاہِری و باطِنی خُشُوع کسے کہتے ہیں

نَماز میں خُشُوع ظاہِری بھی ہوتا ہے اور باطِنی بھی، **ظاہِری خُشُوع** یہ ہے کہ **نَماز** کے آداب کی مکمّل رِعایَت کی جائے مثلاً نَظَر جائے **نَماز** سے باہَر نہ جائے اور آنکھ کے کَنارے سے کسی طرف نہ دیکھے، آسمان

کی طرف نَظَر نہ اٹھائے، کوئی عَبَث و بیکار کام نہ کرے، کوئی کپڑا شانوں (یعنی کندھوں) پر اس طرح نہ لٹکائے کہ اس کے دونوں کَنارے لٹکتے ہوں (ہاں اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں)، انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قِسْم کی حَرَکات سے باز رہے۔ **باطِنی خُشُوع** یہ ہے کہ **اللہ** پاک کی عَظَمت پیشِ نَظَر ہو، دُنیا سے توجُّہ ہٹی ہوئی ہو اور **نَماز** میں دل لگا ہو۔ (تفسیرِ صراط الجنان ج۶ ص۴۹۶)

نَماز کیسی ہونی چاہیے!

دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبۃُ الْمَدِینہ کی 63 صَفْحات کی کتاب **"آدابِ دِین"** کے صَفْحہ 30 پر ہے: (نَماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ) عاجِزی اور خُشُوع وخُضُوع کی کَیفِیَّت پیدا کرے اور حُضُورِ قَلْب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ **نَماز** پڑھے، وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشِش کرے، ظاہِری و باطِنی طور پر توجُّہ سے **نَماز** پڑھے، اَعْضا پُرسُکون رکھے، نِگاہیں نیچی رکھے، (قِیام میں) دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ پر رکھے، تِلاوت میں غور و فِکْر کرے، ڈَرتے ہوئے اور خوف زدہ ہو کر تکبیر کہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ رُکوع و سُجود کرے، تعظیم و توقیر کے ساتھ تَسْبیح (یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم و سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھے اور تَشَہُّد اس طرح پڑھے جیسے **اللہ** پاک کو دیکھ رہا ہے، (رَحْمتِ خُداوندی کی) اُمّید رکھتے ہوئے سلام پھیرے، اس خوف سے پلٹے (یعنی واپَس ہو) کہ نہ جانے میری **نَماز** قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں! اور رِضائے الٰہی طَلَب کرنے کی کوشِش کرے۔ (آدابِ دین)

حضرتِ حاتِم اَصَم کی نَماز کا انداز!

حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے ان کی **نَماز** کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "جب **نَماز** کا وَقْت ہو جاتا ہے تو میں پورا وُضو کرتا ہوں، پھر **نَماز** کی جگہ آ کر بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے تمام اَعْضا (یعنی بَدَن کے سب حصّے) پُرسُکون ہو جاتے ہیں، پھر **نَماز** کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کَعبۂ مُعَظَّمہ کو اَبروؤں (Eyebrows) کے سامنے، **پُل صِراط** کو قَدَموں کے نیچے، جنّت کو سیدھے ہاتھ کی طرف اور جہنّم کو اُلٹے ہاتھ کی طرف، مَلَکُ الْموت



عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کو اپنے پیچھے خَیال کرتا ہوں اور اس نَماز کو اپنی آخِری نَماز تصوُّر کرتا ہوں ۔ پھر اُمید وخوف کی مِلی جُلی کیفیَّت کے ساتھ حقیقتاً تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوں، قراٰنِ کریم ٹھَہر ٹھَہر کر پڑھتا ہوں ۔ رُکوع تواضُع (یعنی عاجِزی) کے ساتھ اور سَجْدہ خُشُوع کے ساتھ کرتا ہوں ۔ بایاں (Left) پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھتا ہوں، دایاں (Right) پاؤں کھڑا کرتا ہوں ۔ خوب اِخلاص سے کام لینے کے باوُجود یہی خوف رکھتا ہوں کہ نہ جانے میری نَماز قبول ہوگی یا نہیں!'' (احیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۲۰۶)

اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

جنّت واجِب ہو جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامِر رضی اللہ عنہ بَیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے حَبیب صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں سے یہ ارشاد فرمارہے تھے: ''جو مسلمان اچّھی طرح وُضو کرے پھر ظاہِر و باطِن کی یکسوئی کے ساتھ دو رَکْعتیں ادا کرے تو اُس کے لیے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔'' (مسلم ص ۱۱۸ حدیث ۵۵۳)

جنّت واجِب ہونے کا مَطلب

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حِصّے (جنّت واجِب ہو جاتی ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں: ربِّ (کریم) کے فَضْل وکَرَم سے اس طرح کہ دُنیا میں اسے نیک اَعمال کی تَوفیق مِلتی ہے، مرتے وَقْت ایمان پر قائم رہتا ہے، قَبْر وحَشْر میں آسانی سے پاس ہوتا ہے۔ حدیث کا مَطْلب یہ نہیں کہ صِرْف وُضو کر لینے اور تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے دو نَفْل پڑھ لینے سے جنّتی ہو گیا، (اور) اب کسی عَمَل کی ضَرورت نہ رہی، (بلکہ) اس قِسْم کی اَحادیث کا یہی مَطلب ہوتا ہے (جو ابھی بیان ہوا)۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۳۶)

خُشوع سے نَماز پڑھنا گُناہوں کا کفّارہ

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جس مسلمان پر فَرض نَماز کا وقت آئے اور وہ اچّھی طرح وُضو کرکے خُشُوع کے ساتھ نَماز پڑھے اور دُرُست طریقے سے رُکوع کرے تو وہ نَماز اُس کے پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہوجاتی ہے جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گُناہ کا اِرْتِکاب نہ کرے اور یہ (یعنی گُناہوں کی مُعافی کا سِلْسِلَہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے (کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے)۔ (مسلم ص۱۱۶ حدیث ۵۴۳)

رکوع سے مراد یہاں پوری نَماز ہے

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: رُکوع سے مُراد نَماز کے تمام ارکان ہیں یعنی وہ نَماز کے تمام اَرکان اچّھی طرح اور خُشُوع کے ساتھ ادا کرے اور تمام اَرکان اچّھی طرح ادا کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر رُکن پورے طریقے پر (سنّتوں وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے) ادا کیا جائے۔ (مزید فرماتے ہیں:) نَماز صغیرہ (یعنی چھوٹے) گُناہوں کے لیے کَفّارہ ہوگی، کبیرہ (یعنی بڑے) گُناہوں کے لیے نہیں، کیونکہ کبیرہ گُناہ نَماز سے مُعاف نہیں ہوتے (کبیرہ گُناہوں کی مُعافی کے لئے توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے) اور یہ مَطلب نہیں ہے کہ چھوٹے گُناہ صِرف اس وَقْت مُعاف ہوں گے جب بڑے گُناہ نہیں ہوں گے (بلکہ بڑے گُناہوں کی موجودگی میں بھی چھوٹے گُناہ مُعاف ہوجائیں گے، یہ (یعنی گُناہوں کی مُعافی کا سِلْسلہ) ہمیشہ ہی ہوتا ہے) یعنی اگر روزانہ بھی اُس سے (مَعَاذَ اللہ) صغیرہ گُناہوں کا صُدور ہوتا رہے اور وہ فرائض پورے طور پر ادا کرے تو ہر فَرض اپنے سے پہلے کے صَغیرہ گُناہوں کا کَفّارہ ہوجایا کرے گا۔ (التیسیر ج۲ ص۳۰۸)

جان بوجھ کر گُناہ کرنا

اے مُعافی کے طَلَب گارو! نَماز سے صَغیرہ یعنی چھوٹے گُناہ مُعاف ہوجانے سے مَعَاذَ اللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ صَغیرہ گُناہ کرتے رہو اور نَماز پڑھتے رہو، مُعافی ملتی رہے گی۔ یاد رکھئے! صَغیرہ گُناہ کو صَغیرہ یعنی چھوٹا سمجھ کر کرنے سے وہ سَخت کبیرہ گُناہ بن جاتا

ہے اور صَغیرہ گُناہ کو ہَلکا جاننا بَعض صورتوں میں کُفْر ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 692 صَفْحات کی کتاب، ''**کُفْرِیہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**'' صَفْحہ 385 تا 396 میں سے بَعض ''سُوال جواب'' پڑھیے اور خوفِ خُدا سے لَرزیئے!

گُناہ کی تعریف

سُوال: گُناہ کی کیا تعریف ہے؟ نیز گُناہِ صَغیرہ اور کبیرہ کون کون سے ہیں؟ **جواب:** صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 32 کے حصّے اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ (ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ جو بڑے گُناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں) کے تَحْت فرماتے ہیں: **گُناہ وہ عَمَل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مُسْتَحِق ہو** اور بَعض اہلِ عِلْم نے فرمایا کہ **گُناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو** بَعض کا قول ہے: **ناجائز کام کرنے کو گُناہ** کہتے ہیں۔ (خَزائِنُ العِرفان ص۹۷۳) **فَقِیہِ مِلَّت**، مُفتی محمد جلالُ الدّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''**کسی واجِب کا ایک بار تَرْک کرنا گُناہِ صَغیرہ** (یعنی چھوٹا گُناہ) ہے بَشَرطیکہ بِلاعُذْرِ شَرْعی ہو۔ جیسے ایک بار تَرکِ جماعت کرنا یا ایک بار ڈاڑھی مُنڈانا وغیرہ۔ اور گُناہِ صَغیرہ اِصرار سے گُناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گُناہ) ہو جاتا ہے۔ شِرْک اور کُفْر اور ہر حرامِ قَطعی کا اِرْتِکاب گُناہِ کبیرہ (یعنی بڑا گُناہ) ہے اور کسی فَرْضِ قَطعی جیسے نَماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کا نہ ادا کرنا بھی **گُناہِ کبیرہ** ہے۔'' **واللہ تعالٰی اَعلم۔** (فتاوٰی فیض الرسول ج۲ ص۵۱۰)

گُناہِ صَغیرہ پر اِصرار کے معنٰی

سُوال: ''گُناہِ صَغیرہ **اِصْرار** سے گُناہِ کَبیرہ ہو جاتا ہے'' اِس میں **اِصْرار** سے کیا مُراد ہے؟ **جواب:** ''اِصْرار'' کا معنٰی ہے: مَضْبوط باندھنا، مَضْبوط ہو جانا، کسی کے ساتھ ایسا وابستہ ہونا کہ اس سے جُدا نہ ہو سکنا۔ (تفسیرِ نعیمی ج۴ ص۱۹۳ ملخصًا) ''**گُناہ پر اِصرار کرنا**'' کے معنٰی کے مُتَعَلِّق مُختلف اَقوال ہیں: حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

بَعض **عُلَماءِ** کرام نے فرمایا کہ: **اِصْرار** کی حد یہ ہے کہ **گُناہ** کو بار بار کرے اور دل میں **بے باکی** (یعنی بے خوفی) محسوس کرے (اشعة اللّمعات ج۲ ص۲۵۸) **''فتاوٰی شامی''** میں ہے: **اِصْرار** کی حد یہ ہے کہ وہ **گناہ** کی پروا کئے بِغیر بار بار **صغیرہ** (یعنی چھوٹے گُناہ) کو کرے۔ (فتاوٰی شامی ج۳ ص ۵۲۰) جو گُناہِ صغیرہ کیا اس سے توبہ کرلینے سے **اِصْرار** سے باہَر نکل آتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس شَخْص نے **اِسْتِغفار** کرلیا اس نے اپنے **گُناہ** پر **اِصْرار** نہیں کیا اگرچِہ وہ دن میں **سترّ (70) بار گُناہ** کرے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۱۲۰ حدیث ۱۵۱٤)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس **حدیثِ پاک کے بارے میں فرماتے ہیں**: (یہ شَرط ہے کہ) بوقتِ توبہ گُناہ سے باز (یعنی دُور) رہنے کا پورا ارادہ ہو اور اگر **توبہ کے وَقْت** ہی یہ خَیال ہے کہ **گُناہ** کرتا ہی رہوں گا، تو یہ توبہ نہیں بلکہ (**مَعاذَ اللہ**) اسلام کا **مَذاق** ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۳ ص۳٦٤)

تذکرہ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واَہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوِی (یعنی بَیان کرنے والے) **پہلے خلیفہ**، امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں آپ کا نامِ مُبارَک **عبدُ اللہ**، آپ کی کُنْیَت **ابوبکر** اور **صِدّیق** و **عَتیق** آپ کے اَلْقاب ہیں۔ **صِدّیق** کا معنٰی ہے: ''بہت زیادہ سچا۔'' آپ زمانۂ جاہِلیَّت ہی میں اِس لَقَب سے مَشْہور ہوگئے تھے کیونکہ ہمیشہ سچ ہی بولتے تھے اور **عَتیق** کا معنٰی ہے: ''آزاد۔'' سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ''اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔'' اِس لئے آپ کا یہ لَقَب ہوا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ۲۹)

آپ **قُرَیشی** ہیں اور ساتویں پُشت میں شَجَرۂ نَسَب **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **خاندانی شَجَرے** سے مل جاتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ عامُ الفِیل[1] کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّے شریف میں پیدا ہوئے۔

اِلٰہی! رَحْم فرما! خادِمِ صِدّیقِ اَکبر ہوں
تِری رَحْمت کے صَدقے، واسِطہ صِدّیقِ اَکبر کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مال و جان آقائے دو جہاں پر قربان

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: سرکارِ دو عالَم، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔'' یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم! میرے اور میرے مال کے مالِک آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم ہی تو ہیں۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۷۲ حدیث ۹٤)

وُہی آنکھ اُن کا جو مُنہ تکے، وُہی لَب کہ مَحو ہوں نَعت کے
وُہی سَر جو اُن کے لئے جُھکے، وُہی دل جو اُن پہ نِثار ہے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صِدّیقِ اکبر نے امامت فرمائی

اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم مریض ہوئے اور مَرَض بڑھ گیا تو فرمایا کہ: ''ابوبکر کو حُکم کرو کہ نَماز پڑھائیں۔'' حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم! وہ نَرم دل آدمی ہیں آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نَماز نہ پڑھاسکیں گے۔ فرمایا: حُکم دو ابوبکر کو کہ نَماز پڑھائیں۔ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر وُہی

[1] یعنی جس سال نامُراد اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مُشرّفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقِعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''عجائبُ القرآن مع غرائبُ القرآن'' کا مُطالعہ کیجئے۔

عُذر پیش کیا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے پھر یِہی حُکم بتاکید فرمایا اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نے حُضُور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی (ظاہِری) مُبارَک زِندگی میں نَماز پڑھائی۔ (بخاری ج۱ ص ۲۴۲ حدیث۶۷۸)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں کہ اِس حدیث میں اس پر بَہُت صاف دلیل ہے کہ حضرتِ صدِّیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صَحابہ سے بِالکُل اَفضل اور خِلافت و اِمامت کے لئے سب سے اَحَق واَولیٰ (یعنی زِیادہ حق دار اور بہتر) ہیں۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء ص ٤٧، ٤٨)

عِلْم میں، زُہد میں بے شُبہہ تُو سب سے بڑھ کر   کہ اِمامت سے تِری کُھل گئے جوہر صِدِّیق
اِس اِمامت سے کُھلا تم ہو اِمامِ اکبر   تھی یِہی رَمزِ نبی کہتے ہیں حیدر صِدِّیق

(دیوانِ سالک)

صَحابہ کی فضیلت میں ترتیب

فضائل و مَراتِب (یعنی مرتبوں) کے اِعتِبار سے مَسْلکِ حَق اَہلِ سُنَّت و جماعَت کے نزدیک جو ترتیب ہے اس کا بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اعلیٰ و اَدنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، بعد انبیا و مُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جِنّ و مَلَک (یعنی انسانوں، جنّوں اور فرشتوں) سے اَفضل صِدِّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عُثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم، جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو (حضرتِ سیِّدُنا) صِدِّیق یا فاروق رضی اللہ عنہما سے اَفضل بتائے، گُمراہ بدمذہب ہے۔ خُلَفائے اَرْبعہ راشِدین (یعنی چار خلفائے راشدین) کے بعد بَقِیّہ عَشرۂ مُبشَّرہ و حَضَراتِ حَسَنَین و اَصحابِ بَدْر و اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضوان (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے لیے اَفْضَلِیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنّتی ہیں۔ اَفضل کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ پاک کے یہاں زِیادہ عزّت و مَنزِلت والا ہو، اِسی کو کثرتِ ثَواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۲۴۱ تا ۲۵۴)

مُصطَفٰے کے سب صحابہ جنّتی ہیں لَا جَرَم

سب سے راضی حق تعالیٰ سب پہ ہے اُس کا کرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

سفرِ آخرت میں مُوافقت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: حُضُورِ انور صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات زَہر کے عَود کرنے (یعنی لَوٹ آنے) سے ہوئی۔[1] اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ کی وفات اُس وَقْت سانپ کا زَہر لوٹ آنے سے ہوئی، جس نے ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈَسا تھا۔ حضرت صِدّیق کو فَنا فِی الرَّسُوْل کا وہ دَرَجہ حاصِل ہے کہ آپ کی وَفات بھی حُضُورِ انور صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات کا نُمونہ ہے، پیر کے دن میں حُضُور صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات اور پیر کا دن گُزار کر شَب میں حضرتِ صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ کی وفات۔ حُضُور صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وَفات کے دن شب کو چَراغ میں تیل نہ تھا، حضرتِ صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ کی وَفات کے وَقْت گھر میں کَفَن کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فَنا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص۲۹۵)

وفات شریف حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ عنہ 22 جُمادَی الْاُخْریٰ سن 13 ہجری بروز پیر 63 سال کی عُمر میں دُنیا سے رُخصت ہوئے اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلوئے پاک میں آرام فرما ہیں۔ (السنن الکبری للبیھقی ج۳ ص۵۵۷ رقم۶۶۶۳، الطبقات الکبری ج۳ ص۱۵۱) (مَزید معلومات کیلئے سگِ مدینہ کا 64 صَفْحات کا رِسالہ ''عاشقِ اکبر'' پڑھئے)

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صدّیقِ اکبر ہیں

وُہی یارِ مزارِ مُصطَفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

[1]: جو زَہر غزوۂ خیبر کے موقع پر زینب بنتِ حارِث یہودیہ نے دیا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص ۲۵۰)

گُناہ کو حلال سمجھنا

سُوال: گُناہ کو حلال سمجھنا کیسا؟ **جواب:** کسی بھی **صَغیرہ یا کبیرہ** (یعنی چھوٹے یا بڑے) **گُناہ کو حلال سمجھنا کُفر** ہے جب کہ اس کا گُناہ ہونا دلیلِ قطعی (یعنی آیتِ قرانی یا حدیثِ مُتواتِر یا اِجماعِ اُمّت) سے ثابت ہو اِسی طرح گُناہ کو ہلکا سمجھنا بھی کُفر ہے۔ (مِنَحُ الرَّوض ص ۴۲۳)

اے **اللہ** پاک کی رَحمت کے طَلَب گار اسلامی بھائیو! **ایمان کی حفاظت** کی فِکر کیجئے! خُدانخواستہ کُفر پر خاتِمہ ہو گیا تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم **ایمان کی حِفاظت** کی بہت فِکر رکھتے تھے۔ چُنانچِہ **دو حِکایات** مُلاحَظہ فرمائیے:

(۱) پھر رونے لگے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جس شخص کا خاتِمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** (کلمۂ توحید) پر ہوتا ہے وہ جنّت میں داخِل ہوتا ہے۔ پھر رونے لگے اور فرمایا: کون میرے لئے ضَمانت (Guarantee) دیتا ہے کہ میرا خاتِمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پر ہوگا۔ (تَنبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۱۶۱)

(۲) ایک شخص جہنم سے ایک ہزار سال بعد نکلے گا

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص **ایک ہزار سال** بعد جہنّم سے نِکلے گا۔ پھر فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا کیونکہ جہنّم سے اس کا نِکلنا یقینی ہے۔ (یعنی اُس کا ایمان پر خاتِمہ ہونا طے ہے) **حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالوَہّاب شَعْرانی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ یہ حِکایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: **اے بھائی!** اپنے نَفْس کو دُنیوی اُمور میں صِرف ضَرورتِ شَرعیّہ کے مُطابق مَشغول رکھ، ہوسکتا ہے تجھے غَفْلت کی حالت میں موت آجائے، اور یوں تجھے دونوں جہانوں میں نُقصان اُٹھانا پڑے۔ **وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی**۔ (تَنبِیْہُ المُغتَرِّین ص ۱۶۱) (''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' کا مَضْمون خَتْم ہوا، کہیں کہیں تھوڑا سا فَرق کیا گیا ہے)

خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی
(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماموں کی انفرادی کوشش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنَّم کا خوف بڑھانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کا ذِہن بنانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چُنانچہ فیصل آباد، پنجاب کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے شب وروز گُناہوں میں بَسَر کرتے تھے، ماں باپ کی نافرمانی کرتے ان کا دل دُکھاتے، مَحلّے داروں کو طرح طرح سے تنگ کرتے، فِلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا ان کا مَحبوب مَشغَلہ تھا۔ بُرے دوستوں کی صُحبت میں رہنے کی وَجہ سے شراب، ہیروئن اور مُختلف نشوں کے عادی ہوچکے تھے۔ ان کے ان کَرتوتوں کا پتا جب ان کے ماموں کو چلا جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے، تو انہوں نے ان کو بَہُت سمجھایا اور بڑی مَحبّت سے اِنفرادی کوشش کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت پر راضی کیا اور اپنے ساتھ اجتماع میں لے گئے۔ اجتماع کے اِختِتام پر انہیں ہاتھوں ہاتھ عاشِقانِ رسول کے ساتھ راہِ خُدا کے سَفَر پر تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں روانہ کردیا۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے ان تین دنوں میں وُضو، غُسل، نَماز کا طَریقہ اور بَہُت کچھ سیکھنے کو ملا، انہیں اپنے گُناہوں پر شرمِندگی ہونے لگی اور توبہ کی توفیق مل گئی۔ وہ **عاشِقانِ رسول** کے حُسنِ اَخلاق اور مِلَنساری سے بے حد مُتاثِّر ہوئے اور ہاتھوں ہاتھ 63 دن کے مَدَنی تربِیَتی کورس کے لئے **فیضانِ مدینہ** گُجرات (پنجاب) روانہ ہوگئے۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر
کے اچّھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دورانِ نَماز بچھو نے 40 ڈنک مارے (حکایت)

حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بچپن میں دیکھی ہوئی ایک عِبادت گزار خاتون مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ بحالتِ نَماز بِچھو نے انہیں چالیس (40) ڈنک مارے مگر ان کی حالت میں ذرا بھی فَرق نہ آیا۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہوئیں تو میں نے کہا: امّاں! اس بِچھو کو آپ نے ہٹایا کیوں نہیں؟ جواب دیا: صاحبزادے! ابھی تم بچّے ہو، یہ کیسے مُناسِب تھا! میں تو اپنے ربّ کے کام میں مَشغول تھی، اپنا کام کیسے کرتی؟

(کشف المحجوب ص ۳۳۲)

نَماز میں آنکھیں بند نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نَماز میں کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۲۹ حدیث ۱۰۹۵۶)

نَماز میں آنکھیں بند رکھنا یہودیوں کا فِعل ہے

حضرتِ علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نَماز میں مَجبوری کے بغیر آنکھیں بند رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے کیونکہ یہ یہودیوں کا فِعل (یعنی کام) ہے، اَلْبتَّہ خُشُوع میں اِضافہ ہوتا ہو اور دل حاضِر رہتا ہو تو اب آنکھیں بند کرنا مکروہ نہیں۔

(فیض القدیر ج ۱ ص ۵۳۰ تحت الحدیث ۷۸۵)

آنکھیں بند رکھنا کب بہتر ہوتا ہے

بہارِ شَریعت میں ہے: نَماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے، مگر جب کُھلی رہنے میں خُشُوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حَرَج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۴)

نَماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا مسئلہ

دورانِ **نَماز** اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا مکروہِ تحریمی (ناجائز وگُناہ) ہے، کُل (یعنی پورا) چِہرہ پھر گیا ہو یا بَعْض (یعنی کچھ) اور اگر مُنہ نہ پھیرے، صِرْف کَنکھیوں (کَن۔ اَنکھیوں یعنی ترچھی نظروں) سے اِدھر اُدھر بِلا حاجت دیکھے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور نادِراً کسی غَرَضِ صحیح سے ہو تو اصلاً (یعنی بِالکل) حَرَج نہیں، (نَماز میں) نِگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا بھی مکروہِ تحریمی (ناجائز وگُناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۲۶)

اللہ کو گویا دیکھ رہے ہو

بُخاری شریف کی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: حضرتِ سَیِّدُ نا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی کہ''**اِحْسان**'' کیا ہے؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ یعنی (اِحسان یہ ہے کہ) **اللہ** پاک کی عِبادت ایسے کرو گویا (یعنی جیسا کہ) تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بخاری ج۱ص۳۱حدیث ۵۰)

اے گُناہ کرنے والے خبردار! اللہ دیکھ رہا ہے

اے عاشقانِ **نَماز**! عِبادت کرنے والا اِس طرح عِبادت کرے گویا وہ **اللہ** ربُّ العِزّت کو دیکھ رہا ہے۔ یہ اَخصُّ الْخَواص یعنی خاصوں میں سے مخصوص بندوں کا مقام ہے۔ زَہے قسمت! ہمیں بھی یہ مَقام حاصِل ہو جائے، ورنہ یہ بھی سَعادت کی بات ہے کہ **نَماز** وعبادَت میں یہ تصوُّر بندھا رہے کہ **اللہ** پاک دیکھ رہا ہے! بلکہ کاش! ہر گھڑی یِہی خیال جَمارہے کہ بے شک **اللہ** دیکھ رہا ہے! یقیناً **اللہ** دیکھ رہا ہے! ہر حال میں **اللہ** دیکھ رہا ہے! اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ گُناہوں سے بچنے کا خوب سامان ہوگا۔ پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی پہلی آیت میں ارشادِ رَبّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک **اللہ** ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (پ۴، النسآء:۱)

اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے کہنا کیسا؟

اے اللہ پاک سے ڈرنے والو! اللّٰہُ ربُّ العِزّت بہرصورت دیکھ رہا ہے! تاہم یہ ذِہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کریم مکان اور سَمْت (Direction) سے پاک ہے۔ اِس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے مَکتَبۃُ الْمَدِینہ کی 692 صَفْحات کی کتاب، ''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' صَفحہ 104 تا 109 پر ہے:

سُوال: بدنِگاہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ **اللہ کریم آسمان سے دیکھ رہا ہے۔**

جواب: نہیں کہہ سکتے کہ یہ **کُفریہ جُملہ** ہے۔ ''فتاوٰی عالمگیری'' جلد 2 صَفْحہ 259 پر ہے: ''اللہ پاک آسمان سے یا عَرش سے دیکھ رہا ہے'' ایسا کہنا **کُفر** ہے۔ (عالمگیری) ہاں بد نِگاہی بلکہ کسی بھی طرح کا گُناہ کرنے والے کو یہ اِحساس دلایا جائے کہ ''**اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔**'' جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْعَلَق کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ(۱۴) ترجَمۂ کنزالایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

ہزار حج سے بہتر عمل!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذِہن میں ہر وَقْت یہ بات جَمی رہے کہ **اللہ کریم ہمیں دیکھ رہا ہے** اگر واقعی یہ تصوُّر اچّھی طرح قائم ہو جائے تو پھر گُناہ نہیں ہو سکتے۔ حضرتِ سیِّدُنا **امام ابوالقاسم قُشیری** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ حُصْرِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: ''ایک بار بیٹھنا **ہزار حج** سے بہتر ہے۔'' اِس ایک بار بیٹھنے سے مُراد یہی ہے کہ تمام تر توجُّہ جَمْع کرکے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر تصوُّر کرنا (کہ اللہ کریم مجھے دیکھ رہا ہے۔) (رسالہ قُشیریہ ص ۳۲۱) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم

آنکھوں میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی

کاش! نِگاہوں کی حفاظَت کی عادت بَن جائے، یقیناً بدنِگاہی کا عذاب بَرداشت نہیں ہو سکے گا۔ علّامہ **ابنِ جوزی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: **"جس نے نامَحرَم سے آنکھ کی حفاظَت نہ کی بروزِ قِیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سَلائی پِھرائی جائے گی۔"** (بَحرُالدُّمُوع ص ۱۷۲)

آنکھوں کے قفلِ مدینہ کا ایک مدنی نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **جُنَید بَغدادی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس سے مَدَد حاصِل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ **میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا** (یعنی اللہ پاک) **مجھے دیکھ رہا ہے۔** (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۱۲۹) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بِنْ اَبُوسِنان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نمازِ عید کے لیے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ کی اَہلِیَہ (یعنی بیوی) کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُس نے زِیادہ اِصْرار کیا تو آپ نے فرمایا: **گھر سے نِکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے** (پاؤں کے) **انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔** (کتابُ الْوَرَع مع موسوعہ امام ابن ابی الدُّنیا ج ۱ ص ۲۰۵) سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والے کا بِلاضَرورت بِالْخُصوص بِھیڑ کے موقع پر اِدھر اُدھر دیکھنے سے اس لئے بچنا مَرحبا! کہ مَبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ) شَرعاً جس کی اِجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گُزرے ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: نیک

لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔(سابقه حواله ص٢٠٤) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کوئی دیکھ تو نہیں رہا! مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا **فَرقَد سَبَخِی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُنافِق جب دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی (آدمی) نہیں دیکھ رہا تو وہ گُناہ کر ڈالتا ہے۔**افسوس!** کہ وہ اِس بات کا تو خَیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں مگر **اللہ** کریم دیکھ رہا ہے اِس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔ (احیاء العلوم ج٥ ص١٣٠)

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گُناہ　　وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مُجرِم بے پَروا دیکھ　　سَر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف ١٦٧)

("کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کا مَضْمون خَتْم ہوا،کہیں کہیں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے)

ڈیزائن والی چادر میں نماز؟ مدینہ

"**بُخاری شریف**" میں ہے: اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایَت ہے کہ مَکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **خَمِیصَہ** (یعنی نَقْش ونِگار والی) چادر میں **نَماز** پڑھی ،اس کے نَقْش ونِگار (یعنی ڈیزائن) پر ایک نَظَر ڈالی، جب فارِغ ہوئے تو فرمایا: "میری یہ چادر ابوجَہْم کے پاس لے جاؤ اور ابوجَہْم سے اَنْبِجَانِیَّہ کی چادر لے آؤ، کیونکہ اس (ڈیزائن والی) چادر نے ابھی مجھے **نَماز** سے باز رکھا۔" ایک رِوایَت میں یوں بھی ہے کہ "میں **نَماز** میں اس کے نَقْش ونِگار (یعنی ڈیزائن) دیکھنے لگا تو مجھے خوف ہے کہ یہ میری **نَماز** خراب کردے۔" (بخاری ج١ ص١٤٩ حدیث٣٧٣)

لباس کا اثر دِل پر ہوتا ہے مدینہ

حَکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: عَرَبی میں خَمِیصَہ بیل بوٹے (یعنی ڈیزائن) والی چادر کو کہتے ہیں، یہ اُونی سیاہ چادر تھی جو ابوجَہْم (رضی اللہ عنہ) نے ہَدِیَّۃً (ہَ۔دِی۔یَۃً۔یعنی بطورِ Gift) خِدمتِ اَقْدس

میں پیش کی تھی، اس کو اوڑھ کر سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نماز** پڑھ رہے تھے۔ اَنْبِجَانِیَّہ شام (یعنی سُوریا) کی ایک بستی کا نام ہے جہاں سادہ کپڑے تیار ہوتے ہیں اُسی کی طرف اس کی نسبت ہے۔ جیسے ہمارے ہاں بھاگل، بوریا، ڈھاکہ کی مَلمَل یا لائل پور کا لَٹّھا مشہور ہے۔ چونکہ چادر کا واپس کرنا ابوجَہم (رضی اللہ عنہ) کو ناگوار گُزرتا، ان کی دِلداری (یعنی دلجوئی) کے لیے اس کے عِوَض (یعنی بدلے) دوسری چادر طَلَب فرمالی۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ **لِباس کا اَثَر دل پر ہوتا ہے، خُصوصاً صاف اور روشن دل جلدی اَثَر لیتے ہیں**، جیسے سَفید کپڑے پر سِیاہ دَھبّا مَعمولی بھی (ہوتو) دُور سے چمکتا ہے۔ اس سے مَعلوم ہوا کہ مِحراب مَسجِد سادہ ہونا بہتر ہے تاکہ نَمازی کا دِھیان نہ بٹے۔ بَعض صوفیا نَقش ونِگار والے مُصلّے کی بجائے **سادہ چٹائی** پر نَماز بہتر سمجھتے ہیں، ان کا ماخذ (یعنی بُنیاد) یہی حدیث ہے۔ خَیال رہے کہ یہ سب اپنی اُمّت کی تعلیم کے لیے ہے، قَلبِ پاکِ مُصطَفٰے (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی وارِدات (یعنی مُبارک دِل پر گُزرنے والی کیفیّات) مُختلف ہیں، کبھی کپڑے کے بیل بوٹے (یعنی ڈیزائن) سے خُضُوع خُشُوع کم ہونے کا اَندیشہ (یعنی ڈَر) ہوتا ہے اور کبھی مَیدانِ جِہاد میں تلواروں کے سائے میں **نَماز** پڑھتے ہیں اور **خُشُوع** میں کوئی فَرق نہیں آتا، کبھی بَشرِیّت کا ظُہور ہے اور کبھی نُورانِیّت کی جَلوہ گری۔

(مراٰۃ المناجیح ج۱ص۴۶۶ملتقطاً)

ڈیزائن والے لباس میں نماز جائز ہے

اے عاشِقانِ رسول! اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ رَنگین یا ڈیزائن والے لِباس میں **نَماز** پڑھنا ہی ناجائز ہے! مسئلہ یہ ہے کہ لِباس کا ڈیزائن ہو یا جیب میں کوئی وَزنی چیز یا کوئی سی بھی شے جو **نَماز** کے **خُشُوع** میں رُکاوٹ ڈالے اُس سے بچنا بہتر اور کارِ ثَواب ہے۔

نئے نعلینِ شریفین

حُضُورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار نئے نَعلَینِ شریفین یعنی مُبارک جوتیوں کو پہنا، وہ آپ کو اچّھی لگیں تو سَجدۂ شُکر کیا اِور ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ کے

سامنے عاجزی کی تا کہ وہ مجھ پر غَضَب ناک نہ ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم باہَر تشریف لے گئے اور سب سے پہلے ملنے والے سائل (یعنی منگتا) کو وہ نَعلَین شَرِیفین عطا فرما دیئے۔ پھر امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدُ نا علیُّ الْمرتَضٰی رضی اللّٰہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''میرے لئے پُرانے نَرم چمڑے کے نَعلَین (یعنی جوتے) خرید لو۔'' پھر انہیں پہنا۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۰۹)

سونے کی انگوٹھی

مَرْدوں کیلئے سونا حرام ہونے سے پہلے مُصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم کے ہاتھ مُبارَک میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم نُورانی مِنْبر پر تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی اُتار دی اور ارشاد فرمایا: ''اِس نے مجھے مَشغول کر دیا، میری ایک نَظَر اس کی طرف رہی اور ایک نَظَر تمہاری (یعنی حاضرین کی) طرف۔''

(احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۵۰۹)

سونا مرد کیلئے حرام

اے عاشِقانِ رسول! پہلے سونا مَرْدوں کیلئے جائز تھا مگر بعد میں حرام کر دیا گیا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا مولیٰ علی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم نے سیدھے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں (یعنی Left) ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ ''یہ دونوں چیزیں میری اُمّت کے مَرْدوں پر حرام ہیں۔''

(ابو داوٗد ج ٤ ص ۷۱ حدیث ٤۰۵۷) (بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤۲٤)

سونے کی انگوٹھی پھینک دی (حکایت)

ہم سب کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم نے ایک شَخْص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ ''کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے!'' جب حُضُورِ اکرم (صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم) تشریف لے گئے، کسی نے ان سے کہا: اپنی انگوٹھی اُٹھالو، اور کسی کام میں لانا۔ انہوں نے کہا: خُدا کی قَسَم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا، جبکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم نے اُسے پھینک دیا۔

(مسلم ص ۸۹۱ حدیث ۵٤۷۲)

ہر صَحابی نبی جنَّتی جنَّتی

سب صَحابیات بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پرندے کی محبت کا وبال (حکایت)

ایک عابِد (یعنی عِبادت گُزار بندے) نے کسی جنگل میں طویل (یعنی لمبے) عَرصے تک **اللہ ربُّ العِزّت** کی عِبادت کی۔ اُس نے ایک مرتبہ کسی پَرِندے کو دَرَخت کے اندر اپنے گھونسلے میں چَہچہاتا دیکھ کر دل میں کہا: کیا ہی اچّھا ہو جو میں عِبادت کیلئے اس دَرَخت کے قریب جگہ بنالوں تاکہ اس پَرِندے کی آواز سے اُنْس یعنی پیار (Affection) پاتا رہوں۔ پھر اس نے ایسا کرلیا، تو **اللہ** پاک نے اُس وَقْت کے نبی علیہ السّلام پر وَحْی نازِل فرمائی: فُلاں عابِد (یعنی عِبادت گُزار) سے کہہ دو: ''تم مَخلوق سے مانوس ہوئے (یعنی پیار حاصل کیا) میں نے تمہارا دَرَجہ ایسا کم کردیا ہے کہ اب کسی بھی عَمَل سے اُسے نہیں پاسکو گے۔'' (احیا العلوم (اردو) ج ٥ ص ١٢١)

پرندے پالنا کیسا؟

اے عاشِقانِ نَماز! پَرِندے وغیرہ پالنا جائز ہے۔ مگر ان کاموں میں ایسی مَشْغولِیَّت مُناسِب نہیں جو نَمازوں کے خُشُوع اور دیگر عِبادات کے اَندر دِلجَمعی میں رُکاوٹ بنے۔ اور یہ ضَروری ہے کہ دانہ پانی وغیرہ اس کثرت سے دیجئے کہ کسی طرح بھی آپ کی وجہ سے اُن کو بھوک پیاس کی تکلیف نہ پہنچے۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ''(جانور کو) دن میں سَتَّر (70) دَفعہ (یعنی بہت زِیادہ مرتبہ دانہ) پانی دکھائے۔ ورنہ پالنا اور بھوکا پیاسا رکھنا سخت گناہ ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص ٦٤٤) جانور پر ہر طرح کے ظُلْم سے بچنا ضَروری ہے کہ جانور پر ظُلْم کرنا مسلمان پر ظُلْم کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ مُسلمان مُقدّمہ وغیرہ دائر کرسکتا ہے مَظلوم جانور بے چارہ کس کو فریاد کرے گا! یہ بھی یاد رہے! کہ مَظلوم جانور کی بددُعا مَقبول ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صحابی نے باغ صدقہ کردیا (حکایت) مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو طَلْحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نَماز پڑھ رہے تھے، یکایک خاکی رَنگ کا ایک کبوتر اُڑا اور باہَر نِکلنے کے راستے کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھومنے لگا، آپ کو یہ منظر اچّھا لگا، لمحے بھر کے لیے اپنی نظر اُسی طرف لگا دی، پھر جب نَماز کی طرف مُتوجِّہ ہوئے تو یاد نہ رہا کہ کتنی رَکْعتیں ہوئی ہیں! آپ نے فرمایا: میرے مال (یعنی باغ) نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا! چُنانچِہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور واقِعہ بَیان کرنے کے بعد عَرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! اب وہ باغ صَدَقہ ہے، جہاں چاہیں اسے خَرچ فرمائیں۔

(مؤطا امام مالك ج۱ ص۱۰۷ حديث۲۲۵)

تابعی نے باغ صدقہ کردیا (حکایت) مدینہ

ایک تابِعی بُزُرگ رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے کَھجوروں کے باغ میں نَماز ادا کی، کَھجور کے دَرَخت پھلوں (کی کثرت کی وَجہ) سے جُھکے ہوئے تھے، ان پر نظر پڑی تو ان کو بَھلے لگے اور یاد نہ رہا کہ کتنی رَکْعتیں پڑھی ہیں! انہوں نے یہ واقِعہ اَمیرُ الْمومنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیان کیا اور عَرض کی: اب وہ باغ صَدَقہ ہے اُسے اللہ پاک کی راہ میں خَرچ کر دیجئے۔ چُنانچِہ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ نے اُسے 50 ہزار میں بیچ دیا۔ (احياء العلوم (اردو) ج۱ ص۵۱۰)

دوست کی ناراضی کا خوف مگر... مدینہ

اے جنّت کے طَلَب گارو! دیکھا آپ نے! صَحابیِ رسول اور تابِعی بُزُرگ کی نَماز کے خُشُوع میں ان کے باغ رُکاوٹ بنے تو انہیں راہِ خُدا میں خیرات کر دیا گیا! سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگانِ دِین کا نَماز کے ساتھ کیسا زَبَردست لگاؤ تھا اور آہ! آج ہماری حالت ہے کہ اَکْثرِیّت نَماز ہی کو بُھلا بیٹھی ہے! اَذان کے ذَرِیعے پانچوں وَقْت نَماز کیلئے بُلاوے مِلتے ہیں

مگر اِحساس تک نہیں ہوتا! اگر کسی کو مُلک کا صَدْر یا کوئی وزیر دعوت نامہ بھیج دے تو اس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہے، لوگوں میں اس دعوت کا خوب خوب تذکِرہ کرتا پھرے کہ فُلاں تاریخ کو میں فُلاں وزیر کی دعوت میں جاؤں گا۔ افسوس! دُنیوی حُکمران کی دعوت تو باعثِ فَخْر ٹھہرے مگر **نَماز** کی دعوت دینے والا (یعنی مُؤَذِّن) دربارِ الٰہی کی حاضِری کیلئے مسجِد کی طرف بُلائے تو اس کی کوئی پروا نہ کی جائے۔ اگر کوئی عزیز یا دوست شادی بیاہ یا کسی دوسری تقریب کی دعوت دے تو موڈ نہ ہونے کے باوُجود بھی اس کی دعوت قَبول کر لی جاتی ہے کیونکہ بسا اوقات یہ ڈر ہوتا ہے کہ دعوت قَبول نہ کرنا کہیں اس کی ناراضی کا سَبَب نہ بن جائے! مگر کبھی آپ نے یہ سوچا کہ مُؤَذِّن کی پُکار: حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ، یعنی "آؤ **نَماز** کی طرف!" سُن کر اگر دعوتِ **نَماز** قَبول نہ کی تو پاک پَروَرْدگار ناراض ہو جائے گا! یادر کھئے۔

پڑھتے ہیں جو نَماز وہ جنّت کو پائیں گے
جو بے نَماز ہیں وہ جہنَّم میں جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُشُوع والی نَماز غم دُور کرتی ہے

دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبۃُ الْمَدینہ کی 103 صَفْحات کی کتاب "راہِ عِلْم" کے صَفْحہ 87 پر ہے: طالِبِ عِلْم کے لیے مُناسِب نہیں ہے کہ وہ دُنیاوی اُمور (یعنی دُنیا کے مُعاملات) کے بارے میں فِکر و غَم کرے کیونکہ دُنیاوی اُمور کی فکر کرنا سَراسَر نُقصان دِہ ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ فِکرِ دُنیا دل کی سیاہی کا مُوجِب (یعنی سَبَب) ہوتی ہے، جبکہ فِکرِ آخرت تو نُورِ قَلْب کا باعِث ہوتی ہے اور اس نُور کا اَثَر **نَماز** میں ظاہِر ہوتا ہے، (کیوں) کہ دُنیا کا غَم اسے خَیر (یعنی بھلائی کے کاموں) سے مَنْع کر رہا ہوتا ہے جبکہ آخرت کی فِکْر اس کو کارِ خَیر (یعنی اچّھے کاموں) کی طرف اُبھار رہی ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ **نَماز کو خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ ادا کرنا اور تحصیلِ عِلْم** (یعنی عِلْمِ دِین حاصِل کرنے) **میں لگے رہنا فِکر و غَم کو دُور کر دیتا ہے۔** (راہِ علم)

غمِ روزگار میں تو مرے اشک بہ رہے ہیں
ترا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٣٨٤)

روزی میں برکت کا مضبوط ذریعہ

اِسی ''راہِ عِلْم'' کے صَفْحہ 92 پر ہے: رِزْق کی وُسْعَت کا قوی یعنی روزی میں بَرَکت کا مَضْبوط ترین ذَرِیعہ یہ ہے کہ انسان نَماز کو خُشُوع وخُضُوع، تعدیلِ ارکان (یعنی ارکانِ نَماز ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے) کا لحاظ کرتے ہوئے اور تمام واجِبات اور سُنَن و آداب کی پُوری طرح رِعایَت کرتے ہوئے ادا کرے۔ (راہِ علم)

بڑی عُمر پانے کے 10 اسباب

وہ چیزیں جو عُمر میں زِیادتی کا سَبَب بنتی ہیں، وہ یہ ہیں: ﴿۱﴾ نیکی کرنا ﴿۲﴾ مسلمانوں کو اِیذا نہ دینا ﴿۳﴾ بُزُرگوں کا اِحتِرام کرنا ﴿٤﴾ صِلۂ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں سے اچّھا سُلوک) کرنا ﴿۵﴾ ہر روز صُبْح و شام ان کلمات کو تین تین بار پڑھنا: سُبْحٰنَ اللهِ، مِلْءَ الْمِيْزَانِ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ، وَمَبْلَغَ الرِّضَا، وَزِنَةَ الْعَرْشِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ، مِلْءَ الْمِيْزَانِ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ، وَمَبْلَغَ الرِّضَا، وَزِنَةَ الْعَرْشِ ﴿٦﴾ بِلاضَرورت ہرے بھرے دَرَخْتوں کو کاٹنے سے بچنا ﴿۷﴾ پورے طریقے سے سُنَن و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے وُضو کرنا ﴿۸﴾ نَماز خُشُوع وخُضُوع سے پڑھنا ﴿۹﴾ ایک ہی اِحرام سے حَج وعُمرہ ادا کرنا یعنی حَجِ قِران کرنا ﴿١٠﴾ اپنی صِحَّت کا خیال رکھنا۔ یہ تمام باتیں عُمر میں زِیادتی کا سَبَب بنتی ہیں۔ (راہِ علم ص ۹۵ بتغیرِ قلیل)

بندہ رکعتیں کیوں بھولتا ہے؟

غَیب کی خبریں بتانے والے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جب اَذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اَذان نہ سُن سکے، اَذان کے بعد پھر آجاتا ہے۔ اور جب ''اِقامت'' ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے، اِقامت کے بعد آکر نَمازی کو وَسوَسہ ڈالنا شُروع کر دیتا ہے اور اس کی بُھولی ہوئی باتوں کے بارے میں کہتا ہے: فُلاں بات یاد کر، فُلاں بات یاد کر حتّٰی

کہ نَمازی کو یادنہیں رہتا کہ اس نے کتنی رَکعت پڑھی ہیں؟'' (بخاری ج ۱ ص ۲۲۲ حدیث ۶۰۸)

اَذان میں شیطان دُور کرنے کی تاثیر ہے

حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یہاں شیطان کے بھاگنے کے ظاہِری معنٰی ہی مُراد ہیں اور اَذان میں دَفعِ شیطان کی تاثیر ہے، اسی لیے طاعون (Plague) پھیلنے پر اَذان کہلواتے ہیں کہ یہ وَبا جِنّات کے اَثر سے ہے۔ بچّے کے کان میں اَذان دیتے ہیں کہ اس کی پیدائش پر شیطان موجود ہوتا ہے جس کی مار سے بچّہ روتا ہے۔ دَفن کے بعد قَبْر کے سرہانے اَذان دی جاتی ہے کیونکہ وہ مَیِّت کے اِمتحان اور شیطان کے بہکانے کا وَقْت ہے، اس (یعنی اَذان) کی بَرَکت سے شیطان بھاگے گا، نیز مَیِّت کے دل کو سُکون ہوگا، نئے گھر میں دل لگ جائے گا، نَکِیْرَیْن (یعنی مُنکر نکیر) کے سُوالات کے جوابات یاد آجائیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۰۹) (قَبْر پر اَذان دینے کے مُتعلِّق تفصیلی معلومات کیلئے ''فتاوٰی رضویہ'' (مُخرّجہ) جِلد 5 میں موجود رِسالے ''اِیْذَانُ الْاَجْرِ فِیْ اَذَانِ الْقَبْرِ'' کا مُطالعہ کیجئے)

نَماز میں بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں

مُفتی احمد یار خان صاحِب آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تَجرِبہ ہے کہ نَماز میں وہ باتیں یاد آتی ہیں جو نَماز کے باہَر یاد نہیں آتیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے شیطان کو انسانوں کے دِلوں پر تَصَرُّف کرنے کی قُدرت دی ہے انسانوں کی آزمائش کے لئے، کتنی ہی کوشش کی جائے مگر ان وَسْوسوں سے کُلّی (یعنی مکمل طور پر) نَجات نہیں مِلتی۔ چاہیے کہ وَسْوسوں کی پروانہ کرے، نَماز پڑھتا رہے، مکھیوں کی وَجہ سے کھانا نہ چھوڑے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۱۰)

شیطان نے خزانے کا پتا بتا دیا! (حکایت)

ایک شَخص مال دَفن کرکے بھول گیا اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابو حَنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا، آپ نے فرمایا: رات بھر نَفْل نَماز پڑھو، تمہیں یاد آجائے گا، اس شَخص نے نَماز پڑھنا شُروع کی ابھی

چند رَکْعات ہی پڑھی تھیں کہ اسے یاد آ گیا (تو اس نے نَفْل نَماز خَتْم کر دی) پھر امامِ اَعْظَم رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر یہ واقِعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ شیطان تجھے رات بھر نَماز نہ پڑھنے دے گا اور تجھے تیرا مال یاد دلا دے گا تاکہ تو نَماز چھوڑ دے۔ (الخیرات الحسان ص۷۱ ملخصاً)

اے عاشِقانِ رسول! اِس حِکایَت سے یہ ظاہِر ہوتا ہے کہ امامِ اَعْظَم ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللہِ علیہ کے حُکْم کے مُطابق اُس شَخْص نے رِضائے الٰہی کے لئے خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ نَفْل پڑھے تھے اور اُس کا کام بن گیا۔ یہ یاد رکھئے! جب کبھی کسی دُنیوی کام کیلئے وِرْد و وظیفہ کریں اُس میں ثَواب کی نِیَّت بھی کرنی چاہئے، مَثَلاً روزی میں بَرَکت، بیماری سے شِفا، قَرْض کی ادائیگی، اولاد ہونے یا رِشْتہ ملنے وغیرہ کیلئے دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سَفر کریں یا کوئی وِرْد و وظیفہ کریں تو **اللہ** پاک کی رِضا پانے کی نیّت ضَرور کریں **اللہ** کریم چاہے تو کام بھی بن جائے گا۔ اسی طرح صَلوٰۃُ الْحاجَت وغیرہ کی ادائیگی بھی ثَواب کی نیّت سے کرنی چاہئے۔

رَکعتوں کی گنتی بھول جائے تو کیا کرے؟

''**بہارِ شریعت**'' میں ہے: ۞ جس کو شُمارِ رَکْعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے) کے بعد یہ پہلا واقِعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عَمَل مُنافیِ نَماز (یعنی خِلافِ نَماز) کر کے توڑ دے یا غالِب گُمان کے بمُوجب (یعنی مُطابِق) پڑھ لے مگر بہرصورت اس **نَماز** کو (نئے) سِرے سے پڑھے۔ مَحْض توڑنے کی نیّت کافی نہیں (یعنی نَماز توڑنے کا عَمَل کرنا ہوگا) اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر (یعنی اِس سے پہلے) بھی ہو چُکا ہے تو اگر غالِب گُمان کسی طرف ہو تو اُس پر عَمَل کرے ورنہ کم کی جانِب کو اِختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اِسی طرح) اور تیسری چوتھی دونوں میں قَعْدہ کرے کہ تیسری رَکْعت کا چوتھی ہونا مُحْتَمَل (یعنی تیسری کے چوتھی ہونے کا اِمکان) ہے اور چوتھی میں قَعْدے کے بعد سَجْدۂ سَہْو کر کے سَلام پھیرے اور

گُمانِ غالِب کی صورت میں سَجْدۂ سَہْو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بَقَدَرِ ایک رُکْن (یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقدار) کے وَقْفَہ کیا ہو تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہو گیا ۞ **نَماز** پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتِبار نہیں اور اگر **نَماز** کے بعد یقین ہے کہ کوئی فَرض رَہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فَرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ انٹرنیٹ کا غلط اِستعمال کیا کرتے تھے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وُضُو، غُسْل اور نَماز کے مسائل سیکھنے کا جَذْبہ پانے، اپنے اندر خوفِ خدا بڑھانے، گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے اور خود کو جنّت کے راستے پر چلانے کا ذِہن بنانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** سنئے: چُنانچہ کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی نے رات دن گناہوں کا بازار گرم کر رکھا تھا، اسنوکر، ڈبو، کرکٹ وغیرہ میں جُوا کھیلتے، بُرے دوستوں کے ساتھ مِل کر فِلمیں ڈرامے دیکھتے اور ذاتی کمپیوٹر پر شَرْم ناک فِلمیں دیکھا کرتے تھے۔ وَقتِ بَیان سے کم وبیش چار یا پانچ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بار انٹرنیٹ اِستِعمال کر رہے تھے اور مُختلف ویب سائیٹس کھول رہے تھے کہ اچانک ہی ایک بیان آن لائن ہوا۔ وہ آگے بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ بیان کرنے والے کے انداز نے ان کے ہاتھ روک دیئے، وہ بیان سُننے لگ گئے، مبلِّغ خوفِ خُدا دِلا رہے تھے۔ دورانِ بَیان یہ بھی اپنے گُناہوں کو یاد کر کے نادِم ہونے لگے، وہ یہ بیان سُن کر مُتَاَثِّر ہوئے۔ مزید معلومات کیں تو پتہ چلا کہ یہ بیان **دعوتِ اسلامی** کے سُنَّتوں بھرے اجتماع میں صحرائے مدینہ نزد ٹول پلازہ کراچی میں ہو رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی اجتماع میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا مُرید بننے کے بعد گناہوں سے حِفاظت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے، یوں انہیں توبہ کی سعادت مِل گئی۔ اس کے عِلاوہ بھی انہوں نے **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکتیں دیکھی ہیں مثلاً ایک مَرتبہ انہوں

نے خواب میں دیکھا کہ مَسجِدِ نَبَوی شریف میں مَدرَسۃُ الْمدینہ (بالِغان) لگا ہوا ہے اور اسلامی بھائی قراٰنِ کریم پڑھ رہے ہیں۔ ایک مرتبہ دیکھا کہ **مَسجِدِ نَبَوی** میں دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے اور ایک مُبلّغ دعوتِ اسلامی بیان فرمارہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علاقائی سطح پر **مَدَنی اِنْعامات** کی ذِمّہ داری بھی ملی اور کم وبیش گیارہ ماہ سے اِسْتِقامت کے ساتھ ہر ماہ **مَدَنی قافِلے** میں سَفَر کی سَعادت بھی نصیب ہوئی۔

ترا شُکْر مولا دیا مدنی ماحول

نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول　　(وسائلِ بخشش(مُرمَّم)ص۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دنیا سے جانے والے کی طرح نماز پڑھیے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی **نَماز** پڑھے تو رُخصت ہونے والے شخص کی طرح یہ گُمان رکھ کر **نَماز** پڑھے کہ اب کبھی دوبارہ **نَماز** نہیں پڑھ سکے گا۔ (جامع صغیر ص ۵۰ حدیث ۷۱۶)

نماز کے وقت اپنی ہر شے کو اَلوَداع کہہ دو!

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اُس شخص کی طرح **نَماز** پڑھو جو اپنے نَفْس کو رُخصت کرتا ہوا، اپنی خواہِشات سے کُوچ کرتا ہوا اور اپنی زندگی کو اَلْوَداع کہتا ہوا اپنے مولیٰ کی طرف جا رہا ہو۔ (احیاء العلوم ج۱ ص۲۰۵)

حضرتِ سیِّدُنا بَکر بن عبدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری **نَماز** تمہیں نَفْع پہنچائے، تو (**نَماز** شُروع کرنے سے قَبْل) یہ کہو: شاید میں اس **نَماز** کے بعد دوبارہ **نَماز** نہیں پڑھ سکوں گا۔

(قصر الامل مع موسوعہ لامام ابن ابی دنیا ج۳ ص۳۲۸ رقم ۱۰۴)

یہ میری زندگی کی آخری نَماز ہے

نَماز کے وَقت موت کی یاد کی جائے اور یہ ذِہن بنایا جائے کہ یہ میری زِندگی کی آخری **نَماز** ہے۔ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''اپنی **نَماز** میں موت کو یاد کرو کیونکہ جب کوئی شخص اپنی **نَماز** میں موت کو یاد کرے گا تو وہ ضَرور عُمدہ اَنداز میں **نَماز** پڑھے گا اور اُس شخص کی طرح **نَماز** پڑھو جسے اُمّید نہ ہو کہ وہ دوسری **نَماز** ادا کر سکے گا۔'' (کنز العمال ج۷ ص۲۱۲ حدیث ۲۰۰۷۵)

موت کے بارے میں 6 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر نَمازی کی کوئی نہ کوئی **نَماز** تو آخِری **نَماز** ہوگی ہی، لہٰذا ہر نَماز میں موت یاد آ جائے تو نہایت سَعادَت کی بات ہے۔ یوں بھی موت کی یاد کی اَحادیثِ مُبارَکہ میں ترغیب دلائی گئی ہے، اِس سلسلے میں **6 فرامینِ مُصطَفٰے** سنئے: ﴿۱﴾ لذّتوں کو خَتم کرنے والی کو زیادہ یاد کرو۔ (ابن ماجه ج٤ ص٤٩٥ حديث ٤٢٥٨) یعنی موت کو یاد کرکے لذّتوں کو بدمزہ کردو تاکہ ان کی طرف طَبیعت مائل نہ ہو اور تم یکسوئی کے ساتھ اللہ پاک کی طرف مُتوجِّہ ہو جاؤ۔ (احیاء العلوم (اردو) ج۵ ص۴۷۷)

﴿۲﴾ اگر جانور موت کے بارے میں جان لیتا تو.....

اگر جانور موت کے بارے میں وہ کچھ جان لیتے جو انسان جانتے ہیں تو تمہیں کھانے کیلئے کوئی موٹا جانور نہ مل پاتا۔ (شعب الايمان ج۷ ص۳۵۳ حديث ۱۰۵۵۷)

﴿۳﴾ موت کو 20 بار یاد کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔'' (قوت القلوب ج۲ ص۴۳) اس فَضیلت کی وَجہ یہ ہے کہ موت کی یاد اس دھوکے باز دُنیا سے دُور کرکے آخرت کی تیاری کا مُطالبہ کرتی ہے جبکہ

موت کو یاد نہ کرنا دنیاوی خواہشات میں مَشغول کردیتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ٥ ص ١٩٣) (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٧٧)

موت مسلمان کیلئے کفارہ ہے

اَلْمَوْتُ کَفَّارَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ یعنی موت ہر مسلمان کے لئے کَفّارہ ہے۔ (شعب الایمان ج ٧ ص ١٧١ حدیث ٩٨٨٦) یہاں پکّا سچّا مسلمان مُراد ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دیگر مسلمان محفوظ رہتے ہوں نیز اس میں مومِنانہ اَخلاق موجود ہوں اور گُناہوں کا مَیل کُچیل نہ ہو یعنی کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں سے بچتا ہو اور فرائض کی ادائیگی کا خیال رکھتا ہو کہ اگر گُناہِ صغیرہ (یعنی چھوٹے گُناہ) ہوئے تو موت ان گُناہوں کو مِٹا کر اسے پاک صاف کردیتی ہے۔ (احیاء العلوم ج ٥ ص ١٩٣) (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٧٨)

(٥) خوش گوار مجلس

حُضُورِ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلّم کا گُزر ایسی مَجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی کی آوازیں بُلند ہو رہی تھیں، ارشاد فرمایا: اپنی مَجلسوں (یعنی بیٹھکوں) میں لذّتوں کو بے مَزہ کردینے والی کا بھی ذِکر کیا کرو۔ انہوں نے عَرض کی: لذّتوں کو بے مَزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: **موت۔** (ذکر الموت مع موسوعہ للامام ابن ابی دنیا ج ٥ ص ٤٢٣ حدیث ٩٥)

(٦) پھر اُس کا درجہ نہیں

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شَخص کا ذِکر ہوا تو لوگوں نے اس کی خوب تعریف کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: وہ موت کو کس طرح یاد کرتا ہے؟ لوگوں نے عَرض کی: ہم نے تو نہیں سنا کہ وہ موت کو یاد کرتا ہو۔ ارشاد فرمایا: پھر اس کا دَرَجہ یہ نہیں ہے۔ (احیاء العلوم ج ٥ ص ١٩٤) (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٧٩)

موت کے بارے میں اَنبیا و اَولیا کے بعض واقِعات و اِرشادات

(١) **اللہ** پاک کے عَظمت والے نبی حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کے سامنے جب **موت** کا ذِکر کیا جاتا تو ان کی جِلْدِ مُبارَک (Blessed skin) سے خون کے قَطرے بہ نکلتے۔

﴿۲﴾ **اللہ** پاک کے عظیم نبی حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام جب **موت** وقِیامت کا ذِکر کرتے تو اتنا روتے کہ جِسمانی جوڑ اپنی جگہ سے ہَٹ جاتے پھر جب رَحْمتِ الٰہی کا ذِکر کرتے تو اپنی جگہ واپَس آجاتے۔

﴿۳﴾ تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عَبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ روزانہ رات کے وَقْت عُلَمائے کرام کو جَمْع کرتے پھر آپس میں مِل کر قبْر وآخرت اور **موت** کے بارے میں گُفتگو کرتے، پھر سب یوں روتے گویا ان کے سامنے جنازہ رکھا ہے۔

﴿۴﴾ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص **موت** کو پہچان لیتا ہے اس پر دُنیا کی مُصیبتیں اور غَم ہلکے ہوجاتے ہیں۔

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تَیْمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: دو چیزوں نے مجھ سے دُنیا کی لَذّتیں چُھڑا دیں، ایک **موت** کی یاد نے اور دوسرا بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہونے (کے خَیال) نے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۸۰)

﴿۶﴾ حضرت سیِّدُنا محمد بن سِیْرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے سامنے جب **موت** کا ذِکر کیا جاتا تو آپ کے جِسْم کا ہر حصّہ سُن ہوجاتا۔

(احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۸۰)

زندہ شخص قبر میں (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنے گھر میں ایک قَبْر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں سَخْتی پاتے اس میں لیٹ جاتے اور جب تک **اللہ** پاک چاہتا اس میں رہتے، پھر یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرماتے:

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے میرے رب! مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔ (پ ۱۸، المؤمنون: ۹۹، ۱۰۰)

اسے دُہراتے رہتے پھر اپنے آپ سے کہتے: اے رَبیع! تیرے ربّ نے تجھے واپَس بھیج دیا ہے، اب عَمَل کر۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۵۹۲)

زمین کا تعجب کرنا

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حَرْب نیشا پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: زمین اُس شَخْص پر تعجُّب کرتی ہے جو اپنے لئے بستر بچھاتا اور اس کی سِلوٹیں دُرُست کرتا ہے اور کہتی ہے: اے آدَمی! میرے اَندر لمبے عَرصے تک گلنا سَڑنا پڑے گا اِس کو یاد کیوں نہیں کرتا! اس وقت میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز نہ ہوگی۔ (احیاء العلوم(اردو) ج ۵ ص ۵۹۳)

لمبی اُمّید نیکیوں کی راہ میں رُکاوٹ ہے (حکایت)

سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے مَشائخِ کرام میں سے **ایک** مشہور بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **شیخ مَعْرُوف** کَرْخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے **ایک** مرتبہ (جماعت کیلئے) ''اِقامت'' کہی پھر ایک صاحِب سے فرمایا: آگے بڑھئے اور ہمیں **نَماز** پڑھائیے۔ انہوں نے عَرض کیا: ''میں آپ حضرات کو یہ **نَماز** پڑھا تو دوں گا مگر آیِندہ نہیں پڑھاؤں گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا **شیخ مَعْرُوف** کَرْخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: (معلوم ہوتا ہے کہ) آپ اپنے دل میں یہ مَنصوبہ بنا رہے ہیں کہ دوسری نَماز پڑھنے تک زندہ رہیں گے! ہم **لمبی اُمّید** سے **اللہ** پاک کی پناہ مانگتے ہیں، کیونکہ ''لمبی اُمّید'' عَمَلِ خیر (یعنی نیکیوں) سے روک دیتی ہے۔ (قصر الامل مع موسوعہ امام ابن ابی دنیا ج۳ ص۳۲۷ رقم ۱۰۲)

اے اللہ سے ڈرنے والے بندو! اِمام بننے والے صاحِب نے جو یہ کہا کہ میں آپ کی بات مان کر صِرْف ایک بار **نَماز** پڑھا دیتا ہوں اس پر ان کو فرمایا گیا کہ اچھا آپ اپنی اِس **نَماز** کو آخری **نَماز** تصوُّر نہیں کر رہے مَزید زِندہ رہتے ہوئے اور نَمازوں کا موقع بھی ملے گا، آپ یہ لَمبی اُمّید لگائے اور موت کو بُھلائے ہوئے ہیں!

مجھے جلدی ہے! (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سُحَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جو کہ بنوتمیم کے آزاد کردہ غُلام تھے، فرماتے ہیں: میں تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے پاس (گیا) تھا، وہ **نَماز** پڑھ رہے تھے، آپ مُختصر **نَماز** پڑھ کر میری جانب مُتَوجِّہ ہوئے اور فرمایا: ''**مجھے جَلدی ہے! فوراً** اپنی ضَرورت بیان کیجئے!'' میں

نے پوچھا: کس چیز کی جَلْدی ہے؟ فرمایا: ''اللہ پاک آپ پر رَحْم فرمائے مجھے جَلْدی ہے! کہیں مَلَکُ الْمَوت علیہِ السَّلام (رُوح قَبض کرنے کیلئے) نہ آجائیں۔'' پھر میں وہاں سے اُٹھ گیا اور وہ دوبارہ نَماز میں مَشغول ہوگئے۔ (احیاء العلوم ج٥ ص ٥٠٦)

نہ جانے مُنہ کا لُقمہ حلق سے اُترے گا بھی یا نہیں! مدینہ

اے عاشِقانِ اَولیا! دیکھا آپ نے! اللہُ ربُّ العِزَّت کے مَقبول بندے حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدُ اللہ رَحمۃُ اللہِ علیہ ایک سانس بھی بِغیر عِبادَت کے گُزارنے کے حَق میں نہیں تھے! اُن کا یہ ذِہْن بنا ہوا تھا کہ موت اب آئی کہ اب آئی! لہٰذا جِتنا جَلْد ہو سکے نیکیاں اکٹّھی کر لی جائیں کہ انتِقال کے بعد اِس کا موقع نہ مِل سکے گا۔ ہمارے بخشش بخشانے مَکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی لَمحہ ذِکْرُ اللہ سے خالی نہ گُزرتا تھا۔ یاد رکھئے! طولِ اَمَل یعنی ''لمبی اُمّید'' آخِرت کیلئے نُقصان دِہ ہے، یہ خُوش فہمی آدمی کو کہیں کا نہیں رہنے دیتی کہ ابھی تو بَہُت زندگی پڑی ہے، فُلاں فُلاں نیکی بعد میں کرلیں گے! یقین مانئے ہماری زندگی وُہی ہے جو ہم جی چکے، اب آیندہ ایک لمحہ بھی زِندہ رہنے کی گارنٹی کسی کے پاس نہیں۔ اِس بارے میں دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی 814 صَفْحات کی کتاب، ''اِحیاءُ الْعُلوم (اردو)'' جِلْد 5 صَفْحہ 485 سے ایک انتہائی عبرت انگیز حدیثِ مُبارَکہ سُنئے: حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابِت رضی اللہ عنہ سے ایک ماہ کے اُدھار پر 100 دِینار کے بَدلے ایک کنیز خریدی تو میں نے پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: کیا تمہیں اُسامہ پر حیرت نہیں ہوتی کہ انہوں نے ایک ماہ کا اُدھار کیا! بے شک انہوں نے لمبی اُمّید باندھی ہے، قَسَم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! میں نے جب بھی پلکیں جھپکیں تو یِہی گُمان کیا کہ پلکوں کے ملنے سے پہلے ہی اللہ پاک میری روح قَبْض فرمالے گا اور جب بھی نگاہ اُٹھائی تو یہی گمان کیا کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے ہی روح قَبْض کر لی جائے گی اور جب بھی کوئی لُقمہ اُٹھایا تو میرا گُمان یہی رہا کہ نگلنے سے پہلے ہی موت آنے کی وجہ سے حَلْق میں پھنس کر رہ جائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! (یعنی اے آدمی!) اگر تم عَقْل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو

مُردوں میں شُمار کیا کرو، قَسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے[1] وہ ضَرور آنے والی ہے اور تم (اللہ کو) عاجِز نہیں کر سکتے۔''

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے کیسے پیارے انداز میں ہمیں ''لمبی اُمّید'' سے باز رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یقیناً ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کے ہیں پَل کی خَبَر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کی نیند سے بیدار اور **''لمبی اُمّید'' کی آفت سے خَبردار کرنے والی چند مَزید رِوایات وحِکایات سنئے** اور اپنی آخرت کی بھلائیاں سمیٹئے:

شام کرو تو صُبح کی اُمّید مت رکھو!

اسلام کے سب سے بڑے مُبَلِّغ، رَحمتِ عالَم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: جب تم صُبح کرو تو تمہارے دل میں شام کا خیال نہ آئے اور جب شام کرو تو صُبح کی اُمّید نہ رکھو اور اپنی تَندرستی سے بیماری کے لئے اور زِندگی سے موت کے لئے کچھ توشہ لے لو۔ اے عبدُاللہ! تم نہیں جانتے کہ کل کس نام سے پُکارے جاؤ گے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٨٤)

آج کا جناب کل کا مرحوم!

اے عنقریب دُنیا سے کوچ کرنے والو! اِس رِوایَت میں کس قَدر عبرت کے مَدَنی پھول ہیں۔ آج اگرچِہ ہمیں ''جناب'' کہہ کر پُکارا جارہا ہے مگر ہوسکتا ہے کہ کل ہمارے نام کے ساتھ ''مرحوم'' کا لقب (یعنی Title) لگادیا جائے! ؎

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عُمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

[1] چاہے وہ قِیامت ہو یا مَرنے کے بعد اُٹھنا یا حساب یا ثواب وعذاب۔ (تفسیر صراط الجنان ج ٣ ص ٢١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تم دُنیادار مت بننا

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **مجھے تم پر دو باتوں کا زیادہ خوف ہے** ﴿۱﴾ خواہشات کی پیروی اور ﴿۲﴾ لمبی اُمّیدیں۔ خواہِشات کی پیروی حق سے روکتی ہے جبکہ **لمبی اُمّیدیں** دُنیا کی مَحبَّت کا سَبَب ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: **سُن لو!** بے شک **اللہ** پاک دُنیا اُسے بھی دیتا ہے جس سے مَحبَّت فرماتا ہے اور اُسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے اور جب کسی بندے سے مَحبَّت فرماتا ہے تو اُسے ایمان کی دولت عِنایت فرماتا ہے۔ سُن لو! کچھ لوگ دیندار ہوتے ہیں تو کچھ دُنیادار، لہٰذا تم دِیندار بَننا، دُنیادار مت بَننا، سنو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جارہی ہے اور آخرت سامنے سے آرہی ہے، سُنو! تم عَمَل والے دن میں ہو جس میں کوئی ''حِساب'' نہیں اور عنقریب (یعنی جلدہی) تم ایسے حساب والے دن میں ہوگے جس میں کوئی ''عَمَل'' نہ ہوگا۔ (قصر الامل مع موسوعۃ امام ابن ابی دنیا ج۳ ص۳۰۳ رقم ۳)

دیندار اور دُنیادار کی پہچان

اے دینِ اسلام سے مَحبَّت کرنے والو! بَیان کردہ حدیثِ پاک عِبرت کے مَدَنی پھولوں سے خوب مالا مال ہے۔ اِس میں ہمیں ''دِیندار'' بننے کا حُکم دیا گیا اور ''دُنیادار'' بننے سے مُمانعت فرمائی گئی ہے۔ **دیندار** وہ ہے جو ظاہِراً باطِناً (یعنی ظاہِری بھی اور چُھپی حالت میں بھی) دونوں طرح احکامِ شَرِیعَت کا پابند ہو، بغیر صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر فَرض یا واجِب یا **سُنَّتِ مؤکّدہ** تَرک نہ کرتا ہو۔ یاد رکھئے! جس کا ظاہِری حُلْیہ تو دِینداروں والا ہو، مَثَلاً داڑھی، عمامہ اور سنّت کے مُطابِق لِباس میں مَلبوس رہتا ہو، **نَماز** روزے کا پابند بھی ہو، زکوٰۃ بھی پوری نِکالتا ہو، مگر شَرْعی مجبوری کے بِغیر **نَماز کی جماعت** تَرک کر دیتا ہو، جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، گالی گلوچ وغیرہ گُناہوں کا مُرتکِب ہوتا ہو، دوستوں میں اگرچہ مِلنسار اور حُسنِ اَخلاق کا پیکر اور میٹھے بول بولنے والا ہو مگر گھر والوں یا پڑوسیوں وغیرہ کو زَبان سے ایذا دیتا ہو، فلمیں ڈرامے دیکھتا، گانے باجے سُنتا ہو، بدنِگاہی کرتا ہو، ایسا شَخْص ہر گز ''دِیندار'' نہیں ہوسکتا یہ تو فاسِق اور **پکّا دُنیادار** ہے۔

اَخلاق ہوں اچھّے مِرا کردار ہو سُتھرا

مَحبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

تین لکڑیاں

سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار تین لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دوسری اس کے بَرابر میں جبکہ تیسری کچھ دُور، پھر صَحابۂ کِرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے عَرض کی: اَللّٰہُ اَعلَمُ وَرَسُولُہٗ اَعلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''ایک لکڑی **انسان** اور دوسری **موت** ہے جبکہ دُور والی **اُمّید** ہے، انسان اُمّید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے مگر اُمّید کے بجائے موت اُسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔'' (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٨٥)

بُڑھاپا موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ انسان ہے اور یہ موتیں ہیں جو کہ اس کے اِرد گرد پھیلی ہوئی ہیں، ان کے بعد **بُڑھاپا**، اور بُڑھاپے کے بعد **اُمّید** ہے، لہٰذا انسان اُمّید لگائے رہتا ہے حالانکہ موتیں اِرد گرد پھیلی ہوتی ہیں اور جس موت کو حُکم ہوتا ہے وہ بندے کو اپنی گِرِفت میں لے لیتی ہے، اگر ان سے بچ جائے تو **بُڑھاپا اُسے مار دیتا ہے** اور وہ ''اُمّید'' کا اِنتِظار کرتا رہ جاتا ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٨٦)

تجھے پہلے ''بچپن'' نے برسوں کِھلایا ''جوانی'' نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا

''بُڑھاپے'' نے پھر آ کے کیا کیا ستایا ''اَجَل'' تیرا کر دے گی بالکل صَفایا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

الفاظ و معانی: **مَجنون:** پاگل۔ **اَجَل:** موت۔ **صَفایا:** کسی چیز کو نہ رہنے دینا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کون جنّت میں جانا چاہتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے رِوایَت ہے کہ ایک مَرتبہ **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: کیا تم سب جنّت میں داخِل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عَرض کی: جی ہاں۔ تو ارشاد فرمایا: اپنی اُمّیدوں کو کوتاہ (یعنی مختصر) کرو، موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور **اللہ** پاک سے حَیا کرنے کا حق ادا کرو۔ (احیاء العلوم(اردو) ج ۵ ص ۴۸۷)

اُس دنیا سے پناہ جو آخِرت کی بھلائی سے روکے

مُصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: **یااللہ!** میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس دُنیا سے جو آخرت کی بَھلائی میں رُکاوٹ ڈالے، میں پناہ چاہتا ہوں اُس **زندگی** سے جو اچّھی موت میں رُکاوٹ بنے اور میں پناہ چاہتا ہوں اُس **اُمّید** سے جو نیک عَمَل میں رُکاوٹ پیدا کرے۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۴۸۷)

خبردار! صحت سے دھوکا مت کھانا!

حضرتِ سیِّدُنا عبیدُ اللّٰہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والِد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو یہ کہتے سُنا: اے لمبی صحّت سے دھوکا کھانے والو! کیا تم نے کسی کو بیماری کے بِغیر مَرتے نہیں دیکھا؟ اے لمبی مُہلت ملنے سے دھوکا کھانے والو! کیا تم نے بغیر مُہْلَت کے (یعنی اچانک) کسی کو مرتے نہیں دیکھا؟ اگر تم اپنی لمبی عُمْر کے بارے میں سوچو گے تو پچھلی لذّتیں بھول جاؤ گے، تمہیں صحت نے دھوکے میں ڈالا ہے یا لمبا عَرصہ عافیت سے گُزرنے پر اِتراتے ہو یا موت سے بے خوف ہو چکے ہو یا پھر موت کے فِرِشتے پر دلیر ہو چکے ہو! (یادرکھو!) جب مَلَکُ الْموت تشریف لائیں گے تو انہیں تمہارا ڈھیر سارا مال روک سکے گا نہ لوگوں کی کثرت۔ کیا تم نہیں جانتے کہ موت کا وَقت انتہائی تکلیف دہ، سخت اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

نافرمانیوں پر شَرمندہ ہونے کا ہے۔ پھر فرمایا: **اللہ** پاک اُس بندے پر رَحْم فرمائے جو موت کے بعد کام آنے والے اَعْمال کرے اور اُس (بندے) پر بھی رَحْم فرمائے جو موت کے آنے سے پہلے اپنا مُحاسبہ (یعنی حساب) کر لے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۴۹۱)

اے خُدا سے ڈرنے والو! خُدائے پاک مجھ پر اور آپ سب پر رَحْم فرمائے۔ اٰمین۔ واقِعی آدمی کی جِسْمانی طاقت، دُنیوی دولت، وَزارت وحکومت اور شان و شوکت سب کچھ دُنیا میں رہ جائے گا۔ بے شک دُنیا کا بڑے سے بڑا مالدار، دُنیا سے جانے کے بعد اکثر نشانِ عبرت بن کر رہ جاتا ہے۔ ''سوشَل میڈیا'' پر دُنیائے عَرَب کے ایک نہایت مالدار شَخْص کے مُتَعلِّق اس کی وِیران قَبْر کی تصویر کے ساتھ تفصیلات دیکھنے کو ملیں اُس شَخْص کا نام حَذْف کر کے اَلفاظ کی تبدیلی کے ساتھ عِبرت کے لئے اُس کی رُوداد پیش کی جاتی ہے۔ کاش! ہمیں عبرت ملے!

کویت کا ایک دولت مند تاجر

کویت کے ایک تاجر کے پاس 2008ء میں اندازاً 14 ارب ڈالر تھے۔ جب کچھ عَرصے کے بعد اُس کا اِنْتِقال ہوا اُس وَقْت کے مال و دولت کی تفصیلات کچھ یوں بتائی گئیں: کویت کے بینکوں میں 12 ارب ڈالر نقد، 33 آئل کیریئر جہاز، دُنیا بھر میں سب سے زِیادہ ہوٹل، ''زین ٹیلی کام'' کا آدھا مالِک، کویت، ملیشیا، دبئی، فرانس، اِٹلی، اور لَندن میں 20 سے زیادہ فلک بوس عمارتیں۔ سوشَل میڈیا کی خبر میں اُس کی قَبْر کی تصویر دکھا کر عِبرت دِلائی گئی کہ اتنا بڑا مالدار شَخْص اب اِس مَحَل (یعنی مختصر سی قَبْر) میں آرام فرما ہے!

حُسنِ ظاہِر پر اگر تو جائے گا   عالَمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ مُنقَّش سانپ ہے ڈَس جائے گا   کر نہ غفلت یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مَرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اَلفاظ و معانی: حُسنِ ظاھر: ظاہِری خوب صورتی۔ **عالَمِ فانی:** خَتْم ہونے والی دُنیا۔ **مُنَقَّش:** ڈیزائن والا۔

تجھے حُسنِ ظاہِر نے دھوکے میں ڈالا!

صَحابی ابنِ صَحابی امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں وہ خوب صورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر اِترایا کرتے تھے! کہاں ہیں وہ بادشاہ جنھوں نے شہر بنائے اور مضبوط دیواروں کے ذَرِیعے ان کو محفوظ کیا! کہاں ہیں وہ سِپہ سالار (Commander) جو میدانِ جنگ میں کامیابیاں سمیٹا کرتے تھے! وَقت انہیں زمین میں گاڑ چُکا ہے، وہ اب قَبْر کے تنگ اور اندھیرے گڑھے میں جا پڑے ہیں، جَلدی کرو! جَلدی کرو! پھر نَجات ہے پھر نَجات ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ٥ ص ٤٩٥)

یِہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زِینَت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

لمبی اُمّیدوں سے بچنے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: موت کی یاد دِل میں بَسانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ جو مَر چکے ہیں اُن کے چہرے اور صورَتیں یاد کرے کہ اُنہیں موت نے ایسے وَقت میں آ دَبوچا تھا جس کا انہیں وَہم و گُمان بھی نہ تھا یعنی یکا یک موت کا شِکار ہو گئے تھے، اَلبتَّہ جو موت کی تیاری کر کے بیٹھا تھا اُس نے بڑی کامیابی پائی جبکہ لمبی اُمید کے دھوکے میں مُبتَلا شَخْص نے بَہُت بڑا نُقْصان اُٹھایا۔ انسان ہر گھڑی اپنے جِسْم کے مُتَعلِّق یوں غور و فکر کرے کہ کِس طرح کیڑے میرے جِسْم کو کھائیں گے، کس طرح میری ہڈّیاں بکھر جائیں گی نیز یوں سوچے کہ نہ

جانے کیڑے پہلے میری دائیں آنکھ کی پُتلی کھائیں گے یا بائیں آنکھ کی، آہ! میرا جِسم کیڑوں کی خُوراک بَن چُکا ہوگا۔ مجھے صِرف وُہی عِلم وعَمَل فائِدہ دے گا جو میں نے خالِص اللہ کریم کے لئے کیا ہوگا۔ اسی طرح کی سوچیں دِل میں موت کی یادتازہ رکھیں گی اور اس کی تیّاری میں مَشغول کریں گی۔ (احیاء العلوم (اردو) ج۵ ص ۴۹۹ ملخّصاً)

کاش! عطّار کا ہو طَیبہ میں
تیرے جلووں میں اِنتِقال آقا (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کس کی قبر جنّت کا باغ بنے گی؟

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قَبْر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔“ (جمع الجوامع ج۲ ص ۱۴ حدیث ۳۵۱۶)

اے جنّت کے طَلَب گارو! یقیناً وہ شَخْص اِنتہائی خُوش نَصیب ہے جو لمبی اُمّید سے بچتا ہو، موت کی یاد جسے خوف زدہ کئے رہتی ہو، جو بُرے خاتمے کے خوف، قَبْر کے اندھیرے اور اس کی گھبراہٹ سے سَہما سَہما (یعنی ڈرا ہوا) رہتا ہو۔ آہ!

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نِکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارب (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۷۸)

ہمیں کیا ہوگیا ہے؟

اے اللہ پاک کی رَحمت کے اُمّیدوارو! لمبی اُمّیدوں کے سَبَب زندگی کے اَوقات غَفلت میں گنوانے سے خود کو بچانے، موت کی یاد دِل میں بَسانے اور آخرت میں بھی بہتریاں پانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں میں وَقْت گُزارنے کی کوشش فرمائیے۔

آیئے! ایک مَدَنی بہار سُنئے: لیاری، کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی (عُمْر تقریباً 22 سال) پہلے پہل دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر افسوس! گُناہوں کی لذّت میں گُم ہوتے ہوتے وہ مَدَنی ماحول سے دُور ہوگئے۔ ننگے سَر گھومتے اور **نَماز** بھی نہیں پڑھتے تھے۔ رَمَضان کے روزے تک چھوڑ دیتے۔ نیٹ کیفے جا کر انٹرنیٹ پر گانے باجے سُنتے اور شَرم ناک فِلمیں دیکھا کرتے تھے۔ ایک دن اچانک نیٹ پر مَدَنی چینل کھول لیا جس پر نگرانِ شوریٰ کے بَیان "**ہمیں کیا ہوگیا ہے؟**" کا کلپ دکھایا جارہا تھا پھر انہوں نے یہی بیان گھر میں **مَدَنی چینل** پر بھی سُنا۔ اس بیان کو سُن کر اسی وَقْت انہوں نے نیَّت کی کہ آج کے بعد داڑھی نہیں مُنڈواؤں گا اور دیگر حرام کام بھی چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے **نَماز** کی پابندی شُروع کردی، نیٹ کیفے جانا بھی چھوڑ دیا، **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سَفر کیا، 63 دن کا تربیَتی کورس کیا پھر پورے ماہِ رَمضانُ المبارَك کا اِعتِکاف کرنے کی بھی سَعادت ملی۔ یوں **مَدَنی چینل** کی بَرَکت سے صُبح کا بھولا شام کو گھر واپَس آگیا اور دوبارہ مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔

چوٹ کھا جائے گا اِک نہ اِک روز دل، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
فضلِ رب سے ہِدایت بھی جائے گی مِل، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

خُشوع وخُضوع سے نَماز نہ پڑھنے کے نُقصانات

خادِمِ نبی، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو نَمازیں اپنے وَقْت میں ادا کرے اور **نَماز** کے لیے اچّھی طرح وُضُو کرے اور اس کے قِیام، **خُشُوع**، رُکوع و سُجود (یعنی سَجْدے) پورے کرے تو اس کی **نَماز** سفید اور روشن ہو کر یہ کہتی ہوئی نِکلتی ہے: "**اللہ** پاک تیری حِفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حِفاظت کی۔" اور جو شخص **نَماز** بے وَقْت ادا کرے اور اس کے لئے کامِل (یعنی اچّھی طرح) وُضُو نہ کرے اور اس کے خُشُوع، رُکوع اور سَجدے پورے نہ کرے تو وہ **نَماز**

سِیاہ تاریک (یعنی کالی اندھیری) ہوکر یہ کہتی ہوئی نِکلتی ہے: ''**اللہ** پاک تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔'' یہاں تک کہ **اللہ** پاک جہاں چاہتا ہے وہ (نَماز) اُس جگہ پُہنچ جاتی ہے، **پھر وہ بوسیدہ** (یعنی پھٹے پُرانے) **کپڑے کی طرح لَپیٹ کر اُس نَمازی کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے۔** (معجم اوسط ج۲ ص۲۲۷ حدیث ۳۰۹۵)

اِطمینان سے نَماز پڑھنے کی فضیلت

اے عاشِقانِ نَماز! نَماز اِطمینان وسُکون سے پڑھنی چاہیے تا کہ وہ قَبولیَّت کی مَنزِل تک پُہنچ سکے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ **نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص اچھی طرح وُضو کرے پھر **نَماز** کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، **سُجُود** اور قِراءَت (قِرا۔ءَ۔ت) کو مکمَّل کرے تو **نَماز** کہتی ہے: ''**اللہ** پاک تیری حِفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔'' پھر اُس **نَماز** کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اُس کے لیے چمک اور **نُور** ہوتا ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ **نَماز** اُس نَمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجُود اور قِراءَت مکمَّل نہ کرے تو **نَماز** کہتی ہے: ''**اللہ** پاک تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔'' پھر اُس **نَماز** کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (یعنی اندھیری) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لَپیٹ کر اس نَمازی کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔

(شعب الایمان ج۳ ص۱۴۳ حدیث ۳۱۴۰)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت   ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

میں پڑھتا رہوں سُنَّتیں وَقْت ہی پر   ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی   (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز کے بعد کی کیفیات کی تین حِکایات

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: **نَماز** ادا کرنے کے بعد اپنے دل میں حیا اور خوف محسوس کرو اور دل کو **نَماز** میں کوتاہی کرنے کا اِحساس دلاؤ اور اس بات سے ڈرو کہ کہیں تمہاری **نَماز** قبول ہی نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے تم کسی ظاہِری یا باطِنی (یعنی چُھپے) گُناہ کی وَجہ سے غَضَبِ الٰہی کا شکار ہوئے ہو اور تمہاری **نَماز** تمہارے مُنہ پر ماردی گئی ہو، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی اُمّید رکھو کہ **اللہ** کریم اپنے فَضْل وکَرَم سے تمہاری **نَماز** قبول فرمائے گا۔ ﴿۱﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن وَثّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب **نَماز** پڑھ لیتے تو جس قدر **اللہ** پاک چاہتا ٹھہرتے، آپ پر **نَماز** (قبول نہ ہونے کے خوف) کا رَنج وغَم پہچان لیا جاتا۔ ﴿۲﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم نَخعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ **نَماز** کے بعد گھنٹہ بھر ٹَھہرے رہتے (**نَماز** قبول نہ ہونے کے خوف کے سبب یوں محسوس ہوتا) گویا آپ مریض ہیں۔ (احیاء العلوم ج۱ ص۲۳۰) ﴿۳﴾ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب بھی **نَماز** ادا کرتے تو فرماتے: مجھے یہ دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ کہیں میری **نَماز** میرے مُنہ پر نہ ماردی جائے (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ میری نَماز قبول نہ ہو)۔ (تذکرۃ الاولیاء ج۱ ص۹۶)

کہیں میری نماز میرے مُنہ پر نہ ماردی جائے!

اے پیارے پیارے **نَمازیو!** دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین کا خوفِ خُدا! یہ صاحِبانِ اَعلیٰ دَرَجے کی نَمازیں ادا کرنے کے باوُجود ربُّ العِزَّت کی جناب میں عاجزی فرمایا کرتے تھے۔ آہ! ظاہِری وباطِنی آداب سے خالی ہماری نَمازیں! اگر ہم میں سے کوئی **نَماز** کے مسائل میں ماہِر ہو تب بھی اُسے **اللہ** پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ہر **نَماز** کے بعد یہ خوف دامَن گیر رہنا چاہئے کہ کہیں میری **نَماز** میرے مُنہ پر نہ ماردی جائے!

ہوں میری ٹوٹی پھوٹی نَمازیں خُدا قبول
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا شہ نے ''میرے پھول''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

امام صاحبان نماز کے مسائل بتاتے رہیں

اِمام صاحبان کو چاہیے کہ حَسبِ موقع اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اپنے مُقتدیوں کو **بہارِ شریعت** یا **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی کتاب **نماز کے اَحکام** سے ضَروری مَسائل بتاتے رہیں، صَفیں دُرُست رکھنے کی تاکید، اَرکانِ نَماز کی سنّتوں کے مُطابق اور **خُشوع وخُضوع** کے ساتھ ادائیگی، نیز رُکوع، سُجود، قَومہ، جَلْسہ وغیرہ اُمور دُرُست طریقے سے ادا کرنے کی ہِدایت فرماتے رہیں، نیز مُقتدیوں کو بھی چاہئے وہ اِمام صاحِب سے مسائلِ نَماز سیکھیں، ہمارے مَکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ طریقہ کار تھا کہ اگر کوئی نَماز میں کوتاہی کرتا تو اُس کی رہنمائی فرماتے، چُنانچِہ

سرکار صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیٹھ مُبارک کے پیچھے سے دیکھنا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک روز جماعت کرانے کے بعد ایک شَخْص کی طرف مُتَوجِّہ ہو کر فرمایا: ''اے فُلاں! تم اپنی **نماز** اچّھی طرح کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا نَمازی **نماز** پڑھتے وَقْت غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح **نماز** پڑھ رہا ہے؟ وہ صِرف اپنے لیے **نماز** پڑھتا ہے، خُدا کی قَسم! **بے شک میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہارے سامنے سے دیکھتا ہوں۔**'' (مسلم ص ۱۸۰ حدیث ۹۵۷) **''بُخاری شریف''** کی رِوایَت میں ہے: تم یہ سمجھتے ہو کہ میری توجُّہ صِرف قِبلے کی طرف ہوتی ہے، **اللہ** کی قَسم! مجھ پر نہ تمہارا رُکوع چُھپا ہوا ہوتا ہے اور نہ تمہارا خُشُوع **پوشیدہ** (یعنی غائب) ہوتا ہے اور بے شک میں تم کو اپنی پُشْت (یعنی پیٹھ مُبارک) کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۶۱ حدیث ۴۱۸)

امام صاحِب نیکی کی دعوت دیا کریں

شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بَدْرُالدّین عَیْنی رَحْمَۃُ اللّٰہ علیہ حدیثِ مُبارَکہ سے حاصِل ہونے والے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **اِمام** کو چاہیے کہ جب وہ کسی شَخْص کو کسی دینی مُعاملے میں کوتاہی کرتا یا اسے ناقِص (Imperfect) ادا کرتا دیکھے تو

اُسے اُس فعل (یعنی حَرَکت) سے مَنْع کرے اور اُسے وہ کام کرنے پر اُبھارے جس میں زِیادہ ثَواب ہے۔(عمدۃ القاری ج۳ ص۴۰۴ تحت حدیث ۴۱۸) شارحِ بُخاری مُفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: اِمام پر لازِم ہے کہ اگر مُقتدیوں کی نَماز میں کوئی خامی دیکھے تو انہیں خبردار کردے۔ (نزہۃ القاری ج۲ ص۱۳۱)

پیچھے سے دیکھنا کیا نماز کے ساتھ خاص تھا؟

عَلّامہ بَدرُالدّین عَیْنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: اِمام مُجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے مَنقول ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ دیکھنا (نَماز ہی کیلئے خاص نہ تھا، یہ دیکھنا) تمام اَوقات میں تھا۔ (عمدۃ القاری ج۳ ص۴۰۵)

دلِ مُبارَک پر دو آنکھیں اور دو کان

غزالیِ زَماں علّامہ سیِّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے شَقِّ صَدرِ مُبارَک (یعنی مُبارَک سینہ چاک کرنے) کے بعد پاکیزہ دِل کو جب زَمزَم کے پانی سے دھویا تو فرمانے لگے: قَلْبٌ سَدِیْدٌ فِیْهِ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ (یعنی) قَلبِ مُبارَک ہر قِسْم کی کَجی (یعنی ٹیڑھے پَن) سے پاک ہے اور بے عَیب ہے، اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سُنتے ہیں۔(فتح الباری ج۱۳ ص۴۱۰) مُبارَک دل کے یہ کان اور آنکھیں دُنیا کی وہ چیزیں جو محسوس کی جاسکیں ان سے بہُت ہی آگے کی حقیقتوں کو دیکھنے اور سُننے کے لیے ہیں جیسا کہ خود حُضُور صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ یعنی ''میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سُنتا ہوں جو تم نہیں سُن سکتے۔'' جب اللہ پاک نے خِلافِ عادت حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دلِ مُبارَک میں آنکھیں اور کان پیدا فرما دیئے ہیں تو اب یہ کہنا کہ دنیا کی وہ چیزیں جو محسوس کی جاسکیں ان سے بہُت ہی آگے کی حقیقتوں کو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دیکھنا اور سُننا کبھی کبھی ہے دائمی (یعنی ہمیشہ کیلئے) نہیں، بالکل غَلَط ہو گیا۔ جب ظاہِری آنکھوں اور کانوں کا دیکھنا اور سُننا دائمی (یعنی Permanent) ہے تو دلِ مُبارَک کے کانوں اور آنکھوں کا سُننا اور دیکھنا کیونکر عارِضی (یعنی Temporary) اور کبھی کبھی ہو سکتا ہے؟ اَلْبَتّہ



حِکمتِ خُداوندی کی بنا پر کسی خاص مُعاملے کی طرف حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا دِھیان شریف نہ رہنا اور توجُّہ شریف ہَٹ جانا دوسرا مُعامَلہ ہے جس کا کوئی (بڑے سے بڑا عالِم بھی) مُنْکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) نہیں اور وہ (یعنی خَیال نہ رہنا) عِلْم کے خِلاف بھی نہیں ہے، لہٰذا اس حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ حقیقت بِالکُل واضِح ہوگئی کہ حُضُور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا باطنی طور پر سُننا اور دیکھنا عارِضی (یعنی وَقْتی طور پر) نہیں بلکہ دائمی (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہے۔ (مقالاتِ کاظمی ج۱ص۱۰۶تسہیلاً)

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر

مَلکوت و مُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں (حدائقِ بخشش ص۱۰۹)

شَرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! عرشِ اعظم پر آپ کا آنا جانا ہے اور اللہ کریم کی عنایت سے زمین کے اندر تک کے راز جانتے ہیں۔ زمینوں اور آسمانوں کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے اللہ پاک کے کرم سے آپ نہ جانتے ہوں۔

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان

کانِ لَعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے ساتھ رات کا قیام

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ اللہ پاک کے سچّے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بہُت سے (رات میں) قِیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں قِیام سے صِرْف جاگنا مِلتا ہے۔ (شعب الایمان ج۳ ص۳۱٦ حدیث۳٦٤۲)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نَصیحت نِشان ہے: ”اللہ پاک اس عَمَل کو قَبول نہیں فرماتا جس میں بندہ اپنے بَدَن کے ساتھ اپنا دِل حاضِر نہ کرے۔“ (الترغیب والترھیب ج۱ ص۳۰۲ حدیث۲٤)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

غافل کی ساری رات کی عبادت سے بہتر عمل

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''غور وفکر کے ساتھ دو رَکْعت نَماز پڑھنا غافل دل کے ساتھ پوری رات قِیام (یعنی عِبادت) کرنے سے بہتر ہے۔'' (مجموع رسائل ابن رجب ج۱ ص۳۵۲)

جتنا خشوع اُتنا ثواب

حضرتِ سیِّدنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما بَیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''آدمی نماز سے فارِغ ہو کر لوٹتا ہے لیکن اُس کے لیے (نَماز کا) صِرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا یا نِصف (یعنی آدھا) حِصّہ ثَواب لکھا جاتا ہے۔'' (ابو داؤد ج۱ ص۳۰۶ حدیث ۷۹۶)

علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک کی مُراد یہ ہے کہ خُشُوع اور غور وفِکر وغیرہ نَماز کو کامل (یعنی مکمّل) بنانے والی چیزوں کے اِعتِبار سے نَماز کا ثواب مِلتا ہے جیسا کہ باجماعت نَماز میں ہوتا ہے کہ کسی کو پچّیس دَرَجہ ثَواب مِلتا ہے اور کسی کو ستائیس دَرَجہ۔ (فیض القدیر ج۲ ص۴۲۲، ۴۲۳ ملخصا)

تذکرۂ حضرتِ عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما

اے عاشقانِ صحابہ واَہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اسے بَیان کرنے والے صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدنا ابُو الْیَقظان عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بڑی عَظمت ہے، مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: میری اُمّت میں میرے صحابہ کی مِثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں ہوتا۔ (شرح السنہ ج۷ ص۱۷۴ حدیث ۳۷۵۶) اس حدیثِ پاک کی شَرح یہ ہے: یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں، ہیں تھوڑے مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذَرِیعے سے ہے۔

ریل کا پہلا ڈَبّہ جو اِنجن سے مُتَّصِل (یعنی مِلا ہوا) ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فیض پہنچاتا ہے، اِنجن سے وہ (پہلا ڈبّا) کھنچتا ہے اور سارے ڈَبّے اُس کے ذَرِیعے کھنچتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص۳۴۳) عَرَب کی سَرزمین جب اسلام کی نُورانی کرنوں سے منوّر ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ساتھ والِدِ ماجِد حضرت سیِّدُنا یاسر اور والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا بی بی سُمَیّہ اور بھائی حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ رضی اللہ عنہم بھی ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۱۸۶)

دینِ اسلام کی خاطر قربانیاں

چونکہ یہ مُقدّس گھرانا غُلامی کی زِندگی بَسر کر رہا تھا اس لئے کُفّارِ قریش پورے گھرانے کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، حضرتِ سیِّدُنا عمّار رضی اللہ عنہ کے سینے پر کبھی بھاری پتّھر رکھ دیتے تو کبھی پانی میں غوطے دے کر بے حال کر دیتے اور کبھی آگ سے جِسم داغ دار کر کے نِڈھال کر دیتے تھے۔ (الکامل فی التاریخ ج۱ ص۵۸۹) یہاں تک کہ آپ کی پِیٹھ مُبارک ان زَخْموں سے بھر گئی۔ کسی نے آپ کی پیٹھ شریف کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیسے نِشانات ہیں؟ ارشاد فرمایا: کُفّارِ قریش مجھے مَکّۂ مکرمہ کی تپتی ہوئی پتّھریلی زمین پر ننگی پیٹھ لٹاتے اور سخت اَذِیّتیں اور تکلیفیں پہنچاتے تھے، یہ ان زَخْموں کے نِشانات ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۱۸۸)

جنّت عمّار کی مشتاق ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی قُربانیوں کے صِلے میں بارگاہِ رِسالت سے آپ کو یہ اِعزاز مِلا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنّت عمّار کی مُشتاق (یعنی آرزومند) ہے۔" (ترمذی ج۵ ص۴۳۸ حدیث ۳۸۲۲) "جس نے عمّار سے بُغض رکھا اللہ پاک اُس سے ناراض ہو۔" (مسند امام احمد ج۶ ص۶ حدیث ۱۶۸۱۴) سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ آپ تمام غَزوات میں شریک ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر ج۴ ص۳۵۶)

وفات شریف

حضرتِ سیّدنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رضی اللہ عنہ کے دَورِ خِلافت میں 21 مہینے تک کوفہ کی گورنری کے فرائض سَراَنجام

دیئے اور بروز بُدھ 7 صَفَرُ الْمُظَفَّر سن 37 ہجری میں جنگِ صِفِّین میں حضرتِ مولا علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا، اس وَقْت آپ کی عُمر مُبارک 93 سال تھی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۴۳ ص ۳۵۹، ۴۴۹)

اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الٰہی! رَحم فرما از پئے عمّار بن یاسر
مجھے ہر حال میں رکھنا خُدا یا صابر و شاکر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ابھی آپ نے حضرتِ سیِّدنا عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا ذِکرِ خیر سُنا۔ سارے ہی صَحابۂ کرام شان والے ہیں، آیئے! شانِ صحابۂ کرام سُنتے ہیں:

صحابہ کی عظمت و شان قرآن سے

اللہ کریم پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ (۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

تمام صحابہ جنتی ہیں

مُفَسِّرِ قراٰن حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے دَرَجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جَنَّتی ہونا بِالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادِل و مُتَّقی ہیں کیونکہ سب سے ربِّ کریم نے جنَّت

کا وعدہ فرمالیا، جنّت کا وعدہ فاسِق سے نہیں ہوتا۔ (نور العرفان، آیت مذکورہ کے تحت) ہر صَحابی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی صَحابیّت کی نِسْبَت سے ہمارے لئے واجِبُ التَّعظیم ہے اور کسی بھی صَحابی کی گُستاخی حرام اور گُمراہی ہے۔

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مُہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو[۱] ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس آیت میں تمام صَحابہ کے مُتعلّق تین چیزوں کا اعلان ہوا: (۱) اللہ اُن سے راضی ہو چکا (۲) وہ اللہ سے راضی ہو چکے (۳) جنّت اور وہاں کی نعمتیں اُن کے نام زد (یعنی مُقرّر) ہو چکیں۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۹)

ربِّ غفور پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح آیت 29 میں فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚۛ

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رُکوع کرتے سَجدے میں گرتے اللہ کا فَضْل و رِضا چاہتے، ان کی عَلامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ ان کی صِفت توریت میں ہے اور ان کی صِفت اِنجیل میں۔

[۱]: پیروی کرنے والے۔

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام کی عبادات، اُن کے رُکوع سجدے، اُن کا آپس میں رَحیم و کریم ہونا وغیرہ کا اعلان فرمایا۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۵)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں جن کے ایمان کو اللہ کریم نے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر وہ[1] بھی یونہی ایمان لائے جیسا[2] تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۳۷)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں فرمایا گیا کہ وہ ہی ایمان کا مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) ہدایت پر ہے جو صحابہ کی طرح ایمان رکھتا ہو یعنی صحابہ ایمان کی کَسوٹی ہیں۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۹ ملخصاً)

پاک پروردگار پارہ 10 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت 74 میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزّت کی روزی۔

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے تمام مُہاجرین و اَنصار کا سچّا مومن ہونا اور ان کا صاحبِ دَرَجات ہونا معلوم ہوا۔ یہ بھی پتا لگا کہ تمام صحابہ عادِل ہیں، فاسِق کوئی نہیں، اگر کسی سے کوئی جُرم سرزد ہو گیا تو توبہ نصیب ہو جاتی ہے اس پر باقی نہیں رہتے۔ (نور العرفان ص ۲۹۷ ملخصاً)

صحابہ سے متعلق آیات و اَحادیث کا خلاصہ

اوپر (یعنی صفحہ 328 تا 330 پر) دی ہوئی آیات کا خُلاصہ یہ ہے کہ تمام صحابہ جنّتی ہیں، اللہ پاک ان سب سے راضی ہے اور یہ خُدا سے راضی

[1]: غیر مسلم۔ [2]: اے صحابہ!

ہیں ان کے لئے جنّت کے باغات ہیں یہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھی ہیں، کُفّار کے مقابلے میں سَخت اور آپس میں نَرم دل، عبادت ورُکوع وسُجُود کے شوقین، رِضائے الٰہی کے طَلَب گار، نُورانی چہروں والے، مِعیاری ایمان والے، راہِ خُدا میں جان، مال، گھر بار قُربان کرنے والے، مومنوں کے مَدَدگار، سچّے ایمان والے، خُدا کی طرف سے مَغفِرت ورِزقِ کریم کے حَق دار، اُمّت میں سب سے اَفْضَل۔

صَحابہ کی عَظَمت وشان اَحادیث سے

7 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ میرے اَصحاب کو بُرا بَھلا نہ کہو، اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خَرْچ کردے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے کو[۱] ﴿۲﴾ جب اللہ پاک کسی کی بَھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دل میں میرے تمام صَحابہ کی مَحَبّت پیدا فرما دیتا ہے[۲] ﴿۳﴾ ''جو میرے صَحابہ کو بُرا کہے اس پر اللہ کی لَعْنت اور جو ان کی عزّت کی حِفاظَت کرے، میں قِیامَت کے دن اس کی حِفاظَت کروں گا''[۳]، یعنی اُسے جہنّم سے محفوظ رکھوں گا[۴] ﴿۴﴾ میرے تمام صَحابہ میں خیر (یعنی بَھلائی) ہے[۵] ﴿۵﴾ میرے صَحابہ کے مُعاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے صَحابہ کے مُعاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو طَعْن وتَشْنیع کا نشانہ نہ بنالینا۔ پس جس شَخْص نے ان سے مَحَبّت کی تو اس نے میری مَحَبّت کی وجہ سے ان سے مَحَبّت کی اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے میرے بُغْض کے سَبَب ان سے بُغْض رکھا اور جس نے انہیں اِیذا پہنچائی تو اس نے ضَرور مجھے اِیذا پہنچائی اور جس نے مجھے اِیذا پہنچائی تو ضَرور اس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو جس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا[۶] ﴿۶﴾ جو میرے صَحابہ کو بُرا کہے، اُس پر اللہ پاک، فِرِشتوں اور تمام اِنسانوں کی لَعْنَت، اللہ پاک اس کا نہ فَرض قبول فرمائے گا نہ نَفْل[۷] ﴿۷﴾ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صَحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو: اللہ پاک کی لَعْنَت ہو تمہارے شَر پر۔[۸]

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی صَحابۂ کرام تو خیر ہی خیر ہیں تم ان کو بُرا

[۱]: بخاری ج۲ص۵۲۲ حدیث۳۶۷۳ [۲]: تاریخ اصبہان ج۱ص۴۶۷ رقم۹۲۹ [۳]: ابن عساکر ج۴۴ص۲۲۲ [۴]: السراج المنیر شرح جامع الصغیر ج۳ص۸۶
[۵]: ابن عساکر ج۲۹ص۱۸۴ [۶]: ترمذی ج۵ص۴۶۳ حدیث۳۸۸۸ [۷]: الدعاء للطبرانی ص۵۸۱ حدیث ۲۱۰۸ [۸]: ترمذی ج۵ص۴۶۴ حدیث۳۸۹۲

کہتے ہو تو وہ بُرائی خود تمہاری طرف ہی لَوٹتی ہے اور اس کا وَبال تم پر ہی پڑتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ص۳۴۴)

اللہ کریم ہمیں دل و جان، قلم و زَبان سے ہر صَحابی رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صَدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور جنّت میں ان کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اُمّہاتُ المؤمنین و چار یار

سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۷۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

میری جانب مُتوَجِّہ ہو جا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سَرورِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب بندہ نَماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے، جب وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ''تو کس کی طرف دیکھ رہا ہے؟ کیا مجھ سے بہتر کی طرف دیکھ رہا ہے؟ اے اِبنِ آدم (یعنی اے آدمی!) میری طرف مُتَوَجِّہ ہو جا! میں اُس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو دیکھ رہا ہے۔'' (مسند البزار ج١٦ ص٢٠٠ حديث ٩٣٣٢)

نَماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے رَحمت کا پھر جانا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ اَنور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک کی رَحمت نَمازی کی جانب مُتَوَجِّہ رہتی ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ پاک کی رَحمت بھی اُس سے پھر جاتی ہے۔'' (ابو داوٗد ج١ ص٣٤٤ حديث ٩٠٩)

نَماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے اَحکام

دعوتِ اسلامی کے مَکتبۃُ الْمَدِینہ کی 496 صَفحات کی کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' صَفحہ 252 پر ہے: (نَماز میں) نِگاہ آسمان

کی طرف اُٹھانا (مکروہِ تحریمی، ناجائز وگُناہ ہے) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۲۶) **اللہ** پاک کے مَحبوب صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نَماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اِس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک (یعنی چھین) لی جائیں گی۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۲٦٥ حدیث ۷٥۰) (نَماز میں) اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا، (بھی مکروہِ تحریمی، ناجائز وگُناہ ہے) چاہے پورا مُنہ پھرا یا تھوڑا۔ مُنہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے اور نادِراً (یعنی کبھی کبھار) کسی غَرَضِ صحیح کے تَحت ہو تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۲۶ تسہیلاً)

اللہ مجھے دیکھ رہا ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح اِدھر اُدھر مُتَوَجِّہ ہونے سے سَر اور آنکھ کو بچانا ضَروری ہے، اسی طرح دل کو بھی بچانا ہے، جب دل غیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہونے لگے تو اُسے یاد دِلاؤ کہ **اللہ** کریم باطِن (یعنی دلی کیفیّات) سے باخَبر ہے لہٰذا اپنے دل میں **خُشُوع** اِختیار کیے رہو، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ظاہِری و باطِنی طور پر توجُّہ اِدھر اُدھر نہیں جائے گی کیونکہ جب باطِن میں **خُشُوع** ہوتا ہے تو اَعضا (یعنی جِسمانی حِصّوں) میں بھی **خُشُوع** پیدا ہو جاتا ہے۔ مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بَزمِ ہِدایت صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شَخص کو دیکھا جو **نَماز** میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا، فرمایا: ''اگر اس کے دل میں **خُشُوع** ہوتا تو اس کے اَعضا میں بھی **خُشُوع** ہوتا۔'' (نوادرالاصول ج ۱ ص ۵۸۲) (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۲۸)

نَماز میں داڑھی سے کھیلنے کا مسئلہ

''نَماز کے اَحکام'' صَفْحَہ 247 پر ہے: (نَماز میں) داڑھی، بدن یا لِباس کے ساتھ کھیلنا۔ (مکروہِ تحریمی، ناجائز وگُناہ ہے) (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵)

نظر کب کہاں ہو (حکایت)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک بار بعد نَمازِ ظُہر مسجِد میں وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحِب نے مَسجِد میں آ کر نیّت باندھی، جب رُکوع کیا تو گردن اُٹھائے سَجدہ گاہ کو دیکھتے رہے، جب **نَماز** سے فارِغ ہوئے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ

فرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔ (فردوس الاخبار)

نے انہیں پاس بُلا کر شَرعی مَسئلہ سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بحالَتِ قِیام نظر سَجدہ گاہ پر اور بحالَتِ رُکوع پاؤں کی اُنگلیوں پر اور بحالَتِ تَسمیع (تَس۔میع یعنی رُکوع سے اُٹھ کر قَومہ میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے وَقت) سینے پر اور بحالَتِ سُجُود ناک پر اور بحالَتِ قُعُود (یعنی التَّحِیّات میں بیٹھنے کی حالت میں) اپنی گود پر نظر رکھنا چاہیے، نیز سلام پھیرتے وَقت کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو ملحُوظ (یعنی دِھیان میں) رکھتے ہوئے اپنے شانوں (یعنی کندھوں) پر نظر ہونی چاہیے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۳۰۳)

پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائیے! (حکایت)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ نَماز کے بعد دِہلی (ھند) کی ایک مسجِد میں مَشغُولِ وظیفہ تھے۔ ایک صاحب آئے اور آپ کے قریب ہی نَماز پڑھنے لگے۔ جب تک قِیام میں رہے مسجِد کی دیوار کو دیکھتے رہے، رُکُوع میں بھی سَر اُوپر اُٹھا کر سامنے دیوار ہی کی طرف نظر رکھی۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہوئے تو اس وَقت تک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اپنا وظیفہ مکمّل کر چکے تھے۔ آپ نے انہیں اپنے پاس بُلا کر شَرعی مَسئلہ سمجھایا کہ ''نَماز میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نِگاہ ہونی چاہئے۔'' پھر فرمایا: ''بحالَتِ رُکوع نِگاہ پاؤں پر ہونی چاہئے۔'' یہ سُنتے ہی وہ صاحب قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے: ''واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہو، نَماز میں قِبلے کی طَرف مُنہ ہونا ضَروری ہے اور تم میرا مُنہ قِبلے سے پھیرنا چاہتے ہو!'' یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کی سمجھ کے مُطابِق کلام کرتے ہوئے فرمایا: ''پھر تو سَجدے میں بھی پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائیے!'' یہ حِکمت بھرا جُملہ سُن کر وہ بِالکُل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ ''قِبلہ رُو ہونے کا مَطلب یہ نہیں کہ اوّل تا آخر قِبلے کی طرف مُنہ کر کے دیوار کو دیکھا جائے'' بلکہ صحیح مَسئلہ وُہی ہے جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان فرمایا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

نَماز میں دیدارِ مُصطفٰے (ایمان افروز حکایت)

''بُخاری شریف'' میں رِوایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ عنہ (تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے اَیّامِ عَلالت یعنی بیماری کے دنوں کا واقِعہ بَیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: پیر (Monday) کے روز صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ کی اِقْتِدا میں فَجْر کی نَماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسولِ کریم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا کے حُجْرۂ مُبارَکہ (یعنی Blessed room) کا پَردہ اُٹھایا اور صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو صَفوں کے اندر نَماز میں دیکھ کر مُسکرا دیے، اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ یہ گُمان کرتے ہوئے کہ آپ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نَماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں، صَف میں پیچھے کی طرف آنے لگے اور خوشی کے مارے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی نظریں نَماز ہی میں آپ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے چِہرۂ مُبارَک کی طرف لگ گئیں اور قریب تھا کہ سب حضرات نَماز توڑ دیتے مگر آپ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے اشارہ فرمایا کہ نَماز مکمَّل کرو۔ پھر مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور پَردہ ڈال دیا۔ (بخاری ج ١ ص٤٠٦ حدیث ١٢٠٥)

نَماز میں آقا صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا تصوُّر

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نَماز کے دوران اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے نَظارے میں مشغول ہو گئے۔ جب نَمازی نَماز میں قراٰنی الفاظ: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ، یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے گا، تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ عرض کرے گا اور دُرُودِ ابراہیم پڑھے گا تو عاشِقِ رسول نَمازی کے ذِہن میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا تصوُّر آ سکتا ہے، اور نَماز میں تعظیم کے ساتھ آقا صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا تصوُّر آنا عین سعادت ہے۔ بے شک اس سے خُشُوع میں اضافہ ہوتا ہے اور نَماز کامِل (یعنی پوری) ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ عَلّامہ ابنِ حَجَر ہَیتمی مَکّی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''شَرْحُ الْعُبَاب'' میں لکھتے ہیں:

''نَماز میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو (اَيُّهَا النَّبِيُّ) کہہ کر مُخاطَب کرنے میں گویا یہ اشارہ ہے کہ اللہُ ربُّ العِزّت نبیِّ رَحْمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت کے نَمازیوں سے پَردہ اٹھا دیتا ہے اور گویا آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ان کے ساتھ تشریف فرما ہیں تاکہ ان کے لیے افضل عَمَل (یعنی نَماز) کی گواہی دیں اور آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی موجودگی کا تصوُّر ان کے خُشُوع میں اضافے کا سَبَب بَن جائے۔'' (الإيعاب شرح العُباب (مخطوطه) ص۸۹، حاشيه اعانة الطالبين ج۱ ص۲۸۸)

ریاضَت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوُّر میں ترے رہنا عبادَت اس کو کہتے ہیں

نَماز میں سلام عَرض کرنے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب نَمازی نَماز کے دوران اَلتَّحِيَّات (اَلتْ۔تَ۔حِیّات) میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہے تو تصوُّر میں ذاتِ پاکِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو تشریف فرما سمجھتے ہوئے عَرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه۔ یعنی اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ پاک کی رَحمتیں ہوں اور اُس کی بَرَکتیں۔ (احياء العلوم ج۱ ص۲۲۹)

آقا کے تصوُّر نے جینے کا مزا بَخشا
میں کیسے کہوں جینا دُشوار نظر آئے

روزانہ نشے کے ڈیڑھ سو روپے کے انجکشن

اے عاشقانِ رسول! عشقِ رسول کے بھر بھر کر جام پینے اور سنتوں کے مطابق دنیا میں جینے کی آرزو ہو تو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے ساتھ عملی طور پر وابَستہ رہئے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک ''مدنی بہار'' پیش کی جاتی ہے: چنانچہ لودھراں (پنجاب) کے مضافاتی علاقے ''جلال پور موڑ'' کے ایک نوجوان (عمر تقریباً 22 سال) بُری صحبت کی وجہ سے نشے کے ایسے عادی تھے کہ شاید ہی ایسا کوئی نشا ہو جو وہ نہ کرتے ہوں، بالخصوص نشے کے انجکشن کی انہیں ایسی عادت

پڑی ہوئی تھی کہ روزانہ ڈیڑھ دوسو روپے کے انجکشن لگواتے بلکہ اگر کوئی نہ ملتا تو خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگا لیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے انہیں کاروبار کروا کر دیا تھا وہ بھی بُری عادتوں اور نشے کے چکر میں ختم ہو چکا تھا۔ گھر والے ان کی وجہ سے بے حد پریشان تھے، والد صاحب نے تنگ آ کر کئی مرتبہ انہیں زنجیر سے باندھ دیا تاکہ نشے کا انجکشن نہ لگا سکیں مگر وہ باز نہیں آتے تھے۔ وہ اپنے علاقے میں ''لشکارا'' کے نام سے مشہور تھے۔ افسوس! کہ وہ اور ان کے دوست مل کر رکشے والوں سے فی کس دس روپے بھتا لیا کرتے اور دکانوں سے سامان مفت اٹھا لیا کرتے۔ آہ! پانچ وقت کی **نَماز** تو دور کی بات ہے انہیں یاد نہیں پڑتا کہ انہوں نے اس زمانے میں کبھی عید کی **نَماز** بھی پڑھی ہو۔ ایک دن خدا نے انہیں سنبھلنے کے اسباب مہیا کر دیئے، ہوا یوں کہ ایک دن وہ گھر سے نکلے تو سبز عمامے والے **عاشقانِ رسول** ان کے سامنے آ گئے اور ان سے کہنے لگے: ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے آپ کے محلے کی مسجد میں آیا ہوا ہے، براہِ کرم! مغرب کی **نَماز** مسجد میں پڑھئے اور سنتوں بھرا بیان سنئے۔ **عاشقانِ رسول** کے عاجزانہ لہجے سے وہ بہُت مُتَاَثِّر ہوئے اور مغرب کی **نَماز** پڑھنے مسجد میں چلے گئے۔ **نَماز** کے بعد جب بیان سنا تو ان کے دل پر اتنی گہری چوٹ لگی کہ جب انہوں نے بیان کے بعد تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی تو وہ ہاتھوں ہاتھ تیار ہو گئے اور سفر پر روانہ بھی ہو گئے۔ **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کی صُحبت اور انفرادی کوشش کی برکت سے بعدِ توبہ سر پر عمامہ شریف، مدنی لباس اور فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ **مدنی آقا** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کی بھی پکی نیّت کر لی۔ اس نیّت پر عمل کی برکتیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو گھر والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور محلّے والوں کو بھی خوش گوار حیرت ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے محلّے کی مسجِد میں درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی، دعوتِ اسلامی کے مُبلّغ کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مشغول ہو گئے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو (وسائل بخشش (مرمّم) ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز میں خُشوع وخُضوع پیدا کرنے والے اسباب

آقا کی چار دُعائیں ! مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُشُوع کی جگہ دل ہے جبکہ اَعْضا اس کے ظاہِر ہونے کا مَقام۔ خُشُوع کا حاصِل ہونا اللہ ربُّ العِزَّت کی نہایت عظیم نعمت ہے۔ شیطان پہلے تو بندے کو نَماز سے روکتا ہے، اگر بندہ پھر بھی نَماز پڑھنے لگتا ہے تو مُختلِف دُنیوی چیزیں یاد دِلا کر نَماز کی رُوح یعنی خُشُوع وخُضُوع خَتم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بُزُرگانِ دِین رحمۃ اللہ علیہم خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ نَمازیں ادا کیا کرتے تھے، ہمیں بھی خُشُوع وخُضُوع حاصِل کرنے کے لیے خوب کوشش کرنی اور اسے پانے کے لیے گڑگڑا کر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم یوں دُعا مانگا کرتے:

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ۔[1]

اے اللہ! میں اس دل سے تیری پناہ لیتا ہوں جو خُشُوع اِختیار نہ کرے۔

﴿۲﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا۔[2]

اے میرے رب! مجھے تیرا بَہُت شُکْر گُزار، تیرا بکثرت ذِکر کرنے والا، تجھ سے بَہُت ڈرنے والا، تیرا نہایت فرمانبردار، تیرے لیے خُشُوع اِختیار کرنے والا، تیری بارگاہ میں بَہُت گریہ وزاری کرنے والا اور رُجوع لانے والا بنا۔

[1] ترمذی ج۵ ص۲۹۳ حدیث ۳۴۹۳ مختصراً
[2] ترمذی ج۵ ص۳۲۳ حدیث ۳۵۶۲ مختصراً

﴿٣﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس عِلْم سے جو نَفْع نہ دے، اس دل سے جو خُشُوع اِختِیار نہ کرے، اس نَفْس سے جو سیر نہ ہو، اس دُعا سے جو قَبول نہ ہو۔

﴿٤﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَّا تَنْفَعُ۔[2]

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس نَماز سے جو نَفْع نہ دے۔

عِلْمِ نافِع سے دل میں خُشُوع پیدا ہوتا ہے

عَلّامہ عَبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَةُ اللهِ عليه دُعائے مُصطفٰے نمبر 3 کے تَحْت فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں ''اُس عِلْم سے جو نَفْع نہ دے'' اور ''اُس دل سے جو خُشُوع اِختِیار نہ کرے'' ایک ساتھ عَرْض کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ عِلْمِ نافِع (یعنی نَفْع دینے والے عِلْم) سے دل میں خُشُوع پیدا ہوتا ہے۔ (فیض القدیر ج٢ ص١٩٤)

عِلْمِ نافِع کسے کہتے ہیں؟

عِلْمِ نافِع (یعنی نَفْع دینے والا عِلْم) وہ ہوتا ہے جو دل میں اَثَر کر جائے اور اس میں اللہُ ربُّ العِزَّت کی مَعْرِفت، عَظَمت، خوف، تعظیم اور مَحَبَّت ڈال دے اور جب یہ چیزیں دل میں ٹھہر جاتی ہیں تو دل میں خُشُوع پیدا ہوتا ہے اور دِل کی پیروی میں تمام اَعْضا بھی خُشُوع اِختِیار کرتے ہیں۔ (مجموع رسائل ابن رجب ج١ ص١٦)

شیطان قریب نہیں آتا

حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن عبدُ اللہ تُستَرِی رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں: ''جس شَخْص کے دل میں خُشُوع ہوتا ہے شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔'' (بصائر ذوی التمییز ج٢ ص ٥٤٢)

[1] مسلم ص١١١٨ حدیث ٦٩٠٦
[2] ابوداؤد ج٢ ص١٣١ حدیث ١٥٤٩

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

گُناہ خُشوع کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں

اگر آپ خُشُوع وخُضُوع سے نَمازیں پڑھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے گُناہوں سے پرہیز کیجئے، گُناہ خُشُوع کی راہ میں بَہُت بڑی رُکاوٹ ہیں، گُناہ پر قائم رہتے ہوئے خُشُوع حاصل نہیں ہوسکتا۔

دِلوں کو نرم کرنے والے کام

اگر دل میں نَرمی وخُشُوع لانا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی کثرت کیجئے اور ایک عظیمُ الشّان نیکی تِلاوتِ قراٰن بھی ہے۔ تِلاوت کے سَبَب دل نَرم ہوتا ہے، نیز لوگوں کے ساتھ بَھلائی کرنا بھی دل کی نَرمی کا باعِث ہے۔ ایک شَخْص نے بارگاہِ رِسالت میں دل کی سَخْتی کی شِکایَت کی تو آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نَرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرو۔'' (شعب الایمان ج۷ ص۴۷۲، حدیث۱۱۰۳۴)

یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رسالے ''اِحترامِ مُسلِم'' صَفْحَہ 12 تا 13 پر ہے: جس بچّے یا بچّی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو یتیم کہتے ہیں۔ جب بچّہ بالغ یا بچّی بالِغہ ہوگئی تو اب یتیم کے اَحکام خَتْم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔ چُنانچِہ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ''جو شَخْص یتیم کے سَر پر مَحْض اللہ پاک کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گُزرا ہر بال کے مُقابِل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شَخْص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے، میں اور وہ جنّت میں (دو اُنگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۲۷۲ حدیث۲۲۲۱۵)

اُمّت کے غمخوار آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔'' (مُعْجَم اَوْسَط ج۱ ص۳۵۱ حدیث۱۲۷۹)

دل کی سختی کیسے دُور ہو؟ (حکایت)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک خاتون نے قَساوَتِ قَلْبی (یعنی دِل کی سختی) کی شِکایَت کی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: ''موت کو کثرت سے یاد کیا کر تیرا دِل نرم ہوجائے گا۔'' جب اس عورت نے ایسا کیا تو اس کا دِل نرم ہوگیا۔ پس اس نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا کا شکریہ ادا کیا۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق ص۲۳)

دِل کی پیدائش کا مقصد

امام شَرَفُ الدّین حسین بن محمد طِیبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دل کو پیدا کرنے کا مَقْصد صِرف یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کے لیے خُشُوع کرے تا کہ اس کے سَبَب سینہ کھل جائے اور دِل نُور ڈالے جانے کے قابِل ہوجائے، جب دِل میں خُشُوع نہیں ہوگا تو وہ سخت کہلائے گا اور سخت دِلی سے پَناہ مانگنا ضَروری ہے، اللہ کریم (پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت 22 میں) ارشاد فرماتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خُدا کی طَرف سے سخت ہوگئے ہیں۔

(شرح الطیبی ج۵ ص۲۱۰)

سخت دل کی پہچان

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عاجز دل زَرخیز زمین کی طرح ہے جس میں پیداوار خوب ہوتی ہو اور سخت دل اس پتھر یلے علاقے کی طرح ہے جس میں پھیلایا ہوا بیج بیکار جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۴ ص۶۰) (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں) جس دل میں اللہ (پاک) کے ذِکْر سے چَین، عذاب کے ذِکْر سے خوف، جنّت کے ذِکْر سے شوق، حُضور عَلَیْہِ السَّلام کے ذِکْر سے وِجْدان (یعنی قَلْبی لَذّت) نہ پیدا ہو وہ سخت ہے، اللہ (پاک) اس سے بچائے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۴ ص۵۹)

آپ کا نام سُنتے ہی سرکار کاش
دل مچلنے لگے جان ہو بے قرار
(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص۲۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اللہ کے نزدیک سورج سے زیادہ روشن چہرہ کس کا ہوگا؟

ایک حدیثِ قُدسی میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: میں ہر نَمازی کی نَماز قبول نہیں فرماتا بلکہ میں اس کی **نَماز** قبول کرتا ہوں جو میری عَظَمت کی خاطِر تواضُع (یعنی عاجِزی) اِختِیار کرے، میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی خواہِشات کو روکے رہے، میری نافرمانی پر اِصرار نہ کرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، بے لِباس کو لِباس پہنائے، مُصیبت زَدہ پر رَحم کرے، مُسافِر کو ٹھکانا دے اور یہ سب کچھ میرے لیے کرے۔ میری عزَّت وجَلال کی قَسَم! **اس کے چِہرے کا نُور میرے نزدیک سورج کے نُور سے زِیادہ روشَن ہوگا**، علاوہ اَزِیں میں اس کی جَہالَت کو حِلْم (یعنی بُردباری۔ نَرمی) اور تاریکی (یعنی اندھیرے) کو روشنی بنادوں گا، وہ مجھے پُکارے گا میں اُسے لَبَّیْك کہوں گا، مجھ سے سُوال کرے گا میں اُسے عطا کروں گا، مجھ پر قَسَم اٹھائے گا میں اُس کی قَسَم پوری کروں گا نیز اسے اپنا قُرب عطا کرکے اُس کی نگہبانی کروں گا اور اپنے فِرِشتوں کے ذَرِیعے اس کی حِفاظت کرواؤں گا۔ (کنز العمال ج۷ص ۲۱٤ حدیث ۲۰۱۰۰)

گناہوں سے دل کالا ہوجاتا ہے

جس کا دل سَخْت ہوجاتا ہے اس سے **خُشُوع** رُخصت ہوجاتا ہے، دِل سَخْت ہونے کے کئی اَسباب ہیں، اِن میں سے ایک سَبَب **گُناہ کرنا** بھی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ دو جہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی نِشان ہے: جب بندہ کوئی گُناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سِیاہ نُقْطہ (Black dot) پیدا ہوتا ہے، جب اس گُناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واِسْتِغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گُناہ کرتا ہے تو وہ نُقْطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سِیاہ ہوجاتا ہے۔ اور یہی وہ زَنگ ہے جس کا ذِکْر **اللہ** پاک نے اس طرح فرمایا ہے:

كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰،المطففین:۱۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

(ترمذی ج۵ ص۲۲۰ حدیث۳۳۴۵)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے غم میں

سرکار! مگر دِل کی قَساوت نہیں جاتی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۳۸۲)

ظالم سے ملنا دل کالا کرتا ہے

بِغیر مَقْصد کے حُکّام سے مِلنا مُناسِب نہیں ہوتا اِس کے کئی مَنْفی اَثَرات (Bad effects) ہوسکتے ہیں۔ بادشاہِ وَقْت نے اِمامُ الْاَصفِیاء حضرتِ داؤد طائی رَحْمۃُ اللہِ علیہ سے مُلاقات کرنی چاہی تو آپ نے اِنکار فرما دیا اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابو یُوسُف رَحْمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے یہ رِوایَت بَیان کی کہ رُؤْيَةُ وَجْهِ الظَّالِمِ تُسَوِّدُ الْقُلُوْب یعنی ظالِم کا چہرہ دیکھنا دل کو کالا کرتا ہے۔ (سبعِ سنابل ص۹۰ ملخّصاً)

گناہ کُفر کے قاصد ہیں

بُزُرگوں کا فرمان ہے: ”**گناہ کُفْر کے قاصِد** (یعنی اسباب) ہیں“ یعنی اس اِعتِبار سے کہ گُناہ **دِل میں سِیاہی** پیدا کر کے اسے اِس طرح ڈھانپ لیتے ہیں کہ پھر وہ کبھی کسی بَھلائی کو قبول نہیں کرتا، اُس وَقْت **دِلِ سَخْت** ہو جاتا ہے اور اس سے ہر رَحمت و مہربانی اور خوف نِکل جاتا ہے، پھر وہ شَخْص جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جو بات اسے پسند ہوتی ہے اس پر عَمَل کرتا ہے، نیز **اللہ** پاک کے مُقابلے میں شیطان کو اپنا دوست بنالیتا ہے تو وہ شیطان اُسے گُمراہ کرتا، وَرْغَلاتا، جھوٹی اُمّیدیں دِلاتا اور جس قَدر مُمکن ہو اُس سے کُفْر سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوتا۔

(جہنّم میں لے جانے والے اعمال ج۱ ص۶۳)

دن رات مُسلسَل ہے گُناہوں کا تَسلسُل

کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص٣٨٢)

دل پر مُہر کر دی گئی تو نیکی کی توفیق نہ ملے گی

حضرتِ سیِّدنا حَسَن بصری رَحْمَةُ اللهِ عليه نے فرمایا: ''اللہ پاک اور بندے کے درمیان گُناہوں کی ایک طے شُدہ حد ہے جب بندہ اُس حَد تک پَہُنچ جاتا ہے تو اللہ پاک اُس کے دل پر مُہر (Seal) کر دیتا ہے اس کے بعد اُسے نیکی کی توفیق نہیں دی جاتی۔''

(احیاء العلوم ج٤ ص٦٥)(احیاء العلوم (اردو) ج٤ ص١٥٧)

یا اللہ پاک! رَحْم کی دَرخواست ہے، میرے دل سے گُناہوں کی سِیاہی کو مِٹا کر اس میں نیکیوں کا نُور بھر دے، مولیٰ! ورنہ کہیں کا نہ رہوں گا۔

گُناہوں کی عادت بڑھی جا رہی ہے کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی

گُناہوں کی تاریکیاں چھا گئی ہیں کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی

تُو عطّار کو بے سبب بخش مولیٰ

کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص١١١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دل کی سختی کا ایک سبب ''فُضول گوئی'' ہے

حضرتِ سیِّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے حَواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم فُضول بولنے سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُاللہ کے عِلاوہ اپنی زَبان سے کوئی لَفظ نہ نِکالو، ورنہ تمہارے دِل سخت ہوجائیں گے، حالانکہ دِل نَرم ہوتے ہیں (لیکن فُضول گوئی اِنہیں سخت کر دیتی ہے) اور سَخت دِل اللہُ رَبُّ العِزَّت کی

رَحمت سے مَحروم ہوتا ہے (یعنی اگر تم اللہ پاک کی رَحمت کے اُمّید وار ہو تو اپنے دِلوں کو سختی سے بچاؤ)۔'' (عُيُونُ الحِكايات ١١٩)

یارب! نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں

اللہ زُباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص (مُرمَّم) ص۹۳)

لذیذ چیزیں کھاتے رہنا دل کی سختی کا باعِث ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غَزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''راہِ آخرت پر چلنے والے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم کی مُبارک عادت تھی کہ وہ سالن ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھار ہی کھاتے تھے اور نَفْس کی خواہِشات سے بچتے تھے، کیوں کہ انسان اگر خواہِش کے مُطابِق لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفْس میں اَکڑ (یعنی سَرکَشی، مَغروری) اور دِل میں سختی پیدا ہوتی ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس (یعنی ان کا اس قَدَر عادی) ہوجاتا ہے کہ دُنیوی لَذّتوں کی مَحبّت اُس کے دِل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کی مُلاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضِری کو بُھول جاتا ہے، اس کے حق میں دُنیا جنّت اور موت قیدخانہ بَن جاتی ہے۔ اَلبتّہ وہ اپنے نَفْس پر اگر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے مَحروم رکھے تو دُنیا اُس کیلئے قیدخانہ بَن کر تنگ ہوجاتی ہے اور اُس کا نَفْس اس قید خانے اور تنگی سے آزادی چاہتا ہے اور موت ہی اس کی آزادی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے فرمان میں اِسی بات کی طرف اِشارہ ہے چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''اے صِدّیقین کے گُروہ! جنّت کا وَلیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بُھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قَدَر بُھوکا رکھا جائے اُسی قَدَر کھانے کی خواہِش بڑھتی ہے۔'' (احياء العلوم ج۳ ص۱۱۳)

کوہِ لُبنان کے اولیا کی نصیحت

پیٹ بھر کر کھانے کا ایک نُقْصان یہ ہوتا ہے کہ آدمی عِبادت کی لَذّت اور مِٹھاس سے مَحروم ہوجاتا ہے، چُنانچِہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب سے مُسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تاکہ عِبادت

کی حَلاوت (یعنی مِٹھاس) نصیب ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں کوہِ لُبْنان میں کئی اَوْلیائے کِرام کی صُحْبَت میں رہا، ان میں سے ہر ایک نے مجھ سے یہی کہا: جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں چار باتوں کی نصیحت کرنا، ان میں ایک نصیحت یہ تھی کہ **جو زِیادہ کھائے گا اُسے عِبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔** (منهاج العابدين ص٨٤، ٩٨)

شوق کھانے کا بڑھ چلا یارب نَفْس کا داؤ چل گیا یارب!

خوب کھانے کی خُو مِٹا یارب نیک بندہ مجھے بنا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

دِل کی سختی کا ایک سبب ’’زِیادہ ہنسنا‘‘

اے عاشقانِ رسول! ہنسنا اگرچہ جائز ہے لیکن ’’زِیادہ ہنسنا‘‘ غَفلت میں ڈالنے والا، غیر مُناسِب اور دل کو مُردہ کر دینے والا کام ہے، غیر ضَروری ہنسی سے بچنے کے سبب اِنْ شَآءَ اللّٰہ روحانیّت میں ترقّی حاصِل ہوگی۔ لہٰذا اِس سِلسلے میں کچھ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں کہ کہیں یادِ آخرت کے باب میں ہمیں سَنجیدگی ملے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ’’زِیادہ مَت ہنسو! کیونکہ زِیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔‘‘ (ابن ماجه ج٤ ص٤٦٥ حديث ٤١٩٣)

ہنسنا غفلت کی علامت ہے

زِیادہ ہنسنا آخرت سے غفلت کی عَلامت (یعنی نِشانی) ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا۔ یعنی اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ (بخاری ج٣ ص٢١٨ حديث ٤٦٢١)

کیا صَحابہ ہنستے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عُمَر رضی اللّٰہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے صَحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے مضبوط تھا۔ (شرحُ السّنه ج ٦ ص ٣٧٥ حديث ٤٤٢٣)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: شاید سائل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سُنی ہوگی، ''زِیادہ ہنسنا دل مُردہ کرتا ہے'' تو اُس نے سوچا ہوگا کہ حَضراتِ صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حَضرات (تو) زِندہ دِل تھے پھر انہیں ہنسی سے کیا تعلُّق! (سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما کے ''ہاں'' میں) جواب (دینے) کا مَقْصد یہ ہے کہ **ہنسنا** حرام نہیں حَلال ہے، وہ حَضرات (یعنی صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مُردہ کردے یعنی ہر وقت ہنستے رہنا بلکہ وہ (صاحِبان وہ) ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شُگُفتہ (یعنی تر و تازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شُگُفتہ (یعنی تر و تازہ) بنادے۔ (مراٰۃ ج۶ ص۴۰۴)

دِل کی موت کا سبب

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو زِیادہ ہنستا ہے اس کا رُعب کم ہوجاتا ہے اور جو مِزاح (یعنی مذاق مَسْخری) کرتا ہے لوگوں کی نَظروں سے گِر جاتا ہے، جو کِسی کام کو کَثْرت سے (یعنی زِیادہ) کرتا ہے وہ اُسی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے، جو زِیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غَلَطیاں کرتا ہے اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوجائیں اُس کی حَیا کم ہوجاتی ہے اور جس کی حَیا کم ہوجائے اُس کی پَرہیزگاری کم ہوجاتی ہے اور جس کی پَرہیزگاری کم ہوجائے اُس کا دل مَر جاتا ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج۳ ص۳۸۹)

کیا یہ اللہ سے ڈرنے والوں کا انداز ہے؟ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللهِ علیہ نے عیدُ الفِطْر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں کی مغفِرت ہوگئی ہے تو کیا یہ شُکر کرنے والوں کا کام ہے اور اگر ان کی بَخشِش نہیں ہوئی تو کیا یہ خائفین (یعنی ڈرنے والوں) کا انداز ہے؟ (احیاء العلوم (اردو) ج۳ ص۳۹۰) یہ روایت غفلت والی ہنسی کے مُتعلِّق ہوگی ورنہ عید پر خُوشی کا اِظْہار کرنا چاہیے۔

اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں؟

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والے) کون ہیں؟ فرمایا: ان کے دل خوفِ خُدا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

سے زَخمی ہیں، ان کی آنکھیں روتی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوشی کریں جبکہ موت ہمارے پیچھے ہے اور قَبْر ہمارے سامنے ہے اور قِیامت ہمارے وَعدہ کی جگہ ہے، جہنَّم پر سے گزرنا ہے اور اللہُ ربُّ العِزَّت کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ (احیاء العلوم ج٤ ص٢٢٧)

روتا ہوا جہنَّم میں داخِل ہو گا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ اِبنِ عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنَّم میں داخِل ہوگا۔'' (احیاء العلوم (اردو) ج ٣ ص ٣٩١) تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو شَخْص دُنیا میں بَہُت ہنستا ہے وہ قِیامت میں بَہُت روئے گا۔'' (تنبیہ المغترین ص٤٢)

وہ پھر کبھی ہنستا نہ دیکھا گیا (حِکایت)

عظیم تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے آپ نے فرمایا: یَا فَتٰی هَلْ مَرَرْتَ بِالصِّرَاطِ؟ یعنی اے جوان! کیا تو پُل صِراط سے گُزر چُکا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: هَلْ تَدْرِیْ اِلَی الْجَنَّةِ تَصِیْرُ اَمْ اِلَی النَّارِ؟ یعنی کیا تو جانتا ہے کہ تو جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: فَمَا هٰذَا الضِّحْكُ یعنی پھر یہ ہنسنا کیسا ہے؟ (احیاء العلوم ج٤ ص٢٢٧) یعنی جب ایسی مُشکِلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نَجات کا بھی عِلْم نہیں تو پھر کس خُوشی پر ہنس رہا ہے؟ اس کے بعد وہ شَخْص کسی سے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔ (اخلاق الصّالحین ص ٤٩)

جنَّت میں کوئی روئے تو تعجُّب کی بات ہے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تم جنَّت میں کسی کو روتا ہوا دیکھو گے تو کیا تمہیں اس کے رونے سے تَعَجُّب نہیں ہوگا؟ عَرض کی گئی: ضَرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: جو دُنیا میں ہنستا ہے لیکن اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا ٹھکانا کیا ہے (یعنی جنّت پانا ہے یا جہنَّم میں جانا ہے) تو اس (ہنسنے والے) شَخْص پر اس سے بھی زِیادہ تَعَجُّب ہے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج٣ ص٣٩١)



موت کا یقین رکھنے والا کیسے ہنسے؟

حدیثِ قُدسی میں آیا ہے (اللہ پاک فرماتا ہے): عَجَبًا لِّمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ کَیْفَ یَفْرَحُ۔ یعنی تَعَجُّب ہے اُس شَخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے، پھر کیسے ہنستا ہے! (شعب الایمان ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۲۱۲)

40 سال تک نہ ہنسے

حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ چالیس سال تک نہ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح حضرتِ غَزْوان رَقَاشِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نہیں ہنستے تھے۔ (تنبیہ المغترین ص ٤٢)

50 سال تک ہنستے نہ دیکھا

حضرتِ سیِّدُنا عَون بن ابوزید رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ عَطاء سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے پاس پچاس سال رہا میں نے ان کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (تنبیہ المغترین ص ٤٢)

لباس نیکوں والا اور.....

حضرتِ مُعاذہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا ایک دن ایسے نوجوانوں پر گُزریں جو کہ ہنس رہے تھے اور ان کا لِباس صُوف (اون) کا تھا یعنی لِباس صُوفیانہ تھا تو آپ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰہِ، لِبَاسُ الصَّالِحِیْنَ وَضِحْكُ الْغَافِلِیْنَ۔ سُبْحٰنَ اللہ! لِباس تو نیک لوگوں کا ہے اور ہنسنا غافلوں کا۔ (تنبیہ المغترین ص ٤٢)

نَماز میں ہنسنے کے اَحکام

﴿1﴾ رُکوع و سُجود والی نَماز میں بالِغ نے قَہْقَہَہ لگا دیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سُنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرْف خود سُنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔ مُسکرانے میں آواز بِالکُل نہیں ہوتی صِرف دانت ظاہِر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالِغ نے نَمازِ جنازہ میں قَہْقَہَہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔

﴾3﴿ نَماز کے عِلاوہ قَہْقَہَہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُسْتَحَب ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۹۱۔ ۸۴) ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی قَہْقَہَہ نہیں لگایا لٰہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

یاربِّ مُصطَفٰے! ہمارے دِلوں کی سَختی دُور کرکے اِنہیں اپنی یاد سے مَعمور فرما، فُضُول گوئی، بے جا ہنسی اور نَفسانی خواہِشات کی اِتّباع سے ہم کو بچا، ہر طرح کے گُناہ سے ہماری حِفاظت فرما اور ہمیں ہر دَم ذِکْر و دُرُود میں مشغول رہنے کی سَعادَت عِنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

ہو گیا قَلْب ہائے سِیاہ — لُطف نُورِ خُدا کیجئے
قَلْب پتّھر سے بھی سَخْت ہے — اس کو نَرمی عطا کیجئے
جگمگا دیجے قَلْبِ سِیاہ — لُطف بَدرُ الدُّجٰی کیجئے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۵۰۵)

میوزک سینٹر بند کر دیا

اے آخرت کی بہتری کا دَرد رکھنے والو! بے جا ہنسی کی عادت مِٹانے، دل آزاریوں سے خود کو بچانے اور سنجیدگی پانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ''مدنی بہار'' پیشِ خدمت ہے: سُوئی (بلوچستان) کے ایک اسلامی بھائی اُس وقت آٹھویں کلاس میں پڑھتے تھے جب بُرے دوستوں کی صُحبت نے ان پر اپنا رنگ چڑھانا شُروع کیا۔ میٹرک کے بعد کالج میں داخلہ ہوا تو گویا انہیں ہر بُرا کام کرنے کی کھلی چھوٹ مل گئی! شیطان نے ہاتھ پکڑ کر انہیں تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اب شراب نوشی، مار دھاڑ، جُوا اور طرح طرح کے برے کام کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ساری ساری رات جوا کھیلتے اور نشا کرتے ہوئے گزر جاتی یہاں تک کہ فجر کی اَذانیں سنائی دیتیں لیکن افسوس! وہ اپنے دوستوں کے ساتھ موج مستیوں میں لگے ہوتے۔ اگر کبھی ان کی ماں انہیں سمجھاتی بھی تو اس سے زبان درازی کیا کرتے بلکہ

مَعَاذَاللہ گالیاں تک بک دیتے۔ انہوں نے اپنے کمرے میں چاروں طرف فلمی اداکاراؤں کی تصویریں لگا رکھی تھیں اور ان تصویروں کے پیچھے ایک جگہ ''خفیہ خانہ'' بنا رکھا تھا جہاں ہر وقت شراب کی بوتل موجود ہوتی۔ انہی سیاہ کاریوں میں مصروف رہتے ہوئے 1998ء کا سال آ گیا۔ انہوں نے اپنا ''میوزِک سینٹر'' کھول لیا، ایک دن وہ دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے انہیں مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان کی ایک کیسٹ دی اور چلانے کی درخواست کی، انہوں نے جونہی کیسٹ چلائی تو کسی مولانا کی آواز سنائی دی انہوں نے گھبرا کر بند کر دی اور اسلامی بھائی کو کیسٹ واپس کر کے کہنے لگے: بھائی! میں ان چیزوں سے الرجک ہوں، میں یہ کیسٹ نہیں چلا سکتا۔ اس اسلامی بھائی نے غصہ کرنے کے بجائے رونی صورت بنا کر کہا: اگر یہاں نہیں چلا سکتے تو براہِ کرم! یہ کیسٹ گھر لے جائیں اور سن ضرور لیجئے گا۔ انہوں نے جان چھڑانے کے لئے ان سے کیسٹ لے کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لی۔ رات جب سونے لگے تو انہیں وہ کیسٹ یاد آئی، سوچا کہ سن لیتا ہوں، صبح اگر اس اسلامی بھائی نے پوچھ لیا تو شرمندگی ہوگی۔ جب انہوں نے وہ کیسٹ چلا کر سنی تو سکتے میں آ گئے، کیسٹ ختم ہونے کے بعد دوبارہ روتے روتے سنی۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی اور صبح **فجر** پڑھنے مسجد پہنچ گئے۔ نمازیوں نے خوشگوار حیرت سے ان کی طرف دیکھا کہ یہ شخص **نماز** پڑھنے آ گیا؟ وہ بھی فجر کی! پھر انہوں نے اپنا ''میوزِک سینٹر'' بھی بند کر دیا اور کچھ ہی عرصے میں داڑھی شریف سے ان کا چہرہ سج گیا۔ پھر 2003ء میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مَدَنی قافِلہ کورس کرنے کی بھی سعادت ملی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بارہ ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر کا موقع ملا اور بلوچستان کی دو کابینات میں مَدَنی قافِلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا کام کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر ہوئی۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی
چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

توجُّہ ہٹانے والے مُعاملات سے پہلے فارِغ ہو جایئے

نَماز کے آغاز سے قَبل ان تمام چیزوں سے خود کو فارِغ کر لیجئے جو **نَماز** میں توجُّہ بٹنے اور یادِ الٰہی سے غافِل کرنے کا باعث بَن سکتی ہوں نیز جگہ پُرسکون اور شور وغُل سے دُور ہو، سامنے کے پردے یا جائے نَماز پر ایسا نَقش ونِگار، سلوٹیں اور اُبھار وغیرہ نہ ہو، جس سے توجُّہ بٹے اور خُشُوع وخُضُوع میں خَلَل پڑے۔ سخت سردی اور سخت گرمی سے بچاؤ کے اَسباب بھی اِختیار کیجئے۔ اگر کھانے یا پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو اس سے فارِغ ہو جایئے۔

سمجھداری کی بات (قول وحِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''آدمی کی سمجھداری سے ہے کہ پہلے ہی اپنا ضَروری کام نمٹالے تا کہ **نَماز** شُروع کرتے وَقت اس کا دِل فارِغ ہو۔'' (قوت القلوب ج۲ ص۱۶۹) **تابِعی** بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: ''(مجھ سے مُتَعَلِّق) اپنی تمام حاجتیں میرے **نَماز** شُروع کرنے سے پہلے پہلے مجھے بیان کردو۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۱۲ رقم ۱۶۱۱)

دِل کا کھانے میں پھنسا رہنا خشوع میں رُکاوٹ ہے

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس بات سے دِل بٹے اور (وہ بات) دَفْع (یعنی دُور) کرسکتا ہو اُسے بے دَفْع کیے ہر **نَماز** مکروہ ہے مَثَلاً پاخانے یا پیشاب یا رِیاح کا غَلَبہ ہو، مگر جب وَقْت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ (یعنی واجِبُ الْاِعادہ کی نیّت سے دوبارہ پڑھے کیوں کہ نَماز مکروہِ تحریمی ہوئی تھی) یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو۔ غَرَض کوئی ایسا اَمر دَرپیش ہو جس سے دل بٹے، **خُشُوع** میں فَرق آئے ان وَقْتوں میں بھی **نَماز** پڑھنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۵۷)

نَماز کو" کھانا" نہیں " کھانے کو نَماز بنادوں!

شارِحِ بُخاری مُفتی شریفُ الْحق اَمْجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو یا وہ کھا رہا ہو کہ جماعت شُروع ہوگئی تو کھانا چھوڑ کر جماعت کے لیے جانا واجِب نہیں اور اسی کے حُکم میں وہ صورت بھی ہے کہ بھوک شِدَّت کی لگی ہو اور کھانا تیار ہو۔ سیِّدُنا امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ) نے فرمایا: "نَماز کو کھانا بنادوں کہ نَماز کے وَقْت دِل کھانے میں لگا رہے اس سے بہتر ہے کہ کھانے کو نَماز بنادوں کہ کھاتے وَقْت دِل نَماز میں لگا رہے۔" یہ اُس وَقْت ہے جب نَماز کے وَقْت میں گُنجائش ہو اور اگر اس کا اندیشہ ہو کہ کھاتے کھاتے نَماز کا وَقْت نِکل جائے گا یا وَقْتِ مکروہ آجائے گا تو بہرحال نَماز پہلے پڑھ لے۔ (نزہۃ القاری ج۲ص۳۳۸،۳۳۹)

جماعت کیلئے دوڑنا اچھا نہیں

تکبیرِ اُولیٰ یا جماعت کے لئے دوڑنا مَنْع ہے، اِس طرح اگر سانس پھول گیا تو "خُشُوع" کہاں سے آئے گا؟ دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدینہ کی 168 صَفْحات کی کتاب، "جلد بازی کے نُقصانات" صَفْحہ 31 تا 32 پر ہے: یقیناً تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھنا بَہُت بڑی سعادت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللّٰہ عنہ سے مَروی ہے: فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس شخص نے رِضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کی، اس کیلئے دو قِسْم کی نَجاتیں لکھی گئیں، ایک نَجات جہنَّم سے اور دوسری مُنافَقت سے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۲۷٤ حدیث ۲٤۱) بعض اسلامی بھائی تکبیرِ اُولیٰ پانے کی جلدی میں دوڑ لگا دیتے ہیں جس کی وَجہ سے زمین پر دَھمک (یعنی آواز) پیدا ہوتی ہے جو کہ آدابِ مسجِد کے خِلاف ہے۔

دوڑتے ہوئے نہ آؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جب نَماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے

نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے اِطمینان کے ساتھ آؤ، جو پالو وہ پڑھ لو، جو رہ جائے پوری کرلو۔'' (مسلم ص ۲۳۹ حدیث ۱۳۶۰)

نَماز کیلئے دوڑنے کے فائدے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جَماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اِس میں گِر جانے، چوٹ کھانے کا اَندیشہ ہے۔ اس سے **چند مسئلے** مَعلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ جَماعت میں شامل ہونے کے لیے سُکون سے آنا مُستَحَب ہے، دوڑنا مُستَحَب کے خِلاف ہے حرام نہیں۔ دوسرے یہ کہ (نَماز کا) آخری جزو (یعنی حِصّہ) مِل جانے سے جَماعت مِل جاتی ہے لہٰذا جو نَمازِ جُمعہ کی اَلتَّحِیّات میں مِل جائے وہ جُمعہ پڑھے (یعنی اِس کو جُمعہ کی جَماعت مل گئی)۔ تیسرے یہ کہ جس رَکْعَت میں مُقْتَدی ملے وہ تعداد کے لحاظ سے رَکْعَتِ اَوّل ہے اور قِراءت کے لحاظ سے رَکْعَتِ آخری۔ (مُفتی صاحِب مزید لکھتے ہیں:) جب سے وہ **نَماز** کے اِرادے سے گھر سے چلا اسے **نَماز** کا ثَواب مِل رہا ہے پھر تیزی کیوں کرتا ہے! کیوں گِرتا اور چوٹ کھاتا ہے! اِطمینان سے آئے جو پائے اس کو اَدا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیرِ اُولیٰ یا رُکوع پانے کے لیے قَدرے (یعنی تھوڑی) تیزی سے آئے مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے گرنے کا اَندیشہ ہو، تو مُضایَقہ نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۲۵، ۴۲۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شیطان کے تین ہتھیار (حکایت)

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسرائیل کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو شیطان نے بہکانے کی کافی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ایک دن وہ بُزُرگ کسی ضَرورت کی خاطر نِکلے تو شیطان بھی ساتھ ہولیا، اُس نے خواہشات اور غُصّے کے ذَرِیعے وَرغَلانا چاہا، لیکن کچھ نہ ہوا۔ پھر خوف زَدہ کرنے کیلئے اُس نے پہاڑ سے ایک **چٹان** لُڑھکا دی، بُزُرگ نے **اللہ** کا ذِکر شُروع کر دیا تو وہ چٹان دُور چلی گئی۔ پھر ڈرانے

کیلئے اس نے **شیر** اور دیگر دَرِندوں کی سی شکل بنائی، انہوں نے پھر ذِکرُ الٰہی سے کام لیا اور اس کی پَروانہ کی۔ جب بُزُرگ نے **نَماز** شُروع کی تو شیطان **سانپ** کی شکل میں ان کے قدَموں سے ہوتا ہوا جسم سے لپٹ گیا، حتّٰی کہ سَر تک پہنچ گیا، جب انہوں نے سَجدہ کرنا چاہا تو وہ اُن کے چہرے سے لپٹ گیا، جب بُزُرگ نے سَجدے کے لیے سَرِ مُبارک رَکھا تو **سانپ** نے مُنہ کھولا تاکہ ان کے سَر کو نگل لے، بُزُرگ نے اُسے ہٹا کر زمین پر سَجدہ فرمایا، جب **نَماز** مکمّل کرلی تو آگے چل پڑے۔ شَیطان کُھل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا: میں نے آپ کو بہکانے کی بڑی کوششیں کیں لیکن کامیاب نہ ہوسکا، میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں، آیندہ آپ کو کبھی بھی نہیں بہکاؤں گا۔ بُزُرگ نے فرمایا: تو نے آج مجھے ڈرانے کی بَہُت کوشش کی لیکن **بِحَمْدِ اللّٰہ** میں نہیں ڈرا، مجھے تیری دوستی کی کوئی ضَرورت نہیں۔ شَیطان بولا: کیا آپ مجھ سے اپنے گھر والوں کے حالات نہیں پوچھیں گے کہ آپ کی غیر موجودگی میں اُن پر کیا گزری! بُزُرگ بولے: میں ان سے پہلے ہی مَر چکا ہوں (یعنی مجھے ان کے بارے میں تجھ سے پوچھنے کی کوئی ضَرورت ہی نہیں) وہ بولا: کیا آپ یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں لوگوں کو کیسے بہکاتا ہوں! فرمایا: ہاں یہ بتادے۔ شَیطان بولا: تین چیزوں کے ذَرِیعے بہکاتا ہوں: (۱) **بُخل** (۲) **غُصّہ** اور (۳) **نَشا**۔ انسان جب **بُخل** میں مُبتَلا ہوجاتا ہے تو میں اس کا مال اُس کی نظر میں کم دکھانا شُروع کردیتا ہوں، یوں (اپنا مال بڑھائے چلے جانے کی ہَوَس میں) وہ اپنے مال کے شَرعی حُقُوق ادا کرنے سے رُک جاتا بلکہ پرائے مال میں رَغبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور جب انسان **غُصّے** میں آتا ہے تو میں اس سے یوں کھیلتا ہوں جیسے بچّے گیند (Ball) سے۔ اگرچِہ (وہ اتنا نیک ہو کہ) اپنی دُعا سے مُردے زِندہ کردے تب بھی میں اُس غُصیلے آدمی سے مایوس نہیں ہوتا، کیونکہ کبھی نہ کبھی وہ **غُصّے** میں بے قابو ہوکر کوئی ایسا جُملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہوجائے گی۔ اور جب انسان **نَشا** کرنے لگ جائے تو میں اُسے اپنی مَرضی سے جس بُرائی کی جانب چاہتا ہوں اس طرح کھینچ کر لے جاتا ہوں جس طرح بکری کو کان پکڑ کر لے جایا جاتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص۱۱۰ ملخّصاً)

اے عاشِقانِ رسول! اِس حِکایت سے مَعلوم ہوا کہ شیطان بندے کو ہر مُمکن صورت میں عبادت سے روکنے کی کوشش کرتا ہے مگر نیک اور مُخلِص بندے **اللہ** کریم کی مَدد سے اُس کے چُنگل میں پھنسنے سے بچ جاتے ہیں۔ یہ بھی پتا چلا کہ **بُخل، غُصّہ** اور **نَشا** شیطان کے تین بدترین ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو برباد کرنے کی کوشِشیں کرتا ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ شیطان کے ان ہتھیاروں کو ناکام بنادے۔

کمر توڑی ہے عِصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مرا رکھنا بھرم مولیٰ (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

کاش! روتے روتے نماز پڑھنا نصیب ہو

نماز کی تکبیرِ تحریمہ کے لیے ہاتھ اُٹھاتے وقت کاش! یہ تصوُّر ہو کہ میں گویا **اللہ** پاک کو دیکھ رہا ہوں۔ یا کم ازکم یہ خیال پیدا ہو جائے کہ **اللہ** پاک مجھے دیکھ رہا ہے اور میں ایک لمحے کے لیے بھی اُس سے اوجھل (یعنی چُھپا ہوا) نہیں ہوں۔ زہے نصیب! حالتِ قِیام میں سَر ندامت سے جُھکا ہو، کندھے ہیبت سے تھرتھرا رہے ہوں، چِہرہ خوف سے زَرد ہو، دل میں **خُشُوع** کی کیفِیَّت ہو اور اَعضا سے اس کا اِظہار ہو رہا ہو نیز آنکھوں سے آنسو رواں ہوں اور رُکوع و سُجُود میں اُس کی عَظَمت پیشِ نَظَر ہو نیز سَجْدے میں یہ یقین بھی ہو کہ میں اس وقت **اللہ** پاک کے بُہت زیادہ قریب ہوں جیسا کہ **فرمانِ مُصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "بندہ **اللہ** پاک سے سب سے زِیادہ قریب سَجْدے کی حالت میں ہوتا ہے۔" (مسلم ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳) لیکن یہ تمام کیفیّات اُس صورت میں پیدا ہوں گی جبکہ دل دُنیاوی آلائشوں (یعنی گندگیوں) سے پاک وصاف ہوگا، دل میں یہ خیال کہ **اللہ** کریم دیکھ رہا ہے اور جواب دینے کیلئے اس کے سامنے پیشی کا اِحساس ہو اور ذِہن میں آخرت کی فِکر رَچی بَسی ہو۔

مُبارَک سینہ ہانڈی کی طرح جوش مارتا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جب **نَماز** ادا فرماتے تو آپ کا سینۂ مُبارک ہانڈی کی طرح جوش مارتا تھا۔

(مسند امام احمد ج ۵ ص ۵۰۱ حدیث ۱۶۳۲۶)

رنگ زرد پڑ جاتا (حکایت)

نواسۂ رسول، امامِ عالی مَقام، حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا امام زَیْنُ العابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جب وُضُو کرتے تو رَنگ مُبارَک زَرد (یعنی پیلا) ہو جاتا۔ گھر والوں نے پوچھا: وُضُو کے وَقْت آپ کو یہ کیا ہو جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم میں کس کی بارگاہِ عالی میں کھڑا ہونے والا ہوں!''

(الزھد ص ۳۶۳ حدیث ۲۱۳۸)

مولیٰ علی پر کپکپی طاری ہو جاتی (حکایت)

نَماز کا جب وَقْت آتا تو حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ پر **کپکپی طاری ہو جاتی** اور چِہرے کا رَنگ بَدَل جاتا، عَرض کی جاتی: **یَا اَمِیرَ الْمُؤمِنِین!** کیا ہوا ہے؟ فرماتے: اُس امانت کے ادا کرنے کا وَقْت آ گیا ہے جسے **اللہ** رَبُّ العِزَّت نے زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اسے اُٹھانے سے اِنکار کر دِیا اور ڈَر گئے جبکہ میں (یعنی آدمی) نے اسے اُٹھا لیا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۶)

حضرتِ یحییٰ بہت زِیادہ روتے تھے

اللہ پاک کے سچّے نبی، نبی ابنِ نبی حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بِن زَکَرِیّا علیہما السَّلام جب **نَماز** کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خُدا سے) اس قدر روتے کہ دَرَخْت اور مِٹّی کے ڈھیلے (یعنی ڈَلے ٹکڑے) بھی ساتھ رونے لگتے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلام اسی طرح مُسَلْسَل آنسو بہاتے رہتے تھے، یہاں تک کہ آنسوؤں کے سَبَب آپ کے رُخسارِ مُبارک (یعنی گالوں) پر زَخم ہو گئے، آپ کی امّی جان رَحْمَۃُ اللہِ علیہا زَخموں پر اُونی پٹّیاں چِپٹا دیا کرتی تھیں، اس کے باوُجود جب

آپ دوبارہ **نَماز** کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شُروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بِھیگ جاتیں۔ جب امّی جان انہیں خُشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ اپنے آنسوؤں کا پانی امّی جان کے بازو پر گِرتا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: ''اے **اللہ** کریم! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری امّی جان ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔'' (احیاء العلوم ج٤ ص٢٢٥ ملخّصاً)

فاروقِ اعظم کے رونے کی آواز (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِن عُمَر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے **نَماز** پڑھی، میں نے تین صَفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلیۃ الاولیاء ج١ ص٨٨ حدیث ١٣٤)

جہنَّم کا نقشہ کھنچ جاتا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا بِشر بِن حُسین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بِن عبدُ الْعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کو جب بھی **فرض نَماز** میں کھڑا دیکھا تو آپ کے **آنسو** داڑھی مُبارک پر بہتے ہوئے دیکھے۔ حضرتِ سیِّدُنا اِسحاق بِن اِبراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبدُ الْعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کو قبلہ رُخ **نَماز** پڑھتے دیکھا کرتا اور چٹائی پر آپ کے **آنسوؤں** کے گِرنے کی آواز سُنا کرتا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ الرَّحمٰن اَسَدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بِن عبدُ الْعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے عَرض کیا: اے ابو محمد! آپ **نَماز** میں روتے کیوں ہیں؟ پوچھا: اے بھتیجے! یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے عَرض کی: شاید اس سے **اللہ** پاک مجھے فائِدہ پہنچائے۔ ارشاد فرمایا: **میں جب بھی نَماز کے لیے کھڑا ہونے لگتا ہوں تو جہنَّم کا نقشہ میرے سامنے کھنچ جاتا ہے۔** (ابنِ عساکر ج٢١ ص٢٠٣)

ہر وقت رونے والے بُزُرگ

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سائب طائفی رحمۃُ اللہِ علیہ کے آنسو قریب قریب تھمتے ہی نہ تھے، ہر وقت روتے ہوئے نظر آتے

تھے۔ نَماز ادا کرتے تو روتے روتے، طواف کرتے تو روتے روتے، بیٹھے ہوئے دیکھ کر قراٰنِ کریم پڑھتے تو روتے روتے، میری آپ سے جب راستے میں مُلاقات ہوتی تب بھی رو رہے ہوتے۔ ایک شَخص نے آپ کو ہر وَقت روتے رہنے پر مَلامَت کی (یعنی بُرا بھلا کہا) تو رو دیے اور (بطورِ عاجزی) فرمانے لگے: تمہیں (میرے رونے پر نہیں بلکہ) میری خَطاؤں اور زیادتیوں پر مَلامَت کرنی چاہیے کہ یہ دونوں (یعنی خَطائیں اور زِیادتیاں) مجھ پر غالِب آچکی ہیں۔ اُس شَخص نے جب یہ سُنا تو آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ (الرقة والبكاء مع موسوعة ابن ابی دنیا ج۳ ص۲۱۵ رقم۲٤۲)

نَماز میں رونے کا شَرعی مسئلہ

نَماز کے دَوران دَرد یا مُصیبت کی وَجہ سے یہ اَلفاظ **آہ، اُوہ، اُف، تُف** نِکل گئے یا آواز سے رونے میں حَرف پیدا ہو گئے، نَماز **فاسِد** ہو گئی، اگر رونے میں صِرف آنسو نکلے آواز و حُروف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱، رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ٤٥٥) اگر **نَماز** میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "اَرے"، "**نَعَم**"، "ہاں" زَبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ **خُشُوع** کے باعِث ہے اور اگر امام کی خُوش اِلحانی کے سَبَب یہ اَلفاظ کہے تو **نَماز** ٹُوٹ گئی۔

(دُرِّ مُختار و رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ٤٥٦)

تو ڈَر اپنا عنایَت کر، رہیں اِس ڈَر سے آنکھیں تَر
مِٹا خوفِ جہاں دِل سے، مِٹا دُنیا کا غَم مولیٰ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کے معنیٰ یاد ہوں

خُشُوع حاصِل ہونے کیلئے **نَماز** میں پڑھی جانے والی سورتوں اور اَذکارِ نَماز مَثَلاً ثنا، سورۂ فاتحہ، رُکوع اور سَجدے کی تَسبیحات و دُرُود شریف وغیرہ کے مَعانی معلوم ہوں تا کہ پتا چلے کہ اپنے پَروَرْدگار سے کیا عَرض کر رہے ہیں۔ آیات و

دُعاؤں کے مَعانی اگر ذِہن میں موجود ہوں گے تو خیالات قابُو میں رہ سکیں گے، اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ پورے طور پر **خُشوع و خُضوع** سے نَماز ادا کرنے کی سَعادت نصیب ہوگی۔

دائیں بائیں کون ہے اِس کا ہوش نہ ہو

حضرتِ سیِّدُنا حَکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات **نَماز** کے پورے ہونے سے ہے کہ تمہیں معلوم نہ ہو تمہارے دائیں بائیں کون ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۹۲ حدیث ۱۰) صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس** رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نَماز میں **خُشُوع** یہ ہے کہ نَمازی اپنے دائیں بائیں شخص کو نہ پہچانے۔ **تابِعی** بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بِن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جب سے میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان سُنا ہے، **چالیس سال** ہونے کو ہیں میں نے **نَماز** میں اپنے دائیں بائیں شخص کو نہیں پہچانا۔“ (اتحاف السادة المتقين ج ۳ ص ۱۸۱)

نمازوں میں ایسا گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جلد جلد پڑھنے سے نَماز کی روح چلی جاتی ہے

رُکوع، سَجْدہ، قَومہ اور جَلسہ وغیرہ اطمینان سے ادا نہ کئے گئے تو کسی صورت میں **خُشُوع و خُضُوع** پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ جَلد بازی سے **نَماز** کی رُوح چلی جاتی ہے۔

نَماز ادا کرنے میں جلد بازی

افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بَہُت کم تعداد **نَماز** پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں سے بھی بَعْض لوگ جَلد بازی کی وجہ سے بارہا اپنی نَمازیں ہی برباد کر بیٹھتے ہیں۔ جَلد بازی میں غَلَط **نَماز** پڑھنے والے کو **نَماز کا چور** قرار دیا گیا ہے۔ **اللہ** پاک کے آخری نبی

صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''لوگوں میں سب سے بدتر **چور** وہ ہے جو اپنی نَماز میں **چوری** کرتا ہے۔'' صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! کوئی شخص اپنی نَماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اس کے رُکوع و سُجُود پورے نہیں کرتا۔'' یا اِرشاد فرمایا: ''وہ رُکوع و سُجُود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج۸ ص۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵)

مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ مال کے چور سے **نَماز کا چور** بدتَر ہے کیونکہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اُٹھا لیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پوری پائے گا اس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور ''بندے کا حق'' مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور** ''اللہ پاک کا حق''۔ یہ حالت ان کی ہے جو **نَماز** کو ناقِص پڑھتے ہیں، اِس سے وہ لوگ دَرسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے **نَماز** پڑھتے ہی نہیں۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۷۸)

بُرے خاتمے کی وعید

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو **نَماز** پڑھتے ہوئے رُکوع و سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ''تم نے **نَماز** نہیں پڑھی اور اگر تم اسی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے طریقے پر تمہاری موت واقِع نہیں ہوگی۔'' (بخاری ج ۱ ص ۲۸۴ حدیث ۸۰۸) نَسائی شریف کی رِوایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح **نَماز** پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: **چالیس** سال سے۔ تو آپ نے اس سے اِرشاد فرمایا: ''تم نے چالیس سال سے **نَماز** ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نہیں مَرو گے۔'' (نسائی ص۲۲۵ حدیث ۱۳۰۹)

تذکرۂ حضرتِ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! ابھی آپ نے حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا جو کہ خود بھی صحابیِ رسول تھے اور آپ کے والدِ محترم بھی۔ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ کی کُنْیَت **ابو عبدُ اللہ** اور لَقَب **صاحِبِ سِرِّ رسولُ اللہ** (یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رازدار) ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کی عَظَمت وشان کے کیا کہنے! خود حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ ۔یعنی میرے صَحابہ کی عِزّت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۱۳ حدیث ۶۰۱۲) آپ کے والدِ ماجِد کا نام حضرتِ حِسْل یا حُسَیْل تھا مگر ''یَمان'' کے لَقَب سے مَشْہور ہوئے۔ والِد صاحِب نے کچھ وجوہات کی بنا پر مَکّہ شریف چھوڑ کر مَدِینے میں رِہائش اِختیار کر لی تھی اور یہیں شادی کی، یوں حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش مَدِینے میں ہوئی۔ (زرقانی علی المواھب ج ۴ ص ۵۵۷) اسی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اِختیار دیا کہ میں اپنا شُمار گُروہِ مُہاجرین میں کروں یا اَنصار میں، تو میں نے گروہِ اَنصار کو پسند کیا۔ (معجم کبیر ج ۳ ص ۱۶۴ حدیث ۳۰۱۱)

ہم کو سب اَصْحابِ محبوبِ خُدا سے پیار ہے
اِنْ شَآءَاللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُنافقین کو پہچاننے والے مدینہ

آپ مُنافِقین اور عَلاماتِ نِفاق کی خوب پہچان رکھتے تھے چُنانچِہ ایک مَرتبہ عطائے الٰہی سے غَیْب کی خبریں بتانے والے **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو قریب بُلایا اور ایک ایک مُنافِق کا نام بتادیا۔ یہی وَجہ تھی کہ جب بھی کوئی جنازہ آتا تو

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رضی اللہ عنہ معلوم کرواتے کہ حضرتِ حُذَیفہ اس جنازے میں شامل ہیں یا نہیں؟ اگر حضرتِ حُذَیفہ شامِل ہوتے تو حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ عنہ نَمازِ جنازہ پڑھا دیتے ورنہ خود بھی شریک نہ ہوتے۔ (اسد الغابۃ ج۱ ص۵۷۳) ایک موقع پر صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَاللہ! دنیا کے خاتِمے تک جتنے بھی ایسے فِتنہ پَرْوَر لوگ آئیں گے جن کے پیروکار تین سو یا اس سے زائد ہوں گے ان سب کا نام، ان کے باپوں کا نام، ان کے قبیلوں کا نام رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ہمیں بتا دیا ہے۔ (ابو داوٗد ج٤ ص١٢٩ حدیث ٤٢٤٣)

بارگاہِ فاروقی میں مقام

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظَم رضی اللہ عنہ جب کسی شَخْص کو کوئی عُہْدہ سپرد فرماتے تو وہاں کے لوگوں کے نام یہ تحریر فرما دیتے کہ ”جب تک یہ تمہارے دَرمِیان عَدْل کریں تو تم ان کی اِطاعَت کرنا“، لیکن جب حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ کو ”مدائن“ کے گورنر کا عُہْدہ عطا کیا تو تحریر فرمایا: لوگو! ان کی اِطاعَت کرنا اور جو کچھ یہ طَلَب کریں، انہیں دے دینا۔ (ابن عساکر ج۱۲ ص٢٨٦ ماخوذاً)

حضرتِ حُذیفہ بن یمان کی سادگی

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نہایت سادہ طَبیعت تھے اور تَکَلُّفات (Luxuries) میں پڑنے سے بچتے تھے چُنانچِہ دراز گوش (یعنی گدھے) پر سُوار ہو کر بڑی بے نیازی سے دونوں پاؤں ایک جانب لٹکائے ہوئے شہر مدائن میں گورنر کی حَیثیَّت سے داخِل ہوئے جبکہ شہر کے لوگ مُنْتَظِر ہی رہے اور اَندازہ بھی نہ لگا پائے کہ نیا گورنر کون ہے؟ بعد میں معلوم ہوا تو دوڑ کر آپ کی خِدمَت میں حاضِر ہوئے اور آپ کی ضَروریات کے بارے میں دَریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے لئے کھانا اور گدھے کے لئے چارا دن میں 2 مرتبہ چاہئے (اور بس)۔ (ابن عساکر ج۱۲ ص٢٨٦ ماخوذاً) حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظَم رضی اللہ عنہ کو جب ”مدائن“ سے آپ کی واپسی کی اِطّلاع ملی تو مدینے آنے والے راستے پر آپ کا اِنتِظار کرنے لگے تاکہ آپ کی پہلے والی اور موجودہ حالَت کو دیکھیں۔ جب آپ کو پہلی حالَت ہی پر (یعنی خالی ہاتھ) دیکھا تو (خُوش



ہو کر) آپ کو گلے سے لگایا اور فرمایا: تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ (الزھد ص ٢٠٠ رقم ١٠١٣)

خوفِ خدا اور خشوع و خضوع

آپ نَماز اِنتہائی خُشُوع و خُضُوع سے ادا فرماتے تھے۔ ایک مَرتبہ نَماز میں رو رو کر ہچکیاں بندھ گئیں۔ فارغ ہوئے تو قریب ہی ایک شَخْص کو موجود پایا، ارشاد فرمایا: جو کچھ دیکھا ہے کسی کو ہرگز نہ بتانا۔ خُدا خوفی اور دُنیا سے بے رَغْبتی کی وَجہ سے اِس خواہِش کا اِظْہار کرتے کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤں اور کسی سے نہ ملوں یہاں تک کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہو جاؤں (یعنی وفات پا جاؤں)۔

(صفۃ الصفوۃ ج١ ص٣١٢)

انتقالِ مبارک

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ عنہما کی وفات کا وَقْت جب قریب آیا تو رونے لگے۔ کسی نے وَجہ پوچھی تو فرمایا: اس لئے نہیں رو رہا کہ دُنیا چھوٹ رہی ہے کیونکہ موت تو مجھے پیاری ہے، (رونے کی وَجہ یہ ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ جب مجھے آگے پیش کیا جائے گا تو اللہ پاک مجھ سے راضی ہو گا یا ناراض؟ (ابن عساکر ج١٢ ص٢٩٦) آپ کا اِنْتِقالِ مُبارَک تیسرے خَلیفہ حضرت سیِّدُنا عُثمان غَنی رضی اللہ عنہ کی شَہادت کے چالیس دن بعد (غالباً 28) مُحَرَّمُ الحَرام 36 ہجری کو مَدائن (سلمان پاک) میں ہوا، یہیں آپ کا مَزارِ پُر انوار ہے۔

(بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب ج٥ ص٢١٧٥)

صدیوں بعد بھی جسم سلامت

وفات کے سینکڑوں سال بعد غالباً 20 ذُوالْحجۃِ الْحرام 1351 ہجری کے دن قَبْر میں نمی آ جانے کے باعِث حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ اور حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ عنہما کے مُبارَک جِسْموں کو دوسری جگہ مُنْتَقِل (Transfer) کیا گیا تو دُنیا بھر سے آنے والے لاکھوں زائرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دونوں اَصحابِ رسول رضی اللہ عنہما کے مُبارَک بَدَن اور پاکیزہ کفن یہاں تک کہ داڑھی مُبارَک کے بال تک بِالکُل صحیح سَلامَت تھے۔ مُبارَک جِسْموں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا

کہ شاید ان کی وَفات کو دو تین گھنٹے سے زائد وَقت نہیں گزرا۔ (قبر کھل گئی ص ١٤ تا ١٥) **اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

قبر کھولنے کا مسئلہ

جب کبھی نمی یا پانی وغیرہ قَبْر میں آ جائے تو کسی عاشِقِ رسول مُفتی کی اِجازت کے بِغیر ہرگز قَبْر نہ کھولی جائے۔ مزید **بعض** اوقات مُردہ خواب میں آ کر بتاتا ہے کہ میں زِندہ ہوں! مجھے نِکالو! یا کہتا ہے: میری قَبْر میں پانی بھر گیا ہے، مجھے یہاں پریشانی ہے! میری لاش کسی اور جگہ مُنْتَقِل (Transfer) کر دو! وغیرہ، چاہے بار بار اِس طرح کے خواب نظر آئیں، خوابوں کی بُنیاد پر ''قَبْر کُشائی'' یعنی قَبْر کھولنا جائز نہیں۔ بِالْفَرض کسی نے خواب کی بُنیاد پر یا شَرعی اِجازت نہ ہونے کے باوُجود قَبْر کھول دی اور میِّت کا بدن مَع کَفَن سَلامت نِکلا، خُوشبوئیں آئیں اور دیگر بھی اچھی اچھی نِشانیاں دِکھیں تب بھی بِلا اجازتِ شَرعی **قبر کُشائی** کرنے والے گُنہگار ہی ٹھہریں گے، اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** کے ''سُوال جواب'' مُلاحَظہ ہوں، **سُوال:** اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت پوری مُدّتِ حَمْل کے بعد بحالتِ حَمْل اِنتِقال کر گئی، دَستور کے مُطابِق اُسے دَفْن کر دیا گیا، ایک مَردِ صالح (یعنی نیک آدمی) نے خواب دیکھا کہ اُس عورت کو **زِندہ بچّہ** پیدا ہوا ہے، اب شخصِ مذکور کے خواب پر اِعتِماد کر کے قبر کھود کر بچّے کو عورت کے ساتھ نِکالنا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** جائز نہیں، مگر جب کوئی روشن دلیل ہو، پردہ محفوظ ہے، اور خواب طرح طرح کے ہوتے ہیں، ''**سِراجِیہ**'' پھر ''**ھِندِیہ**'' میں ہے: ایک عورت کے حَمْل کو سات مہینے ہوئے بچّہ اُس کے پیٹ میں حَرَکت کرتا تھا، وہ مَر گئی اور اُسے دَفْن کر دیا گیا، پھر کسی نے اُسے **خواب** میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے میں نے بچّہ جَنا ہے، تو قَبْر نہ کھودی جائے گی۔ **واللہ تعالٰی اعلم** یعنی اور خُدائے برتر خوب جاننے والا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٩ص ٤٠٥)

''**ملفوظاتِ اعلٰی حضرت**'' صَفْحَہ 501 سے ''قبر کُشائی'' کے مُتَعَلِّق نہایت اَہم و عبرت انگیز ''عَرض و ارشاد'' مُلاحظہ فرمایئے: **عَرض:** ایک قَبْر کچّی ہے، ہر بار (بارِش وغیرہ کا) پانی بھر جاتا ہے (کیا) اس میں پکّی ڈاٹ (یعنی سوراخ

بند کرنے کی چیز) لگادیں؟ **ارشاد:** قَبْر پر ڈاٹ لگانے میں حَرَج نہیں، ہاں کھولی نہ جائے۔ مَیِّت کو دَفْن کر کے جب مِٹّی دے دی گئی تو وہ اَمانت ہوجاتا ہے **اللہ** پاک کی، اس کا کَشْف (یعنی کھولنا) جائز نہیں۔ (کیونکہ قَبْر میں مُردہ) دو حال سے خالی نہیں (یا تو) مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے یا مُنْعَمْ عَلَیه (یعنی نعمت میں)۔ اگر مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اِسے، جس سے اُسے (یعنی خود دیکھنے والے کو) رَنج پہنچے گا اور کر کچھ نہیں سکتا۔ اور اگر مُنْعَمْ عَلَیه (یعنی نعمت میں) ہے تو اس میں اُس (یعنی مَیِّت) کی ناگواری ہے۔

رہے یا رب! ہمیشہ عشقِ احمد میرے سینے میں
حُذَیفہ کا وَسیلہ میری رِحْلَت ہو مدینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کوّے کی طرح چونچ نہ مارو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن شِبْل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے کوّے کی سی ٹھونگ (یعنی چونچ) مارنے اور دَرِندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے مَنْع فرمایا۔ (ابو داوٗد ج۱ ص۳۲۸ حدیث ۸۶۲)

شرحِ حدیث

یعنی ساجِد (سَجدہ کرنے والا) سَجدہ ایسی جَلْدی جَلْدی نہ کرے جیسے کوّا زمین پر چونچ مار کر فوراً اُٹھالیتا ہے اور سجدے میں کُہنیاں زمین سے نہ لگائے جیسے کُتّا، بھیڑیا وغیرہ بیٹھتے وَقْت لگالیتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۸۷)

جَلدی نَماز پڑھنے والے کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخْص رُکوع پورے طور پر ادا نہیں کرتا اور سَجْدوں میں ٹھونگیں (یعنی چونچیں) مارتا ہے اس کی مِثال اُس بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجور کھائے تو یہ اس کی بھوک کو دُور نہیں کرسکتی۔ (الترغیب والترھیب ج۱ ص۱۹۹ حدیث ۷)

دو بار نَماز پڑھوائی!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ ایک شَخْص مسجِد میں آیا، رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم مسجِد کے ایک کونے میں جَلْوہ گر تھے، اس شَخْص نے **نَماز** پڑھی اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کو سلام کیا، اُس سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام، لَوٹ جاؤ، **نَماز** پڑھو تم نے **نَماز** نہیں پڑھی! وہ لَوٹ گیا **نَماز** پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام، لَوٹ جاؤ، **نَماز** پڑھو تم نے **نَماز** نہیں پڑھی! اس نے دوسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم ! مجھے سکھا دیجئے ۔ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تم **نَماز** کی طرف اُٹھو تو وُضو پورا کرو پھر کعبے کو مُنہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قراٰن آسان ہو پڑھ لو پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مُطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سَجدہ کرو حتّٰی کہ سَجدے میں مُطمئن ہو جاؤ پھر اُٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سَجدہ کرو حتّٰی کہ سَجدے میں مُطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری **نَماز** میں یِہی کرو۔'' (بخاری ج ٤ ص ١٧٢ حدیث ٦٢٥١)

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم سے مِلتی جُلتی نَماز (حکایت)

تابِعی بُزُرگ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سنّتوں پر عَمَل کی بھر پُور کوشِش کیا کرتے تھے۔ جب آپ حاکِمِ مدینہ تھے اُن دنوں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کے خادِمِ خاص حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ عِراق سے مدینے شریف آئے تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے پیچھے **نَماز** پڑھی۔ انہیں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی **نَماز** بَہُت پسند آئی چُنانچہ **نَماز** پڑھنے کے بعد فرمایا: ''مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ مِنْ هٰذَا الْغُلَامِ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم سے مِلتی جُلتی **نَماز** پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' (سیرتِ عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی ص ٣٤) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

نَمازِ اعلٰی حضرت

حضرتِ مولانا محمد حسین چِشتی نِظامی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اعلٰی حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جس قَدَر احتِیاط سے نَماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رَکْعَت اُن کی ایک رَکْعَت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رَکْعَت میں کم سے کم چھ رَکْعَت بلکہ آٹھ رکْعَت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۱۵۴) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

آقا کی قِراءَت ..... مرحبا!

اِسی طرح نَماز میں **خُشُوع** پانے کیلئے تِلاوت ٹھہر ٹھہر کر کی جائے اور جہاں جہاں شَرعی رُخصت ہو وہاں مَثَلاً رات تنہائی میں تَہَجُّد وغیرہ کے اَندر نِہایت خُوش اِلحانی سے قراٰنِ کریم پڑھا جائے۔ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **یَعلٰی بن مَملک** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قِراءت کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ عنہا نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایسی قِراءت بیان کی جس کا ایک ایک حَرْف واضح تھا۔

(نَسائی ص ۲۸۴ حدیث ۱۶۲۶ ملخّصاً)

قراٰنِ کریم تھوڑا پڑھو مگر دُرُست پڑھو!

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ "**مِراٰۃُ الْمَناجِیح**" میں فرماتے ہیں: یعنی آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی قِراءت نِہایت آہِستگی سے اور صاف تھی، جس سے ہر کلِمہ جُداگانہ سمجھ میں آتا تھا اور ہر کلمے کے حُرُوف ح، ع، ز، ذ، ظ، ض، واضح طور پر سمجھ لیے جاتے تھے۔ ایک کلِمہ دوسرے سے مَخلُوط (یعنی گڈمڈ) نہ ہوتا تھا، تِلاوتِ قراٰنِ کریم کا یہ ہی طریقہ چاہیے، زِیادہ پڑھنے کی کوشِش نہ کرو، (اگرچِہ تھوڑا پڑھو مگر) دُرُست پڑھنے کی کوشش کرو۔ (مِراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۴۷)

اچھا قاری وہ جو اللہ سے ڈرنے والا ہو

حضرتِ سیِّدُنا طاؤُس رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں عَرض کیا گیا: کون شخص قرانِ کریم میں خوش آواز اور اچھی قراءت والا ہے؟ فرمایا: وہ کہ جب تم اُسے قران پڑھتے سُنو تو محسوس کرو کہ وہ اللہ پاک سے ڈَر رہا ہے۔ (دارمی ج ۲ ص ۵۶۳ حدیث ۳۴۸۹)

سُننے والوں کے رُونگٹے کھڑے ہوجاتے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث اُن تمام اَحادیث کی شَرح ہے جس میں اچھی آواز، اچھی تِلاوت کا حُکم دیا گیا یعنی دَردِ دِل والی اَدا اور خوفِ خُدا والی قراءَت اچھی ہے، نَفسِ آواز (یعنی پڑھنے والے کی اَصل آواز) باریک ہو یا موٹی۔ بَعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا کہ اُن کی آواز موٹی تھی مگر اُن کی تِلاوت سے خود اُن کے اور سُننے والوں کے رُونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے، دِل کانپ جاتے تھے، اللہ پاک ایسی تِلاوت نَصیب کرے۔ آمین۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۷۴)

تِلاوتِ قران کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے، قرانِ کریم کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب مِلتا ہے، چُنانچہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ”جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرف، **لام** ایک حَرف اور **میم** ایک حَرف ہے۔“ (ترمذی ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

ہر حَرف کے بدلے 100 نیکیاں

امیرُالمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو نَماز میں کھڑے ہو کر قران کی تِلاوت کرے اس کے لئے ہر حَرف کے بَدلے 100 نیکیاں ہیں اور جو نَماز میں بیٹھ کر تِلاوت کرے اس کے لئے ہر حَرف کے بَدلے

50 نیکیاں ہیں اور جو نَماز کے عِلاوہ باوُضُو تِلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں اور جو بغیر وُضُو تِلاوت کرے اس کے لئے 10 نیکیاں ہیں اور رات کا قِیام اَفضَل ہے کیونکہ اس وَقت دل زِیادہ فارِغ ہوتا ہے۔

(احیاء العلوم ج ١ ص ٣٦٦)(احیاء العلوم (اردو) ج ١ ص ٨٣١)

بَعض اسلامی بھائی نہایت تیز رَفتاری سے قراٰنِ کریم پڑھتے ہیں تا کہ زِیادہ سے زِیادہ تلاوت کی سَعادَت حاصِل کرلیں مگر دورانِ تِلاوت قواعدِ تجوید کی رِعایت نہیں کرتے اور غَلَط سَلَط پڑھ جاتے ہیں، حالانکہ **قراٰنِ کریم** کے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی اور غَلَط پڑھنے سے بچنا فرضِ عَین ہے، چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''بِلا شُبہ اتنی **تَجْوید** جس سے **تَصحِیح** (تَص۔حی۔ح) حُرُوف ہو (یعنی حُرُوف دُرُست ادا ہوں)، اور غَلَط خوانی (یعنی غَلَط پڑھنے) سے بچے، **فَرضِ عَین** ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٦ ص ٣٤٣)

قراٰنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے

پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں اِرشادِ رَبّانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝٤

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قراٰن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''تَرتِیل'' کی وضاحت کرتے ہوئے نَقل کرتے ہیں: ''قراٰنِ مجید اس طرح آہِستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سُننے والا اِس کی آیات و الفاظ گِن سکے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٦ ص ٢٧٦) نیز فَرض نَماز میں اس طرح تلاوت کرے کہ جُدا جُدا ہر حَرف سمجھ آئے، تَراویح میں **مُتَوَسِّط** (یعنی دَرمِیانے) طریقے پر اور رات کے نوافِل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٣٢٠) ''مَدَارِك'' میں ہے: ''اِطمِینان کے ساتھ، حُرُوف جُدا جُدا، وَقف

(یعنی ٹھہرنے وغیرہ کی عَلامات) کی حِفاظت اور تمام حَرَکات (یعنی زیر، زَبر وغیرہ) کی ادائیگی کا خاص خَیال رکھنا ہے۔ ''تَرْتِیلًا'' (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) اس مَسْئَلے میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تِلاوت کرنے والے کے لئے نہایَت ہی ضَروری ہے۔'' (مدارك التنزيل ص ۱۲۹۲، فتاوى رضويه مُخَرَّجه ج ٦ ص ۲۷۸، ۲۷۹) (تَرْتِیل کے اَحکام جاننے کیلئے فتاوٰی رضویہ جِلد 6 صَفْحہ 275 تا 282 کا مُطالَعہ فرمائیے)

عوام دَرمیانہ دَرجے کی جلدی والی تِلاوت کریں

فتاوٰی رضویہ جِلد 7 صَفْحہ 478 تا 479 پر آہِستہ اور دَرمیانی رَفتار سے پڑھنے کے حوالے سے بہت خوب صورت کلام کیا گیا ہے یہاں اس کا خُلاصہ آسان لَفظوں میں عَرض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے: جو لوگ قراٰنِ کریم پڑھنے میں غور و فِکْر کرنے کی صَلاحیَّت نہیں رکھتے اُن کیلئے تِلاوت کرنے میں دَرمیانہ دَرَجے کی جَلدی ہی اَفْضَل ہونا چاہئے کہ جس قَدَر جَلدی پڑھیں گے اُسی قَدَر تِلاوت زِیادہ ہوگی اور قراٰنِ کریم کے ہر حَرْف پر 10 نیکیاں ہیں، 100 کی جگہ 500 حُروف پڑھیں گے تو ہزار کی جگہ پانچ ہزار نیکیاں مِلیں گی۔ اور ہر ثَواب سمجھنے ہی پر مُنْحصِر نہیں۔ **حِکایَت:** حضرتِ سیِّدُنا امام احمد حَنْبَل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی خواب میں زِیارت کی تو عَرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے چُھڑانے والی ہے؟ فرمایا: میری کتاب (یعنی قراٰنِ کریم)۔ عَرض کی: اسے سمجھ کر پڑھنا یا بغیر سمجھے؟ فرمایا: (دونوں طرح یعنی) سمجھ کر (پڑھنا) اور بغیر سمجھے (پڑھنا)۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ جِلد 7 صَفْحہ 478، 479)

تِلاوت کی تَوفیق دیدے اِلٰہی
گُناہوں کی ہو دُور دل سے سِیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نَماز کے ضروری مسائل جاننا ضَروری ہے

نَماز کے ضَروری مَسائل جاننا ضَروری ہے کیونکہ جو **نَماز** کے فرائض، واجِبات، سُنَّتیں اور **نَماز** کو فاسِد کرنے (یعنی توڑنے) والی چیزوں وغیرہ کا عِلم رکھتا ہے وہ اچّھی طرح **نَماز** پڑھ سکتا ہے جبکہ جو **نَماز** کے ضَروری مسائل سے ناواقف ہے وہ دُرُست **نَماز** کیوں کرادا کر سکے گا! یاد رہے! جس پر **نَماز** فَرض ہے اُس پر نَماز کے ضَروری مسائل جاننا بھی فَرض ہے۔

دولھے کی نَماز (حِکایت)

اے عاشِقانِ رسول! اِنتہائی نازُک دور آگیا ہے، ہمارے یہاں ایسے مسلمانوں کی بھی ایک تعداد مل سکتی ہے جِن کو **نَماز** پڑھنا بِالکُل بھی نہیں آتا، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بَیان ہے کہ میں کراچی کی ایک مَسْجِد میں اِمام ہوں۔ ایک رات عِشا کی **نَماز** کے بعد مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ (برائے بالِغان) کے سِلسِلے میں ہم کچھ اسلامی بھائی مَسْجِد میں موجود تھے کہ ایک **دولھا** اپنے چَند دوستوں سَمیت مَسْجِد میں آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے **نَماز** پڑھا دیجئے۔ میں نے جواباً کہا کہ **نَماز** تو میں نے پڑھادی ہے آپ اپنی پڑھ لیجئے۔ اُس نے پھر کہا کہ نہیں مجھے آپ **نَماز** پڑھا دیجئے۔ تو اب میں اس کی بات سمجھا کہ وہ کہہ رہا ہے: مجھے سِرے سے **نَماز** پڑھنا ہی نہیں آتی لہٰذا آپ مجھے اس کا طریقہ بتا دیجئے۔ میں نے ایک سُلجھے ہوئے اسلامی بھائی کو کہا کہ آپ انہیں طریقہ بتا دیجئے۔ انھوں نے طریقہ بتایا مگر اس **34 سالہ دولھے** کو رُکوع، سُجُود، اَلتَّحِیَّات وغیرہ کے مُتَعلِّق کچھ بھی پتا نہیں تھا کہ یہ کس کو کہتے ہیں اور کیسے کرتے ہیں! حتّٰی کہ اسے ایک ایک چیز بتانی پڑی کہ ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھیں، رُکوع وسَجْدہ اس طرح کریں، یوں شُروع سے آخر تک انہیں ایک ایک چیز بتائی گئی اور ہاں، وہ **دولھا** نَمازِ عشا پڑھنے کیلئے نہیں بلکہ اس لیے آیا تھا کہ ان کی برادری میں شادی کے موقع پر دولھا کو دو رَکعت نَفل ادا کرنے کی رَسْم ہوتی ہے۔

مسجِد تو بنادی شَب بھر میں اِیماں کی حَرارت والوں نے
مَن اپنا پُرانا پاپی ہے، بَرسوں میں نَمازی بَن نہ سکا

''قبر کی پہلی رات'' نامی بیان نے زندگی بدل دی

اے عاشقانِ **نماز**! نمازوں میں جلد بازی کی علامت مٹانے، نمازوں کے ضَروری اَحکام سے آگاہی پانے اور نمازوں میں خُشُوع وخُضُوع کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کا مَعمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی جاتی ہے: چُنانچِہ **ڈَہرکی** (ضلع گھوٹکی، سندھ) کے اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 24 سال) دُنیادار قِسم کے نوجوان تھے جو دِینی مَعلومات سے کوسوں دُور تھے۔ **نمازوں** کی پابندی نہ روزوں کا خیال! کچھ بھی تو نہ تھا۔ بُرے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا ان کا مَعْمول تھا۔ بُری صُحبت کی وَجہ سے شراب بھی پینے لگے تھے۔ ان جیسے بَھٹکے ہوئے انسان کو نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا سہرا دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کے سَر ہے جنہوں نے ان پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ان پر تھوڑا بہت اَثَر ضَرور ہوا مگر گُناہوں میں قَید ہونے کی وَجہ سے وہ دعوتِ اسلامی کی زِیادہ بَرَکتیں سَمیٹنے سے مَحروم رہے۔ پھر کچھ عَرصے بعد انہی اسلامی بھائی نے ان کو عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی دعوت دی جس پر لَبَّیک کہتے ہوئے انہوں نے راہِ خُدا میں سَفَر اختیار کیا۔ دورانِ مَدَنی قافِلہ ایک مُبلِّغ نے 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس کرنے کا ذِہن دِیا اور انہیں یہ کورس کرنے کی بھی سَعادت نَصیب ہوگئی۔ اسی کورس کے دوران فَیضانِ مَدینہ کراچی میں ہونے والے تین دن کے تربیتی اجتماع میں شرکت کا موقع بھی مِلا جہاں انہوں نے بیان ''**قبر کی پہلی رات**'' سُنا تو ان کے دل میں تبدیلی بَرپا ہوگئی اور انہوں نے اپنے پچھلے گُناہوں سے توبہ کرتے ہوئے سُنّتوں بھرا حُلیَہ اپنانے کی پکّی نیّت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں ایک مسجِد میں اِمامت کی سَعادت بھی حاصل ہوئی اور عَلاقائی مُشاورت کے نگران کی حَیثیّت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی ذِمّے داری بھی مِلی۔

تِرا شُکْر مولا دیا مَدَنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خُدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

...تو تمام مُعاملات دُرُست ہو جائیں!

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا یونُس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے سُنا: دو خَصلَتیں ایسی ہیں کہ اگر بندے میں وہ دُرُست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام مُعاملات دُرُست ہو جائیں وہ نَماز اور زَبان ہیں۔ (حلیة الاولیاء ج۳ ص۲۲ رقم ۳۰۰۶)

نَماز کی قبولیت کیلئے اِخلاص شرط ہے!

اے عاشِقانِ نَماز! کاش! بیان کردہ خُشُوع وخُضُوع پیدا کرنے والے اَسباب اپناتے ہوئے ہمیں نَماز پڑھنا نصیب ہو، کاش! ہماری نَمازیں اللہ کریم کے نیک بندوں کی نَمازوں کا نَمُونہ بنیں۔ اٰمین۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ نَماز کی قَبولِیَّت کے لئے سب سے بُنیادی شَرط اِخلاص ہے۔ لٰہذا ہر طرح کی نَماز خواہ وہ فَرض ہو یا نَفل، صِرف وصِرف اللہ پاک کو راضی کرنے کیلئے ادا کی جائے، دوسروں کو دِکھانے کے لئے رِیاکارانہ نَماز نہ پڑھی جائے۔ اِخلاص کی اَہَمِیَّت اور رِیاکاری کی مَذَمَّت میں کچھ رِوایات وغیرہ پیش کی جاتی ہیں:

فتنۂ دَجّال کا خوف!

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید خُدْری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم آپس میں مَسِیحِ دَجّال کا ذِکر کر رہے تھے، اتنے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر دَجّال سے زیادہ خوف ہے؟ ہم نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ شِرکِ خَفی (یعنی چُھپا ہوا شِرک) ہے، آدمی نَماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے عُمدگی کے ساتھ نَماز ادا کرتا ہے کہ دوسرا شَخْص اسے نَماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجه ج٤ ص٤٧٠ حديث ٤٢٠٤)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حِصّے (جو میرے نزدیک تمہارے لیے مَسِیحِ دَجّال

سے زِیادہ خطرناک ہے) کے تَحت فرماتے ہیں: کیونکہ دَجّال کو تو کوئی شَخْص ہی پائے گا وہ بھی قِیامَت کے قریب، پھر انسان اس سے بچ بھی سکے گا کہ نہ اس کے پاس جائے نہ اس کے پھندے میں پھنسے، مگر (شِرکِ خَفی یعنی) ''رِیاکاری'' کی مُصیبت ہر شَخْص کو ہر وَقْت دَرپیش ہے، اس لیے یہ آفتِ دَجّال سے زِیادہ خطرناک ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص۱۴۳)

دَجّال کو مسیح کہنے کی وجہ

''مِراۃُ الْمَناجیح'' میں ہے: دَجّال کی ایک آنکھ مَمْسُوح یعنی پونچھی ہوئی ہے یا چُونکہ وہ سِوائے حَرَمَیْن شَرِیفَین کے باقی ساری دُنیا کی سیر کرے گا لہٰذا اسے مَسِیح کہا جاتا ہے۔ خَیال رہے کہ حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کو ''مَسِیح'' اس لیے کہتے ہیں کہ آپ مُردے کو چُھو کر زِندہ کرتے اور بیمار کو چُھو کر تندُرُست یا اس لیے کہ آپ نے کہیں گھر نہ بنایا ہمیشہ سَفَر میں رہے۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۱۰۸ ملخصاً)

ربُّ العٰلمین کی توہین کرنے والا

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جس نے لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے اور تنہائی میں بُرے طریقے سے نَماز ادا کی، بے شک اس نے اپنے ربّ کی توہین کی۔ (مسند ابویعلیٰ ج٤ ص٣٨٠ حدیث ٥٠٩٥) یہاں توہین سے مُراد بارگاہِ الٰہی میں اَدَب کی کمی ہے، کُفریہ توہین مُراد نہیں۔

گمنام بندے کی فضیلت

امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ مَسْجِدِ نَبَوی میں تشریف لے گئے، سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ عنہ کو مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَردگار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مزارِ پُراَنوار کے پاس اَشکبار یعنی روتا ہوا پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعْظَم (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ (رضی اللہ عنہ) نے عَرض کیا: ایک بات میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے سُنی تھی، وہ مجھے رُلاتی ہے۔ میں نے حُضُور (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کو یہ فرماتے سنا: ''تھوڑا سا رِیا بھی شِرک ہے اور جو شَخْص اللہ پاک کے ولی سے دُشمنی کرے، وہ اللہ پاک سے لڑائی کرتا ہے۔ اللہ پاک نیکوں، پرہیز گاروں، چُھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضِر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور ان کو نزدیک نہ کیا جائے، ان کے دِل ہِدایت کے چَراغ ہیں، ہر غُبار آلود تاریک سے

نِکل جاتے ہیں۔'' (مستدرك ج٤ص٣٠٦ حدیث ٥٢٣١، ابن ماجه ج٤ ص٣٥١ حدیث ٣٩٨٩) **یعنی مُشکِلات اور بَلاؤں سے اَلگ ہوتے ہیں۔** (بہارِشریعت ج۳ص۱۳۲)

''مِراٰۃُ المَناجیح'' میں حدیثِ پاک کے اس حصّے (ہر غُبار آلود تاریک سے نِکل جاتے ہیں) کے تحت ہے: یعنی یہ اولیاءُ اللہ تاریک (یعنی اندھیرے) گھروں، غیر مشہور مَحلّوں، نامعلوم بستیوں سے پیدا ہوتے رہیں گے۔ یا یہ مَطلَب ہے کہ وہ حضرات تاریک گَرد وغُبار والے عَقائِد واَعمال وشُبہات (یعنی غَلَط عقیدوں، بُرے عملوں اور شک شُبے والے اُمور) سے نِکل جائیں گے کبھی اس میں پھنسیں گے نہیں۔ (مراٰۃ ج۷ص۱۴۰)

شہید، عالم اور سخی جہنّم میں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دو جہان صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''**قِیامت** کے دن سب سے پہلے ایک **شہید** کا فیصلہ ہوگا، جب اُسے لایا جائے گا تو **اللہ** پاک اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ اُن نعمتوں کا اِقرار کرے گا، پھر **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: ''تُو نے اِن نعمتوں کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں **جِہاد** کیا یہاں تک کہ **شہید** ہوگیا۔'' **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: ''**تُو جھوٹا** ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے **بہادُر** کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا'' (یعنی تیرے جہاد اور شہادت کا عوض (یعنی بدلہ) یہ ہوگیا کہ لوگوں نے تیری واہ واہ کردی کیونکہ تو نے اِسی نیّت سے جِہاد کیا تھا نہ کہ خِدمتِ اسلام کے لیے[1])، پھر اس کے بارے میں **جہنّم** میں جانے کا حُکم دے گا تو اسے مُنہ کے بل گھسیٹ کر **جہنّم** میں ڈال دیا جائے گا۔ (یعنی نہایت ذِلّت کے ساتھ مَرے ہوئے کُتّے کی طرح ٹانگ سے گھسیٹ کر کَنارۂ جہنّم سے نیچے پھینکا جائے گا۔ جہنّم کی گہرائی آسمان وزمین کے فاصلہ سے کروڑوں گُنا زِیادہ ہے۔ **اللہ** (پاک) کی پناہ!)

رِیا کار قاری و عالم کا انجام

پھر اُس **شخص** کو لایا جائے گا جس نے **عِلم** سیکھا، سکھایا اور **قراٰنِ کریم** پڑھا، وہ آئے گا تو **اللہ** پاک اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر **اللہ** پاک اس سے دَریافت فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کِیا؟'' وہ عرض

[1]: مراٰۃ المناجیح ج۱ص۱۹۱

کرے گا کہ ''میں نے عِلْم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرانِ کریم پڑھا۔'' **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: ''**تُو جُھوٹا** ہے تو نے عِلْم اِس لئے سیکھا تا کہ تُجھے **عالِم** کہا جائے اور قرانِ کریم اس لئے پڑھا تا کہ تُجھے **قاری** کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔'' (یعنی تیری یہ ساری مَحنت خِدمتِ دین کے لیے نہ تھی بلکہ عِلْم کے ذَرِیعے عِزّت اور مال کمانے کی تھی وہ تُجھے حاصل ہو گئے (اب) ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اسی حدیث کو دیکھتے ہوئے بَعْض عُلَما نے اپنی کتابوں میں اپنا نام بھی نہ لکھا اور جنہوں نے لکھا ہے وہ ناموری کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی دُعا حاصل کرنے کے لیے لکھا ہے۔)[1] پھر اُسے بھی **جہنّم** میں ڈالنے کا حُکْم ہو گا تو اسے مُنہ کے بَل گھسیٹ کر **جہنّم** میں ڈال دیا جائے گا۔

ریاکار مالدار کا انجام

پھر ایک **مال دار** شَخْص کو لایا جائے گا جسے **اللہ** پاک نے کثرت سے مال عطا فرمایا تھا، اُسے لا کر نعمتیں یاد دِلائی جائیں گی وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، تو **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟'' وہ عَرْض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاں ضَرورت پڑی وہاں خَرْچ کیا۔'' تو **اللہ** پاک ارشاد فرمائے گا: ''تُو جھوٹا ہے، تو نے ایسا اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے **سَخی** کہا جائے اور وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں **جہنّم** کا حُکْم ہو گا، چُنانچِہ اُسے بھی مُنہ کے بَل گھسیٹ کر **جہنّم** میں ڈال دیا جائے گا۔''

(مسلم ص۸۱۳ حدیث ۴۹۲۳)

ریا والی نیکی جہنم میں داخلے کا سبب ہے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کی ہوئی حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مَعلوم ہوا کہ جیسے **اِخلاص** والی نیکی **جنّت** ملنے کا ذَرِیعہ ہے ایسے ہی **رِیا** والی نیکی **جہنّم** اور ذِلّت حاصل ہونے کا سَبَب۔ یہاں رِیا کار شَہید، عالِم اور سَخی ہی کا ذِکر ہوا، اس لئے کہ انہوں نے **بہترین عَمَل** کئے تھے جب یہ عَمَل رِیا سے **بَرباد** ہو گئے تو دیگر اَعْمال کا کیا پوچھنا! **رِیا کے حج و زکوٰۃ اور نَماز کا بھی یہی حال ہے۔** (مِراٰۃ المناجیح ج۷ ص۱۹۱،۱۹۲)

[1] مِراٰۃ المناجیح ج۱ ص۱۹۱

اِخلاص کی بھیک مانگ لیجئے

اے جنّت کے طَلَب گارو! دیکھا آپ نے! رِیا کاری جو کہ خطرناک باطِنی بیماری ہے اس نے اِن بدنصیبوں کو کہیں کا نہ چھوڑا! غور تو کیجئے کہ جِہاد جیسا نیک کام، شَہادَت جیسی عظیم نعمت، قراٰنِ کریم و عِلمِ دِین پڑھنے پڑھانے جیسا پاکیزہ عَمَل، صَدقہ و خَیرات جیسا بہترین کام مِٹّی ہو گیا کیونکہ کرنے والے کی نیّت اللہ کریم کو راضی کرنے کے بجائے دُنیا کی عزّت و شُہرت حاصِل کرنے کی تھی۔ میدانِ جنگ میں اپنی جان قُربان کر دینے والا بھی جنّت کی نعمتوں کو نہ پا سکا کیونکہ اُس کے دل میں ''بہادُر'' کہلوانے کی نیّت تھی، مال دار اپنی پیاری شے یعنی مال خَرچ کر کے بھی نُقصان میں رہا کیونکہ اس کی ''سخی'' پُکارے جانے کی نیّت تھی، اور رات دن ایک کر کے عِلْم و قِراءَت سیکھنے والے عالِم و قاری کے ہاتھ بھی کچھ نہ آیا کیونکہ اس نے شُہرت کیلئے سب کچھ کیا تھا۔ ان رِیا کاروں کی کوششیں بے کار گئیں اور اپنی واہ واہ کروانے کی غَلَط نیّت نے انہیں جنّتی عَمَل کرنے کے باوُجود جہنَّم میں جھونک دیا۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بے نِیازی سے لَرز جایئے اور اس کے حُضور گڑ گڑا کر اِخلاص کی بِھیک مانگ لیجئے۔

مِرا ہر عَمَل بَس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عَطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص۱۰۵)

رِیا کی تعریف

رِیا کی تعریف یہ ہے: ''اللہ پاک کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا'' جیسا کہ عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بَٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔ (اَلزّواجِر ج۱ ص۸۶)

اِخلاص کی تعریف

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 312 صَفحات کی کتاب ''نَجات دلانے والے اعمال'' صَفْحہ 25 پر ہے: ''کسی بھی نیک عَمَل میں مَحض (یعنی صِرف) رِضائے اِلٰہی حاصِل

کرنے کا ارادہ کرنا **اِخْلاص** کہلاتا ہے۔'' (احیاء العلوم ج۵ ص۱۰۷)

لوگ خود بخود تعریف کریں تو؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: یہ فرمایئے کہ آدمی اچّھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی **تعریف** کرتے ہیں (یہ رِیا ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ''یہ مومن کے لیے جلدی یعنی دُنیا میں بِشارت ہے۔'' (مسلم ص۱۰۸۹ حدیث ۶۷۲۱) (یعنی یہ رِیا نہیں ہے بلکہ قَبولِیَّت کی علامت ہے کہ لوگوں کے مُنہ سے خُود بخود اس کی تعریف نکلتی ہے۔ غَرَض یہ کہ رِیا کا تَعلُّق عامِل (یعنی عَمَل کرنے والے) کی نِیَّت سے ہے کہ وہ دِکھلاوے (اور) شُہرت کی نِیَّت سے نیکی کرے، یہ ہے **رِیا**۔) (مِرْاٰۃ المناجیح ج۷ص۱۲۹ ملخصا)

بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا

حضرتِ سیِّدُنا امام زَینُ الْعابِدِین رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی زندگی میں دومرتبہ اپنا سارا مال راہِ خُدا میں خیرات کیا۔ آپ کی سَخاوت کا یہ عالَم تھا کہ آپ مدینۂ پاک کے بَہُت سے غَریبوں کے گھروں میں اِس طرح چُھپے طریقوں سے رَقم بھیجا کرتے تھے کہ غَریبوں کو خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ **یہ رَقم کہاں سے آتی ہے!** مگر جب آپ کا وِصال (یعنی اِنتِقال) ہوگیا تو ان غَریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زَینُ الْعابِدِین رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی **سَخاوت** تھی۔ (سیر اعلام النبلاء ج۵ ص ۳۳۶، ۳۳۷)

اس طرح دیتے کہ لینے والا دینے والے کو پہچان نہ سکے

سُبْحٰنَ اللہ! آلِ رسول کی آنکھوں کے تارے، امام حُسین کے جگر پارے، امام زَینُ الْعابِدِین رَحْمۃُ اللہِ علیہ کا نیکیاں چُھپانے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! اِسی طرح اور بھی حضرات گُزرے ہیں جو چُھپا کر خَیرات کرنے میں اس قَدَر زِیادہ کوشِش فرماتے تھے لینے والا نہ جان سکے کہ کس نے دیا ہے! چُنانچِہ مَکْتَبۃُ الْمَدِینہ کی کتاب ''ضِیائے صَدَقات'' صَفْحَہ 242 پر ہے: ''بَعض (صاحِبان) تو نابینا کے ہاتھ میں دیتے اور بَعض فقیر کے رَستے میں ڈال دیتے اور فقیر کی بیٹھک کے پاس یوں رکھ دیتے کہ دینے والا نظر ہی نہ آتا۔ اور بَعض تو سوئے ہوئے فقیر کے کپڑوں میں ڈال دیتے

اور بَعض دوسروں کے ہاتھ فقیر کو یوں بھجواتے کہ اُسے دینے والے کا عِلْم نہ ہو اور دینے والا پہنچانے والے (وکیل) کو چُھپانے کا کہہ رکھتا کہ اس کے بارے میں نہ بتائے۔'' آہ! ہم اگر کسی نیک کام کیلئے چندہ دینے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو جب تک دوسروں کو عِلْم نہ ہو جائے اُس وَقْت تک ہمیں قرار نہ آئے، حِیلے بہانے سے اپنے خیر خیرات کا تذکِرہ کر کے ہی دَم لیں!

رِیا کے ساتھ پڑھی جانے والی نَماز کے مسائل

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فرض اگر رِیا کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذِمّے سے ساقِط (یعنی خَتْم) ہو جائے گا، اگرچہ اِخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ثَواب نہ ملے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں: عِبادَت کوئی بھی ہو اُس میں **اِخلاص** نِہایت ضَروری چیز ہے یعنی مَحْض (صِرف) رِضائے الٰہی کے لیے عَمَل کرنا ضَرور ہے، دِکھاوے کے طور پر عَمَل کرنا بِالْاِجماع (یعنی بِالِاتّفاق) **حرام** ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص ۶۳۶، ۶۳۸)

رِیا کی دو صُورتیں

رِیا کی دو صورَتیں ہیں، کبھی تو اَصْل عبادت ہی رِیا کے ساتھ کرتا ہے کہ مَثَلاً لوگوں کے سامنے **نَماز** پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں یہ **ریائے کامِل** (یعنی پُوری رِیا کاری) ہے کہ ایسی عبادَت کا بِالکل ثَواب نہیں۔ دوسری صورَت یہ ہے کہ اَصْل عبادَت میں رِیا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف (یعنی خوبی) میں **رِیا** ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قِسْم پہلی سے کَم دَرَجے کی ہے، اس میں اَصْل نَماز کا ثَواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثَواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ (خوبی کا اضافہ) **رِیا** سے ہے **اِخلاص** سے نہیں۔ (رَدُّ المحتار ج۹ ص ۷۰۱) (بہارِ شریعت ج۳ ص ۶۳۷)

رِیا والی عبادت کیڑے لگے ہوئے بیج کی طرح ہے

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **رِیا** والی عبادت گُھنے ہوئے تُخْم (یعنی ایسے بیج جسے گُھن یعنی کیڑے نے کھا کر اندر سے ریزہ ریزہ کر کے بیکار کر دیا ہو) کی طرح ہے جس سے پَیداوار نہیں ہوتی۔ (مِرْاٰۃ المناجیح ج۷ ص ۱۴۳)

رِیاکاری کے خوف سے عِبادت چھوڑنا کیسا؟

مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی 166 صَفْحات کی کتاب، ''رِیاکاری'' صَفْحہ 83 پر ہے: پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ کسی کے دل میں شیطان یہ وَسْوَسہ ڈالے کہ جب رِیاکاری کی اِس قَدر آفتیں ہیں اور رِیاکاری سے بچنا بھی بے حد دُشوار ہے تو سِرے سے نیک عَمَل ہی نہ کیا جائے تاکہ کم ازکم ہم رِیاکاری کی سزا سے تو بچ جائیں۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدمت میں عَرض ہے کہ رِیاکاری کے خوف سے نیک عَمَل چھوڑنا دانِش مَندی کی بات نہیں کیونکہ اس طرح ہم اِخلاص اور نیکی دونوں کے ثَواب سے مَحروم ہو جائیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''لوگوں کے لئے عَمَل تَرک کر دینا رِیاکاری ہے اور لوگوں کے لئے عَمَل کرنا شِرکِ (اصغر) ہے، جبکہ اخلاص یہ ہے کہ اللہ پاک تجھے ان دونوں چیزوں سے نَجات عطا فرما دے۔'' (الزواجر ج ۱ ص ۸۶)

رِیا کے خوف سے فرض نہ چھوڑے

''بہارِ شَریعت'' میں ہے: اگر کسی کو فَرض ادا کرنے میں رِیا کی مُداخَلت (یعنی دَخْل اندازی) کا اَندیشہ ہو تو اس مُداخَلت کی وَجہ سے فَرض کو تَرک نہ کرے بلکہ فَرض ادا کرے اور رِیا کو دُور کرنے کی اور اِخلاص حاصِل ہونے کی کوشِش کرے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۶۳۹)

تنہائی میں بھی رِیاکاری ممکن ہے

مَلفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ''عَرض وارشاد'' سُنئے:

عَرض: اگر کوئی تنہا خُشُوع کے لیے نَماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خُشُوع ہو تو یہ رِیا ہے یا کیا؟ ارشاد: یہ بھی رِیا ہے (کیوں) کہ دل میں نِیَّتِ غیرِ خُدا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۳۱) عَرض: اگر رِیا کے لئے نَماز روزہ رکھا تو فَرض ادا ہوگا یا نہیں؟ ارشاد: فقہی نَماز روزہ ہو جائے گا کہ مُفْسِد (یعنی نَماز یا روزہ توڑنے والا کوئی کام) نہ پایا گیا، ثَواب نہ ملے گا، بلکہ عذابِ نار کا مُستحق ہوگا۔ روزِ قِیامت اُس

سے کہا جائے گا: ''او فاجِر! او غادِر (یعنی اے بے وفا)! او خاسِر (یعنی اے نُقصان اُٹھانے والے)! او کافِر! تیرا عَمَل حَبط (یعنی ضائع) ہوا، اپنا اَجْر اُس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا۔'' یِہی ایک بُرائی رِیا کی مَذَمّت کو کافی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۱۳۸)

30 سال کی نَمازیں دُہرائیں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **30** سال تک مَسْجِد کی **پہلی صَف** میں (با جماعت) نَماز ادا فرماتے رہے، ایک بار ان کو **پہلی صَف** میں جگہ نہ ملی اور دوسری صَف میں کھڑے ہو گئے تو شَرم محسوس ہونے لگی کہ لوگ کیا کہیں گے کہ دیکھو! آج اِس آدمی کی پہلی صَف چھوٹ گئی ہے۔ یہ خَیال آتے ہی وہ سَنبھل گئے اور اپنے نَفْس سے کہا: ''اے نَفْس! میں **30** سال تک جو نَمازیں پہلی صَف میں ادا کرتا رہا کیا وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے تھیں جو آج تجھے شَرم آ رہی ہے!'' پھر اُنہوں نے پچھلے **30** سال کی نَمازیں دُہرائیں (یعنی دوبارہ ادا کیں) اور کمالِ صِدْق واِخلاص کی نادِر مِثال قائم فرمائی۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۳۰۲)

عَمَلِ نیک کیا بھی تو چُھپانے نہ دیا

اَللّٰہُ اَکْبَر! ہمارے بُزُرگوں کا جَذْبۂ اِخلاص صد کروڑ مَرحبا! فقط ایک دِلی خَیال کی بِنا پر تیس برس کی نَمازیں دوبارہ ادا کیں۔ آہ! ہم غافِلوں کی حالَت یہ ہے کہ اوّل تو دِل کی کھیتی جَذْبۂ عِبادَت کے بیج سے خالی اور جیسے تیسے کر کے عِبادَت کر بھی لی تو اِخلاص کے پانی کی کمی بلکہ **واہ وا** کی آفتِ بد سے فَصْلِ عِبادَت داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ؎

نَفْسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عَمَلِ نیک کیا بھی تو چُھپانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

تو لوٹ کھسوٹ کرنے لگیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رِیا کاری ایسا خوفناک باطِنی مَرَض ہے جو انسان کی عَقْل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ عِبادَت کے ذَرِیعے جو لوگوں سے عزّت، مال و دولت اور قدر و مَنزِلَت کا طَلَب گار ہو وہ بڑا ہی نادان ہے کیونکہ اس نے **اللہ** پاک اور **رسول** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

رِضا اور جنّت کی اعلیٰ نعمتوں اور اَبدی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) راحتوں پر اِن عارِضی (Temporary) چیزوں کو تَرجیح دی جو خَتم ہوجانے والی ہیں، گویا یہ شَخْص ثَواب بیچ کر عذاب خرید رہا ہے اور اُس مخلوق کو راضی کرنے کے لئے تکلیفیں برداشت کررہا ہے جو اُسے اِن نیکیوں کا کچھ بَدلہ نہیں دے سکتی، نہ جنّت کی نعمتیں دے سکتی ہے نہ عذابِ جہنَّم سے رِہائی دِلاسکتی ہے! بلکہ دُنیا ہی میں اگر لوگوں کو اس کی رِیا کاری کی نیّت کا پتا چل جائے تو وہ اس پر تُھوتُھو کرنے لگیں۔

اِلٰہی! مُجھ کو بنا دے خُلوص کا پَیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا، یاربّ! (وسائلِ بخشش (مرمم) ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سب سے پہلے خُشوع اُٹھ جائے گا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”سب سے پہلے جو لوگوں سے اٹھالیا جائے گا وہ خُشُوع وخُضُوع ہے۔“ حضرتِ ابو دَرداء رضی اللہ عنہ اس بات کی نِشاندہی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے حَبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”**خُشُوع** کے اُٹھ جانے کا عالَم یہ ہوگا، تم جامع مَسجِد میں جاؤ گے تو وہاں ایک نَمازی بھی **خُشُوع** والا دِکھائی نہیں دے گا۔“ (ترمذی ج ٤ ص ٢٩٧ حدیث ٢٦٦٢)

ایک بھی نماز نہیں پڑھی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ نے برسرِ مِنْبر فرمایا: ”بے شک حالَتِ اِسلام میں انسان کے رُخساروں پر سَفیدی آجاتی ہے (یعنی اس کی داڑھی سَفید ہوجاتی ہے) لیکن اس نے رِضائے الٰہی کے لئے ایک **نَماز** بھی پوری نہیں پڑھی ہوتی۔“ عَرض کی گئی: یہ کیسے؟ فرمایا: ”وہ خُشُوع وخُضُوع سے **اللہ** پاک کی طرف مُتوجِّہ نہیں ہوتا۔“ (احیاء العلوم ج ١ ص ٢٣٣) (احیاء العلوم (اردو) ج ١ ص ٥٣٢)

کیا مکھی کی وجہ سے حرکت کروں؟

حضرتِ سیِّدُنا خَلف بن ایُّوب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: نَماز میں آپ پر مکھیاں بیٹھ جاتی ہیں تو انہیں دُور کیوں نہیں فرما دیتے؟ کیا آپ کو ان سے تکلیف نہیں پہنچتی؟ آپ ان سے پہنچنے والی تکلیف پر کیسے صَبْر کر لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ فاسِق لوگ جب بادشاہ کے کوڑے کھا کر صَبْر کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے: فُلاں (کوڑے کھانے والا) شَخْص بُہت صَبْر کرنے والا ہے اور وہ (یعنی کوڑا کھانے والے لوگ) اس پر فَخْر کرتے ہیں۔ جبکہ میں اپنے ربِّ کریم کے حُضُور کھڑا ہو کر مکھی (بیٹھنے پر بے صَبْر ہو جاؤں اور اس) کی وَجہ سے حَرَکت کروں! (یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا) (احیاء العلوم ج۱ ص۲۰۶) اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

پاؤں کٹ گیا مگر پتا نہ چلا (حکایت)

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے پاؤں میں جب آکِلَہ کی بیماری ہوئی (آکِلَہ اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے) تو طبیبوں نے یہ تجویز کیا کہ آپ کا پاؤں کاٹا جائے گا تاکہ یہ زَخْم پورے جِسْم میں نہ پھیل جائے لیکن آپ اس سے مَنْع کرتے رہے۔ آپ کی زَوجہ نے طبیبوں سے کہا: آپ لوگ ان کا پاؤں کاٹنے پر اس وَقْت قادِر ہو سکتے ہیں جب یہ نَماز میں ہوں۔ چُنانچِہ نَماز کی حالت میں آپ کا پاؤں مُبارَک کاٹ دیا گیا۔ نَماز سے فارِغ ہونے کے بعد جب آپ نے دیکھا کہ طبیبوں نے آپ کو گھیرا ہوا ہے تو ارشاد فرمایا: کیا دوسری مرتبہ بھی کاٹنے کا اِرادہ ہے؟ انہوں نے کہا: بس اسی ایک مَرتبہ تھا، آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی قَسَم! مجھے آپ لوگوں (نے پاؤں کاٹا اِس) کا پتا تک نہ تھا۔ (المدخل لابن الحاج ج۲ ص۳۶۶)

میں اس پاؤں سے کبھی
گُناہ کی طرف نہیں گیا

امام بَیْہَقی رَحْمَةُ اللهِ عليه نے یہ حِکایَت کچھ فَرق کے ساتھ نَقْل کی جس میں یہ بھی ہے: حضرتِ سیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَحْمَةُ اللهِ عليه نے اپنا کٹا ہوا پاؤں ہاتھ میں لے کر اُسے چوما پھر فرمانے لگے: ''اُس ذات کی قَسم جس نے مجھے تجھ پر سُوار کیا! بے شک وہ (پروَرْدگار) جانتا ہے کہ میں اس (پاؤں) کے ساتھ کبھی کسی حرام کام یا گُناہ کی طَرف چل کر نہیں گیا۔'' پھر آپ کے حُکْم پر اُس پاؤں کو غُسْل دیا گیا، خُوشبو لگائی گئی اور ایک کپڑے میں لَپیٹ کر مسلمانوں کے قبرِستان میں دَفْن کے لیے بھیج دیا گیا۔ (شعب الایمان ج۷ ص۱۹۸ حدیث ۹۹۷۹)

حسنِ یوسف پہ کٹیں
مصر میں انگشتِ زناں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ عليهم کس قدر **خُشُوع وخُضُوع** کے ساتھ نَمازیں ادا فرماتے تھے کہ دورانِ نَماز پاؤں کَٹ گیا لیکن اس کا اِحساس تک نہ ہوا! آہ! ایک ہماری حالَت ہے کہ دورانِ **نَماز** خواہِشات کی وادِیوں میں بھٹک رہے ہوتے ہیں اور یہ غور تک نہیں کرتے کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں! جبکہ بُزُرگانِ دِین **نَماز** میں داخِل ہوتے تو مَحبَّتِ الٰہی سے سَرشار ہو کر دُنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُس) سے بے خبر ہو جاتے، اس کو اس مِثال سے سمجھئے کہ ڈاکٹر کو جب آپریشن کرنا ہوتا ہے تو مَریض کو انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیتا ہے جس سے مَریض کو اپنے جِسم کے کٹنے اور پھاڑے جانے کا کوئی اِحساس نہیں ہوتا۔ دیکھئے نا! مِصْر کی عورتوں نے جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا حُسن و جَمال دیکھا اور چُھری سے پَھل تَراشنا چاہا تو بجائے پَھل کے اپنی اُنگلیاں کاٹ ڈالیں اور اس کا احساس تک نہ ہوا۔ تو جن کی نِگاہوں میں جَمالِ یُوسُفی کے جَلوے تھے انہیں ہاتھوں کے کٹنے کا پتا نہ چلا تو جو ظاہِر و باطِن کی یکسوئی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی کی جانب مُتَوَجِّہ ہوں انہیں پاؤں کٹنے کا احساس کیوں کر ہو سکتا ہے!

پیشِ یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے

تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فِدایانِ جمال (ذوقِ نعت)

اب لوگ اُن کی مثالیں دیتے ہیں مدینہ

اَعمال میں اخلاص بڑھانے، نَمازوں کو ریا سے بچانے اور خود کو عاشقِ نَماز بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کامَدَنی ماحول اپنائے رہیے۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! آیئے! ایک ''مَدَنی بہار'' سُنتے ہیں: فیصل آباد کی تحصیل چک جُھمرہ کے عَلاقے رُستم آباد شریف کے ایک نوجوان اسلامی بھائی مَدَنی ماحول سے پہلے بُری صُحبت کے باعِث گُناہوں بھری زندگی گُزار رہے تھے، والِدین سے بدتمیزی کرنا اور لڑائیوں میں گندی گالیاں بَکنا عَلاقے میں ان کی پہچانِ بد بَن چُکی تھی۔ ذَرا ذراسی بات پر مَرنے مارنے پر اُتر آتے اسی وجہ سے مَحَلّے میں ان کی اکثر کسی سے نہیں بَنتی تھی۔ زَبان دراز ایسے تھے کہ کبھی کبھی مَحَلّے کی مَسجِد کے اِمام صاحِب سمجھانے کی کوشِش کرتے تو اِنتہائی بدتمیزی کے ساتھ بات کاٹ کر اُول فُول بکنے لگتے۔ ایک بار تو غُصّے میں یہاں تک بول دیا کہ مولانا صاحِب آپ کو سمجھانے کے سوا آتا کیا ہے! آیندہ مجھے سمجھایا تو جان سے ماردوں گا!!! گھر والوں نے کسی طرح ان کو راضی کیا اور انہیں قرانِ کریم کی تعلیم کے لیے 3 مئی 1999ء کو ایک مدرسے میں داخِل کروادیا۔ کچھ عَرصے بعد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی ان کی گُناہوں بھری تاریک زِندگی میں ہدایت کا چمکتا سِتارہ بَن کر طُلوع ہوئے وہ یوں کہ اسلامی بھائی نے انہیں عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کی دعوت پیش کی، ان کی خُوش نصیبی کہ انکار کرنے کے بجائے ان کی دعوت قَبول کی اور اجتماع میں جا پہنچے، وہاں مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنَّتوں بھرے بیان میں گُناہوں کی تَباہ کاریاں بیان فرما رہے تھے، انداز ایسا دِلنشین اور پُر تاثیر تھا کہ دل میں اُترتا چلا گیا، وہ اپنے گُناہوں کو یاد کرکے کانپ اُٹھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو نِکل آئے، اِجتماع کے اِختِتام تک ان کا دل چوٹ کھا چُکا تھا۔ انہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گُناہوں

سے بچنے کا عَزم کرلیا یعنی پکّی توبہ کرلی۔ ان کے دل کی دُنیا ایسی بدلی کہ جو کل تک والِدین کا گُستاخ تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا فرمانبردار بَن گیا کہ اب لوگ اپنے بچّوں کو ان کے باَدَب انداز کی مِثالیں دیتے ہیں۔ جو لوگ ان سے کتراتے اور نَفرت کیا کرتے تھے اب مَحبَّت سے پیش آتے ہیں، عاشِقانِ رسول کی شَفقتوں نے ان پر ایسا مَدَنی رَنگ چڑھا دیا کہ **فَرض نَمازیں باجماعت پڑھنے کی عادت کے ساتھ ساتھ نوافِل پڑھنے کا بھی معمول بَن گیا۔ داڑھی رکھ لی اور عمامے شریف کا تاج بھی سجالیا۔**

یقیناً مُقدّر کا وہ ہے سکندر
جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۶٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شہد کی مکّھی نے 17 ڈنک مارے (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بُخاری (اَلْمعروف امام بُخاری) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن **نَماز** پڑھ رہے تھے، شَہد کی مکّھی نے آپ کو 17 جگہ ڈنک مارے، **نَماز** پوری کرنے کے بعد فرمایا: ذرا دیکھو تو یہ کیا چیز ہے جو **نَماز** میں مجھے اَذِیَّت پہنچا رہی تھی، شاگردوں نے دیکھا تو آپ کی پیٹھ مُبارک سترہ (17) جگہ سُوجی ہوئی تھی۔ **امام بُخاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شَہد کی مکّھی کے 17 ڈنک مارنے کے باوُجود **نَماز** نہ توڑنے کے مُتَعلِّق بتایا کہ میں ایک آیت کی تِلاوت کررہا تھا اور میری یہ خواہِش تھی کہ میں یہ آیت پوری کرلوں۔ (ھدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ٤٥٥)

ماں کی دُعا سے آنکھیں مل گئیں (حِکایت)

اے **عاشِقانِ نَماز!** دیکھا آپ نے **نَماز** میں خُشُوع کا انداز! حضرتِ سیِّدُنا **امام بُخاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 13 شوّالُ الْمُکَرَّم 194ھ کو جُمعۃُ الْمُبارک کے دن ہوئی۔ تقریباً 62 سال کی عُمر میں 256ھ کو ہَفتے کی

رات وِصال (یعنی اِنتقال) فرمایا۔ بچپن میں نابینا ہوگئے تھے۔ آپ کی والِدۂ مُحترمہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بَہُت زِیادہ رو رو کر دُعائیں مانگیں، جس کی بَرَکت سے اللہُ ربُّ العِزَّت نے آپ کی بینائی لوٹادی۔ آپ بُخاری شریف میں ہر حدیثِ مُبارکہ لکھنے سے پہلے غُسل کرتے اور دو رَکعت نَفْل ادا فرماتے۔ (152 رحمت بھری حکایات ص ۱۹۸)

محبوبِ باری کے دربار میں امام بُخاری کا اِنتِظار

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الواحِد طَواوِیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ایک مَقام پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سَلام عَرض کیا آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَلام کا جواب مَرحمت فرمایا۔ پھر میں نے کھڑے ہونے کا سَبَب دَریافْت کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''میں محمد بن اسماعیل بُخاری کا اِنتِظار کررہا ہوں۔'' کچھ دن کے بعد معلوم ہوا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا وِصال (یعنی اِنتِقال) ہوگیا ہے۔ تَحقیق کرنے پر پتا چلا کہ جس رات آپ کا اِنتِقال ہوا تھا اُسی رات میں نے حُضور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰ ص ۳۱۹)

مزارِ بُخاری کی بَرَکات

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی نَمازِ جنازہ کے بعد جب ان کی قَبْر پر مِٹّی ڈالی گئی تو کافی عَرصے تک اُس مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی رہی۔ اور عَرصۂ دراز تک لوگ دُور دُور سے آکر امام بُخاری کے مَزار شریف کی مِٹّی کو بطورِ تَبَرُّک لے جاتے رہے۔ ابو فتح سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بَیان کرتے ہیں کہ امام بُخاری کے وِصال کے دوسو (200) سال کے بعد سَمرقند میں قَحط پڑا۔ لوگوں نے بارہا ''نَمازِ اِسْتِسْقا'' پڑھی، دُعائیں مانگیں مگر بارِش نہ ہوئی پھر ایک نیک آدمی قاضیِ شہر (Judge) کے پاس گیا اور اس کو مَشْورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بُخاری کے مَزار شریف پر جاؤ اور وہاں جاکر اللہ کریم سے بارِش کی دُعا مانگو شاید اللہ

پاک تمہاری دُعا قَبول کر لے۔ قاضیِ شہر نے یہ مَشوَرہ قَبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بُخاری کے مَزار شریف پر حاضِر ہوا، لوگوں نے وہاں خوب رو رو کر **اللہ** پاک سے نِہایَت خُضُوع خُشُوع سے دُعا مانگی اور **امام بُخاری** سے قَبولیّتِ دُعا کیلئے سِفارِش کی دَرخواست کی۔ اُسی وَقت آسمان پر بادَل اُمڈ آئے اور سات دن لگا تار اِس قَدر بارِش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لئے ''خَرتَنگ'' سے ''سَمَرقَند'' پہنچنا مُشکِل ہوگیا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۶۷) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر کا خُشُوع و خُضُوع (5 حکایات)

(۱) حسن و خوبی سے نماز پڑھنے والے

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رضی اللہ عنہما سے زِیادہ اچّھے انداز سے **نَماز** پڑھتے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

(۲) مَنجنیق پتّھر برساتی مگر نَماز میں فرق نہ پڑتا

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن عُروہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُنکَدِر رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما کو **نَماز** پڑھتے دیکھتے تو ضَرور کہتے کہ یہ کسی دَرَخت کی ٹہنی ہیں جسے ہوا تھپکی دے رہی ہے۔ (یعنی ہوا سے دَرَخت کی شاخ جس طرح لَرزتی معلوم ہوتی ہے اِسی طرح آپ نَماز میں لرز رہے ہوتے) میدانِ جنگ میں دورانِ **نَماز** دشمن کی مَنجنیق (جو کہ توپ کی طرح ایک آلہ ہوتا تھا جس سے بڑے بڑے پتّھر پھینکے جاتے تھے وہ) پتّھر برسا رہی ہوتی اور پتّھر آپ کے اِردگِرد گرتے مگر آپ کو اس کی بِالکُل پَروا نہ ہوتی۔

(۳) گویا لکڑی

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے: جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن زُبَیر رضی اللہ عنہما نَماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی لکڑی ہے اور یہ بات آپ کے نَماز میں خُشُوع وخُضُوع کی وَجہ سے کہی جاتی۔

(۴) مسجِد کا کبوتر

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابی بکر صِدّیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رضی اللہ عنہما کی راتیں بکثرت قِیام (یعنی نَمازوں) میں گُزرتیں اوردن روزے میں کٹتے تھے اور انہیں مَسْجِد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔

(۵) خوب مُناجات کرنے والا

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ اَبی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے پوچھا: آپ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِن زُبَیر رضی اللہ عنہما کے مُتعلِّق کیا جانتے ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو اللہ پاک سے ان جیسا مُناجات (یعنی اِلتجائیں اور دُعائیں) کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۱ ص۴۱۰،۴۱۱)

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا مَسروق کا خُشُوع وخُضُوع

حضرتِ سیِّدُنا مَسروق بن عبدُالرَّحمٰن ہَمدانی کوفی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ تابِعی بُزُرگ گُزرے ہیں، سرورِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ظاہِری وفات سے پہلے اسلام لائے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اَجْمَعِین وغیرہ سے مُلاقات کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے کوفے میں سن 62 ہجری کو وفات پائی وہیں مزار شریف ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج۵ ص۱۰۲،۱۰۵)

۱ جو کام ہے وہ پہلے ہی سے بتادو

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جب **نَماز** کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا گویا گوشہ نشین (یعنی سب سے لاتعلّق) ہیں اور اپنے اَہلِ خانہ سے فرماتے: اپنی تمام حاجتیں میرے نَماز شُروع کرنے سے پہلے پہلے بیان کردو۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۱۲ ملخّصاً)

۲ نَماز کے وقت پردہ لٹکا دیتے

حضرتِ سیِّدُنا اِبْراہیم بن مُحَمَّد بن مُنْتَشِر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے اور اَہلِ خانہ کے دَرمیان پَردہ لٹکا لیتے اور نَماز میں مَشغول ہوکر گھر والوں اور دُنیا سے کَنارہ کَش (یعنی الگ تھلگ) ہو جاتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۱۲ ملخّصاً)

۳ حج میں ساری ساری رات سجدے

حضرتِ سیِّدُنا ابواِسحاق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے حَج کے دوران ساری ساری راتیں سَجْدوں میں گُزاریں۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۱۲ ملخّصاً)

٤ سفرِ حج میں بالکل نہ سوئے

حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بِن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حَج کے لئے تشریف لے گئے تو واپس لوٹنے تک صِرف اپنی پیشانی زمین پر بچھائی (یعنی سوئے نہیں بلکہ خوب عِبادَت کی)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَندہ رب کے سب سے زِیادہ قریب سَجْدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۱۲) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا عامِر کا خُشوع وخُضوع (6 حِکایات)

(۱) سانپ کُنڈلی مار کر بیٹھ جاتا

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بِن عبدُ اللہ بِن عَبدِ قَیس رَحْمَۃُ اللہِ علیہ قائِمُ الَّیل اور صائِمُ الدَّھر تھے (یعنی رات عبادت میں گُزارتے اور دن روزے میں) آپ کی سَجدہ گاہ (یعنی سَجدے کی جگہ) پر شیطان سانپ کی شکل میں کُنڈلی مار کر بیٹھ جاتا، جب اُس کی بُو محسوس کرتے تو ہاتھ سے دُور کرکے سجدہ کرلیتے اور (جب سلام پھیر لیتے تو اُس سے) فرماتے: اگر تیری بُو نہ ہوتی تو میں تجھ پر ہی سَجدہ کرلیتا۔ (حلیة الاولیاء ج۲ ص۱۰۳)

(۲) قمیص کے اندر سانپ

حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عامِر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **نَماز** پڑھ رہے ہیں اور **سانپ** قمیص میں داخِل ہو کر آستین وغیرہ سے نِکل رہا ہے لیکن آپ ذرا بھی حَرَکت نہ کرتے۔ عَرض کی گئی: آپ نے سانپ کو دُور کیوں نہیں کردیا؟ فرمایا: **اللہ** پاک کی قسم! مجھے حیا آتی ہے کہ **اللہ** کریم کے سوا کسی اور سے ڈَروں! خُدا کی قسم! مجھے تو احساس تک نہیں ہوا کہ وہ کب داخِل ہوا اور کب نِکلا! (حلیة الاولیاء ج۲ ص۱۰۳)

(۳) روزانہ ایک ہزار رکعتیں

حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مَروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامِر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بہترین عبادت گُزاروں میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رَکعت پڑھنا لازم کر لیا تھا۔ طُلُوعِ آفتاب سے لے کر عصر تک مُسَلسَل **نَماز** میں مَشغول رہتے۔ جب لوٹتے تو پاؤں اور پِنڈلیاں سُوجی ہوتیں۔ اپنے نَفْس سے فرماتے: ''اے نَفْس! اے بُرائی کا حُکم دینے والے! تجھے صِرف عِبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخُدا! میں تجھے مُسَلسَل سرگرمِ عَمَل (یعنی Busy) رکھوں گا حتّٰی

کہ بستر تجھ سے حِصّہ وُصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔"

⑷ درندوں کی وادی

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدُ اللّٰہ بِن عَبْدِ قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ ایک بار وادِیٔ سِباع (یعنی دَرِندوں کی وادی) کی طرف تشریف لے گئے، وہاں حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نام کے ایک حَبَشی عابِد (یعنی عبادت گزار) رہتے تھے۔ آپ ایک کونے میں اور وہ حَبَشی عابِد دوسرے کونے میں مَشغولِ عبادت ہو گئے۔ 40 دن اور 40 رات تک دونوں ایک دوسرے کے پاس نہیں گئے۔ جب فرض نَماز کا وَقت ہوتا تو نَماز ادا کرتے پھر دوبارہ نوافِل میں مَشغول ہو جاتے۔ 40 دن بعد حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عَبْدِ قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے پاس گئے اور پوچھا: اللّٰہ کریم آپ پر رَحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ کہا: چھوڑیے! مجھے اپنے کام میں مشغول رہنے دیجیے۔ حضرتِ سیِّدُنا عامِر نے فرمایا: میں آپ کو قَسَم دیتا ہوں بتائیے آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں حُمَمَہ ہوں۔ فرمایا: اگر آپ وہی حُمَمَہ ہیں جن کا مجھ سے تذکرہ کیا گیا تھا تو پھر آپ دنیا میں سب سے زِیادہ عبادت گزار ہیں۔ آپ مجھے (اپنی) بہترین خَصلَت کے بارے میں بتائیے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے کہا: بِلاشُبہ میں عَمَل کے مُعامَلے میں کوتاہی (یعنی کمی) کا شکار ہوں، اگر فرض نَماز کے مُقَرَّرہ اَوقات میرے قِیام وسُجود کے قَطع ہونے کا سَبَب نہ بنتے تو میں پسند کرتا کہ ساری عُمر رُکوع میں گُزر جاتی اور میرا چہرہ سَجدے میں جُھکا رہتا یہاں تک کہ میرا اِنتِقال ہو جاتا لیکن فرائض مجھے ایسا نہیں کرنے دیتے۔

درندے نے پیچھے سے کندھے پر پنجے گاڑ دیئے!

یہ کہنے کے بعد حَبَشی عابد نے پوچھا: اللّٰہ کریم آپ پر رَحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں عامِر بن عَبْدِ قَیس ہوں۔ کہا: اگر آپ وُہی عامِر ہیں جن کا میں نے تذکرہ سُن رکھا ہے، پھر تو آپ تمام لوگوں سے زِیادہ عبادت گزار ہیں، لہٰذا مجھے (اپنی) بہترین خَصلَت کے بارے میں بتائیے۔ حضرتِ سیِّدُنا عامِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے

فرمایا: بے شک مجھ سے بھی عَمَل میں کوتاہی (یعنی کمی) سرزد ہوجاتی ہے لیکن اللہ رَبُّ العِزَّت کے ہَیبَت وجلال کی عَظمت دِل میں اس قَدر ہے کہ میں اُس کے عِلاوہ کسی سے نہیں ڈَرتا۔ ایک بار دَرِندوں نے مجھے گھیر لیا، ایک دَرِندہ پُشت (یعنی پیٹھ) کی جانب سے مجھ پر جَھپٹا اور میرے کندھے پر اپنے پنجے گاڑ دیئے جبکہ میں یہ آیتِ مُقدَّسہ تلاوت کر رہا تھا:

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ (پ ۱۲، ھود: ۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے۔

جب دَرِندے نے دیکھا کہ میں نے اس کی کچھ پَروا نہیں کی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

سیِّدُنا حُمَمَہ روزانہ 800 نوافل پڑھتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے کہا: اے عامِر! آپ کے لیے کون سی چیز باعِثِ ہَلاکت ہے؟ فرمایا: ''مجھے اللہ پاک سے حَیا آتی ہے کہ اس کے عِلاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔'' حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے کہا: اگر اللہ پاک مجھے پیٹ (یعنی کھانے پینے) کی آزمائش میں مُبتَلا نہ فرماتا تو میرا رَبُّ العِزَّت مجھے ہر وَقت رُکوع و سُجود ہی میں مَشغول پاتا لیکن جب میں کھاتا ہوں تو قضائے حاجَت بھی پیش آتی ہے۔ (اور یوں وَقت خَرچ ہوتا ہے) حضرتِ سیِّدُنا حُمَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے بارے میں مَنقول ہے کہ روزانہ 800 رَکعت نوافِل ادا فرماتے اور پھر (عاجِزی کرتے ہوئے) فرماتے: میں عبادَت کے مُعامَلے میں کوتاہی (یعنی کمی کرنے والا) ہوں۔ آپ (بطورِ عاجِزی) اپنے آپ کو بَہُت زِیادہ مَلامت کیا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۸۱)

۵ پانی سے بھاپ اُٹھ رہی ہوتی (کرامت)

حضرتِ سیِّدُنا قَتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدِقَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: ''اللہ پاک! سردیوں میں میرے لئے طَہارت (یعنی وُضو وغیرہ) کرنا آسان

فرما ’’(اس کے بعد) جب طَہارت کے لئے پانی لایا جاتا تو (وہ قُدرتی طور پر گرم ہوتا اور) اُس میں سے بھاپ (Steam) نِکل رہی ہوتی۔ (الزھد لابن مبارک ص ۲۹۵ حدیث ۸۶۱، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۱۴۹)

(۶) آگ دُوسری جانب پھر گئی! (کرامت)

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدِقَیس رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے عَرض کی گئی: ’’آپ کے گھر کا اَطراف آگ کی لَپیٹ میں آچُکا ہے (لہٰذا اپنے گھر کی خَبر لیجئے)۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’آگ کو چھوڑ دو وہ اللہ پاک کی طرف سے مامور (یعنی مُقرّر) ہے۔‘‘ پھر نَماز میں مَشغول ہوگئے۔ چُنانچِہ جب آگ قُرب وجوار (یعنی آس پاس) کو جلاتی ہوئی ان کے گھر تک پُہنچی تو دوسری جانب پِھر گئی۔ (ابن عساکر ج ۲۶ ص ۳۱، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۱۴۹)

مجھ بُرے کو بھی کر بھلا یارب!

اے عاشِقانِ رسول! سُبْحٰنَ اللہ! خوفِ خُدا ہو تو ایسا! عَمَل ہو تو ایسا! اور عاجِزی ہو تو وہ بھی ایسی! کہ روزانہ ہزار ہزار رَکْعَت پڑھیں، ہر وَقْت عبادَت میں مشغول رہیں اور جو وَقْت بقدرِ ضَرورت کھانے وغیرہ میں گُزر جائے اُس پر بھی افسوس کریں کہ کاش! یہ وَقْت بھی نَوافِل ہی میں گُزرتا۔ ایسی عظیم عِبادَت کے باوُجود عاجِزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو سُستی اور کوتاہی (یعنی کَمی) کرنے والا سمجھنا اُن مُقدّس ہستیوں ہی کا حِصّہ تھا۔ آہ! ایک ہماری حالت ہے کہ اَوّلاً تو عَمَل کرتے نہیں، اگر کبھی دو چار نَوافِل پڑھ بھی لیں تو اپنے آپ کو بڑا پرہیز گار و عبادَت گُزار تصوُّر کرنے لگیں! اگر ہم کبھی کسی کے آگے عاجِزی کریں بھی تو ایسی جس کی خود اپنا ہی دل تَصدیق نہ کرے۔ پاک پَروَرْدگار ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے اور ان عظیم بُزُرگوں کی عبادَتوں اور سچّی عاجِزیوں کے صَدْقے ہمیں بھی عبادت کی کَثْرت کی نعمت اور حقیقی عاجِزی کی دولت عنایَت فرمائے اور ان بَھلے بُزُرگوں کے صَدْقے ہم بُروں کو بھی بَھلا بنائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر بَھلے کی بَھلائی کا صَدْقہ

اِس بُرے کو بھی کر بَھلا یارب (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تقدیر بدل دی نئے تحفے مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا و عِشقِ مُصطفٰے پانے، گُناہوں بھری دوستیوں سے جان چُھڑانے اور والدین کی فرماں بَرداری کا جَذْبہ بڑھانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک رہئے، آیئے! ایک ''مَدَنی بہار'' سُنتے ہیں: **گوجرانوالہ** (پنجاب) کے قَریبی شہر **راہوالی** کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے طرح طرح کے گُناہوں میں مَست تھے،لڑکیوں سے دوستیاں کرنے کے شوقین اور بارہا ان سے رات دیر تک باتیں کرکے گندی شیطانی لذّت لیا کرتے ،فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے سُننے کے تو ایسے شَیدائی تھے کہ ان کے پاس سات سو کے لگ بھگ گانوں کی کیسٹیں موجود تھیں اس کے باوُجود جب بھی انہیں کسی نئی کیسٹ کے بارے میں پتا چلتا تو یہ سوچ کر کہ مارکیٹ میں تو یہ کیسٹ آتے آتے آئے گی! ہول سیل والوں سے پہلے ہی خرید لاتے۔ دن بھر کھیل کود کے لئے کرکٹ کا مَیدان اور رات بھر آوارہ گردی کے لئے سڑکیں، ہوٹل اور گلی کوچوں کے چوراہے ان کا مَسکَن تھے، رات گئے تک گھر سے باہَر رہتے یہاں تک کہ ہر طرف رات کی تاریکی اور سنّاٹا چھا جانے کے باوجود گھر نہ پہنچنے پر ان کے والِد صاحِب کو اکثر و بیشتر ان کی تلاش میں نِکلنا پڑتا حالانکہ اِمامِ مَسْجِد ہونے کے ناطے اُنہیں نمازِ فَجْر پڑھانے کے لئے رات جلدی سونا ہوتا تھا مگر انہیں والِد صاحِب کے آرام میں خَلَل واقع ہونے کی کوئی فِکْر نہ تھی اور اپنے کرتُوتوں کی وجہ سے ان کی عزّت و وقار کے داغدار ہونے کا بھی کچھ اِحساس نہ تھا۔ والِد صاحِب بار بار اپنے پاس بٹھا کر سمجھاتے مگر وہ ایک کان سے سُنتے اور دوسرے سے نکال دیتے۔ اللہ کا ان پر احسان ہوا کہ ملتان میں عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی''

کے سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جانے کی سَعادَت مِل گئی، وہاں پر انہوں نے اِخْتِتامی دُعا میں عہد کیا کہ آیندہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں سے بچوں گا اور نیک کام کروں گا۔ اللہ پاک کے کَرَم سے انہیں **نیکیوں کی توفیق ملی اور انہوں نے نَماز پڑھنا شُروع کر دی، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِسْتِقامت کی دولت بھی ملی اور مُسَلْسَل چار ماہ تک ان کی کوئی نَماز قضا نہیں ہوئی** مگر بدقسمتی سے ایک بار پھر بُرے دوستوں کی صُحبت میں بَیٹھنے لگے۔ **''صُحْبت اَثَر رکھتی ہے''** لٰہذا وہ ایک مرتبہ پھر پُرانی گُناہوں کی دُنیا میں واپَس چلے گئے اور رَفْتہ رَفْتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور ہو گئے۔ جب مَدَنی ماحول سے مَحرومی کو کافی طویل عَرصہ بیت گیا تو ایک روز اِتّفاقاً ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سے ان کی پہلی مُلاقات ہوئی، پہلے سے کوئی شَناسائی نہ ہونے کے باوُجُود اس اسلامی بھائی نے جب نِہایَت مَحبَّت کے ساتھ مُصافَحہ کیا تو پہلے پَہَل انہیں یہ غَلَط فہمی ہوئی کہ شاید یہ کوئی ضَرورت مَند ہے اور جس طرح یہ شَخْص میرے سامنے بِچھا جارہا ہے ہو نہ ہو مجھ سے پیسوں وغیرہ کا سُوال کرے گا! مگر اس کے برعکس جب اس اسلامی بھائی نے مُسکراتے ہوئے انہیں مَکْتَبۃُ الْمدِینہ سے جاری ہونے والے بَیان کی کیسٹ **''بادشاہوں کی ہڈیاں''** دے کر اسے شُروع سے آخر تک سُننے کی تاکید کی اور ان سے کسی چیز کا سُوال نہ کیا بلکہ اس کیسٹ کے ہَدْیَہ کا بھی مُطالبہ نہ کیا تو انہیں اپنی غَلَط فہمی کا اِحساس ہوا، گھر آکر جب انہوں نے وہ بیان سنا تو خوفِ خدا سے لرز اُٹھے اور آنکھیں پُرنَم ہو گئیں، ان کی نگاہوں کے سامنے دعوتِ اسلامی میں گُزارے ہوئے چار مہینے گھومنے لگے چُنانچِہ وہ ایک مَرتبہ پھر نیکیوں پر اِسْتِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پابَندی کے ساتھ شرکت کو اپنا مَعمول بنا لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو کابینہ سَطح پر تعویذاتِ عطّاریہ کے ذِمّے دار کی حَیثِیّت سے سُنَّتوں کی خِدمت کی سَعادَت مِلی، اللہ پاک انہیں اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامَت عَطا فرمائے۔ آمین

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا خُشُوع وخُضُوع

13 حِکایات

اَشکوں کی برسات

دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کے 36 صَفْحات کے رِسالے ’’اشکوں کی برسات‘‘ صَفْحہ 1 تا 2 پر ہے: پُررونق بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دُکان پر اُس دکان کا خادِم مَشغولِ دُعا ہے اور اللہ پاک سے جنّت کا سُوال کر رہا ہے۔ یہ سُن کر مالِکِ دُکان پر رِقّت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے حتّٰی کہ کنپٹیاں (کَن۔پَ۔ٹِیاں) اور کَندھے کانپنے لگے۔ مالِکِ دُکان نے فوراً دُکان بند کرنے کا حُکم دیا، اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے: افسوس! ہم اللہ پاک پر کس قَدَر جَری (یعنی نِڈر) ہوگئے کہ ہم میں سے ایک شَخْص صِرف اپنے دل کی مرضی سے اللہ پاک سے جنّت مانگتا ہے۔ (یہ تو بہت ہمّت بھرا سُوال ہے) ہم جیسے (گُناہ گاروں) کو تو اللہ پاک سے (اپنے گُناہوں کی) مُعافی مانگنی چاہئے۔ یہ مالِکِ دکان بہت زیادہ خوفِ خُدا والے تھے، رات جب نَماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اِس قَدَر اَشکوں کی برسات ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سُنائی دیتی۔ اور اِتنا روتے اِتنا روتے کہ پڑوسیوں کو رحم آنے لگتا۔

(مُلَخَّص از اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص ٥٠، ٥٤)

جنّت مانگنے میں شرعاً حرج نہیں

اے عاشِقانِ رسول! آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ مالِکِ دُکان تابِعی بُزُرگ کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ امامِ اَعْظَم، سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نُعْمان بِن ثابِت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ تھے۔ آپ کی عاجِزی مَرحبا! خوفِ خُدا صد مَرحبا! جنَّت کا سُوال کرنے پر آپ کی کَیفِیَّت خوفِ خُدا کے سَبَب تھی وَرنہ جنَّت مانگنے میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ چُنانچِہ ہم گُناہ گاروں کو اپنے رب سے جنَّت دلوانے والے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو **اللہ** سے تین مَرتبہ جنَّت مانگے تو جنَّت کہتی ہے: اِلٰہی! اسے جنَّت میں داخِل کر دے اور جو تین بار جہنَّم سے پناہ مانگے تو جہنَّم کہتا ہے: اِلٰہی! اسے جہنَّم سے مَحفوظ فرما دے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٥٧ حدیث ٢٥٨١)

شَرحِ حدیث: یعنی جو روزانہ صُبْح وشام یا دن میں ایک بار، تین دَفعہ یہ کہے: ''اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ''[1] اور تین دفعہ یہ کہہ لے: ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ''[2] تو خود جنَّت اس کے لیے داخِلہ کی دُعا کرے گی اور خود دوزَخ اپنے سے پَناہ کی بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرے گی۔ (مُلخص از: مراۃ المناجیح ج ٤ ص ٦٧)

جِگر بھی زَخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فِکریں ہیں سو مسائل
دُکھوں کا عطّار کو دو مرہم، امامِ اَعْظَم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٥٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۲) نَماز سے قبل دُعا میں گڑگڑانا

حضرتِ سَیِّدُنا فَضْل بِن دُکَین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے تابِعین میں سے کسی کو حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی طرح بہترین انداز میں **نَماز** پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ **نَماز** شُروع کرنے سے پہلے بَہُت زِیادہ گڑگڑا کر دُعا

[1]: یعنی اے **اللہ**! مجھے جنَّت میں داخِل فرما۔ [2]: یعنی اے **اللہ**! مجھے دوزَخ سے بچا۔

مانگتے حتّٰی کہ دیکھنے والا کہتا کہ واقعی خوفِ خُدا رکھنے والے یہی ہیں۔ کثرتِ عِبادت کی وجہ سے آپ کسی پُرانے مَشکیزے کی طرح مُرجھائے ہوئے مَعلوم ہوتے۔ (الخیرات الحسان ص ٥١)

٣ ایک ہی آیت بار بار پڑھتے ہوئے رات گزاری

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک رات نَماز میں پارہ 27، سُوْرَۃُ الْقَمَر کی آیت نمبر 46:

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾

(ترجَمۂ کنز الایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی ہے اور سخت کڑوی)

پڑھی اور پُوری رات اسے دُہراتے رہے اور دوسری رات نَماز میں قِراءَت کرتے ہوئے جب پارہ 27، سُوْرَۃُ الطُّوْر کی آیت نمبر 27:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾

(ترجَمۂ کنز الایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا)

پر پہنچے تو بار بار یہی آیتِ مُبارَکہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ مُؤَذِّن نے فَجر کی اَذان کہہ دی۔ (الخیرات الحسان، ص ٥١)

٤ نَماز میں سُوْرَۃُ الزِّلْزَال سُن کر امامِ اعظم کا حال

حضرتِ سیِّدُنا یَزید بن لَیث رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ (عِشا کی فَرض نَماز میں) امام نے (قِیامت کی خوفناکیوں کے بیان پر مُشتَمِل) سُوْرَۃُ الزِّلْزَال پڑھی اور حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بھی جماعت میں شامِل تھے۔ نَماز سے فراغت کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فِکْرمند بیٹھے ہیں اور لمبی لمبی سَرد آہیں بھر رہے ہیں۔ میں وہاں سے اُٹھ گیا تاکہ آپ کی توجُّہ نہ بٹے اور قِندیل کہ جس میں تھوڑا سا تیل تھا، وہیں چھوڑ دی۔ پھر جب میں طُلوعِ فَجر کے بعد آیا تو قِندیل (اسی طرح) روشن تھی اور امام صاحِب اپنی

داڑھی مُبارَک پکڑے کھڑے ہوکر عَرض کررہے ہیں: اے وہ ذات! جو ذَرّہ بھر خیر (یعنی بَھلائی) کی جزائے خیر اور ذَرّہ بھر شَر (یعنی بُرائی) کی سزا دے گی، نُعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کو اپنے فَضْل سے آگ سے اِس طرح بچالے کہ آگ کے قریب بھی نہ جائے اور اِس (یعنی ابوحنیفہ) کو اپنی وسیع رَحمت میں داخِل فرمالے۔ جب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا: کیا قِندیل لینا چاہتے ہو؟ میں نے عَرض کی: میں تو صُبْح کی اَذان بھی دے چُکا۔ فرمایا: جو کچھ تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہِر نہ کرنا۔ پھر فَجر کی دوسُنَّتیں پڑھ کر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ **نماز** قائم کی گئی اور آپ نے رات کے کیے ہوئے وُضُو سے ہمارے ساتھ **صُبْح کی نماز** پڑھی۔ (الخیرات الحسان ص ۵۳)

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص۱۱۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امامِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے خوفِ خُدا کی کیا بات ہے! قِیامت کی خوف ناک کَیفِیَّت پر مُشْتَمِل سُوْرَۃُ الزِّلْزَال سُن کر قِیامت کا ایسا خوف طاری ہوا کہ ساری رات فِکْرِ آخرت میں گُزار دی! افسوس! اِس طرح کی قرآنی سورتیں پڑھنے سُننے سے ہم پر کوئی اَثر ہی نہیں پڑتا! سُوْرَۃُ الزِّلْزَال پارہ 30 میں ہے، اِس میں آٹھ آیات ہیں۔ "صِراطُ الْجِنان فِی تفسیرِ القُرآن" جِلْد10 صَفْحہ 789 تا 794 سے یہ مُبارَک سورت، ترجمۂ کنزالایمان اور اس کی مُختصراً تفسیر پیش کی جاتی ہے، اسے پڑھئے اور غور و فِکر کرکے آخرت کا سامان کیجئے۔

سورۂ زلزال مع ترجمہ وتفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رَحم والا۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

زمین زلزلے سے تھرتھرا دی جائے گی

(یعنی) ارشاد فرمایا کہ جب زمین اپنے زَلزَلے کے ساتھ تھرتھرا دی جائے گی اور زمین پر کوئی دَرَخت، کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا حتّٰی کہ زَلزَلے کی شِدّت سے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ زمین کا یہ تھرتھرانا اُس وَقت ہوگا جب قِیامت نزدیک ہوگی یا قِیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔ (خازن ج۴ص۴۴۰)

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔

انسانوں اور جنّات کو ثقلین کیوں کہتے ہیں؟

یعنی جب زمین اپنے اندر موجود خَزانے اور مُردے سب نِکال کر باہَر پھینک دے گی۔ یاد رہے! انسان اور جِنّات بوجھ والے وُجود ہیں، جب تک زمین کے اُوپر موجود ہیں تو وہ زمین پر بوجھ ہیں اور جب زمین کے اندر ہوں تو زمین کے لئے بوجھ ہیں، اسی وَجہ سے انسانوں اور جِنّات کو **ثَقَلَین** کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مُردہ ہوں یا زِندہ زمین ان کا بوجھ اُٹھاتی ہے۔ (مدارك ج۲ص۸۲٦، خازن ج٤ص٤٠٠، ٤٠١ ملتقطًا)

قِیامت کے دن مال سے بیزاری

حضرتِ (سیِّدُنا) ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''زمین سونے چاندی کے سُتُونوں جیسے اپنے جِگر کے ٹکڑے اُگل دے گی، قاتِل دیکھ کر کہے گا کہ اسی (مال) کی وَجہ سے تو میں نے قَتْل کیا تھا، رِشتے داری توڑنے والا کہے گا: اِسی وَجہ سے تو میں نے رشتے داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا کہ اسی مال کی وَجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا، پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔'' (مسلم ص ۳۹۲ حديث ۲۳٤۱)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور آدمی کہے: اسے کیا ہوا؟

زمین کو کیا ہوا؟!

یعنی اس زَلزلے کے وَقت جو لوگ موجود ہوں گے وہ حیرت سے کہیں گے: زمین کو کیا ہوا کہ ایسی مُضطَرِب (یعنی بے قرار) ہوئی اور اِتنا شَدید زَلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا اس نے سب باہر پھینک دیا۔ (روح البیان ج ١٠ ص ٤٩٢)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

زمین نیکوں اور بدوں کی خبریں دے گی

اِس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خُلاصہ یہ ہے کہ جب یہ اُمور واقع ہوں گے تو اس دن زمین اللہ پاک کے حُکم سے مخلوق کو اپنی خَبَریں بتائے گی اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بَیان کرے گی اور اس سے مَقصود یہ ہوگا کہ زمین نافرمانوں سے شِکْوہ (یعنی شِکایت) کر سکے اور فرمانبرداروں کا شُکریہ ادا کر سکے، چُنانچِہ وہ یہ کہے گی کہ فُلاں شَخص نے مجھ پر نَماز پڑھی، فُلاں نے زکوٰۃ دی، فُلاں نے روزے رکھے اور فُلاں نے حج کیا جبکہ فُلاں نے کُفر کیا، فُلاں نے زِنا کیا، فُلاں نے چوری کی، فُلاں نے ظُلم کیا حتّٰی کہ کافر (یہ سُن کر) تَمنّا کرے گا کہ اسے (یعنی خود کو) جہنَّم میں پھینک دیا جائے۔

(ملتقطا از خازن ج ٤ ص ٤٠١ ، تفسیر کبیر ج ١١ ص ٢٥٥)

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۙ ترجَمۂ کنز الایمان: اُس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر۔

کسی کا چہرہ سفید ہوگا کسی کا کالا

اس آیت کا ایک معنٰی یہ ہے کہ قِیامت کے دن لوگ حساب کی جگہ پر پیش ہونے کے بعد وہاں سے کئی راہیں ہوکر لوٹیں گے، کوئی دائیں (یعنی سیدھی) طرف سے ہوکر جنّت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں (یعنی اُلٹی) جانِب سے ہوکر دوزَخ کی طرف جائے گا تاکہ اُنہیں ان کے اَعمال کی جزاء دِکھائی جائے۔ دوسرا معنٰی یہ ہے کہ جس دن وہ اُمور واقع ہوں گے جِن کا ذِکر کیا گیا تو اُس دن لوگ اپنی قبروں سے حِساب کی جگہ کی طرف مُختلِف حالتوں میں لوٹیں گے کہ کسی کا چِہرہ سفید ہوگا اور کسی کا

چہرہ سِیاہ (یعنی کالا) ہوگا، کوئی سُوار ہوگا اور کوئی زَنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا پَیدل ہوگا، کوئی اَمْن کی حالَت میں ہوگا اور کوئی خوفزدہ ہوگا تا کہ انہیں ان کے اَعْمال دکھائے جائیں۔ (خازن ج ٤ ص ٤٠١ ، روح البیان ج ١٠ ص ٤٩٣ ملتقطاً)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿٨﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو ایک ذَرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

نیک و بداعمال بروزِ قیامت دکھائے جائیں گے

حضرتِ عبدُ اللّٰہ بِن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور کافر کو قِیامَت کے دن اس کے نیک اور بُرے اَعْمال دکھائے جائیں گے، مومن کو اس کی نیکیاں اور بُرائیاں دِکھا کر اللہ پاک بُرائیاں بَخْش دے گا اور نیکیوں پر ثَواب عَطا فرمائے گا اور کافِر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ وہ کُفر کی وَجہ سے ضائع ہو چکیں اور بُرائیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔

کافِر کو دُنیا میں نیکی کا بدلہ دے دیا جائے گا

حضرتِ محمد بن کَعْب قُرَظِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ کافِر نے ذَرّہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا (یعنی بدلہ) دُنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دُنیا سے نِکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومنوں میں کوئی وہ ہوگا جو اپنی بُرائیوں کی سَزا دُنیا میں پائے گا تو آخرت میں اُس کے ساتھ کوئی بُرائی نہ ہوگی۔ بعض مُفَسِّرین نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلی آیت (7) مومنین کے بارے میں ہے اور یہ آیت (8) کُفّار کے بارے میں ہے۔ (ملتقطا از خازن ج ٤ ص ٤٠١، مدارك ج ٢ ص ٨٢٦)

نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد اور گُناہ چھوٹا سا بھی وَبال ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد (یعنی کام آنے والی) ہے اور گُناہ چھوٹا سا بھی وبال (یعنی بوجھ۔ مُصیبت) ہے۔ حضرتِ (سیِّدنا) ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندہ کبھی اللہ پاک کی خُوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بَعض

باتیں انسان کے نزدیک نہایت مَعمولی ہوتی ہیں) اللہ پاک اُس (بات) کی وَجہ سے اس کے بَہُت سے دَرَجے بُلَند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خَیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وَجہ سے جہنّم میں گِرتا ہے۔" (بخاری ج٤ ص٢٤١ حدیث ٦٤٧٨)

(صِراطُ الْجِنان فِی تفسیرِ الْقُراٰن ج١٠ ص ٧٨٩ تا ٧٩٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿5﴾ چھت سے سانپ گرا! (حکایت)

اِمامِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ایک مَرتبہ مَسْجِد میں نَماز پڑھ رہے تھے، ایک سانپ چھت سے گرا، لوگ اِدھر اُدھر بھاگ گئے لیکن آپ بَدَسْتور نَماز میں مَشغول رہے اور آپ کو کچھ پتا نہیں چلا۔ (تفسیر کبیر ج١ ص٢١٣)

﴿6﴾ حنفیوں کے لئے مغفِرت کی بِشارت

سیِّدُنا اِمامِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اپنی زندگی میں پچپن (55) حج کئے۔ جب آخری بار حج کی سَعادت حاصِل کی تو خُدّامِ کَعبۂ مُشَرَّفہ نے آپ کی خواہش پر بابُ الکَعْبَہ (یعنی کعبے کا دروازہ) کھول دیا، آپ بَصد عِجز و نیاز (یعنی بَہُت ہی عاجِزی کے ساتھ) اَندر داخِل ہوئے اور بیتُ اللہ کے دو سُتونوں کے دَرمِیان کھڑے ہو کر دو رَکْعت میں پورا قراٰنِ پاک خَتْم کیا، پھر دیر تک رو رو کر مُناجات (و دُعا) کرتے رہے، آپ مَشغولِ دُعا تھے کہ بیتُ اللہ کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے آواز آئی: "تم نے اچھی طرح ہماری مَعْرِفَت (یعنی پہچان) حاصِل کی اور خُلُوص کے ساتھ خِدمَت کی، ہم نے تم کو بخشا اور قِیامَت تک جو تمہارے مَذہب پر ہوگا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا، حنفی ہوگا) اُس کو بھی بخش دیا۔" (دُرِّ مُختار ج١ ص ١٢٦-١٢٧) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔

مَروں شہا! زیرِ سبز گُنْبد، ہو مدفن آقا بقیعِ غَرقد
کرم برائے رسولِ اکرم، امامِ اَعْظم ابو حنیفہ　(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص٥٧٤)

(۷) روضۂ شاہِ اَنام سے جوابِ سلام

ہمارے امامِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پر شَہَنْشاہِ اُمَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حد لُطف وکَرَم تھا۔ مدینے شریف میں جب آپ نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ پُراَنْوار پر اِس طرح سلام عَرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن (یعنی اے رسولوں کے سردار آپ پر سلام ہو!) تو روضۂ اَنْور سے جواب کی آواز آئی: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن۔ (یعنی اور اے مسلمانوں کے امام تم پر سلام ہو!) (تذکرۃ الاولیاء ص۱۸۶)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مُصطَفٰے ہوں

کرم ہے شاہِ غوثِ اَعظم، امامِ اَعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۵۷٤)

(۸) امامِ اعظم کے دن رات کے معمولات

حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی مسجِد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فَجْر ادا کرنے کے بعد آپ لوگوں کو سارا دِن عِلْمِ دین پڑھاتے رہتے، اِس دوران صِرف نَمازوں کے وَقْفے ہوئے۔ بعد نَمازِ عِشا آپ اپنے مکانِ عالیشان پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لِباس پہن کر خوب عِطْر لگا کر فضائیں مَہکاتے، اپنا نورانی چِہرہ چمکاتے ہوئے پھر آکر مسجِد کے کونے میں نَوافِل میں مَشغول ہوگئے یہاں تک کہ صُبْحِ صادِق ہوگئی، اب مکانِ عالیشان پر تشریف لے گئے اور لِباس تبدیل کرکے واپَس آئے اور نمازِ فَجْر باجماعت اَدا کرنے کے بعد گُزشتہ کل کی طرح عِشا تک سِلْسِلۂ دَرْس وتدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ بَہُت تھک گئے ہونگے، آج رات تو ضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی مَعْمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گزرا۔ میں بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عُمْر بھر ان کی خِدْمت میں رہوں گا۔ چُنانچہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں مُسْتَقِل قِیام اختِیار کرلیا۔ میں نے اپنی مُدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عِبادت و

نوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔ اَلْبَتّہ ظُہر سے قَبل آپ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔'' (اَلْمَنَاقِب لِلْمُوَفَّق ج۱ ص۲۳۰ تا ۲۳۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روایت ہے، **مِسعَر بن کِدام** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے حد خوش نصیب تھے کہ ان کی **وفات امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کی مسجِد میں سَجدے کی حالت میں ہوئی۔** (اَلْمَنَاقِب لِلْمُوَفَّق ج۱ ص۲۳۱)

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص۵۷۳)

۹ تیس سال مسلسل روزے

''اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان'' میں ہے، آپ نے **مُسَلسَل تیس سال روزے رکھے،** تیس سال تک ایک رَکْعَت میں قرانِ پاک خَتْم کرتے رہے، چالیس (بلکہ 45) سال تک عِشا کے وُضو سے فَجر کی نَماز ادا کی، **جس مَقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مَقام پر آپ نے سات ہزار بار قرانِ پاک خَتْم کیے۔** (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص۵۰)

۱۰ امامِ اعظم کے عظیم شاگرد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کسی نے اعتِراض کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایسے شَخص پر اعتِراض کرتے ہو جس نے پینتالیس (45) سال تک پانچوں نَمازیں ایک ہی وُضو سے ادا کیں اور وہ ایک رَکْعَت میں پورا قرآن کریم خَتْم کرلیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ فِقْہ ہے وہ انہیں سے سیکھا ہے۔'' (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص۵۰)

۱۱ لوگوں کے حُسنِ ظَن کی لاج رکھی

امامِ اَعْظَم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شُروع میں ساری رات عِبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ نے ایک بار کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ ''ابو حنیفہ ساری رات سوتے نہیں ہیں۔'' چُنانچہ اُس کے حُسنِ ظَن (یعنی اچّھے گُمان) کی لاج رکھتے ہوئے آپ نے تمام رات عِبادت شُروع کردی۔ (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص۵۰)

ہے دھوم چاروں طرف سخا کی، بھری ہے جھولی ہر اک گدا کی

عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم، امام اَعْظَم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۵۷۳)

۱۲ ماہِ رمضان میں 61 ختمِ قراٰن

امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ عیدُ الْفِطْر سَمیت رَمَضانُ الْمُبارَك میں 62 قراٰنِ کریم خَتْم کرتے، (دن کو ایک، رات کو ایک، تَراوِیح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے دن ایک) اور مال میں سَخاوَت کرنے والے تھے عِلْم سکھانے میں صابر (یعنی صَبْر کرنے والے) تھے، اپنی ذات پر کیے جانے والے اعتِراضات کو سُنتے تھے، غُصّے سے بہت دُور تھے۔ (اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص ۵۰)

عَطا ہو خوفِ خُدا خُدارا، دو اُلفتِ مُصطَفٰے خُدارا

کروں عَمَل سُنّتوں پہ ہر دَم، امامِ اَعْظَم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۵۷۳)

۱۳ جان دیدی مگر حکومتی عُہدہ قبول نہ کیا

عبّاسی خلیفہ مَنْصور نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے عَرْض کی کہ آپ میری مملکت (مَم۔لَ۔کَت یعنی حکومت) کے قاضِیُ الْقُضات (یعنی چیف جسٹس) بَن جائیے۔ فرمایا: میں اِس عُہدے کے قابِل نہیں۔ مَنصور بولا: آپ جُھوٹ کہتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں جُھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا! جُھوٹا شَخْص قاضی بَننے کے لائق ہی نہیں ہوتا۔ خلیفہ مَنْصور نے اس بات کو اپنی توہین تَصوُّر کرتے ہوئے آپ کو جَیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ کے سَرِ مُبارَک پر دس کوڑے مارے جاتے جس سے خون سَرِ اَقْدَس سے بہ کر ٹخنوں تک آ جاتا، اِس طرح مَجْبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بَننے کیلئے ہامی بھر لیں، مگر آپ حکومتی (یعنی گورنمنٹ کا) عُہدہ قبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اِسی طرح آپ کو روز دس کے حِساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کی ہَمدردیاں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ تھیں۔ بِالآخر دھوکے سے

زَہر کا پیالہ پیش کیا گیا، مگر آپ مومِنانہ فِراست سے زَہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا۔ اس پر آپ کو لِٹا کر زبردستی حَلْق میں زَہر اُنڈیل دیا گیا، زَہر نے جب اپنا اَثَر دِکھانا شُروع کیا تو آپ بارگاہِ خُداوندی میں سَجْدہ رَیز ہو گئے اور سَجْدے ہی کی حالَت میں 150ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص ۸۸۔۹۲) اُس وَقْت آپ کی عُمر شریف 80 برس تھی۔ آپ کا مَزار شریف بغدادِ مُعلّٰی میں ہے۔ **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دیارِ بغداد میں بُلا کر، مزار اپنا دِکھا جہاں پر
ہیں نُور کی بارشیں چَھما چَھم، امامِ اَعْظَم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بن صالح (مُؤَذِّن) کا خُشُوع وخُضُوع

اَذان دیتے ہوئے بے ہوش ہو گئے

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بن صالح رَحْمَۃُ اللہ علیہ (مُؤَذِّن تھے۔ آپ) نے ایک بار اَذان دیتے ہوئے جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا تو بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ کو مَنارے سے اُتارا، آپ کے بھائی نے اَذان دی اور نَماز پڑھائی، اس دوران آپ پر بے ہوشی طاری رہی۔ (تنبیہ المغترین ص۵۳)

خوفِ خدا سے رونے والی ماں اور دو بیٹے

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ علیہ صُبحِ صادِق تک نَوافِل ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر اپنی نَماز کی جگہ پر بیٹھ کر زار و قِطار روتے اور آپ کے بھائی اپنے حُجْرے (Room) میں بیٹھ کر روتے تھے۔ آپ کی امّی جان

دن رات خوفِ خدا کے سَبَب روتی رہتی تھیں۔ پہلے امّی جان کا انتِقال ہوا، ان کے بعد آپ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی وفات ہوئی۔ اور ان کے بعد آپ بھی اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

انتِقال کے بعد تینوں کا حال

امّی جان اور دونوں بھائیوں کے انتِقال کے بعد جب سیِّدُنا حَسَن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں دیکھ کر آپ کی والِدۂ مَرحومہ کے مُتَعلِّق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''خوفِ خُدا میں ہمیشہ رونے کے سَبَب **اللہ** پاک نے انہیں ہمیشہ کی خُوشی عطا فرمائی ہے۔'' پھر آپ کے بھائی کے مُتَعلِّق پوچھا گیا تو فرمایا: ''وہ بھی خیریَّت سے ہیں۔'' اور جب خود آپ کے مُتَعلِّق پوچھا گیا تو یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ ''ہم تو صِرف **اللہ** پاک کے عَفْو وکرم (یعنی مُعافی اور مہربانی) پر بھروسا رکھتے تھے۔'' (الرقة و البكاء مع موسوعه امام ابن ابی دنیا ج۳ ص۲۱۱ رقم ۲۲۱)

اللہُ ربُّ العِزّت کی ان سب پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

نَماز بھی نہیں آتی تھی!

اے عاشِقانِ رسول! عِبادتوں کا شوق پانے، نَمازوں کا ذَوق بڑھانے اور اسلامی مَعلومات میں اِضافہ کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہَفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شِرکت فرماتے رہئے: آیئے! ایک ''مَدَنی بہار'' سنئے: کراچی کے علاقے گُلشنِ حدید کے ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے دُنیاوی رَونقوں میں گُم تھے۔ عِلْمِ دِین کی کمی کا یہ حال تھا کہ انہیں دُرُسْت وُضُو اور غُسْل کرنا آتا تھا اور نہ نَماز کا صحیح طریقہ معلوم تھا۔ وہ نیکی کی راہ پر اس طرح گامزن ہوئے کہ ایک روز جب وہ مَغْرِب کی نَماز پڑھنے اپنے عَلاقے کی مَسْجِد میں گئے تو وہاں ایک عِمامے والے اسلامی بھائی دَرْس دے رہے تھے، ان کا انداز انہیں اچّھا لگا لہٰذا وہ بھی سُننے بیٹھ گئے۔ دَرْس کے بعد مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے بڑی شَفْقَت سے ان سے مُلاقات کی اور اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُسی مَسْجِد میں قائم

مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالغان) میں پڑھنے کی دعوت دی، اسلامی بھائی کے مَحبّت بھرے انداز کے باعث ان سے اِنکار نہ ہو سکا چُنانچِہ انہوں نے ہامی بھر لی۔ جب مَدْرَسۃُ الْمَدِینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کیا تو اس کی بَرَکت سے انہیں وُضُو وغُسل اور نَماز کا طریقہ سیکھنے کو ملا نیز قرانِ کریم دُرُست مَخارِج کے ساتھ پڑھنا بھی سیکھ گئے۔ اسی دوران جب دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اتنی بڑی تعداد میں نوجوان سُنّت کے مُطابِق چِہروں پہ داڑھی اور سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے اِجتِماع میں شریک ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بہار دیکھ کر ان کے دِل میں بھی سُنّت کے مُطابِق زندگی گزارنے کا جذبہ بیدار ہو گیا، انہوں نے داڑھی بھی سجالی اور وَقْت گُزرنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی سے ان کی وابَستگی مَضبوط ہوتی گئی۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ
تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن یسار کا خُشوع و خُضوع (12 حکایات)

(1) لوگوں کے ہنسنے بولنے کا پتا نہ چلتا

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الْحَمِید بن عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے مَروی ہے: حضرتِ سیِّدُنا مُسْلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب گھر میں داخِل ہوتے تو سب گھر والے خاموش ہو جاتے کسی قِسْم کی گُفتگو نہ کرتے لیکن جب آپ نَماز شُروع کر دیتے تو وہ ہنسنے بولنے میں مَشغول ہو جاتے (کیونکہ آپ کو اس کی خَبَر نہ ہوتی)۔ (اللّٰہ والوں کی باتیں ج ٢ ص ٤٤٨ تا ٤٤٩)

۲ تمہیں کیا پتا میرا دل کہاں ہوتا ہے!

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے ایک مَرتبہ عَرض کی گئی: آپ کو نَماز میں کبھی اِدھر اُدھر مُتَوَجِّہ ہوتے نہیں دیکھا گیا۔ فرمایا: ''تمہیں کیا پتا کہ میرا دل کہاں ہوتا ہے!'' (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٧)

۳ اچانک ایک شامی آدھمکا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُسلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک روز میرے والدِ بُزُرگوار حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نَماز میں مَشغول تھے کہ اچانک ایک شامی آدمی گھر میں آدھمکا، سب لوگ گھبرا کر اس کے گرد جمع ہو گئے، جب مُعامَلہ رفع دفع (یعنی خَتْم) ہو گیا تو میری امّی جان نے میرے ابّو جان سے عَرض کی: ایک شامی گھر میں داخِل ہوا، سب لوگ گھبرا گئے لیکن آپ تشریف نہ لائے؟ فرمایا: ''مجھے تو پتا ہی نہ چلا!'' (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٨)

٤ مسجد کا سُتون گر گیا!

حضرتِ سیِّدُنا مَیمون بن حَیّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو دورانِ نَماز کبھی تھوڑا سا بھی اِدھر اُدھر مُتَوَجِّہ ہوتے نہیں دیکھا، ایک مَرتبہ مَسجِد کا ایک سُتون (Pillar) گر گیا، اُس کے گرنے سے اَہلِ بازار خوفزدہ ہو گئے جبکہ حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بدَستور مَسجِد میں نَماز پڑھتے رہے اور اس طرف بِالکُل بھی تَوَجُّہ نہ کی۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٨)

۵ مسجد کی دیوار گر پڑی مگر پتا نہ چلا!

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ ایک بار نَماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک مَسجِد کی دیوار گر گئی لیکن آپ کو پتا تک نہ چلا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٨)

﴿۶﴾ گویا کپڑا رکھا ہوا تھا

حضرتِ سیِّدُنا غَیلان بن جَرِیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب نَماز پڑھ رہے ہوتے تو یوں دِکھائی دیتے گویا کپڑا رکھا ہوا ہے (یعنی اس قدر خُشوع وخُضوع سے نَماز پڑھتے کہ بِالکل حَرکت نہ کرتے)۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٩)

﴿۷﴾ گڑا ہوا کھونٹا

حضرتِ سیِّدُنا عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو نَماز پڑھتے دیکھتا تو یوں لگتا جیسے کوئی کُھونٹا گڑا ہوا ہو، آپ دورانِ نَماز ذرا بھی ہِلتے جُلتے نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے کپڑوں میں کوئی حَرکت پیدا ہوتی تھی۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٩ تا ٤٥٠)

﴿۸﴾ سَراپا نَماز

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب نَماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو بھی یوں لگتا جیسے نَماز میں ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٩)

﴿۹﴾ نَماز میں خشوع کے سبب مریض نظر آنا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مُسلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ مُحترم حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو جب بھی نَماز پڑھتے دیکھا تو یِہی گُمان کیا کہ آپ بیمار ہیں۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٤٩)

﴿۱۰﴾ سَجدے کی جگہ ایسی تھی جیسے پانی ڈال دیا گیا ہو

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو جامع مسجِد میں دیکھا، جب آپ نے سَجدے سے سَر اُٹھایا تو سَجدے کی جگہ آنسوؤں کی کَثرت کی وجہ سے ایسی ہوگئی تھی گویا اس جگہ پانی ڈال دیا گیا ہو۔ (صفۃ الصفوۃ ج۳ ص۱۵۹)

۱۱ سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن صَبیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے مَروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَکْحُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اہلِ بصرہ سے فرمایا: اے بصرہ والو! میں نے تمہارے ایک سردار کو دیکھا، وہ کعبۂ معظّمہ میں داخِل ہوا اور سامنے والے دوستونوں کے درمیان دو رَکْعَت نَماز پڑھنے کے بعد سَجدے میں اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے زمین تَر ہوگئی۔ میں نے اسے یہ کہتے سنا: ''(اے اللہ کریم!) میرے پچھلے گُناہ اور بُرے اَعْمال سے مُعافی عطا فرما۔'' دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا مُسْلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ تھے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ٤٥٣)

۱۲ دو دانت گر گئے

حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں: سیِّدُنا مُسْلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ طویل سَجدے کیا کرتے تھے جس کی وَجہ سے سامنے کے دو دانتوں میں پِیپ پڑ گئی تھی۔ چُنانچہ، جب وہ گِر گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے انہیں دَفْن کر دیا۔ (حلية الاولياء ج۲ ص ۳۳۱)

بدن سے جدا ہونے والی چیزیں دفن کرنے کا حکم ہے

اے عاشقانِ رسول! بَیان کردہ حِکایت میں گِر جانے والے دانتوں کے دَفْن کرنے کا تذکرہ ہے، اِس سِلْسِلے میں مسئلہ (مَس۔اَ۔لَہ) سُنئے: ''جو چیز انسانی بَدَن سے جُدا ہوا سے دَفْن کرنے کا حُکم ہے۔ جیسے بال، ناخُن، خون، دانت وغیرہ۔'' (حاشية الطحطاوى على المراقى ص٥٢٧ ملخّصاً)

پانچ سبق آموز اقوال

حضرتِ سیِّدُنا مُسْلِم بِن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا نَماز میں بے مِثال خُشُوع وخُضُوع مَرحبا! آپ تابعینِ مَدِینۂ مُنوَّرہ میں سے تھے، آپ نے کئی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصِل کیا، کئی احادیثِ مُبارَکہ بھی آپ سے مَروی ہیں۔ آپ کے 5 سَبَق آموز اَقْوال پڑھئے اور عِبرت حاصِل کیجئے:

﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں اپنے عَمَل کے بارے میں خوفزدہ رہتا ہوں کہ کہیں اس میں ایسی چیز داخل نہ ہو جائے جو اسے تَباہ کر دے۔ ﴿۲﴾ نیز فرماتے ہیں: وہ مَحَبّت مَحَبّت نہیں جو رِضائے اِلٰہی کے لئے نہ ہو، میں مَحض رِضائے اِلٰہی کی خاطِر **مَحَبّت** کرتا ہوں۔ (الطبقات الکبری ج۷ ص۱۳۹ رقم ۳۰۵۹ مختصراً) ﴿۳﴾ آپ سیدھے ہاتھ سے شَرمگاہ چھونا ناپسند جانتے تھے اور فرماتے: مجھے اُمّید ہے کہ اپنا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں پکڑوں گا۔ (الزھد ص ۲۵۹ رقم ۱۳۹۱) ﴿۴﴾ فرمایا: جب کوئی لِباس پہن کر تم یہ خیال کرو کہ ان کپڑوں میں تم دوسرے کپڑوں سے زیادہ اچّھے لگتے ہو تو (جان لو کہ) یہ لِباس تمہارے لئے بَہُت بُرا ہے۔ (الزھد ص۲۵۹ رقم ۱۳۸۹) ﴿۵﴾ فرمایا: حقیقی لَذّت کے خواہِش مَندوں کو تنہائی میں بارگاہِ اِلٰہی میں مُناجات کرنے سے زِیادہ لذیذ کوئی چیز مُیَسَّر نہیں ہوتی۔

(العزلة و الانفراد مع موسوعه امام ابن ابی دنیا ج٦ ص٥٣٨ رقم ١٧٦)

بعدِ وفات خواب میں سَلام کا جواب نہ دیا

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو وِصال کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھ کر سَلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، میں نے عَرض کی: ''آپ نے سَلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟'' فرمایا: ''میرا اِنْتِقال ہو چکا ہے میں سَلام کا جواب کیسے دوں؟'' میں نے پوچھا: ''وفات کے دن آپ کی کیا کَیفیّت تھی؟'' فرمایا: ''خوف و ہِراس اور سَخت مُصیبتوں نے مجھے گھیر لیا تھا۔'' میں نے پوچھا: ''اس کے بعد کیا ہوا؟'' فرمایا: ''کریم ذات کے بارے میں تمہارا کیا خَیال ہے؟ ربِّ کریم نے نیکیوں کو شَرَفِ قَبولیّت بَخشا اور بُرائیاں مُعاف فرما کر انہیں نیکیوں سے بَدَل دیا۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اسے بَیان کرتے ہوئے سِسکیاں لے لے کر روئے اور بے ہوش ہو گئے، کچھ دنوں بعد بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ (یعنی وفات پا گئے) لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا دِل پھٹ گیا ہے۔ (ابن عساکر ج ۵۸ ص۱۴۹) اللہُ رَبُّ العِزّت **کی ان پر رَحْمت ہو**

اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللهُ علٰی محمَّد

نَماز میں خشوع لانے کے 27 مَدَنی پھول

﴿١﴾ بھوک پیاس ہو تو مٹا لیجئے ﴿٢﴾ پیشاب وغیرہ ﴿٣﴾ ضَروری بات چیت اور ﴿٤﴾ فون کرنے سُننے سے فارِغ ہو لیجئے ﴿٥﴾ موبائل فون سائلنٹ کر دیجئے ﴿٦﴾ بچّوں سے دُور رہئے ﴿٧﴾ شور وغُل کی آواز سے بچنے کی تدبیر کیجئے ﴿٨﴾ جو اِنتِظار میں ہو اُس کو فارِغ کر دیجئے ﴿٩﴾ سامنے والی دیوار پر نَقش ونگار ہو یا سامنے شیشہ (Mirror) وغیرہ ہو اور دِھیان بٹتا ہو تو جگہ بدل دیجئے ﴿١٠﴾ اگر گرمی خُشُوع میں رُکاوٹ بنتی ہو تو پنکھے یا مُمکن ہو تو A.C. کی ترکیب رکھئے ﴿١١﴾ سردی لگتی ہو تو **نَماز** میں گرم لِباس اور ہیٹر وغیرہ اِستِعمال کیجئے ﴿١٢﴾ لِباس، عِمامہ، چادر وغیرہ میں سے کوئی چیز یکسوئی میں رُکاوٹ نہ بنے، اس کا خیال رکھئے، مَثَلاً لِباس تنگ نہ ہو، اس کی چُبھن محسوس نہ ہوتی ہو، وغیرہ ﴿١٣﴾ پاؤں پر مچھّر کاٹتے ہوں تو موزے پہن لیجئے ﴿١٤﴾ عِمامہ یا اس کے اُوپر کی چادر سَجدے میں سَرَکتے اُترتے رہنا یا گرمی لگنے یا گھٹن وغیرہ کا باعِث ہونا وغیرہ خُشُوع میں رُکاوٹیں ہیں ﴿١٥﴾ جیب میں موجود اشیا کا بوجھ رُکاوٹ بنتا ہو تو نِکال دیجئے ﴿١٦﴾ نَقش ونگار والے مُصلّے پر **نَماز** پڑھنے سے بچئے ﴿١٧﴾ مُصلّٰی یا کارپیٹ وغیرہ خُشُوع میں کمی کا باعِث بنتے ہوں تو ہٹا دیجئے یا خود ہٹ جائیے ﴿١٨﴾ جو بھی شے خُشُوع میں خَلَل ڈالتی ہو ممکنہ صورت میں اُسے دُور کر دیجئے ﴿١٩﴾ خُشُوع میں وَسْوَسے رُکاوٹ بنتے ہوں تو نَماز شُروع کرنے سے پہلے دوسرے نہ دیکھیں اِس طرح اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھُوتھُو کیجئے پھر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھئے، قِیام میں سَجدے کی جگہ، رُکوع میں قَدَموں پر، سَجدے میں ناک پر اور قَعدے میں گود میں نَظر رکھئے اِنْ شَآءَ الله وَسْوَسوں سے بچت ہوگی ﴿٢٠﴾ جو **نَماز** ادا کر رہے ہیں اسے اپنی زِندگی کی آخری **نَماز** تصوُّر کیجئے ﴿٢١﴾ یہ ذِہن بنائے رکھئے کہ مجھے **الله** پاک دیکھ رہا ہے

﴿۲۲﴾ مُختلِف نمازوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے عِلاوہ پڑھی جانے والی سُورتیں بَدَل بَدَل کر پڑھئے ﴿۲۳﴾ دورانِ نَماز تِلاوت میں تَجوید کے ضَروری قواعِد پر عَمَل کیجئے ﴿۲۴﴾ آیات و اَذکار کا ایک ایک حَرف دُرُست اَدا کیجئے اور ﴿۲۵﴾ نَماز میں جوکچھ پڑھتے ہیں اُس کے معنٰی پر نظر رکھئے ﴿۲۶﴾ نَماز کے فرائض، واجِبات، سُنَن و مُستَحَبّات اچّھی طرح بجالائیے ﴿۲۷﴾ جلد جلد نہیں بلکہ اِطمینان سے نَماز پڑھئے۔

خُشُوع اے خُدا! تو نَمازوں میں دیدے
اِجابت کرم سے دُعاؤں میں دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

وہ کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے

اے اللہ کی رَحمت کے طَلَب گارو! خُشُوع وخُضُوع کی رُکاوٹیں ہٹانے، نمازوں میں دل کی توجُّہ بڑھانے اور اس میں آنے والے وَسوسوں سے خود کو بچانے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنائیے اور مَدَنی چینل دیکھتے رہئے۔ آیئے! ایک مدنی بہار سنتے ہیں: چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے ایک عزیز جن کے بارے میں کبھی نَمازی بننے کا تصوُّر ہی نہیں کیا جاسکتا تھا کیوں کہ جُمعہ تو جُمعہ وہ تو کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔ خُدا کی شان کہ ۱۴۲۹ھ (2008ء) کے رَمَضانُ الْمُبارَک میں اللہ ربُّ العِزَّت کی رَحمت سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمَّت کو ''مَدَنی چینل'' کی سوغات مِل گئی۔ اسلامی بھائی کے عزیز نے مَدَنی چینل آن کیا تو انہیں بہت پسند آیا۔ اُنہوں نے جب ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بیان سُنا تو ان کے دل کی دُنیا زیر و زَبَر ہوگئی، گُناہوں سے توبہ کی اور حیرت انگیز طور پر پنج وَقتہ نَمازیں ادا کرنے کی نِیَّت کرلی۔ بال بچّوں سمیت غوثِ پاک رَحْمۃُ اللّٰہ علیہ کے مُرید بھی بَن گئے۔

مَدنی چینل سنّتوں کی لائے گا گھر گھر بہار

مَدنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہو نہ پیار (وسائلِ بخشش(مرمّم)ص٦٣٢)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ**! ہمیں ہر **نَماز** خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ اَدا کرنے کی سَعادَت عنایت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیا چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے!

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ہِلال دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔

ترجمہ: اے **اللہ پاک**! اسے ہم پر اَمن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طُلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب، **اللہ پاک** ہے۔ (اَلْمُستَدرَك ج٥ ص٤٠٥ حدیث٧٨٣٧)

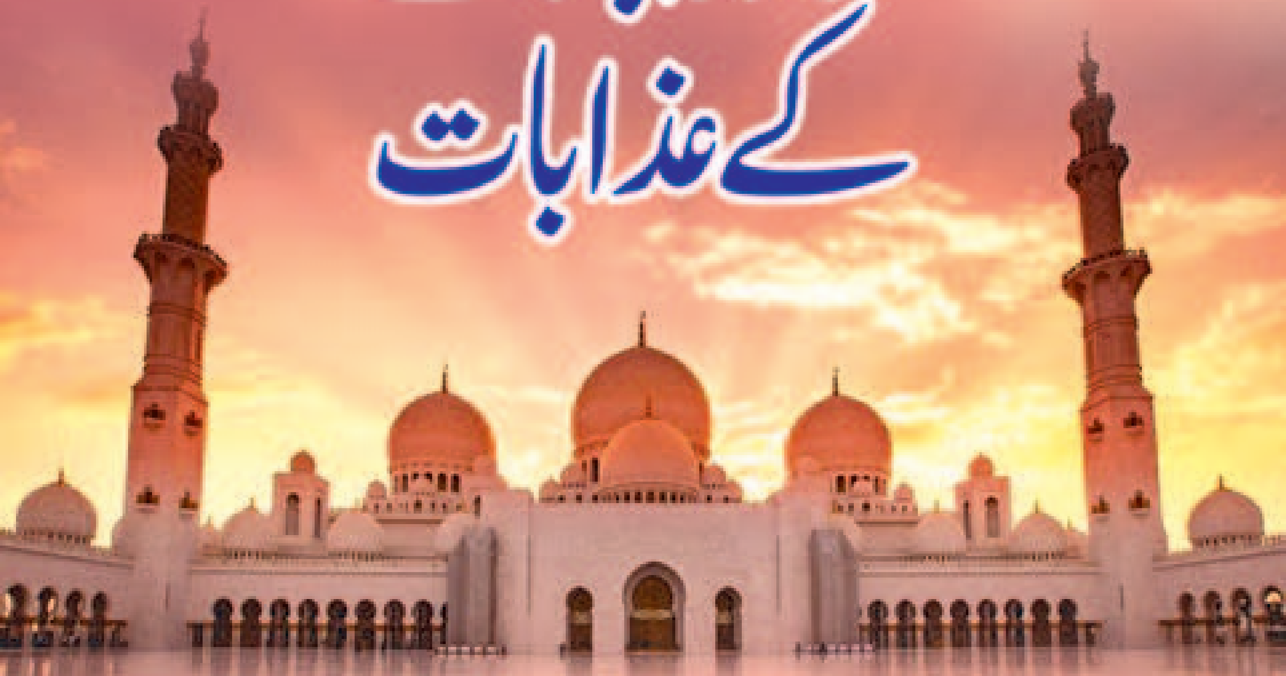
قَمری مہینے کی پہلی، دوسری اور تیسری رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں، اس کے بعد کی راتوں کے چاند کو قَمَر کہتے ہیں۔ (مِرقاۃُ المَفاتیح ج٥ ص٢٨٣) یہ دُعا پہلی، دوسری اور تیسری رات تک پڑھ سکتے ہیں۔

نیکی کی دعوت (مُختصر)

ہم اللہ پاک کے گُناہ گار بندے اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غُلام ہیں۔ یقیناً زِندگی مُختَصَر ہے، ہم ہر وَقْت موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ ہمیں جلْد ہی اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے گا۔ نَجات اللہ پاک کا حُکْم ماننے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرنے میں ہے۔

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کا ایک مَدَنی قافِلہ............ سے آپ کے علاقے کی .... مسجِد میں آیا ہوا ہے۔ ہم ''نیکی کی دعوت'' دینے کیلئے حاضِر ہوئے ہیں۔ مسجِد میں ابھی دَرْس جاری ہے، دَرْس میں شِرکت کرنے کیلئے مہربانی فرما کر ابھی تشریف لے چلئے، ہم آپ کو لینے کیلئے آئے ہیں، آیئے! تشریف لے چلئے! (اگر وہ تیّار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نَمازِ مَغْرِب وہیں ادا فرمالیجئے۔ نَماز کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ سُنَّتوں بھرا بیان ہوگا۔ آپ سے دَرْخواست ہے کہ بیان ضَرور سُنئے گا۔ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، اٰمین۔

نماز نہ پڑھنے کے عذابات



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نماز نہ پڑھنے کے عذابات

یا ربِّ مُصطَفٰے! جو کوئی نَماز نہ پڑھنے کے عذابات کے 44 صَفْحَات پڑھ یا سُن لے، اُس کی کبھی بھی نَماز قَضا نہ ہو اور اس کو جہنَّم سے آزادی عطا فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا خلَّاد بن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے تکیے کے نیچے سے بوقتِ وفات ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا۔ جس پر یہ لکھا تھا: هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْر یعنی ''یہ خلَّاد بن کثیر کے لیے آگ سے نَجات کا پروانہ ہے۔'' لوگوں کے پوچھنے پر گھر والوں نے بتایا کہ مَرحوم ہر جُمعہ ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۳۸۲)

اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بے نَمازیوں کیلئے جہنَّم کی خوفناک وادی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَماز ایک عَظیم نعمت ہے جو پابندی سے پڑھے گا وہ جنّت کا حَق دار ہوگا اور جو فرض نَمازیں نہیں پڑھے گا وہ عذابِ نار کا حق دار بنے گا۔ پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم آیت 59 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نَمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ''غَیّ'' کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

بیان کی ہوئی آیتِ مُقَدَّسہ میں ''غَیّ'' کا تذکرہ ہے، حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''غَیّ'' جَھَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ''ہَبْ ہَبْ'' ہے، جب جَھَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کُنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور (یعنی پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے): كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾[1] جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زِیادہ کریں گے۔ یہ کُنواں بے نَمازوں اور زانیوں اور شَرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۴۳۴)

دُنْیَوی کُنواں

اے عاشِقانِ رسول! خوفِ خُداوندی سے لَرز اُٹھو! اور گھبرا کر جلْد اپنے گُناہوں سے توبہ کرلو! بیان کی ہوئی رِوایَت میں بے نَمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سُود خوروں اور والِدَین کو اِیذا دینے والوں کے لیے دَرسِ عبْرت ہے، اس خوفناک کُنوئیں کو سمجھنے کے لیے کبھی کسی دُنْیَوی گہرے کُنوئیں کے کَنارے کھڑے ہو کر اُس کی گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور سوچئے کہ اگر دُنیا کے اِس کُنوئیں ہی میں قید کر دیا جائے تو کیا اِس سزا کو بَرداشت کرسکیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جَہَنَّم کے خوفناک کُنوئیں کا عذاب کیونکر بَرداشت ہو سکے گا!

[1]: پ ۱۵، بنی اسراءیل: ۹۷

گرم پانی میں غوطے کی سزا بھی ناقابلِ برداشت تو۔۔۔ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن یَزِید بن جابِر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مُرْثَد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: میں نے آپ کو ہمیشہ روتے ہی دیکھا ہے، آخر آپ اِتنا کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: آپ یہ سُوال کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اس اُمّید پر کہ شاید مجھے کوئی نصیحت آمیز جواب ملے۔ فرمایا: خُدائے پاک کی قسم! بَعض اَوقات میرے سامنے کھانا لایا جاتا ہے تو مجھ پر خوفِ خُدا سے رِقّت طاری ہوجاتی ہے اور میں کھانے سے بے پَروا ہوجاتا ہوں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہوں تو اچانک مجھ پر یہ کیفیّت طاری ہوجاتی ہے اور میں بے اِختیار رونا شُروع کر دیتا ہوں، مجھے دیکھ کر میرے بچّے اور تمام گھر والے بھی رونے لگتے ہیں حالانکہ اُنہیں رونے کا سَبَب مَعلوم نہیں ہوتا۔ میری زَوجہ اَکثر یہ شِکایت کرتی ہے کہ ہائے افسوس! شاید ہی کوئی مسلمان عورت ایسی ہوگی جس کے شَوہَر کو آپ جیسا غَم لاحِق ہو، میں تو آپ کی مَحبَّت کو تَرَس گئی ہوں، آپ پر کبھی ایسی خوشی ہی طاری نہیں ہوتی جسے دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ میں نے پوچھا: آخر وہ کون سی چیز ہے جس نے آپ کو اِس قَدَر غمگین وخوف زدہ بنا دیا ہے؟ فرمانے لگے: **اگر نافرمانیوں کے صِلے میں مجھے گرم پانی میں غوطے لگانے کا فیصلہ سُنا دیا جائے تو یہ بھی اتنی سخت سَزا ہے کہ اس کی وَجہ سے رونا چاہیے** لیکن مُعامَلہ تو اس سے کہیں زِیادہ سخت ہے کیونکہ **اللہ** پاک کی نافرمانیوں کے سَبَب مُجرِموں کو جَہَنَّم کی آگ میں قید کیا جائے گا اور وہ آگ یقیناً بَرداشت سے باہر ہے، پھر میں اُس آگ کے خوف سے کیوں نہ روؤں؟ (عیون الحکایات ص ۸۲ مختصراً) (عیون الحکایات (اردو) ج ۱ ص ۱۲۹)

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم ترے خوف سے یاخُدا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُنافقین کی تورات میں بیان کردہ صِفات

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں تورات میں مُنافِقین کی یہ صِفات پڑھتا ہوں: خواہِشات کے پیچھے چلنے والے اورنَماز چھوڑنے والے۔

پھرانہوں نے پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت 59 پڑھی:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾

(ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نَمازیں گنوائیں اور اپنی خواہِش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ''غَیّ'' کا جنگل پائیں گے۔)

(تفسیر درمنثور ج ٥ ص ٥٢٦ مختصراً)

جنّتیوں کا جہنَّمیوں سے سُوال

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نَمازیں ادا کرنے والوں کیلئے کامیابی پانے اور جنّتُ الْفِرْدَوس میں جانے کی بِشارتوں کے مُتَعلِّق آیاتِ قرانی بیان کرنے کے بعد ''اِحْیاءُ الْعُلُوم (اُردو)'' جِلْد 1 صَفْحہ 528 پر فرماتے ہیں: ''میرے خَیال میں غافِل دل کے ساتھ مَحْض زَبان کو جَلْدی جَلْدی چلانا اس دَرَجے تک نہیں پہنچا سکتا۔ اِسی وجہ سے اللہ پاک نے ان (یعنی نَمازیوں) کے مُقابِل جہنّمیوں سے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا:

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ ٢٩، المدثر: ٤٢، ٤٣)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نَماز نہ پڑھتے تھے۔

لہٰذا نَمازی ہی جنّتُ الْفِرْدَوس کے وارِث ہیں اور وہی اللہ پاک کے نُور کا مُشاہدہ کرنے والے اور اس کے قُرب سے لُطف اَندوز ہونے والے ہیں۔''

قِیامت میں پہلا سُوال

حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** ''سب سے پہلے قِیامت کے دن بندے سے نَماز کا حِساب لیا جائے گا، اگر یہ دُرُست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بِگڑی تو سبھی بِگڑے۔''

(معجم اوسط ج۱ ص٥٠٤ حديث ١٨٥٩) (بہارِ شریعت ج۱ص۴۳۷)

روزِ مَحشر کہ جاں گُداز بُوَد

اَوّلیں پُرسِشِ نَماز بُوَد

(یعنی قِیامت کا دن کہ جان کو پِگھلا دینے والا ہوگا، (اس میں) سب سے پہلا سُوال نَماز کا ہوگا)

جہنَّم کے دروازے پر نام

حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جان بوجھ کر ایک نَماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جَہَنَّم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخِل ہوگا۔

(حلية الاولياء ج۷ ص۲۹۹ حديث ١٠٥٩٠)

ہزار سال رونا بھی کام نہ دے گا

والِدِ اعلیٰ حضرت، علّامہ مُفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** جو بے کسی سَبَب اور عُذر کے نَماز تَرک کرتے ہیں اور خُدا اور رسول سے اَصلاً (یعنی بِالکُل) نہیں شرماتے، قِیامت کے دن اگر ایک **نَماز** کے بدلے تمام دُنیا دینا چاہیں گے قَبول نہ کی جاوے گی اور جو (یعنی اگر) ہزار برس روویں گے نَجات نہ ملے گی۔

(انوارِ جمالِ مصطفٰے ص۳۴٤)

ہزاروں برس کے عذاب کا حق دار

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وَقْت کی (نَماز) چھوڑی **ہزاروں برس جہنَّم میں** رہنے کا مُسْتَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کرلے۔ مسلمان اگر اُس کی زِندگی میں اُسے یَک لَخت (یعنی بِالکُل) چھوڑ دیں، اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں۔ تو ضَرور وہ (بے نَمازی)

اِس (بائیکاٹ) کا سزاوار (یعنی اسی لائق) ہے۔ (بے نمازی کی صُحبت سے بچنے کی تاکید مزید کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت نے قرآنی آیت پیش کی ہے چُنانچہ لکھتے ہیں کہ) **اللہ** پاک (پارہ 7 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت 68 میں) فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۱۵۸تا۱۵۹)

''تفسیراتِ احمدیہ'' میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافرین، مُبتَدِعین یعنی گُمراہ و بددِین اور فاسقین ہیں۔ (تفسیرات آحمدیہ ص۳۸۸)

بے نمازی کی 15 سزائیں

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''**جو نماز کی پابندی کرے گا، اللہ پاک پانچ باتوں** کے ساتھ اُس کا اِکرام (یعنی عزّت) فرمائے گا: (۱) اس سے تنگی اور (۲) قبر کا عذاب دُور فرمائے گا (۳) **اللہ** پاک نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دے گا (٤) وہ پُل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور (۵) جنّت میں بِغیر حساب داخل ہوگا۔ اور جو سُستی کی وجہ سے **نماز چھوڑے گا، اللہ** پاک اسے ''**15 سزائیں**'' دے گا: **پانچ** دنیا میں، **تین** موت کے وقت، **تین** قبر میں اور **تین** قبر سے نِکلتے وقت۔ **دُنیا میں ملنے والی 5 سزائیں**: (۱) اس کی عُمر سے بَرَکت خَتْم کر دی جائے گی (۲) اس کے چِہرے سے نیک بندوں کی نِشانی مِٹا دی جائے گی (۳) **اللہ** پاک اسے کسی عَمَل پر ثواب نہ دے گا (٤) اس کی کوئی دُعا آسمان تک نہ پہنچے گی اور (۵) نیک بندوں کی دُعاؤں میں اس کا کوئی حِصّہ نہ ہوگا۔ **موت کے وقت دی جانے والی 3 سزائیں**: (۱) وہ ذلیل ہو کر مرے گا (۲) بھوکا مرے گا اور (۳) پیاسا مرے گا اگر اسے دُنیا بھر کے سَمُندر پِلا دیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔ **قبر میں دی جانے والی 3 سزائیں**: (۱) اس کی قبر کو اِتنا تنگ کر دیا جائے گا

کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گی (٢) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں پر اُلٹ پلٹ ہوتا رہے گا اور (٣) قبر میں اس پر ایک اژدھا (یعنی بہت بڑا سانپ) مُسلّط کر دیا جائے گا جس کا نام **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دِن کی مَسافت (یعنی فاصلے) تک ہوگی، وہ میِّت سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے کہے گا: ''میں **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔'' اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: ''میرے ربّ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ **نمازِ فجر** ضائع کرنے پر طُلُوعِ آفتاب (یعنی سُورج نِکلنے) تک مارتا رہوں اور **نمازِ ظُہر** ضائع کرنے پر عَصْر تک مارتا رہوں اور **نمازِ عَصْر** ضائع کرنے پر مَغرِب تک مارتا رہوں اور **نمازِ مَغرِب** ضائع کرنے پر عِشا تک مارتا رہوں اور **نمازِ عِشا** ضائع کرنے پر فَجْر تک مارتا رہوں۔'' جب بھی وہ اسے (یعنی مُردے کو) مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ (نماز ترک کرنے والا) قِیامت تک اس عذاب میں مُبْتَلا رہے گا۔ **قِیامت میں ملنے والی 3 سزائیں:** (١) وہ حساب کی سختی (٢) ربِّ قہّار کی ناراضی اور (٣) جہنَّم میں داخلہ ہیں۔[1]'' (کتاب الکبائر للامام الحافظ الذھبی ص ٢٤)

وضاحت: بیان کردہ حدیثِ پاک میں 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے مگر تفصیل 14 سزاؤں کی بیان ہوئی ہے شاید راوی پندرھویں سزا بھول گئے۔ اَلْبَتَّہ فَقِیہ ابُواللَّیث سَمَرقَنْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی نَقْل کردہ رِوایت میں مُکَمَّل 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے جن میں یہ شامل کرلیں تو 15 کا عَدَد پورا ہو جاتا ہے۔ ''دُنیا میں اِس سے مخلوق نَفْرت کرے گی۔''

(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ٤١ (رجب المرجب 1428ھ کا نسخہ)) (قرۃ العیون مع روض الفائق ص٣٨٣)

[1]: مُتَعَدَّد مُحدِّثین نے اِس رِوایت کی اَسناد پر جَرح فرمائی ہے تاہم کئی عُلَمانے وَعظ و نَصیحت کی کتابوں میں اسے شامل بھی کیا ہے۔ لہٰذا بے نَمازیوں کو نَمازوں کے قریب لانے کیلئے ''فیضانِ نَماز'' میں اس رِوایت کو شامل کیا گیا ہے۔

بے نمازی کی تین شامتیں

مَنقول ہے: ''بروزِ قیامت وہ (یعنی نماز کے مُعاملے میں سُستی کرنے والا) اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر تین سَطریں لکھی ہوں گی: (۱) اے اللہ کا حق بَرباد کرنے والے! (۲) اے اللہ کے غضب کے ساتھ مخصُوص! (۳) جس طرح دُنیا میں تو نے حقُّ اللہ یعنی اللہ پاک کا حق ضائع کیا اِسی طرح آج تو بھی اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس ہو جا۔'' (الزواجر ج۱ص۲۹۶) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج۱ص۴۴٤)

گُناہ کا عذاب دُنیا و آخرت دونوں میں ہوتا ہے

''تفسیرِ صِراطُ الجنان'' جِلد 6 صَفْحَہ 263 پر ہے: جیسے گُناہ کا عذاب دُنیا و آخرت میں (بُھگتنا) پڑتا ہے یونہی نیکی کا فائدہ دونوں جہان میں مِلتا ہے۔ جو مسلمان پانچوں نمازیں پابندی سے جماعت کے ساتھ ادا کرے اسے رِزْق میں بَرَکت، قَبْر میں فَراخی نَصیب ہوگی اور پُل صِراط پر آسانی سے گزرے گا اور جو جماعت کا تارِک ہوگا اس کی کَمائی میں بَرَکت نہ ہوگی، چِہرے پر صالحین کے آثار نہ ہوں گے، لوگوں کے دلوں میں اس سے نَفرت ہوگی، پیاس و بھوک میں جان کنی اور قَبْر کی تنگی میں مُبْتَلا ہوگا اور اس کا حِساب بھی سَخْت ہوگا۔

اے بے نمازیو! اپنی ناتُوانی پر تَرس کھایئے، سُستی اُڑایئے اور نماز پڑھنا شُروع کیجئے! جب **نماز** کی عادت پڑ جائے گی تو پھر اِنْ شَآءَاللہ نماز پڑھے بغیر آپ کو چین ہی نہیں آئے گا۔

پڑھتے رہو نماز تو جنَّت کو پاؤ گے
چھوڑو گے گر نماز جہنَّم میں جاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شیطان جیسا کون؟ (حکایت)

ایک بُزُرگ کو شیطان نظر آ گیا تو فرمانے لگے: کوئی ایسا طَریقہ بتا کہ میں تجھ جیسا بَن جاؤں! شیطان نے کہا: **نماز**

میں سُستی کر اور خوب جُھوٹی قسمیں کھایا کر! وہ بُزُرگ فوراً بول اُٹھے: میں **اللہ** سے عَہد کرتا ہوں کہ کبھی **نَماز** میں سُستی نہیں کروں گا اور کبھی جُھوٹی قسم نہیں کھاؤں گا! شَیطان نے بوکھلا کر کہا: میں بھی عَہد کرتا ہوں کبھی کسی انسان کو نصیحت نہیں کروں گا۔ (ملخّص از تنبیہ الغافلین ص ۱۵۰)

عمل ضائع ہو گیا

مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے فرض نَمازیں بغیر عُذر کے چھوڑیں تو اس کا عمل ضائع ہو گیا۔'' (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۷ ص۲۲۳ حدیث ۴۹)

بداخلاقی جاتی رہی

اپنی نیکیاں بچانے، شَیطان کے چُنگل سے خود کو چھڑانے، رضائے الٰہی والے کام بڑھانے، نَماز وَقت کے اَندر پڑھ لینے کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے۔ **مَدَنی بہار: راولپنڈی** کے اسلامی بھائی پہلے پہل اپنے دوستوں کے ساتھ خوب گالی گلوچ اور مذاق مسخری کرتے اور راہ چلتے لوگوں کو بِلاوجہ اَذِیّتیں پہنچاتے تھے، اِن کی حرکتوں کی وجہ سے لوگ ان سے بیزار رہتے تھے۔ افسوس! اِن کی بُری عادتیں باہر تک ہی محدود نہیں تھیں بلکہ جب گھر میں داخِل ہوتے تو طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیتے، اگر کھانا وَقت پر نہ ملتا تو آپے سے باہر ہو جاتے، چیخ پُکار کرتے، بات بات پر گھر میں فساد مچا دیتے، برتن اُٹھا کر اِدھر اُدھر پھینکنا شُروع کر دیتے جس کی وجہ سے گھر والے بھی ان سے نفرت کرتے تھے۔ اَلْغَرَض اچھے اَخلاق و کردار سے ان کی زِندگی خالی تھی، ان کی بداَخلاقی رُخصت ہونے کا سبب یوں بنا کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی روزانہ عِشا کی نَماز کے بعد **فیضانِ سنّت** کا دَرس دینے کی سعادت حاصل کرتے تھے، خُوش قسمتی سے اِنہیں بھی اس مسجد میں حاضری نصیب ہو گئی اور دَرسِ فیضانِ سُنَّت میں بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ پھر یہ سِلسِلہ چل نکلا، اِنہیں دَرس میں بہت مُفید باتیں سننے کو ملتیں، مُبلِّغ دعوتِ اسلامی دَرس کے اِختتام پر بڑے ہی پیارے انداز میں اسلامی بھائیوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کا مَدَنی ذِہن دیتے۔ یوں اِنہیں بھی ہفتہ وار

سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جانے کا موقع مِل گیا، جہاں مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا بیان سُن کر اور وہاں کا ماحول دیکھ کر دعوتِ اسلامی سے اِس قَدَر مُتأَثِّر ہوئے کہ اِجتماع میں شِرکت اِن کی زِندگی کا حِصّہ بَن گیا، جس کی بَرَکت سے یہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے۔ عاشِقانِ رسول کی رَفاقت کی بَرَکت سے ان کی بُری عادتیں چھوٹیں۔ پہلے لوگوں کو تکلیف پہنچانا ان کا مَشغلہ تھا مگر اب نیکی کی دعوت دے کر آخرت کے عذابات سے بچانے کا جذبہ دل میں پانے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِنہیں علاقائی مُشاورت کے نگران کی حَیثِیَّت سے مَدَنی کام کرنے کا موقع بھی مُیَسَّر آیا۔

پِلا کر مئے عِشق دے گا بنا یہ
تمہیں عاشِقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نمازقضاکردینے کاعذاب

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، آیت 4 اور 5 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

"تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" میں سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی بیان کی ہوئی آیت نمبر 5 کے تَحْت ہے: نماز سے غَفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وَقْت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجِبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شَرعی عُذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پَروانہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجّہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غَفلت میں داخل ہے اَلْبَتَّہ

یہ صورتیں اس وعید میں داخِل نہیں جو ماقبل آیت میں بَیان ہوئی ہے۔ (تفسیر صراط الجنان ج١٠ ص٨٤١)

جہنَّم کی خوفناک وادی وَیل

کتاب ”اَلْکبائِر“ میں مَنْقول ہے کہ: ”جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام وَیْل ہے، اگر اس میں دُنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانا ہے جو نَماز میں سُستی کرتے اور وَقْت کے بعد قضا کرکے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی (یعنی خطا) پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خُداوندی میں توبہ کریں۔“

(اَلْکبائِر للذھبی ص ١٩)

وقت گزار کر نماز پڑھنے پر عذاب کا اندیشہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن مَسْعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ایک مرتبہ صَحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے قَریب سے گُزرے تو ارشاد فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟“ صَحابۂ کِرام رضی اللہ عنھم نے عَرض کی: اللہ پاک اور رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے تین مرتبہ یہی سُوال کیا پھر فرمایا: ”اللہ پاک فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت اور اپنے جلال کی قَسم! جو بھی بندہ نَماز اپنے وَقْت میں ادا کرے گا میں اُسے جنّت میں داخِل فرماؤں گا اور جو انہیں وَقْت گزار کر ادا کرے گا، اگر میں چاہوں گا تو اُس پر رَحم فرماؤں گا اور اگر چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا۔“ (معجم کبیر ج١٠ ص٢٢٨ حدیث١٠٥٥٥)

اہل و مال جاتے رہے

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نَماز فوت ہوئی گویا اس کے اَہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری ج٢ ص١٠٥ حدیث٢٠٦٣) (بہارِ شریعت ج١ ص٤٤١) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ: ”جس کی نَمازِ عَصر جاتی رہی گویا اس کا گھر بار اور مال لُٹ گیا۔“

(بخاری ج١ ص٢٠٢ حدیث٥٥٢) (مراٰۃ المناجیح ج١ ص٣٨١)

شَرحِ حدیث: یعنی جیسے اس شَخْص کو وہ نُقصان پہنچا جس کی تلافی نہیں ہوسکتی (یعنی جس کا بدلہ نہیں ہوسکتا) ایسے ہی (نَمازِ) عَصر چھوڑنے والے کو نا قابِلِ تلافی (یعنی جس کا بدلہ نہ ہوسکے ایسا) نُقصان پہنچتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۸۱)

شبِ معراج عذاب دیکھا

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم مِعْراج کی رات ایک ایسی قوم (یعنی ایسے لوگوں) کے پاس تشریف لے گئے جن کے سر پتّھر سے کُچلے جا رہے تھے، جب بھی انہیں کُچل لیا جاتا وہ پہلے کی طرح دُرُست ہوجاتے اور یہ سِلْسِلَہ یوں ہی چلتا رہتا تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ عَرْض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر **نَماز** پڑھنے سے بوجَھل (یعنی بھاری) ہوجاتے (یعنی فَرض نَماز چھوڑ دیتے) تھے۔ (مسند بزار ج ۱۷ ص ٥ حديث ٩٥١٨)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر سر میں مَعمولی سی چوٹ لگ جائے تو بندہ تڑپ اُٹھے تو **مَعاذَاللّٰہ نَمازیں قضا** کرنے کی صورت میں اگر اُس کا نازُک سر فِرِشتوں نے پتّھر سے کُچلنا شُروع کر دیا تو اس کا کیا بنے گا! کاش! کاش! سارے مسلمان پکّے نَمازی بن جائیں۔

تَوفیق دے الٰہی مجھے تُو نَماز کی
صَدقے میں مُصطَفٰے کے بنے خُو نَماز کی

سر کُچلنے کی سزا

فَجْر کی نَماز میں سوئے رہنے والے، نَماز کا وَقْت سو کر گُزارنے کی خوفناک سَزا کی کَیْفِیَّت پڑھیں اور توبہ کریں۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ،** سردارِ مَکّۂ مُکرَّمہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام رضی اللّٰہ عنہم سے فرمایا: آج رات دو شَخْص (یعنی جبرائیل و میکائیل علیہما السّلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدّس (یعنی بیتُ الْمُقَدَّس[1]) میں لے آئے۔ (بُخاری ج ۱ ص ٤٦٧ حديث ١٣٨٦) میں نے دیکھا کہ **ایک شَخْص** لیٹا

[1]: نزهة القاري ج ٢ ص ٨٧٤

ہے اوراس کے سِرہانے (یعنی سَر کے پاس) **ایک شَخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے درپے** (یعنی بار بار) **پتّھر سے اس کا سَر کُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سَر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔** میں نے ان فِرِشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے! (مزید مَناظر دکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عَرض کی: پہلا شَخص جو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سَر کُچلا جارہا تھا) **یہ وہ تھا جس نے قران پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فَرض نمازوں کے وَقت سوجاتا تھا۔** (بُخاری ج٤ ص٤٢٥ حدیث ٧٠٤٧ مُلَخَّصاً)

سَر میں ہی سزا کیوں؟!

حضرتِ سیِّدُنا امام شِہابُ الدِّین احمد بن محمد قَسْطَلّانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **سَر میں** سزا دیے جانے کی وَجہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”چُونکہ وہ **نماز** کے وَقت سو جاتا تھا اور نیند کی جگہ سر ہے، اس لیے اُسے سَر میں سزا دی جارہی تھی۔[1]“ حضرتِ علّامہ اِبنِ ہُبَیْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چُونکہ اس نے سب سے اعلیٰ چیز **قُرانِ کریم** چھوڑ دیا تھا (یعنی قُرانِ پاک کی تِلاوت اوراس کے تقاضوں پرعَمَل کرنا چھوڑ دیا تھا[2]) اس لیے اُسے سب سے اعلیٰ عُضْو سر میں سزا دی گئی۔ (فتح الباری ج١٣ ص٣٧٩ تحت الحدیث ٧٠٤٧)

جہنم میں جانے کا حکم ہوگا

جان بوجھ کر نَمازیں قَضا کرنے والے اور جھوٹی قَسمیں کھانے والے کو جَہَنَّم میں جانے کا حُکْم دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ** اِبْنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے مَرْوی ہے کہ قِیامت کے دن ایک شَخص کو **اللہ** پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، **اللہ** پاک اُسے جَہَنَّم میں جانے کا حُکْم فرمائے گا، وہ عَرض کرے گا: یا **اللہ**! مجھے کِس لیے جَہَنَّم میں بھیجا جارہا ہے؟ اِرشاد ہوگا: ”نمازوں کو اُن کا وَقت گُزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قَسمیں کھانے کی وَجہ سے۔“

(الزواجر ج١ ص٢٩٦) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج١ ص٤٤٤-٤٤٥)

[1]: ارشاد الساری ج١٤ ص٥٦٦ [2]: ماخوذ از مراۃ ج٦ ص٣٠١

کالا سانپ مُنہ کاٹ رہا تھا! (حکایت)

حضرتِ علّامہ مُفتی عِنایت احمد کاکوروی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ (وفات:1279ہجری) لکھتے ہیں: ''شَرحِ بَرزَخ'' میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک امیر زادی (یعنی مال دار کی لڑکی) کا اِنتِقال ہوا، بعد جان نِکلنے کے حَسبِ دَستور لوگوں نے اُس کی نَعش (یعنی لاش) کو چادر سے ڈَھک (یعنی چُھپا) دیا، پھر جب واسطے تَجہیز و تکفین کے (یعنی مَیِّت کے کَفَن دَفن کے اِنتِظام کے لیے) چادر کھولی، دیکھا کہ **ایک سانپ کالا** اس کے مُنہ میں کاٹ رہا تھا اور اس کے سارے بدن سے لپٹا تھا! لوگوں نے چاہا کہ اس سانپ کو ماریں، اس مَیِّت کے باپ نے کہا کہ یہ سانپ ایسا نہیں ہے کہ مارنے سے جائے، یہ سانپ غَضَبِ الٰہی کا مَعلوم ہوتا ہے، بعد اِس کے اس نے **سانپ** کے مُتَّصِل (یعنی نزدیک) جاکے کہا کہ ''میں جانتا ہوں کہ تو خُدا کے حُکم سے آیا ہے لیکن ہم لوگ بھی مامُور (یعنی حُکم کیے گئے) ہیں اس بات کے کہ مُوافِق (یعنی مُطابِق) سنّتِ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تَجہیز و تکفین مَیِّت کی کریں، اگر تو ہم کو اتنی مُہلَت دے کہ ہم یہ سنّت بجالائیں تو اچّھی بات ہے۔'' یہ سُنتے ہی وہ **سانپ** اس لڑکی سے الگ ہو کر گھر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اسے غُسل دے کر کفن پہنا کے چارپائی پر لٹایا اور چاہا کہ جنازہ اٹھائیں وہ **سانپ** جھپٹ کر پھر اس مَیِّت سے ویسے ہی جا چِپٹا، یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہی دَفن ہوا۔ لوگوں نے اس لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ کون سا گُناہ یہ لڑکی کیا کرتی تھی کہ اس کے سبب ایسا عذابِ شدید نُمایاں (یعنی سخت عذاب ظاہِر) اس پر ہوا؟ اس نے کہا کہ اور تو کوئی گُناہ یہ نہیں کرتی تھی مگر کبھی کبھی **نَماز** قضا کر دیا کرتی تھی۔ (محاسن العمل الافضل ص۷تا۸)

بے نَمازی کی نُحوست ہے بڑی
مَر کے پائے گا سَزا بے حد کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں آگ کے شُعلے (حکایت)

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دَفن کرکے لوٹا تو یاد آیا کہ رَقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے، لہٰذا تھیلی نکالنے کیلئے اپنی بہن کی قبر پر آکر اُس نے قبر کھودی، کیا دیکھتا ہے کہ بہن کی قبر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں! اُس نے قبر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: امّی جان! میری بہن کے اَعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا! کیوں پوچھتے ہو؟ عَرض کی: میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: اَفسوس! تیری بہن **نَماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور وَقت گزار کر **نَماز** پڑھا کرتی تھی (یعنی جان بوجھ کر نَماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشفۃُ القلوب ص۱۸۹تا۱۹۰ملخصاً)

آہ! ہم تو گرمی بھی برداشت نہیں کرسکتے

اے جنّت کے طَلَب گارو! گھبرا کر اپنے پَرْوَرْدگار کے دَربار میں توبہ کر لیجئے۔ ذرا سوچئے تو سہی! آج ہم کو دُنیا کی آگ سے کس قدر خوف آتا ہے! اگر کسی مکان میں آگ لگ جائے تو اُس میں رہنے والے تو دَرکَنار قُرب و جَوار یعنی آس پاس والے بھی گھبرا کر گھر بار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں! چلئے! آگ کی بات چھوڑ دیجئے! ذرا گرمی ہی کی شِدَّت بڑھ جائے تو ہمارا حال بُرا ہو جاتا ہے! کسی کروٹ چین نہیں ملتا، صد کروڑ افسوس! ان تجرِبات کے باوُجود بھی ہم عِبرت و نصیحت حاصِل نہیں کرتے!

نَماز نہ پڑھنا قضا پڑھنے سے بڑا گناہ ہے

اے اللہ پاک کی رَحمت کے اُمّیدوارو! کہیں شَیطان آپ کو اِس وَسْوَسے میں مُبتَلا نہ کردے کہ نَماز **قضا** کرنا ہی سَخْت گناہ ہے لہٰذا **نَماز** رہ جائے تو قضا نہیں کرنی چاہئے! ہرگز ایسا نہیں، قضا پڑھ لینے اور توبہ کر لینے سے قبولِ توبہ اور مُعافی ملنے کی مَضْبوط اُمّید ہے مگر جو سرے سے **نَماز** ہی نہ پڑھے تو توبہ سے اس کو **نَماز** مُعاف نہیں ہو جاتی۔ ہاں! اللہ پاک کسی مُسلمان کو اپنی شانِ کریمی سے بےحِساب جنّت میں داخِل فرما دے تو وہ مالِک و مُختار ہے۔ بہرحال

نَمازوں کی پابندی کیجئے، اگر پچھلی نَمازیں باقی ہیں تو ان کا بھی حِساب لگا کر قضاعُمْری ادا کیجئے! نِیَّت صاف اِنْ شَآءَ اللہ مَنزِل آسان، آپ ہمّت کیجئے مایوس نہ ہوں! اِمامِ اَہلِ سُنَّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اگر کسی شَخْص کے ذِمّے تیس (30) یا چالیس (40) سال کی نَمازیں ہیں واجِبُ الادا (یعنی جن کی قضا پڑھنا لازمی ہے)، اُس نے اپنے اُن ضَروری کاموں کے عِلاوہ جن کے بِغیر گُزر (یعنی گزارہ) نہیں، (دیگر) کاروبار (وغیرہ) تَرک کر کے (قضائیں) پڑھنا شُروع کیا اور پکّا اِرادہ کرلیا کہ کُل نَمازیں ادا کر کے آرام لوں گا! اور فَرض کیجئے! اِسی حالت میں ایک مہینا یا ایک دن ہی کے بعد اُس کا اِنتِقال ہو جائے تو اللہ پاک اپنی رَحْمتِ کاملہ سے اس کی سب نَمازیں ادا کر دے گا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے):

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (پ۵، النساء: ۱۰۰)

جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اُسے راستے میں موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذِمّۂ کرم پر ثابت ہو چکا۔

یہاں مُطْلَق (یعنی بغیر کسی شَرط یا قید کے) فرمایا، گھر سے اگر ایک ہی قَدَم نکالا اور موت نے آلیا تو پورا کام اس کے نامۂ اَعْمال میں لکھا جائے گا اور کامل (یعنی کمپلیٹ۔ Complete) ثواب پائے گا، وہاں نیّت دیکھتے ہیں، سارا دار و مَدار حُسْنِ نیّت (یعنی اچھی نیّت) پر ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۱۲۶)

نوکری کی وجہ سے نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے

اے عاشِقانِ رسول! نمازِ پنج گانہ (یعنی پانچ وَقت کی نَمازوں) کی پابندی نِہایت ضَروری ہے، نوکری یا تجارت یا تعلیم وغیرہ کے سَبَب ایک وَقت کی بھی نَماز قضا کر دینا گُناہِ کبیرہ، حرام و جہنَّم میں لے جانے والا ہے، وہاں جماعَت مُیَسَّر ہونے کے باوُجود اگر سیٹھ جماعت سے روکتا ہو، ایسی نوکری نہ کرے، اگر نوکری کی وَجہ سے نَماز بلکہ جماعت بھی تَرک کرے گا تو گُناہ گار وعذابِ نار کا حَق دار ہو گا۔ باجماعَت فَرض نَمازوں سے سیٹھ کو روکنے کا کوئی اِختیار نہیں، وہ

روکے جب بھی نہ رُکے اور نوکری بچانے کے لیے اپنی **نَماز** نہ چھوڑے۔ ہاں نَماز تو مِلتی ہو مگر باجماعت **نَماز** نہ پڑھنے کا کوئی اور عذر ہو تو تَرکِ جماعت میں حَرَج نہیں۔

قِیامت میں خوف نہ گھبراہٹ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جو بروزِ قِیامت سیاہ کستُوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اُنہیں حساب کا خوف ہوگا نہ کوئی گھبراہٹ یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ہو جائے گا: (۱) جس نے رِضائے الٰہی کے لئے قراٰنِ پاک کی تِلاوت کی اور لوگوں کی اِمامت کی جب کہ وہ اس سے خُوش ہوں (۲) جس نے رضائے الٰہی کے لئے مسجِد میں آذان دی اور لوگوں کو **اللہ** پاک کی طرف بُلایا (۳) جسے دنیا میں رِزْق کے مُعاملے میں آزمایا گیا مگر اس آزمائش نے اُسے اُخروی اَعْمال سے غافِل نہ کیا۔

(شعب الایمان ج۳ ص۱۱۹ حدیث ۳۰۶۰)

گُناہ نہ کروں تو روزی نہیں مِلتی! (حکایت)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ "**فتاوٰی رضویہ**" جلد 23 صَفْحَہ 528 پر فرماتے ہیں: (تابِعی بُزُرگ) **حضرتِ** سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری رضی اللّٰہ عنہ نے ایک شَخْص کو نوکریِ حُکّام سے مَنْع فرمایا (کیوں کہ گورنمنٹ کی بَعْض نوکریوں میں ظُلم وگناہ سے بچنا اکثر دُشوار ہوتا ہے۔ یہ سُن کر اُس نے) کہا: بال بچّوں کو کیا کروں! (یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے) فرمایا: ذرا سُنیو! یہ شَخْص کہتا ہے کہ میں خُدا کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے اَہل وعِیال (یعنی بال بچّوں) کو رِزْق پہنچائے گا اور اِطاعت کروں (یعنی شَرِیعت کا حُکْم مان کر غَلَط کام چھوڑ دوں) تو (**اللہ** پاک مجھے) بے روزی چھوڑ دے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۵۲۸)

روزی ربّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے

یاد رکھئے! نَماز چھوڑ کر کوئی بھی ذَرِیعہ روزی میں بَرَکت نہیں لاسکتا، روزی دینا اُسی پَروَرْدگار کے ذِمّۂ کرم پر ہے جس نے **نَماز** فرض کی ہے۔ بارھویں پارے کی اِبْتِدا میں ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲، ھود:٦)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

کسی جاندار کو رِزق دینا اللہ پاک پر واجِب نہیں

"تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" جلد 4 صَفْحَہ 396 تا 397 پر اس آیت کے تحت لکھا ہے: علّامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے یہ مُراد نہیں کہ جانداروں کو رِزق دینا اللہ پاک پر واجِب ہے کیونکہ اللہ پاک اس سے پاک ہے کہ اس پر کوئی چیز واجِب ہو بلکہ اس سے یہ مُراد ہے کہ جانداروں کو رِزق دینا اوران کی کفالت کرنا اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لازِم فرمالیا ہے اور وہ اس کے خِلاف نہیں فرماتا۔ رِزق کی ذمہ داری لینے کو "عَلٰی" کے ساتھ اس لئے بیان فرمایا تاکہ بندے کا اپنے ربّ پر توکُّل (یعنی بھروسا) مَضْبوط ہو اور اگر وہ (رِزق حاصل کرنے کے) اَسْباب اِختِیار کرے تو ان (اسباب) پر بھروسا نہ کر بیٹھے بلکہ اللہ پاک ہی پر اپنا اِعتِماد اور بھروسا رکھے، اَسباب صِرْف اس لئے اِختِیار کرے کہ اللہ پاک نے اسباب اِختِیار کرنے کا حُکْم دیا ہے کیونکہ اللہ پاک فارِغ رہنے والے بندے کو پسند نہیں فرماتا۔ زمین کے جانداروں کا بطورِ خاص اس لئے ذِکْر فرمایا کہ یہی غذاؤں کے مُحتاج ہیں جبکہ آسمانی جاندار جیسے فِرِشْتے اور حُورِعین، یہ اس رِزق کے مُحتاج نہیں بلکہ ان کی غِذا تسبیح و تہلیل ہے۔ (صاوی ج۳ ص ۹۰۰، ۹۰۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدائے رَزّاق پر بھروسا کرتے ہوئے ہمیشہ روزی کا ذَرِیعہ ایسی ہی مُلازَمت (Job) کو بنانا چاہئے جس میں اللہ ربُّ الْعِزَّت کی نافرمانی نہ کرنی پڑے، **نَماز** بلکہ جَماعت بھی نہ چھوڑنی پڑے۔ اور سیٹھ کو بھی چاہیے کہ اپنے پاس نَمازی مُلازِم رکھے، اگر مُلازِم (Employee) بے نَمازی ہے تو اُسے **نَماز** کی تَرغیب دیتا رہے۔

نَمازی خادِم (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْھَیْثَم بن تَیِّھان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس خادِم ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: نہیں۔ آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا۔ چُنانچِہ جب آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس دو شَخْص لائے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْھَیْثَم بن تَیِّھان رضی اللہ عنہ حاضِرِ خدمت ہوئے، مُصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان میں سے ایک چُن لو۔ عرض کی: **یانبیَّ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! آپ ہی چُن دیجئے، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین (یعنی اَمانت دار) ہے، (پھر ایک کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا:) تم اِسے لو کیونکہ میں نے اِسے **نَماز** پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے مُتعلِّق بھلائی کی وصیَّت قَبول کرو۔ (ترمذی ج ٤ ص١٦٣، ١٦٤ حدیث ٢٣٧٦)

مُلازِم وُہی اچھا جو نَمازی ہو

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (جس سے مَشْوَرہ لیا جائے وہ امین ہے) کے تَحت لکھتے ہیں: قِیامت تک کے لیے یہ قاعدہ مُقرّر فرمادیا کہ اگر تم سے کوئی شَخْص مَشْوَرہ کرے تو تم پر لازِم ہے کہ خلافِ مَصْلَحت اُسے مشورہ نہ دو، اگر ایسا کیا تو تم خائِن (یعنی خِیانت کرنے والے) ہوگئے۔ مشورہ لینے والا اگرچہ دُشمن ہو مگر مَشْوَرہ اچّھا دو۔ حدیثِ پاک کے اِس حِصّے (تم اسے لو کیوں کہ میں نے اِسے نَماز پڑھتے دیکھا ہے) کے تَحت ہے: اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ نَمازی مسلمان کو اپنے کام کاج کے لیے مُلازِم رکھو، بیوی، اَولاد، خُدّام، دوست اَحباب، رِشتے دار وہ ہی اچّھے جو نَمازی ہوں، نَمازی آدمی اِنْ شَآءَاللہ مُتَّقی، پرہیزگار، خیر خواہ ہوتا ہے، جو خُدا سے نہ ڈرے وہ بندے سے اوراس کا حَق مارنے سے کیا ڈرے گا؟ حدیثِ مُبارکہ کے اِس حِصّے (اور اس کے مُتعلِّق بھلائی کی وصیّت قبول کرو) کے تَحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو معنٰی ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ اس خادِم کو ہمیشہ اچّھی باتوں کی نَصیحت وَصیّت کرتے رہنا اس کی اِصلاح

بھی تمہارے ذِمّے ہے، دوسرے یہ کہ تم اس کے مُتعلِّق میری وصیّت قبول کرو کہ اس سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا۔ وہ حضرت یہ دوسرے معنٰی میں سمجھے اور انہوں نے گھر لے جا کر اسے آزاد کر دیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۶۳۰)

تُو بھی نَماز پڑھ ترا نوکر پڑھے نَماز

اے کاش! بچّہ بچّہ، برادر! پڑھے نماز

نَماز ایک پیمانہ ہے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْعالیہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں کئی دن کا سَفَر طے کر کے کِسی شخص کے پاس (حدیثِ پاک سُننے) جاتا ہوں تو پہنچ کر سب سے پہلے اس کی **نَماز** جانچتا ہوں، اگر اسے **نَماز** قائم کرتا اور اسے پورے طور پر ادا کرتا دیکھتا ہوں تو اس کے پاس ٹھہر کر اس سے حدیث سماعت کرتا (یعنی سُنتا) ہوں، اگر اسے **نَماز** ضائع کرتا پاتا ہوں تو حدیث سَماعت کیے (یعنی سُنے) بغیر واپَس آ جاتا ہوں اور (دل میں) کہتا ہوں کہ (جب) یہ (نَماز ضائع کر رہا ہے تو) **نَماز** کے عِلاوہ دیگر (واجِبات و مُستَحَبّات) کو بدرَجہ اَوْلٰی (یعنی اس سے زیادہ) ضائع کرتا ہوگا۔ (حلية الاولياء ج٢ ص٢٥٠ حديث ٢١١٩)

جو فرض ادا نہیں کرتا وہ قرض کیا ادا کرے گا! (فرضی حِکایت)

ایک نوجوان اپنے کسی جان پہچان والے نیک نَمازی آدمی کی دُکان پر آیا، دُعا سلام کے بعد اُس سے کہا: ''مجھے پانچ ہزار روپے قَرض دے دیجئے، تین دن کے بعد دے جاؤں گا۔'' دُکان دار نے رَقم گِنتے ہوئے پوچھا: زِیادہ تر کون سی مَسْجِد میں نَماز پڑھتے ہیں؟ نوجوان نے جواب دیا: ''میں نَماز کے مُعامَلے میں کمزور ہوں، نَماز تو نہیں پڑھتا۔'' یہ سُن کر دُکان دار نے رَقَم واپَس غَلّے میں ڈالتے ہوئے کہا: میں آپ کو قَرض نہیں دے سکتا۔ نوجوان چونک کر بولا: جنابِ والا! نَماز کا قَرض سے کیا تَعَلّق! میں پکّا وعدہ کرتا ہوں، تین دن کے بعد قَرض لوٹا دوں گا۔ دُکان دار نے قَرض دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا: ''جو اللہ پاک کا ''**فَرض**'' ادا

نہیں کرتا وہ میرا '' قَرض '' کیا ادا کرے گا! '' (یہ حِکایَت چوٹ کرنے کیلئے بیان کی گئی ہے، اَلْبتَّہ بے نَمازی کو قَرض دینا جائز ہے اور بے نمازی قَرض دبا ہی لے یہ ضَروری نہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

''مَدَنی اِنْعامات'' پر عمل کی سَعادت ملی

نمازوں کی اَہَمِیّت دل میں بڑھانے، تَرکِ نَماز سے خُود کو ڈرانے، ''مَدَنی اِنْعامات'' کے مُطابق عَمَل کے ذَرِیعے اپنے آپ کو نیک بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی سے مُنْسلِک رہئے۔ آیئے! ایک مَدَنی بَہار سُنتے ہیں: ملتان سے تَعَلُّق رکھنے والے ایک اسلامی بھائی مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے گُناہوں کی دَلْدَل میں دھنستے چلے جارہے تھے، فِلمیں دیکھنے کے تو ایسے شوقین تھے کہ ایک دن میں تین تین چار چار فِلمیں بھی دیکھ ڈالتے، جو وَقْت بچتا وہ بلیئرڈ کھیل کر ضائع کر دیا کرتے۔ فِلموں میں عِشقِیَہ فِسقِیہ کہانیاں دیکھ کر خود بھی عِشقِ مَجازی میں مُبْتَلا ہو چکے تھے۔ عَمَلی بِگاڑ کے ساتھ ساتھ ایک مُصِیبت یہ بھی تھی کہ یہ بُرے عقائدوالوں کے گھیرے میں آ گئے۔ ایک دن ان کے دِل میں خَیال آیا کہ دیکھیں تو سہی یہ دعوتِ اسلامی والے کہتے کیا ہیں! چُنانچِہ یہ کسی دوست کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہَفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں چلے گئے۔ وہاں مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان وغیرہ سُن کر ان کے دل کو کچھ سُکون تو مِلا لیکن عَمَلی حالَت میں خاص تبدیلی نہ آسکی۔ ایک اسلامی بھائی سے ان کا رابطہ رہا اور وہ انہیں ملتان میں ہونے والے تین دن کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔ وہاں اِنہوں نے بَیان '' گُناہوں کی سزائیں '' سنا، جس نے ان کے دل پر گہرا اثر کیا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے خُوش عَقیدہ مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر نَماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر بھی عَمَل کرنے لگے۔ یہ اس قَدَر باعَمَل بن گئے کہ رسالہ 72 '' مَدَنی اِنْعامات '' میں سے 71 پر عَمَل کرنے کی بھی اِنہیں سعادت ملی۔

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر

گُناہوں کی دے گا دوا مَدنی ماحول (وسائلِ بخشش(مرمَّم)ص ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما بَیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس کی اَمانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں، جس کی طَہارت نہیں اس کی کوئی نَماز نہیں اور جس کی نَماز نہیں اس کا کوئی دِین نہیں کیونکہ دِین میں نَماز کا وُہی مَقام ہے جو بدن میں سر کا۔ (معجم اوسط ج۱ ص٦٢٦ حدیث ٢٢٩٢) **فرمانِ مُصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: جس کی نَماز نہیں اس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (مسند بزار ج١٥ ص١٧٦ حدیث ٨٥٣٩)

جس نے نماز ترک کی اُس نے دین کو گرا دیا!

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم: نَماز دِین کا سُتُون ہے اور جس نے **نماز** ترک کی اُس نے دِین کو گرا دیا۔ (احیاء العلوم ج١ ص٢٠١)

نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرو!

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی ظاہِری وفات کے وَقْت حاضِر تھے، آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ہم سے تین بار اِرشاد فرمایا: ''**نَماز کے مُعاملے میں اللہ سے ڈرو!**''

(شعب الایمان ج٧ ص٤٧٧ حدیث ١١٠٥٣)

عَلّامہ مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس رِوایَت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نَماز کی پابندی کے ذَرِیعے اپنے آپ کو **اللہ** پاک کے غَضَب سے بچاؤ اس اُمّید پر کہ تمہارا ربِّ کریم راضی ہو جائے۔

(فیض القدیر ج١ ص١٦٧ تحت الحدیث ١٢٧)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

نماز نہ پڑھنا بے بَرَکتی کا سبب ہے

مُفتی سیِّد عبدُ الفَتّاح حُسینی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ (وفات:1323ہجری) فرماتے ہیں: ہمیشہ نَماز جماعَت کے ساتھ ادا کرنے سے نیک بَخْتی اور تونگری (یعنی دولت مندی) کی بَرَکت حاصل ہوتی ہے، بدبَخْتی اور مُفلسی (یعنی غُربت) دُور بھاگتی ہے اور جماعت کو تَرک کرنے نیز بِالکل **نَماز** نہ پڑھنے سے بَرَکت خَتْم ہوجاتی ہے۔ (دولت بے زوال ص۲۰)

نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر خلافِ سنّت کام کیا ہے! (حکایت)

عارِف باللہ، شیخ صالح سُلیمان قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک بار والیِ مِصر ابنِ طُولُون حاضِر تھا، اسی دوران ایک شَخْص نے آ کر عرض کی: ''یاسیِّدی! آج رات میں نے خواب میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی، آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رَنگ سیاہ تھا۔'' شیخ سُلیمان قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: اپنا خواب ابنِ طُولُون سے بیان کرو۔ اُس نے ابنِ طُولُون کو اپنا خواب سنایا تو ابنِ طُولُون نے کہا: جس شَخْص نے یہ خواب دیکھا ہے وہ خِلافِ سُنَّت کاموں میں مَشغول ہے کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چِہرۂ مُبارَک سَفید تھا اور سیاہ رَنگ سَفید کے اُلَٹ ہے، خواب دیکھنے والا ضَرور خِلافِ سنَّت کام کا مُرتکِب ہے۔ وہ شَخْص کہنے لگا: میں نے سُنَّت کے خِلاف کوئی کام نہیں کیا، ہاں! اتنا ضَرور ہے کہ بسا اوقات سُستی کے سبب مجھ سے **نَماز** چھوٹ جاتی ہے۔ شیخ سُلیمان قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: **نَماز** نہ پڑھنے سے بڑھ کر خِلافِ سنّت اور کیا ہے! **نَماز** نہ پڑھنا سب سے بڑا گُناہ ہے، اور اس کی نُحُوسَت سے آدمی کا چِہرہ بھی سِیاہ ہوتا ہے۔ شیخ سُلیمان قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اُس خواب دیکھنے والے شَخْص سے مزید فرمایا: **نَماز** چھوڑنے سے توبہ کرو اور اپنی فوت شُدہ نَمازیں ادا کرو۔ (الكواكب السائرة بأعيان المائة العاشرة ج۲ ص۱۴۷)

اللہ پاک غضب فرمائے گا

اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو وَحی فرمائی: اے داؤد! بنی اِسرائیل سے کہو! جس نے ایک **نَماز** بھی چھوڑی وہ مجھ

سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ میں اس پر غَضَب فرماؤں گا۔ (الزھر الفائح ص٢٧)

سب سے بڑی بے حیائی

والدِ اعلیٰ حضرت، علّامہ مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”نَماز کو تَرک کرنا اور اپنے مالِک کا حُکم ٹال دینا سب گُناہوں سے بڑا گُناہ اور سب بے حَیائیوں سے سَخت بے حَیائی ہے۔“ (انوارِ جمالِ مصطفٰے ص٣٤٥)

اعمال کی بربادی

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعْظَم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: جس نے جان بوجھ کر نَماز چھوڑی، اللہ پاک اُس کے عَمَل بَرباد کر دے گا اور اللہ پاک کا ذِمّہ اُس سے اُٹھ جائے گا، جب تک کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ نہ کرے۔

(الترغیب والترھیب ج١ ص٢١٦ حدیث١٨)

بے نمازی سے اسلام کی امان اُٹھ جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے وَصیَّت فرمائی: کسی چیز کو اللہ پاک کا شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ مار ڈالے جاؤ یا جَلا دِیئے جاؤ اور فَرض نَماز جان بوجھ کر نہ چھوڑو کہ جس نے اِسے عَمداً (یعنی جان بوجھ کر) چھوڑا اُس سے ذِمّہ اُٹھا لیا جاتا ہے۔ اور شَراب نہ پیو کہ یہ ہر شَر (یعنی ہر بُرائی) کی چابی ہے۔ (ابن ماجہ ج٤ ص٣٧٦ حدیث ٤٠٣٤)

”اُس سے ذِمّہ اُٹھا لیا جاتا ہے“ کے معنٰی

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اُس سے ذِمّہ اُٹھا لیا جاتا ہے) کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی بے نَمازی سے اِسلام کی اَمان اُٹھ گئی، اسے حاکِم اس پر (یعنی تَرکِ نَماز پر) سَخت سے سَخت سَزا دے سکتا ہے۔ یا یہ مَطْلَب ہے کہ نَمازی اللہ کی اَمان (یعنی حِفاظت) میں رہتا ہے، صدہا (یعنی سینکڑوں) مُصیبتوں سے مَحفوظ،

بے نَمازاس دولت سے محروم۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۳۶۹) ایک مقام پر لکھتے ہیں: بے نَمازی **اللہ** کی اَمان (یعنی حفاظت) میں نہیں رہتا، نَماز کی بَرَکت سے انسان دنیا میں آفتوں سے، مرتے وَقْت خرابیِ خاتِمہ (یعنی بُرے خاتِمے) سے، قَبْر میں فیل (یعنی ناکام) ہونے سے، حَشْر میں مصیبتوں سے بفضلہٖ تعالٰی (بِـ۔فَضْلِہٖ۔تعا۔لٰی۔یعنی **اللہ** پاک کے فضل سے) اَمْن میں رہتا ہے۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ وظیفے، عَمَلیات، تعویذات کے فائدے حاصل کرنے کے لیے **پابندیِ نَماز** ضَروری ہے، شَیخ و مُرید دونوں کو۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۷۹)

جب بینائی جاتی رہی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کی **جب بینائی جاتی رہی** تو آپ سے عرض کی گئی: ہم عِلاج کردیں گے، کیا آپ اس کے لیے کچھ دن **نماز** چھوڑ سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، کیونکہ دو جہاں کے سُلطان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: جس نے نَماز چھوڑی تو وہ **اللہ** پاک سے اس حال میں ملے گا کہ **اللہ** پاک اُس پر ناراض ہوگا۔ (مجمع الزوائد ج ٢ ص ٢٦ حديث ١٦٣٢)

اللہ کا دوست کون؟ دشمن کون؟

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جس شخص نے ان کی حِفاظت کی وہ میرا سچّا دوست ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ میرا دُشمن ہے: (۱) (پانچوں فرض) نَمازیں (۲) (رَمَضان کے) روزے (۳) جَنابت سے غُسل۔ (شعب الايمان ج ٣ ص ٩١ حديث ٢٧٤٩)

شرحِ حدیث

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: ''سچّا دوست ہونے'' سے مُراد یہ ہے کہ **اللہ** پاک اس کا ضامِن بن جائے گا اور اس کی حِفاظت فرمائے گا اور **نَماز** ضائع کرنے والے شخص کا ''**اللہ** پاک کا دُشمن'' ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اگر **اللہ** پاک کا عَفْو و کرم (یعنی مُعافی دینا اور مہربانی فرمانا) اُس کے شاملِ حال نہ ہوا تو وہ اُسے عذاب دے گا اور اُسے بے عزّت کردے گا۔ (فيض القدير ج ٣ ص ٣٨٣ مختصراً) یاد رہے کہ **اللہ** کے دُشمن کا لَفْظ حقیقت میں صِرف کُفّار کے لیے ہے۔

سب سے اَہم کام نَماز ہے!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا نافِع رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اَہم میرے نزدیک نَماز ہے، جس نے اس کا ''حِفْظ'' کیا اور اس پر مُحافَظَت کی (حِفْظ و مُحافَظَت کی وضاحت آگے آرہی ہے) اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ دوسروں کو اس سے زیادہ ضائع کرے گا۔ (مؤطا امام مالك ج١ ص٣٥ حديث ٦)

نَماز ایمان کی پہچان ہے!

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''نَماز اِیمان کی علامت (یعنی پہچان) ہے تو جو نَماز کے فرائض، سنّتیں اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے صِدق (یعنی سچّے) دل سے اِس کی مُحافَظَت کرے گا وہ مومن ہے۔'' (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب ج٣ ص٤١ حديث ٤١٠٢)

حِفْظ و مُحافَظَت کے معنیٰ

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس فرمانِ فاروقی (تمہارے سب کاموں سے اَہم میرے نزدیک نَماز ہے) کے تحت ''مِراٰت'' جلد 1 صَفْحَہ 376 پر فرماتے ہیں: یعنی سَلطنت کے کام، مُلکی اِنتِظام نَماز کے بعد ہیں، جب نَماز کا وَقت آجائے تو سارے کام ویسے ہی چھوڑ دو۔ (اور نَماز میں مشغول ہو جاؤ) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ سلطانِ اسلام کو چاہیے کہ رِعایا کے دینی حالات سنبھالے، صرف دنیا پر نظر نہ رکھے۔ **دوسرے** یہ کہ ''بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود سنبھل جائیں گے!'' اسی لئے آپ نے حُکّام کو خُصوصیّت سے خِطاب فرمایا (کہ جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بَدَرجۂ اَولیٰ ضائع کرے گا)۔ حِفْظ سے مراد (یہاں) نَماز کو دُرُست کر کے پڑھنا ہے اور مُحافَظَت سے مُراد ہمیشہ اور صحیح وَقت پر پڑھنا۔ اس فرمان سے معلوم ہوا کہ جیسے نَماز کی پابندی تمام نیکیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے ایسے ہی نَماز چھوڑنا گُناہوں کا دروازہ کھولتا ہے، ربّ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِؕ (پ ۲۱، العنکبوت:۴۵)

(ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نَماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے)

(مراۃ المناجیح ج۱ص۳۷۶)

نَماز کی مُحافَظت کی مزید وضاحت

امام شَرَفُ الدّین حُسین بن محمد طِیْبی رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں: مُحافَظت سے مُراد یہ ہے کہ نَماز سے غَفلت نہ برتی جائے، اسے اس کے اوقات میں ادا کیا جائے، اس کے اَرکان پورے طور پر ادا کیے جائیں اور خود کو نَماز اور ان چیزوں کا اِہتمام کرنے میں مصروف کیا جائے جن کے ذَرِیعے نَماز کامل (Perfect) ہوتی ہے۔ (شرح الطیبی ج۲ص۱۹۳)

لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں (مُحاوَرہ)

امام ابو عُمَر اِبنِ عَبْدُ الْبَرّ رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے شاہی فرمان میں حُکّام کو اس لیے مُخاطَب کیا کہ لوگ ان کے پیچھے چلتے ہیں، جیسا کہ کہاوت ہے کہ اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ الْمَلِكِ (لوگ بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں)۔ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عليه واله وسلّم کا فرمان ہے کہ ”میری اُمّت کے دو قسم کے لوگ اگر دُرُست ہو جائیں تو تمام لوگ دُرُست ہو جائیں گے اور وہ حُکّام و عُلَما ہیں۔“[1] اِبنِ عَبْدُ الْبَرّ مزید فرماتے ہیں: جس شخص کو اللہ پاک نے رِعایا کا حکمران بنایا ہو اُس پر لازم ہے کہ وہ ان کی بَھلائی چاہتے ہوئے ان کی دیکھ بھال کرے اور دینی مُعامَلے میں بھلائی چاہنے سے بڑھ کر بَھلا کون سی بَھلائی ہو سکتی ہے! اور وہ بَھلائی چاہنا بھی اس کے ساتھ جو نَماز نہ پڑھتا ہو (اُسے نَماز پڑھنے والا بنائے) حتّٰی کہ نَماز کے بارے میں آتا ہے کہ جس کی نَماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عليه واله وسلّم کا ارشاد ہے: ”جس بندے کو اللہ پاک نے رِعایا کا حکمران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی (یعنی بَھلائی چاہنے) کے ذَرِیعے ان کی نگہبانی نہ کرے ایسا شخص جنّت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔“[2] حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ اپنی رِعایا کے

[1]: اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ص۴۰۲ حدیث۳۷۸۴ [2]: بخاری ج۴ص۴۵۶ حدیث ۷۱۵۰

لیے شفیق (یعنی مہربان) باپ کی طرح تھے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔(الاستذکار ج۱ ص ٨٤) اَلْغَرَض بے نَمازی کے ساتھ بہترین بَھلائی یہ ہے کہ اُسے نَمازی بنایا جائے۔

بار بار کہنے کے بعد آخر سنبھل ہی گئے

نَمازوں پر اِسْتِقامت پانے، دوسروں کو نَمازی بنانے کا جذبہ بڑھانے اور وُضُو و غُسْل کے ضَروری مسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابَستہ رہئے!

مَدَنی بہار: اوکاڑہ (پنجاب) کے قریبی عَلاقے شفیق نگر کے ایک اسلامی بھائی نَمازوں پر اِستِقامت سے محروم تھے، کئی کئی مہینے مسْجِد کی حاضِری سے محروم رہتے، دنیا کی مَحَبَّت ایسی غالِب تھی کہ موت کا تذکرہ سننا نَفْس پر گراں گُزرتا تھا، نفس و شیطان ان کا یہ ذِہْن بناتے کہ خوب مزے اُڑاؤ! جو ہوگا دیکھا جائے گا! لاعِلْمی کا یہ حال تھا کہ غُسل کے اہم مسائل سے بھی ناواقف تھے، اسی وجہ سے بسا اوقات ناپاک حالت میں بھی نَماز پڑھنے مسْجِد میں چلے جاتے۔ ان کی قسمت کا ستارہ یوں چمکا کہ ایک دن یہ نَمازِ ظُہر پڑھنے کے لئے مسجد گئے، جماعت ہو چکی تھی لہٰذا انہوں نے تنہا ہی نَماز ادا کی۔ اس وَقْت دعوتِ اسلامی کا مَدَنی قافِلہ مسجِد میں موجود تھا، عاشِقانِ رسول کے چہرے داڑھی شریف اور عمامے کے نُور سے منوّر تھے۔ جب یہ نَماز سے فارِغ ہوئے تو مَدَنی قافِلے کے ایک اسلامی بھائی ان کے قریب پُہنچے اور سَلام و مُصافَحَہ کے بعد امیرِ قافِلہ اسلامی بھائی سے مُلاقات کروائی۔ جنہوں نے ان پر انفرادی کوشش کی اور **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی ترغیب دی، اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو اجتماع میں بھی نہیں جاتا اور آپ مجھے مَدَنی قافِلے میں جانے کی دعوت دے رہے ہیں! یہ سُننے کے بعد امیرِ قافِلہ اسلامی بھائی نے حکمتِ عَمَلی سے ان کا مزید ذِہْن بنانے کی کوشش کی تو انہوں نے ہامی بھر لی کہ جب کبھی موقع ملے گا مَدَنی قافلے میں سَفَر کی سَعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد یہ گھر واپس آ گئے۔ مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی کوشش کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا ذِہْن بنا لیا اور تقریباً 2 ماہ بعد ایک دن اپنے کزن کے ہمراہ سُنَّتوں بھرے اجتماع

میں حاضِر ہو گئے۔ وہاں پر مَدَنی ماحول دیکھ کر ان کا دل خوش ہو گیا۔خوش قسمتی سے دوسری بار بھی ہفتہ وار اجتماع میں حاضری ہوگئی اور جب یہ اجتماعی دُعا میں شریک ہوئے تو ان کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلے اور یہ اپنے پاک پَروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ واِسْتِغْفار کرنے لگے۔اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا اور پھر اسلامی بھائیوں کی آپس میں مُلاقات کا سلسلہ ہوا تو ان کے ایک پرانے دوست انہیں مل گئے جو انہیں اجتماع میں دیکھ کر بَہُت خوش ہوئے۔پرانے دوست نے ان کی ملاقات دیگر عاشِقانِ رسول سے بھی کروائی، جنہوں نے انہیں اپنائیت دی اور تُحفہ بھی پیش کیا۔یہ مَحبّتیں دیکھ کر ان کا دل باغ باغ ہو گیا،عَمَل کا جذبہ بیدار ہوا اور انہوں نے بھی داڑھی شریف بڑھانا شُروع کردی لیکن نفس وشیطان کو کب یہ گوارا تھا کہ ان کا چِہرہ داڑھی کے نُور سے روشن ہوجائے، چُنانچِہ شیطانی حملوں کے نتیجے میں انہوں نے دو ہفتوں بعد داڑھی شریف منڈوا دی۔پھر انہیں مَکْتَبَۃُ الْمدینہ سے جاری ہونے والے بیانات کے کیسٹ سُننے کا موقع ملا تو گُناہوں سے بچنے کا ذِہْن بنا اور انہوں نے ایک بار پھر داڑھی منڈوانا چھوڑ دی، رَمَضان کا مہینا گُزرنے کے بعد پھر یہ شیطان سے مغلوب ہوگئے اور چِہرے کو داڑھی شریف سے محروم کرلیا۔پھر ایک دن جب انہوں نے آئینے میں اپنے چِہرے کو داڑھی شریف کے نُور سے خالی دیکھا تو انہیں شرمندگی ہوئی اور ان کا ضمیر انہیں ملامت کرنے لگا،انہوں نے ایک بار پھر پکّا ارادہ کرلیا کہ اب میری گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی شریف نہیں، **اللہ** پاک نے انہیں اِستِقامت دی اور مستقل طور پر داڑھی شریف رکھنے میں کامیاب ہوگئے۔دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے یہ مدنی ماحول کے قریب سے قریب تَر ہوتے گئے،ان کی زندگی میں نیکیوں کی بہار آگئی،اخلاق وکردار اور ظاہر و باطن سنورنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کام کرنے کا موقع بھی ملا۔

اُلفتِ مُصطَفٰے اور خوفِ خُدا

چاہئے گر تمہیں قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ٦٦٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَماز ضائِع کیا جانا قُربِ قِیامت کی علامت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم، رء ُوف رَّحیم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: قِیامت قریب ہونے کی علامت (یعنی نشانی) ہے کہ تم لوگوں کو نَماز ضائع کرتا ہوا دیکھو گے۔ (کنز العمال ج ١٤ ص٢٤٣ حدیث٣٩٦٣٢)

نَماز "ضائع" کرنے کے معنیٰ

حضرتِ علّامہ محمد بن عبدُ الرَّسول بَرْزَنْجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1103 ہجری) اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: نَماز ضائع کرنے سے مُراد یہ ہے کہ لوگ یا تو بالکل نَماز ہی نہیں پڑھیں گے یا پڑھیں گے تو اس کا کوئی فَرض یا واجِب چھوڑ دیں گے اور یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ "اس اُمّت سے سب سے پہلے اَمانت اور سب سے آخِر میں نَماز اُٹھالی جائے گی" کیونکہ اُس سے مُراد یہ ہے کہ نَماز کی صورت باقی رہے گی جبکہ یہاں نَماز ضائع کرنے سے مُراد یہ ہے کہ وہ نَماز کو خُشُوع یا اس کی شرائط کے ساتھ ادا نہیں کریں گے۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص١٢٣)

قُربِ قِیامت میں بکثرت لوگوں کی نَماز قبول نہ ہوگی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قُربِ قِیامت کی علامت ہے کہ پچاس لوگ نَماز پڑھیں گے مگر ان میں سے کسی کی بھی نَماز قبول نہیں ہوگی۔ (الجامع الصغیر ص ١٥٠ حدیث٢٤٨١)

شرحِ حدیث

علّامہ محمد بن عبدُ الرَّسول بَرْزَنْجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ وہ نَماز کے شرائط و ارکان کا لحاظ نہیں رکھیں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

گے جس کے سبب ان کی **نماز** صحیح نہیں ہوگی اور اِسی وجہ سے ان کی **نماز** بھی قبول نہیں ہوگی۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ١١٤)

حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءوف مُناوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ان میں سے کسی کی **نماز** اس لیے قبول نہیں ہوگی کہ عِلْم کی کمی ہوگی اور جہالت کا غَلَبہ ہو چُکا ہوگا، یہاں تک کہ انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو انہیں دین کے **سُتُون نماز** کے اَحکام سکھائے اور دینی اَحکام میں ان کی رہنمائی کرے اور ان کی عِبادت دُرُست کروائے اور حقیقت یہ ہے کہ پچاس کا عَدَد حد بندی کے لیے نہیں بلکہ کثرت بیان کرنے کے لیے ہے (یعنی نماز پڑھنے والوں کی کثیر تعداد ایسی ہوگی جن کی **نماز** قبول نہیں ہوگی)۔ (فیض القدیر ج ٢ ص ٦٧٩ حدیث ٢٤٨١، التیسیر ج ١ ص ٣٤٧)

تارِکِ نماز بدبخت اور محروم ہے

سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک دن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: ''دُعا کرو، اے **اللہ**! ہم میں بدبخت و محروم شخص کو نہ رہنے دینا۔'' پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو محروم و بدبخت کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! وہ کون ہے؟ تو فرمایا: **نماز** تَرک کرنے والا۔ (الزواجر ج ١ ص ٢٩٦)

جہنمیوں کا نچوڑ (رس)

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک **نماز** نشے کی حالت میں چھوڑی گویا دنیا اور اس میں موجود سب کچھ جو اس کے پاس تھا اُس سے چھین لیا گیا اور جس نے چار نَمازیں نشے کی حالت میں چھوڑیں تو **اللہ** پاک پر حق ہے کہ اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پلائے۔ عرض کی گئی: طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنّمیوں کا نچوڑ (یعنی پیپ اور خون)۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٥٩٣ حدیث ٦٦٧١)

کالے سانپوں کے زہر کا گھونٹ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نَشہ ویسے ہی حرام ہے پھر اِس کے سبب نَمازیں چھوٹ جانا بھی باعثِ عذاب۔ شراب بے حد خراب و باعثِ سَخْت عذاب ہے اِس کے تو قریب بھی نہیں جانا چاہئے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ

والہٖ وسلَّم ہے: جس نے دُنیا میں شَراب پی **اللہ** پاک اُسے **کالے سانپوں** کے زہر کا ایسا گھونٹ پلائے گا کہ جسے پینے سے پہلے ہی اُس کے چِہرے کا گوشت برتن میں گر جائے گا، اور جب وہ اسے پئے گا تو اُس کا گوشت اور کھال جھڑ جائے گی جس سے دوزخیوں کو بھی اَذِیَّت پہنچے گی ، یاد رکھو! بے شک شراب پینے والا ، بنانے اور بنوانے والا ، اُٹھانے اور اُٹھوانے والا اور اِس کی کمائی کھانے والا ، سب **گناہ** میں شریک ہیں ، **اللہ** پاک نہ تو ان میں سے کسی کی کوئی نَماز قَبول فرمائے گا ، نہ روزہ اور نہ ہی حج یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں ، اگر بغیر توبہ کئے مرگئے تو **اللہ** پاک پر حق ہے کہ انہیں دنیا میں پئے ہوئے ہر گھونٹ کے بدلے جہنّم کی پیپ پلائے ۔ جان لو! ہر نَشہ آور چیز حرام ہے اور ہر شراب **حرام** ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج ۲ ص ۵۸۲) (الزواجر ج ۲ ص ۳۱۶)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ **ایک دوسری رِوایت کے تَحت** **طِيْنَةُ الْخَبَال** **کے بارے میں لکھتے ہیں:** خَبال بمعنٰی فساد ، طِیْنَۃ بمعنٰی بدبو دار نچوڑ ، یہ نہایت ہی گرم ، بَہُت بدبو دار ، گاڑھا گاڑھا ہوگا ، سَخت بدمزہ جسے دیکھ کر تے آئے ، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غَلَبہ (کی وجہ) سے پینا پڑے گا ۔ خُدا کی پناہ! (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ٦٦١ بتغیرٍ قلیل)

خوفناک سانپ اور خچر نُما بچھو

مَنقول ہے: جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام "لَملَم" ہے ، اس میں اُونٹ کی گردن کی طرح **موٹے موٹے سانپ** ہیں ، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت (یعنی فاصلے) کے برابر ہے ، جب یہ **سانپ** بے نَمازی کو ڈسے گا تو اُس کا زَہر اس کے جسم میں سَتّر (70) سال تک جوش مارتا رہے گا ۔ اور جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام "**جُبُّ الْحُزْن**" ہے ، اس میں کالے خَچّر کی مانند **بچّھو** ہیں ، ہر بچّھو کے سَتّر (70) ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زَہر کی تھیلی ہے ، وہ **بچّھو** جب بے نَمازی کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زَہر اس کے سارے جِسْم میں سَرایت کر (یعنی پھیل) جاتا ہے اور اس زَہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے ، اس کے بعد اس (بے نمازی) کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اُس کی شَرم گاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنّمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں ۔ (قُرۃُ العیون معہ الروض الفائق ص ۳۸۵) (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ۲۱ ملخصاً)

اے عذاب سے ڈرنے والے اسلامی بھائیو! لرز اُٹھو! اور گھبرا کر **اللہ** پاک کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے نمازوں کا اِہْتِمام شُروع کردو، ورنہ یاد رکھو! **اللہ** پاک کا عذاب بَرداشْت نہ ہو سکے گا۔

بغیر گوشت کے چہرے

''قُرَّۃُ الْعُیُون'' میں نَقْل کَردہ ایک حدیثِ پاک میں یہ مَضْمون ہے کہ اُمّتِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دس اَفراد ایسے ہیں جن پر **اللہ** پاک بروزِ قِیامت غَضَبْناک ہوگا، اُن کے چِہرے بغیر گوشت کے ہڈّیوں کا ڈھانچا ہوں گے اور انہیں جَہَنَّم کی طرف لے جانے کا حُکْم صادِر فرمائے گا۔ وہ دس اَفراد یہ ہیں: (١) بوڑھا زانی (٢) گمراہ پیشوا (٣) شراب کا عادی (٤) ماں باپ کا نافرمان (٥) چُغل خور (٦) جھوٹی گواہی دینے والا (٧) زکوٰۃ نہ دینے والا (٨) سُود خور (٩) ظالم اور (١٠) بے نَمازی۔ مگر بے نَمازی کے لیے دُگنا (یعنی ڈبل) عذاب ہوگا اور بے نَمازی بروزِ قِیامت اِس حال میں اُٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے اور فِرِشتے اُس کی پٹائی کر رہے ہوں گے، جنّت اُس سے کہے گی: ''نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے۔'' اور جَہَنَّم کہے گا: میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے، **اللہ** پاک کی قسم! یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا۔ اُس وَقْت اُس (بےنَمازی) کے لیے دوزخ کا دروازہ کُھل جائے گا اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازے میں داخِل ہوگا، اور اُس کے سَر پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جَہَنَّم کے اُس طَبَقے میں ہوگا جس میں فِرعَون، ہامان اور قارُون ہوں گے۔ (مُلخص از قُرَّۃُ العیون ص ٣٨٤) (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ١٨۔١٩ ملخصاً)

ایک سیکنڈ کا کروڑواں حصہ بھی عذاب برداشت نہ ہو سکے گا

فِرعَون، ہامان اور قارُون چُونکہ کُفّار تھے لہٰذا یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جَہَنَّم میں رہیں گے مگر بے نَمازی مُسلمان مَعَاذَ اللہ اگر دوزخ میں گیا تو بِالآخر جَہَنَّم سے نکال کر جنّت میں داخِل کیا جائے گا، مگر یاد رکھئے! جَہَنَّم کا عذاب ایک سیکنڈ کا کروڑواں حِصّہ بھی کوئی بَرداشت نہیں کرسکتا۔ جَہَنَّم کا مختصر حال

سُنئے اور خوفِ خُدا سے لَرز یئے۔

جہنّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

جَہَنَّم قہرِ قہّار وغضبِ جبّار کا مَظْہَر (یعنی ظاہر ہونے کی جگہ) ہے جس طرح اللہ پاک کی رَحْمتوں اور نِعمتوں کی اِنتہا (یعنی حد) نہیں اور انسانی عَقْل اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتی اِسی طرح اللہ پاک کے قہر و غضب کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تَصَوُّر کیا جائے اُس (یعنی اللہ پاک) کے بے انتہا عذاب کا ایک ادنٰی (یعنی معمولی) حِصّہ ہے۔ مَثَلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخُن کھینچ لینا، کسی پر چُھریوں یا لاٹھیوں سے ضَربیں لگانا، کسی کے اُوپر وَزْن دار گاڑی چلا کر اُس کی ہڈّیاں چکنا چُور کر دینا، کسی کے سَر کے بال پکڑ کر اُس کے کُھلے مُنہ میں بندوق کی گولی چلا دینا، اَعْضا کاٹ کر نمک مِرچ چِھڑکنا، زندہ کھال اُدھیڑنا، بِغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا، یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مَثَلاً سر درد، بُخار، پیٹ کا درد یا خطرناک بیماریاں مَثَلاً دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) سَرطان (کینسر) گُردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا مَصائب و آلامِ دُنیوی جن کا تَصَوُّر مُمکن ہے وہ جَہَنَّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ بِالْفرض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شَخْص پر جَمع ہو جائیں تب بھی جَہَنَّم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: جس کو جَہَنَّم کا سب سے ہلکا عذاب ہوگا اُسے آگ کی جوتیاں تسموں (یعنی ڈوریوں) سمیت پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دِماغ ایسے کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھ ہی پر ہو رہا ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (مسلم ص ۱۱۱ حدیث ۵۱۷)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: سب سے ہلکے دَرَجے کا جس پر عذاب ہوگا، اللہ پاک اُس سے پوچھے گا: ''اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اِس عذاب سے بچنے کے لیے تُو سب فِدْیے (یعنی نقد مُعاوضے) میں دے دے گا؟'' عَرض کرے گا: ہاں۔

فرمائے گا: جب تُو آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کی پُشت (یعنی پیٹھ) میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حُکم فرمایا تھا کہ کُفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا۔ (بخاری ج٢ ص٤١٣ حدیث ٣٣٣٤)

دوزخ سے پناہ مانگنے کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! جہنَّم سے پناہ مانگتے رہنے کی عادت بنائیے! فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دُعا کرتی ہے کہ یااللہ! اس کو مجھ سے پناہ میں رکھ۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٥٧ حدیث ٢٥٨١) پناہ ان الفاظ میں بھی مانگ سکتے ہیں: ''یااللہ! مجھے جہنَّم سے بچا!'' اٰمین۔

گُناہ گار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رَحم فرمادے — ہے تیرے قَہر پہ حاوی تری عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص٧٨)

قارون کے ساتھ حشر!

رسولِ اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ''جو شخص نَماز کی حفاظت کرے، اُس کے لیے نَماز قیامت کے دن نُور و دلیل اور نَجات ہوگی اور جو اِس کی حفاظت نہ کرے، اُس کے لیے بروزِ قیامت نہ نُور ہوگا اور نہ دلیل ہوگی اور نہ نَجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔'' (مُسندِ اِمام احمد ج٢ ص٥٧٤ حدیث ٦٥٨٧)

نماز سے قبر میں اور پُل صراط پر روشنی ہوگی

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (حدیثِ پاک کے یہ الفاظ: جس نے نَماز کی حفاظت کی) اِس طرح کہ نَماز ہمیشہ پڑھے، صحیح پڑھے، دل لگا کر اخلاص کے ساتھ ادا کیا کرے، یہی معنیٰ ہیں نَماز قائم کرنے کے جس کا حکم قرانِ کریم نے بار ہا دیا: ''اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ'' (یعنی نَماز قائم کرو) اور حدیثِ پاک کے اِس

حصّے (نماز بروزِ قیامت نُور و دلیل و نَجات ہوگی) کے بارے میں فرماتے ہیں: قِیامت میں قبر بھی داخِل ہے کیونکہ موت بھی قِیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ **نماز** قبر میں اور پُلِ صِراط پر روشنی ہوگی کہ سَجْدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور **نماز** اُس کے مومن بلکہ عارِف بِاللّٰہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والا) ہونے کی دلیل ہوگی نیز اس **نماز** کے ذَرِیعے سے اسے ہر جگہ نَجات ملے گی (یعنی چُھٹکارا ملے گا)، کیونکہ قِیامت میں پہلا سُوال **نماز** کا ہوگا، اگر اس میں بندہ کامیاب ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ آگے بھی کامیاب ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۶۷ ـ ۳۶۸)

بے نمازی کے غیر مسلموں کے ساتھ حشر کی وضاحت

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) اُبَیّ بِن خَلَف وہ مُشرِک ہے جسے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ علیہ وسلَّم نے اُحُد کے دن اپنے ہاتھ (مُبارک) سے قَتْل فرمایا۔ "مِرقاۃ" میں ہے: اس میں اِشارۃً فرمایا گیا کہ بے نَمازی کا حَشْر (یعنی اُٹھنا) ان کافِروں کے ساتھ ہوگا اور نَمازی مومن کا حَشْر (یعنی اُٹھنا) اِنْ شَآءَ اللّٰہ نبیوں، صِدّیقوں، شُہدا اور صالحین (یعنی نیک بندوں) کے ساتھ ہوگا، اس سے یہ لازِم نہیں (آتا) کہ بے نَمازی کافِر ہوجائے اور نَمازی (مَعَاذَ اللّٰہ) نبی (بن جائے) بلکہ بے نَماز کو قِیامت میں ان کُفّار کے ساتھ کھڑا کیا جاوے گا جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھا دینا اس کی ذِلّت ہے۔

(آگے مزید فرماتے ہیں:) خیال رہے کہ قِیامت میں ہر شخص کا حَشْر (یعنی اُٹھنا) اس کے ساتھ ہوگا جس سے اُسے دنیا میں مَحَبَّت تھی اور جس کی طرح وہ کام کرتا تھا، بے نَماز چُونکہ کافِروں کے سے کام کرتا ہے لہٰذا اس کا حَشْر (یعنی اُٹھنا) بھی ان کے ساتھ ہوگا، نَمازی نبیوں، صدِّیقوں کی نَقْل کرتا ہے لہٰذا اس کا حَشْر (یعنی قیامت میں اُٹھنا) ان کے ساتھ ہوگا۔ اِسی لیے کہتے ہیں کہ اچّھوں کی نَقْل بھی اچّھی اور بُروں کی نَقْل بھی بُری۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۶۷ ـ ۳۶۸)

قارون وغیرہ کے ساتھ حشر ہونے کی تفصیل

بعض عُلَما فرماتے ہیں: ''جو مال و دولت کی مَشْغُولِیَّت کی وجہ سے **نَماز** چھوڑے گا وہ بروزِ قِیامت **قارُون** کے ساتھ اُٹھایا جائے گا، جو حکومت کی مَصْرُوفِیَّت کی وجہ سے **نَماز** میں غَفْلَت کرے گا وہ قِیامت کے روز **فِرعَون** کے ساتھ اُٹھے گا، جو وِزارت کی مَصْرُوفِیَّت کے سبب **نَماز** سے مَحروم ہوگا اسے **فِرعَون** کے وزیر **ہامان** کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا اور جو تجارت کی مَصْرُوفِیّات کی وجہ سے **نَماز** چھوڑا کرے گا وہ مکّے شریف کے بدنام کافر تاجر **اُبَیّ بِن خَلَف** کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔'' (کتاب الکبائر ص ۲۱)

اُبَیّ بِن خَلَف کی عبرتناک حکایت

رِوایت میں ہے کہ **اُبَیّ بِن خَلَف** (جنگِ بدر میں پکڑا گیا تو چھوٹنے کے لئے اُس) نے جب اپنا فِدیہ (یعنی نقد مُعاوضہ) ادا کیا تو اس نے کہا: میں اپنے گھوڑے کو روزانہ بہت زیادہ دانے کھلاؤں گا اور (**مَعَاذَ اللّٰہ**) رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید کرتے وَقت اس گھوڑے کو اِسْتِعمال کروں گا، جب حُضُور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے اس بات کا ذِکْر ہوا تو اِرشاد فرمایا: ''اِنْ شَآءَ اللّٰہ **میں اسے قَتْل کروں گا۔**'' پھر غَزوۂ اُحُد کے موقع پر **اُبَیّ بِن خَلَف** زِرہ، خَود اور دیگر اَسْلِحہ وسامانِ حفاظت سے لدا ہوا گھوڑے پر سُوار ہوا اور کہنے لگا: لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا مُحَمَّدٌ یعنی اگر محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بچ گئے تو میں نہیں بچوں گا (یعنی اگر میں نے انہیں شہید نہ کیا تو وہ مجھے قتل کردیں گے)۔ اُحُد کا میدانِ کارزار گرم تھا (یعنی جنگ زور شور سے جاری تھی) کہ اس نے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب گھوڑا دوڑایا، اُس کے تیور (تے۔ور) دیکھ کر صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے روکنا چاہا مگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اس کا راستہ چھوڑ دو اور پھر اس کے جسم پر نیزے کی اَنی (یعنی نوک) چُبھودی، **اُبَیّ بِن خَلَف** زخمی ہوکر گھوڑے سے نیچے گرا اور مکّے شریف تک زندہ نہ پہنچ سکا، راستے ہی میں مرگیا۔ **اُبَیّ بِن خَلَف** جب زخمی ہوکر گرا تو اُس کے کچھ ساتھی اسے پوچھنے آئے مگر وہ بَیل کی طرح

ڈَکرا (یعنی چِلّا) رہا تھا، انہوں نے کہا کہ کیوں اتنا شور مچا رہا ہے؟ تجھے تو ایک معمولی سی خَراش آئی ہے! اُس نے اُن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے اس ارشاد کا ذِکر کیا کہ (انہوں نے فرمایا ہے:) ''میں اُبَـیّ کو قتل کروں گا!'' پھر اس نے کہا کہ قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جو تکلیف مجھ پر گزر رہی ہے اگر وہ اھلِ ذُوالْمَجاز (''ذُوالمجاز'' عَرَب کے ایک بازار کا نام تھا) پر ہوتی تو وہ سب کے سب مر جاتے۔ پھر وہ مکّے شریف پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی مر گیا۔ (الخصائص الکبری ج١ ص٣٥٢)

مقامِ غور!

اے عاشِقانِ رسول! مقامِ غور ہے کہ ایک پکّے غیر مسلم اور دشمنِ مُصطَفٰی کو تو فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم پر ایسا کامل یقین ہے کہ جب اُس نے یہ ارشادِ مُصطَفٰے سن لیا کہ ''میں اِنْ شَآءَ اللہ اسے قتل کر دوں گا!'' تو وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا مگر ہم غُلامانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا بھی عجیب حال ہے کہ ہم عشقِ رسول کا دم بھرنے، جاں نِثاری کا دعویٰ کرنے اور سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے ہر ہر فرمان پر سچّے دل سے ایمان رکھنے کے باوُجود نافرمانیوں کے بارے میں اُن کے بیان کردہ عذاب کے مُعامَلے میں غَفْلت کا شِکار ہیں۔

کفن چور کی آپ بیتی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے دستِ مبارک پر ایک ایسے کفن چور نے توبہ کی جس نے سینکڑوں کفن چُرائے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے اِستِفْسار (یعنی پوچھنے) پر اس نے تین قبروں کے پُراَسرار واقعات بیان کیے۔ چُنانچِہ اُس نے کہا:

آگ کی زنجیریں

ایک بار میں نے ایک قبر کھودی تو اس میں ایک دل ہلا دینے والا مَنْظر تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا چہرہ سیاہ (Black) ہے، ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اُس کے مُنہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔ نیز اس سے اِس قَدَر بدبو آ رہی تھی کہ دِماغ پھٹا جا رہا

تھا۔ یہ خوفناک مَنظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ **مُردہ بول پڑا**: کیوں بھاگتا ہے؟ آ، اور سُن کہ مجھے کس گُناہ کی سَزا مِل رہی ہے! میں مُردے کی پُکار سُن کر ٹھٹک کر کھڑا ہوگیا اور تمام ہِمّت اِکٹّھی کر کے قَبْر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فِرِشتے اُس کی گردن میں **آگ کی زَنجیریں** باندھے بیٹھے تھے۔ میں نے مُردے سے پوچھا: تُو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان ابنِ مسلمان ہوں مگر افسوس! میں **شرابی و زانی** تھا اور اسی بَدمَسْتی کی حالت میں مَرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا۔'' اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس کفن چور نے مزید بتایا:

کالا مُردہ

ایک اور موقع پر جب کفن چُرانے کی غرض سے میں نے قَبْر کھودی تو **ایک کالا مُردہ زَبان نکالے کھڑا ہوگیا! اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی، فِرِشتے اس کے گلے میں زَنجیریں باندھے کھڑے تھے۔** اُس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پکارا: ''بھائی! میں سَخْت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلادو۔'' فِرِشتوں نے مجھ سے کہا: خبردار! اس **بے نَمازی** کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے ہِمّت کر کے اس مُردے سے پوچھا: تُو کون تھا اور تیرا جُرم کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مُسلمان تھا مگر افسوس! میں نے اللہ پاک کی بَہُت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بَہُت سے گُنہگار عذاب میں گرفتار ہیں۔'' اُس کفن چور نے مزید کہا:

قبر میں باغ

اِسی طرح ایک دَفْعہ میں نے ایک قَبْر کھودی تو وہ اندر سے **بَہُت وسیع تھی اور ایک نہایت خُوشنُما باغ دیکھا جس میں نَہریں بہ رہی تھیں، ایک حسین وجمیل نوجوان اُس باغ میں مزے لوٹ رہا تھا۔** میں نے اُس سے پوچھا: تجھے کس عمل کے سبب یہ انعام ملا ہے؟ وہ بولا: میں نے ایک واعظ (یعنی وعظ کرنے والے) سے سُنا تھا کہ جو شخص **عاشورے کے روز چھ رَکْعَت نَفْل** پڑھے اللہ پاک اُس کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ لہٰذا میں ہر سال عاشورے کے دن چھ رَکْعتیں پڑھا کرتا تھا۔[1] (راحتُ القُلُوب ص٦٠ بالتّصرف)

[1] واعظ کے کہنے پر حُسنِ ظن کی بنا پر نوجوان نے عاشورے کے نَفْل پڑھنے کا صِلہ یعنی بدلہ پایا۔ ورنہ کُتُبِ اَحادیث میں عاشورے کے چھ نوافل کی روایت نہیں ملی۔

جو دفن نہ ہو، کیا اُس کو بھی عذاب وغیرہ ہو گا؟

اے **اللہ پاک سے ڈرنے والو!** دیکھا آپ نے بے نمازی، شرابی وزانی اور **اللہ** پاک کی نافرمانی کرنے والے کس قدر خوفناک عذاب میں مُبتَلا دیکھے گئے۔ یاد رکھئے! عذابِ قَبْر حق ہے، ”**حَدِیقۂ نَدِیَّہ**“ میں ہے: عذابِ قَبْر دراَصل عذابِ بَرزَخ ہی کو کہتے ہیں، اِسے عذابِ قَبْر اس لیے کہتے ہیں کہ عُموماً لوگ قَبْر ہی میں دَفْن ہوتے ہیں، ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے، ڈوب جائے، دَرِندے پھاڑ کھائیں، کیڑے مکوڑے کھا جائیں، یا ہَوا میں اُس کی راکھ اُڑادی جائے، ہر صورت میں اُس کے ساتھ جزا وسزا کا سلسلہ ہوگا۔ (الحدیقۃ الندیہ ج١ ص٢٦٦)

مُسلمانوں کا عذاب دِکھائے جانے کا سَبَب

بَرزَخ کے لَفظی معنٰی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اُٹھنے تک کا وَقفہ **بَرزَخ** کہلاتا ہے، بَرزَخ کے مُعامَلات زندہ لوگوں کو نظر نہیں آتے، اَلْبتّہ کبھی کبھی **اللہ** پاک اپنے بندوں کو ترغیب (یعنی نیکی کی طرف رغبت دلانے) یا تَرہیب (یعنی گُناہوں کی سزاؤں سے ڈرانے) کے لیے دِکھا دیتا ہے! مَشْہور مُحدِّث حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے دَریافْت کیا گیا کہ غیر مسلم مرتے ہیں تو ان کا عذاب نَظر نہیں آتا مگر گنہگار مسلمانوں کا عذاب بعض اَوقات دکھا دیا جاتا ہے اِس کا کیا سَبَب ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ غیر مسلموں کے جہنَّمی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں لیکن مسلمانوں میں یہ حالت اس لیے دکھائی جاتی ہے تاکہ وہ عبرت حاصِل کریں اور گُناہوں سے بے خَوف نہ رہیں۔ (شرحُ الصُّدور ص١٧٨ ملخصا)

عذابِ قبر کا قراٰن سے ثُبوت

عذابِ قَبْر کا حق ہونا قراٰنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ پارہ 29 **سُوْرَۃُ نُوْح** آیت 25 میں حضرتِ سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلام کی نافرمان قوم کے طوفان میں غَرَق ہونے کے بعد عذابِ قَبْر میں مُبتَلا ہونے کا اس طرح بیان ہے:

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے اس حصّے ''پھر آگ میں داخِل کیے گئے'' کی تفسیر میں لکھا ہے: هِيَ نَارُ الْبَرْزَخِ وَالْمُرَادُ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ یعنی اس آگ سے مُراد بَرزَخ کی آگ ہے اور مُراد عذابِ قبر ہے۔ (روح المعانی جزء ٢٩ ص ١٢٥)

عذابِ قبر کے مُتعَلِّق پارہ 24 سُوْرَةُ الْمُؤْمِن آیت 46 میں **اللہ** پاک فرماتا ہے:

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: آگ جس پر صُبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قِیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخِل کرو۔

اِس آیت میں واضح طور پر عذابِ قبر کا بیان ہے اس طرح کہ اَشَدَّ الْعَذَابِ (یعنی سخت تر عذاب) سے جہنّم کا عذاب مُراد ہے جو قِیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے جو عذاب ہے وہ عذاب، عذابِ قبر ہے۔ (نزھۃ القاری ج ٢ ص ٨٦٢، عمدۃ القاری ج ٦ ص ٢٧٤)

عذابِ قبر و جہنّم سے تو بچا یا ربّ!
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانچ قبریں (حکایت)

خلیفہ عبدُالمَلِک کے پاس ایک بار ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: عالی جاہ! میں بے حد گُنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گُناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گُناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گُناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: بھائی! یقیناً تیرا گُناہ **اللہ** پاک کی رَحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سُن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور اُس نے رونا شُروع کر دیا! خلیفہ نے کہا: بھئی! آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گُناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: حُضُور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہو رہی ہے، تاہم عَرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ

کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی خوفناک **داسْتان** سُنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں، آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصِل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چُرانے کی غَرَض سے میں نے جب **پہلی قَبْر** کھودی تو مُردے کا مُنہ قبلے سے پِھرا ہوا تھا۔ میں خوف زدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافْت کر لے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہِمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص **شرابی و زانی** تھا۔

خنزیر نُما مُردہ

دوسری قَبْر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا مُنہ خِنزیر جیسا ہو چُکا ہے اور طَوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔** غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور **حرام** کھاتا تھا۔

آگ کی کِیلیں

تیسری قَبْر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک مَنْظر تھا۔ **مُردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جِسْم میں آگ کی کِیلیں ٹُھکی ہوئی تھیں۔** غیبی آواز نے بتایا: یہ **غیبت** کرتا، **چُغلی** کھاتا اور لوگوں کو آپس میں **لڑواتا** تھا۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قَبْر کھودی تو میری نِگاہوں کے سامنے ایک بے حد سَنسنی خیز مَنْظر تھا! **مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فِرِشتے اس کو آگ کے ہتھوڑوں سے مار رہے تھے۔** میں گھبرا کر ایک دَم بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب **نَماز و روزۂ رَمَضان** میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قَبْر جب کھودی تو اس کی حالت گُزشتہ چاروں قبروں سے بِالکل جُدا تھی۔ **قَبْر حدِّ نَظَر تک وسیع** (یعنی پھیلی ہوئی) **تھی، اندر ایک تَخْت پر**

خوب صورت نوجوان بیٹھا تھا۔ غیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور **نماز** اور **روزے** کا سختی سے پابند تھا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ٦١٢ ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حِکایت بار بار پڑھئے اور خوفِ خُداوَندی سے لرزیئے! **اللہ** پاک کبھی کبھی قَبْر کے مَناظِر یعنی بَرْزَخ کے حالات اِس لیے دِکھاتا ہے تاکہ لوگ ان سے دَرْسِ عبرت حاصِل کرکے گُناہوں سے بچنے کا سامان کریں اور نیکی کے راستے پر آجائیں۔

نمازیں نہ چھوڑو! گُناہوں کو چھوڑو
کبھی یادِ حق سے نہ مُنہ اپنا موڑو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

فلموں کا شیدائی قرآن کا حافظ کیسے بنا؟

دنیا سے ایمان سَلامت لے جانے کی سوچ بنانے، عذابِ قَبْر سے بچانے والے اَعْمال بڑھانے اور قَبْر و آخِرت میں راحتیں پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ **مَدَنی بہار:** لاہور کے ایک اسلامی بھائی کو فلمیں ڈرامے دیکھنے کا جُنون کی حد تک شوق تھا جس دن ٹی وی پر فلم دکھائی جاتی، سب گھر والے سوجاتے لیکن انہیں نیند نہ آتی، پوری فلم دیکھ کر ہی دَم لیتے تھے، یہ فلموں میں کام کرنے کے خواب بھی دیکھا کرتے۔ ان کی قریبی مسجد میں ایک اسلامی بھائی "**فیضانِ سنّت**" سے دَرْس دیا کرتے تھے۔ یہ جب بھی مسجد جاتے تو ان کا دَرْس ضَرور سُنتے۔ انہیں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے مِلنے کا مَحبّت و شفقت بھرا انداز بہت اچھا لگتا تھا۔ یہ ان کا دِل سے اَدب کیا کرتے تھے لیکن بَہُت کم وَقْت ان کے پاس بیٹھتے۔ وَقْت یونہی غَفْلتوں میں گُزرتا رہا۔ ان کے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے "مَدرَسۃُ الْمَدینہ" میں قرانِ کریم حِفْظ کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر ان کے دِل میں بھی قرانِ کریم

حِفْظ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ بالآخر ایک دن گھر والوں کی اجازت سے انہوں نے بھی "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ" میں داخلہ لے لیا۔ قراٰنِ کریم کی برکت سے دل کا زَنگ دور ہونے لگا، فلموں ڈراموں اور دیگر گُناہوں سے نفرت ہوگئی اور قراٰنِ پاک کی مَحبّت ان کے دل میں بس گئی۔ اپنے قاری صاحب کی شفقت اور اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے انہوں نے بھی سر پر سبز عمامے شریف کا تاج سجالیا، سُنّتوں بھرا لباس پہن لیا اور مَدَنی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے بَہُت جلد قراٰنِ کریم حِفْظ کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی کام کرتے کرتے ذیلی مُشاورت کے نگران بھی بنے۔

یقیناً مُقدّر کا وہ ہے سکندر
جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٦٤٧)

دُعائے عطّار: اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ**! ہمیں روزانہ پانچوں وَقت پہلی صَف میں تکبیرِ اُوْلیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کرنے کی سَعادت نصیب فرما اور جن جن مسلمانوں کی قضا نَمازیں باقی ہیں اُن کو جلد تَر ادا کرلینے کی توفیق عطا فرما اور تاخیر سے پڑھنے کے گُناہ کی توبہ کی سَعادت دے اور ان کی توبہ قَبول کر اور ہم سے سَدا کے لیے راضی ہو جا، ہماری، ہمارے والِدَین کی اور ساری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کوئی گُناہ اتنا نُقصان نہیں پہنچائے گا جتنا نُقصان تمہیں مسلمان کی بے عزّتی کرنے سے پہنچے گا۔ (اَخبارُ الْاَخیار ص۲۳)



عاشقانِ نماز کی 86 حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عاشِقانِ نماز کی 86 حِکایات

یاربِّ کریم! جو کوئی "عاشِقانِ نَماز کی 86 حِکایات" مکمَّل پڑھ یا سُن لے اُس کو عاشِقانِ نَماز کے فَیضان سے دونوں جہاں میں مالا مال فرما اور نَزْع و قَبْر و حَشْر ہر جگہ اَمْن و اَمان نَصیب فرما۔ اٰمین ۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک نوجوان طواف کعبہ کرتے ہوئے صِرف دُرُود شریف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دُعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والِد دونوں حَج کے لئے نِکلے تھے، والِد صاحِب راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو (یعنی انتقال کر) گئے، اُن کا چِہرہ سیاہ پڑ گیا، آنکھیں اُلٹ گئیں اور پیٹ پُھول گیا! میں بَہُت رویا اور کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میری آنکھ لگ گئی، میں سو گیا تو میں نے خواب میں سَفید لباس میں مَلبوس ایک مُعطَّر مُعطَّر حسین وجمیل ہَستی کی زِیارت کی۔ اُنہوں نے میرے والِدِ مَرحوم کی مَیِّت کے قریب تشریف لاکر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چِہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چِہرہ دودھ سے زِیادہ سَفید اور رَوشن ہو گیا اور پیٹ بھی اَصْلی حالَت پر آگیا۔ جب وہ بُزُرگ واپَس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامنِ اَقْدس تھام لیا اور عَرض کی: یاسیِّدی! (یعنی اے میرے سردار!) آپ کو اُس کی قَسم جس نے آپ کو اِس جنگل میں میرے والِدِ مَرحوم کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا

ہے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں، تیرا یہ باپ بہُت گُناہ گار تھا مگر ہم پر بکثرت دُرُود شریف پڑھتا تھا، جب اِس پر یہ مُصیبت نازِل ہوئی تو اِس نے ہم سے فریاد کی لہٰذا ہم نے اِس کی فریاد رسی کی ہے اور ہم ہراُس شخص کی فریاد رسی کرتے ہیں جو اِس دُنیا میں ہم پر زِیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۲۵)

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
مُمکن نہیں کہ خیرِ بَشَر کو خَبَر نہ ہو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

۱ شادی کی پہلی صبح بھی جماعت میں حاضری

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا حارِث بن حسّان رضی اللہ عنہ شادی کی رات گُزارنے کے بعد جب **فَجْر کی نَماز باجماعت** پڑھنے کے لیے مسجِد میں تشریف لائے تو آپ سے عَرض کی گئی: ''اَتَخْرُجُ وَاِنَّمَا بَنَیْتَ بِاَھْلِكَ فِی ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ؟ یعنی کیا آپ (باجماعت نمازِ فجر کے لیے) تشریف لائے ہیں حالانکہ گزشتہ شب ہی آپ نے اپنی اِزْدِواجی زندگی کا آغاز کیا ہے؟'' فرمایا: وَاللہ! اگر کوئی عورت مجھے نمازِ فجر **باجماعت** پڑھنے سے روکے گی تو ضرور وہ بُری عورت ہوگی۔ (معجم کبیر ج ۳ ص ۲۵۳ حدیث ۳۳۲٤)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے اندھیری قبر میں تم کو بھی سونا ایک دن مدینہ

اِس حِکایت میں اُن دُولھوں کے لئے دَرسِ عِبرت ہے جو نَمازی ہونے کے باوُجود شادی کی پہلی رات گُزارنے کے بعد مسجِد قریب ہوتے ہوئے بھی نمازِ فَجْر گھر ہی پر ادا کرتے یا **مَعَاذَ اللّٰہ** قضا کر

دیتے ہیں۔توبہ! توبہ!! خبردار! دُنیوی خُوشی بِالکُل عارِضی (Temporary) ہوتی ہے۔حقیقی شادی کی رات وُہی ہے جب رضائے اِلٰہی کی خُوش خَبری پاکر ایمان ساتھ لئے قبْر میں چَین سے سونا نصیب ہوگا۔ہوشیار! کیسی ہی خوشی کا موقع ہو اُس موت کو ہر گز مَت بھولئے جو کبھی یکایک دُولھے یا دُلہن کو بھی روشنیوں سے جگمگاتے حُجرۂ عَروسی سے اُٹھا کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبْر میں سُلا دیتی ہے!

موت یہ کہنے لگی دُولھا دُلھن سے وقتِ عَیش
ہے اندھیری قبْر میں تم کو بھی سونا ایک دن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

۲ بعد میں فوت ہونے والا جنّت میں پہلے داخل ہوگیا

حضرتِ سیِّدُنا طَلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ قبیلۂ بَلِیّ کے دو بھائی بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوکر ایک ساتھ ایمان لائے۔ان میں سے ایک بھائی دوسرے سے زِیادہ عبادَت کیا کرتا۔عبادت گُزار بھائی جِہاد کرتے ہوئے شَہید ہوگیا اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زِندہ رہا پھر اس کا بھی اِنْتِقال ہوگیا۔حضرتِ سیِّدُنا طَلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ جنّت کے دَروازے پر ان دونوں کے ساتھ کھڑا ہوں،ایک نِکلنے والا جنّت سے نِکلا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے بھائی کو جنّت میں داخِلے کی اِجازت دی، پھر دوبارہ نِکل کر شہید بھائی کو اجازَت دی، پھر میری طرف مُتَوَجِّہ ہوکر بولا: ''تم لوٹ جاؤ! تمہارا ابھی وَقْت نہیں آیا۔'' جب صُبْح ہوئی اور میں نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا تو لوگوں کو اس پر بڑا تعجُّب ہوا، جب یہ بات اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچی تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس بات پر تعجُّب ہے؟ لوگوں نے عَرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم!

پہلا بھائی زِیادہ عبادَت کیا کرتا تھا پھر وہ شہید بھی ہوا مگر بعد میں فوت ہونے والا بھائی اس سے پہلے جنّت میں داخِل ہوگیا! تو فرمایا: کیا یہ شہید بھائی کے بعد ایک سال تک زِندہ نہیں رہا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا اس نے شہید (بھائی) کے بعد رَمَضان کے روزے نہیں رکھے؟ سال میں اتنی اتنی نَمازیں نہیں پڑھیں؟ لوگوں نے عَرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کے فاصلے سے زِیادہ دُوری کیوں نہ ہو؟ (ابن ماجه ج٤ ص٣١٣ حديث ٣٩٢٥) اللہ رَبُّ الْعِزَّت

کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم

اے عاشِقانِ رسول! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ نیکیوں بھری طَویل زِندگی اچھی ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبَکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے پوچھا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم! کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی عُمر لمبی اور کام اچھے ہوں۔'' عَرض کی: کون سا آدمی بُرا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جس کی عُمر لمبی ہو اور کام بُرے ہوں۔'' (ترمذی ج٤ ص ١٤٨ حديث ٢٣٣٧)

دے شوقِ تِلاوت، دے ذَوقِ عبادت
رہوں باوُضُو میں، سَدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص١٠٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(٣) شہد کی مکّھی کی بِھنبِھناہٹ کی سی آواز

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعود رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے سوجانے کے بعد اُٹھ کر قِیام (یعنی عبادَت) فرمایا کرتے تو اُن سے صُبْح تک شَہد کی مکّھی کی سی بِھنبِھناہٹ سُنائی دیتی۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج١ ص٤٦٧) (احياء العلوم (اردو) ج١ ص١٠٥٦)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

٤٠ مِنٰی میں ولی نے ولی کو پہچان لیا

اے عاشِقانِ صَحابہ واَولیا! شَہد کی مکّھی کی سی آواز کے تَعلُّق سے **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ پیش آنے والا ایک واقِعہ اُنہیں کی زَبانی سُنئے، چُنانچِہ فرماتے ہیں: پہلی بار کی حاضری (یعنی پہلے سَفرِ حَج) میں **مِنٰی شریف** کی مسجِد میں مَغرِب کے وَقْت حاضِر تھا، جب سب لوگ مسجِد سے چلے گئے تو مسجِد کے اَندرونی حِصّے میں ایک صاحِب کو دیکھا کہ قبلہ رُو وظیفے میں مَصروف ہیں۔ میں صَحْنِ مسجِد میں دَروازے کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجِد میں نہ تھا۔ یکا یک ایک آواز گُنگُناہَٹ کی سی اَندر مسجِد کے معلوم ہوئی جیسے شَہد کی مکّھی بولتی ہے۔ فوراً میرے قَلْب میں یہ حدیث آئی: ''اَھلُ اللّٰہ کے قَلْب سے ایسی آواز نِکلتی ہے جیسے شَہد کی مکّھی بولتی ہے۔'' میں وَظیفہ چھوڑ کر اُن کی طرف چلا کہ ان سے دُعائے مَغفِرت کراؤں، کبھی میں کسی بُزُرگ کے پاس بِحَمْدِ اللہ تعالٰی دُنیاوی حاجت لے کر نہ گیا، جب گیا اِسی خَیال سے کہ ان سے دُعائے مَغفِرت کراؤں گا۔ غَرَض دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بُزُرگ نے میری طرف مُنہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ فرمایا ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا''۔ (یعنی اے **اللہ**! میرے اس بھائی کو بخش دے، اے **اللہ**! میرے اس بھائی کی مغفِرت فرما، اے **اللہ**! میرے اس بھائی کی بَخشِش فرما) میں نے سمجھ لیا کہ فرماتے ہیں: ''ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمارے کام میں مُخِل (یعنی خَلَل ڈالنے والا) نہ ہو'' میں ویسے ہی لوٹ آیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۴۹۰)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

دُعائے مغفرت کے فضائل!

اے عاشِقانِ رسول! اِس حِکایت سے یہ بھی دَرس مِلا کہ دُنیا کی مَنْفَعت کے مُقابلے میں آخرت کی راحت اور گناہوں کی مَغْفِرت کی چاہت زِیادہ ہونی چاہیے۔ جب کسی بُزُرگ سے مُلاقات کی سَعادت ملے تو حتَّی الْاِمْکان اُن سے خاتمہ بِالْخَیر اور مغفِرت کی دُعا کی اِلْتِجا کرنی چاہیے۔ اور خود بھی اپنی اور اُمّتِ محبوب کی مغفِرت کیلئے دُعا کرتے رہنا چاہیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! تم سب گُناہ گار ہو مگر جسے میں نے بچایا، لہٰذا مجھ سے مَغْفِرت کا سُوال کرو، میں تمہاری مَغْفِرت فرما دوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کرلیا کہ میں بَخْشش دینے پر قادِر ہوں پھر مجھ سے میری قُدرت کے وَسیلے سے اِسْتِغْفار کیا (یعنی مغفِرت چاہی) تو میں اس کی مغفِرت فرما دوں گا۔'' (ابن ماجه ج ٤ ص ٤٩٠ حدیث ٤٢٥٧) (جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ٤٩٢) فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جس نے اِسْتِغْفار کو اپنے اُوپر لازِم کرلیا اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گُمان بھی نہ ہوگا۔'' (ابن ماجه ج ٤ ص ٢٥٧ حدیث ٣٨١٩) (جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ٤٩٤)

ہو نہ عطّار حشر میں رُسوا
بے حساب اس کی مغفِرت فرما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۵) باکرامت اعرابی

''تفسیرِ کبیر'' میں ہے: ایک صَحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک اَعرابی کو مسجِد کے دروازے پر آتا دیکھا، وہ اُونٹنی سے اُترا اور اُسے وہیں چھوڑ کر مسجِد میں داخِل ہو کر سُکون واطمینان سے نَماز میں مشغول ہوگیا، پھر دُعا کرنے لگا،

جب وہ باہر نِکلا تو اُونٹنی نہ پا کر بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرنے لگا: یاالٰہی! میں نے تیری اَمانت ادا کردی! میری اَمانت کہاں ہے؟ راوی کہتے ہیں: ہم حَیران رہ گئے کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک آدمی اُونٹنی پر آیا اور اُونٹنی اس کے حوالے کر دی۔

(تفسیر کبیر ج ١ ص ٢١٣)

اے عاشِقانِ نَماز! یہ اَعرابی صاحبِ کَرامت بُزُرگ تھے، اَلْبَتَّہ ہر ایک کو اِس طرح کرنے کی اجازت نہیں، اپنے سامان کی حِفاظت کرنی ہوگی جیسا کہ ایک اَعرابی نے اپنے اُونٹ کو کُھلا چھوڑ کر کہا: میں نے **اللہ** کریم پر توکُّل (یعنی بھروسا) کیا۔ تو **اللہ** پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ ”اسے باندھو پھر توکُّل کرو۔“ (احیاء العلوم ج ٤ ص ٨٣٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(٦) ......تو گُمراہ ہو جاؤ گے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو بَحرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں (مُلکِ شام میں) حِمْص کی مسجِد میں داخِل ہوا تو صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللّٰہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: جسے یہ پسند ہو کہ **اللہ** پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے وَقْت اُسے کوئی خوف نہ ہو تو اُسے چاہئے کہ جب اَذان دی جائے تو **نَماز** کے لئے مسجِد میں حاضِر ہو جائے کیونکہ **باجماعت نَماز** ادا کرنا سُنَنِ ھُدیٰ میں سے ہے اور یہ ان سُنَّتوں میں سے ہے جنہیں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمہارے لئے جاری فرمایا اور کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں جائے نَماز (یعنی نَماز کی جگہ) ہے میں تو گھر میں ہی **نَماز** پڑھ لوں گا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سُنَّت** چھوڑنے والے کہلاؤ گے اور اگر تم نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سُنَّت کو تَرک کر دیا تو گُمراہ ہو جاؤ گے۔**

(اللہ والوں کی باتیں ج ١ ص ٤٢٧)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

سُنَنِ ھُدیٰ کسے کہتے ہیں؟

اے عاشِقانِ رسول! بِلا اجازتِ شَرعی فرض نماز کی جماعت ہرگز ترک نہیں کرنی چاہئے **اللہ** نہ کرے اگر کوئی گمراہ ہو گیا تو وہ کہیں کا نہ رہے گا! بیان کردہ حکایت میں **سُنَنِ ھُدیٰ** کا تذکرہ ہے، اس کے بارے میں مِراۃ کی تحریر کا خُلاصہ ہے: جو کام حُضُور اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ''عادت'' کے طور پر کیے وہ **سُنَنِ زوائِد** ہیں جیسے بالوں میں کنگھی کرنا، کَدُّو رَغبت سے کھانا، اور جو کام ''عبادت'' کے طور پر کیے وہ **سُنَنِ ھُدیٰ** ہیں۔ ''سُنَنِ ھُدیٰ'' کی دو قسمیں ہیں: مُؤکَّدہ اور غیر **مُؤکَّدہ**، جو کام حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ہمیشہ کیے وہ **مُؤکَّدہ** ہیں۔ اور اگر ان کا حُکم بھی دیا وہ **واجب**۔ اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ غیر **مُؤکَّدہ** ہیں، لہٰذا **جماعت** کی نماز اور (اس کیلئے) مسجد میں حاضری حق یہ ہے کہ دونوں **واجب** ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۲ ص۱۷۵ بتغیُّر) یہاں عِلمی اعتبار سے مزید بھی تفصیل ہے۔

(۷) جماعت سے محبت

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شِہاب زُہری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ ایک ایسے شخص کے پیچھے **نماز** پڑھی جو غلطیاں کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کو تنہا نماز پڑھنے پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے **نماز** نہ پڑھتا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۳ ص۵۱٤)

اے عاشِقانِ نماز! اِس حکایت سے بہت بڑے عالم دین امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی **باجماعت** نماز پڑھنے کی مَحبَّت کا پتا چلا کہ امام کی غلطیوں کے باوجود جماعت ترک نہ فرمائی۔ یہاں غلطیوں سے مُراد بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہوں گی جس کے سبب اس کے پیچھے **نماز** پڑھنا جائز ہوگا، ورنہ بڑی غلطیاں مثلاً عقائد غلط ہوتے یا نماز پڑھنے میں کوئی ایسی غلطی ہوتی جس سے اُس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہوتا تو امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اُس کے پیچھے ہرگز **نماز** نہ پڑھتے۔

اللہ کریم ہمیں بھی نمازِ باجماعت کا شوقین بنائے۔ اٰمین۔

نمازیں جماعت سے پڑھتے رہیں ہم

یوں سُوئے جِناں کاش! بڑھتے رہیں ہم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۸) نماز کی خاطر سفر روک دیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوحازِم خُناصِری اَسَدِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بَیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے دورِ خِلافت میں جُمعہ کے روز دِمَشق آیا، لوگ اُس وَقت نمازِ جُمعہ کے لئے جارہے تھے، میں نے سوچا کہ اگر مَطلوبہ مَقام کی طرف سَفَر جاری رکھوں گا تو نماز چھوٹ جائے گی، لہٰذا میں پہلے نماز ادا کرلوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجِد کے دروازے کے پاس آکر اپنے اُونٹ کو بِٹھایا اور اسے باندھ کر مسجِد میں داخِل ہوگیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۵ ص۳۹۱)

سفر کی وجہ سے نماز قضا نہ ہونے دیں

سُبْحٰنَ اللہ! لائقِ تقلیدعَمَل ہے، ہمیں بھی ضرورتاً سَفَر اَدھورا چھوڑ کر نماز ادا کرکے پھر آگے سَفَر شُروع کرنا چاہئے۔ نماز کسی صورت بھی قَضا نہ ہونی چاہئے اور جماعت کے حوالے سے بھی یہ کوشِش ہو کہ نہ چھوٹے۔ اسلامی بہنیں اس مُعاملے میں کچھ زِیادہ ہی غَفلت کرتی ہیں، اُن کو بھی ایسی حِکمتِ عَملی اِختیار کرنی ضَروری ہے کہ نماز قضا نہ ہو۔

نہ چھوڑو! نہ چھوڑو! نمازیں نہ چھوڑو!

کبھی یادِ حق سے نہ مُنہ اپنا موڑو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿9﴾ تپتی دھوپ میں سر پر بادل

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان مُکْتِب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکّے شریف کی طرف جاتے ہوئے میں حضرتِ سیِّدُنا کُرْز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا شریکِ سفر تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ قافِلہ جب بھی کسی مَقام پر پڑاؤ ڈالتا تو اپنے اِضافی کپڑے اُتار کر کَجاوے (یعنی اُونٹ کی کاٹھی جس میں دو شخص برابر بیٹھتے ہیں اُس) میں ڈال دیتے اور **نَماز** کے لئے علیحدہ جگہ پر تشریف لے جاتے۔ جب اُونٹوں کی روانگی کا شور سُنتے تو واپس آ جاتے۔ ایک دن آپ کو آنے میں تاخیر ہوگئی۔ قافِلے والے آپ کی تلاش میں نکل پڑے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ **میں نے دیکھا کہ آپ سخت دھوپ میں وادیوں کے بیچ ایک کُھلے میدان میں نَماز پڑھ رہے تھے اور بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔** نَماز سے فارِغ ہو کر جب آپ نے مجھے دیکھا تو قریب آ کر کہنے لگے: ابوسُلیمان! تم سے ایک کام ہے۔ میں نے پوچھا: ابوعبدُ اللہ! کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم نے یہاں جو کچھ دیکھا اسے پوشیدہ (یعنی چُھپا کر) رکھو۔ میں نے کہا: آپ کی یہ بات پوشیدہ رہے گی۔ آپ نے کہا: وعدہ کرو! میں نے قَسم کھا کر کہا: آپ کی زندگی میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا۔

(اللہ والوں کی باتیں ج ٥ ص ١٠٣ تا ١٠٤)

﴿10﴾ تھوکِ مُبارک سے شِفا مل گئی

اے عاشِقانِ نَماز! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا کُرْز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نَمازوں کی حالت مرحبا! آپ کی کرامت مرحبا! حُبِّ جاہ و شُہرت سے دُوری کا جذبہ صد مرحبا! آپ کی مزید ایک **کرامت** سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن غَزوان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُبْرُمہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''بَرسام'' (یعنی سینے کے دَرد یا

پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی بیماری) میں مُبتَلا تھے، حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ رحمۃُ اللہِ علیہ ان کی عِیادت کرنے آئے۔ آپ نے ان (یعنی مَریض) کے کان میں اپنا لُعاب (یعنی تھوک مُبارک) ڈال دیا (اس کی بَرَکت سے) ان کی بیماری جاتی رہی۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ٥ ص ١٠٣) سُبْحٰنَ اللہ! جس کا تھوک اِس قدر باکمال ہوگا اُس کی شان وعَظَمت کا کیا حال ہوگا!

اولیائے کرام کی شانیں
بامُقدّر ہیں ان کو جو مانیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۱۱) جہنّم یاد آنے کا اثر

حضرتِ سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو اس طرح کروٹیں بدلتے جیسے ہَنڈیا میں گندم (یعنی گیہوں) کے دانے اُلٹ پُلٹ ہوتے ہیں، اور فرماتے: ''جہنّم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے۔'' پھر اُٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔ (جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ١٤٧)

(۱۲) ......تو اپنے سروں پر خاک ڈالتے

آہ! جہنّم کی ہولناکیاں!! ہائے! دوزخ کی تباہ کاریاں!! عذابِ نار کے ڈر سے خائفین یعنی خوفِ خدا رکھنے والوں کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک رِوایت میں ہے کہ حُضُورِ پُرنُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن خُطبہ دیا اور فرمایا: دو عظیم چیزوں جنّت اور جہنّم کو نہ بھولو! پھر آپ روئے یہاں تک کہ آنسو جاری ہو گئے یا آپ کے مُبارک آنسوؤں نے آپ کی داڑھی مُبارک کے دونوں پہلوؤں کو تَر کر دیا اور آپ نے فرمایا: اگر تم جانتے جو کچھ آخرت کے بارے میں میں جانتا ہوں

تو تم مِٹّی پر چلتے اور اپنے سَروں پر خاک ڈالتے۔ (كتاب الرقة والبكاء مع موسوعه ابن ابى دنيا ج٣ ص١٩٠ حديث ١٠٢)(مكاشفة القلوب (اردو) ص ٦٦٠)

جَلا دے نہ نارِ جہنَّم کرم ہو

پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ١١١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(١٣) جنّت کے بستر خوب نرم ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز بن ابو رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رات کو سونے کے لئے اپنے بچھونے پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر فرماتے: ''تُو بہت نَرم و عُمدہ ہے مگر **اللہ** پاک کی قَسم! جنَّت کا بِستر تجھ سے زِیادہ نَرم ہوگا۔'' پھر ساری رات **نَماز** پڑھتے رہتے۔

(جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ١٤٧)

اے جنَّت کے طَلَب گارو! ہمارے بُزُرگوں کی بھی کیا شان تھی! کسی کی نیند جہنَّم کے خوف سے اُڑتی تھی اور کسی کی جنَّت کے شوق میں، اور آہ! ایک ہم ہیں کہ نیند اگرچہ ہماری بھی کبھی کبھار اُڑتی ہے مگر اس کا سَبَب جنَّت کا شوق یا جہنَّم کا خوف نہیں صِرف و صِرف دُنیا کا غم اور ٹینشن ہوتا ہے۔ آہ! ؎

عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کر دے تو جنَّت میں رہوں گا یارب! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(١٤) روزانہ رات قبرستان میں......

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عُتبہ بن فَرقَد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ روزانہ رات اپنے گھر سے نکل کر قَبرِستان تشریف لاتے

اور فرماتے: ”اے قَبْر والو! صَحیفے (یعنی Books of deeds) لَپیٹ دیئے گئے! اور اَعمال اُٹھا لیے گئے!“ (مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد تمہارے اَعمالناموں میں اَعمال لکھنے کا سِلسِلہ خَتْم ہو چکا مگر میں تو ابھی زِندہ ہوں زِندگی سے فائدہ اُٹھا کر مجھے اچھے اَعمال کر لینے چاہئیں) پھر ساری رات **نَماز** (یعنی نفلیں) پڑھتے رہتے۔ پھر واپس آ کر **نَمازِ فَجر** میں حاضر ہو جاتے۔ (جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ١٤٨)

اے جہنّم سے بچنے کے آرزومندو!

اے جہنّم سے بچنے کے آرزومندو! قَبْرِستان کا وِیرانہ دُنیا کی آسائشوں اور تمام تر راحت سامانیوں کی بربادیوں کا پتا دیتا ہے، قَبْروں کے پاس حاضری آخرت کی تیاری کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں گویا بے وفا دُنیا کی داستانیں سُناتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہیں کہ دیکھو! میرے اَندر کیسے کیسے حَسینوں کے وجود مٹّی میں تبدیل ہو رہے ہیں! **”مُکاشَفَۃُ القُلُوب“** میں ہے: ایک شَخْص نے حُضُورِ پُرنور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم سے پوچھا کہ سب سے بڑا زاہِد کون ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو قَبْر و مَصائب کو نہ بھولا، دنیاوی زَیب و زِینت کی عُمدہ چیزوں کو تَرک کر دیا، فانی (یعنی خَتْم ہو جانے والی) چیزوں پر دائمی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) چیزوں کو ترجیح دی، آیندہ کل کو اپنی زِندگی میں شُمار نہ کیا اور خود کو اہلِ قُبور میں سے شُمار کیا۔

(مکاشفة القلوب (اردو) ص٦٥٨، شعب الایمان ج٧ص٣٥٥ حدیث ١٠٥٦٥)

زِندگی آمد برائے بندگی
زِندگی بے بندگی شرمندگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

۱۵ جنّت کی حور خواب میں

حضرتِ سیِّدُنا اَزہر بن مُغیث رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ نہایت عبادت گُزار بُزُرگ تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں

ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دُنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی، میں نے اُس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' جواب دیا: ''میں جنّت کی حُور ہوں۔'' یہ سُن کر میں نے کہا: ''میرے ساتھ شادی کرلو!'' جواب دیا: ''میرے مالِک کے پاس نِکاح کا پیغام بھیج دو اور میرا مَہر ادا کردو۔'' میں نے پوچھا: ''تمہارا مَہر کیا ہے؟'' کہا: ''رات میں دیر تک **نَماز** پڑھنا۔'' (جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ١٤٨)

جنّتی حُور کی شان

اے عاشِقانِ نَماز! ہم سب کو **اللہ** پاک کی رِضا پانے، جَنَّتُ الْفِردَوس میں بے حساب جانے، اس کی نہ خَتْم ہونے والی نعمتیں اور بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں پانے کے لئے **اللہ** کریم کی رَحمت پر نَظَر جَماتے ہوئے پانچ وَقْت کی فَرض نَمازوں کے ساتھ ساتھ خوب خوب نَفْل نَمازیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ **جنّتی حُور** کی بھی کیا شان ہے! **بہارِ شریعت** میں ہے: ایک رِوایت میں یوں ہے کہ اگر **حُور** اپنی ہَتھیلی زمین و آسمان کے دَرمیان نِکالے تو اس کے حُسْن کی وَجہ سے خَلائق (یعنی مخلوقیں) فِتنے میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹّا ظاہِر کرے تو اس کی خُوبصورَتی کے آگے آفتاب (یعنی سورج) ایسا ہوجائے جیسے آفتاب (یعنی سورج) کے سامنے چَراغ۔ (الترغيب والترهيب ج ٤ ص ٢٩٨ حديث ٩٧) اگر کوئی **حُور** سَمُندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی (یعنی مِٹھاس) کی وجہ سے سَمُندر شیریں (یعنی میٹھا) ہوجائے۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ١٥٢، ١٥٩)

یا خُدا میری مَغْفِرت فرما
باغِ فِردَوس مَرحَمَت فرما (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿١٦﴾ اللہ پاک نے خواب میں فرمایا

اللہ پاک کو ایک بُزُرگ نے خواب میں دیکھا اور **اللہ** پاک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھے اپنی عِزَّت وجَلال کی قَسم!

میں سُلیمان تَیمی کو اچھا ٹھکانا عطا فرماؤں گا کیونکہ اس نے چالیس (40) سال تک میرے لئے عِشا کے وُضو سے فَجر کی نماز ادا کی۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ۱۰۶۰)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! عاشِقانِ نماز کی بھی دربارِ الٰہی میں کیا شان ہے!

جس وَقت اے نمازیو! دُنیا سے جاؤ گے
راضی خُدائے پاک کو لاریب پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿۱۷﴾ نماز پڑھنے کیلئے جاتے ہوئے راستے میں وفات

حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہ عنہ بیتُ الْمُقدَّس میں نماز پڑھنے جارہے تھے کہ راستے میں ہی اِنتقال ہوگیا اور طاعون کے سَبَب شہادت کا مرتبہ پایا۔ (حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ص ۵۰)

شہادت کا ثواب پانے کے اسباب

اے عاشِقانِ نماز! اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی ظاہری زِندگی میں جن دس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک ساتھ جنَّت کی خُوشخبری دی تھی اُن کو ''عَشَرۂ مُبَشَّرہ'' کہتے ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بِن جرّاح رضی اللہ عنہ ان خُوش نَصیبوں میں سے ایک تھے۔ نماز میں یا نماز کے لئے جاتے ہوئے فوت ہونا خُوش نصیبوں کا حِصّہ اور بڑی سَعادت کی بات ہے اور طاعون (Plague) میں وَفات پانا شہادت ہے۔ اِسی طرح اور بھی اَمراض وغیرہ میں وَفات پانے سے شہادت کا ثواب ہے، مَثَلاً پَسلی کے دَرد، مرگی، پیٹ کی بیماری، (بہارِ شریعت جلد 1 صفْحہ 858 کے حاشیہ نمبر 1 میں لکھا ہے: اس (یعنی پیٹ کی بیماری) سے مُراد اِسْتِسْقا (نامی بیماری جس سے پیٹ بڑھ جاتا اور پیاس بہت لگتی ہے) یا دَست

(Diarrhoea) آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل کرسکتا ہے لہٰذا اُس (یعنی اللہ پاک) کے فضل سے اُمّید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اَجر ملے) ٹی بی اور بُخار میں فوت ہونے والا شہید ہے۔ اِسی طرح ڈوب کر، جَل کر، دیوار تلے دَب کر، عورت بچّہ جَننے یا کنوارے پَن میں یا کسی مُوذی جانور (مَثلاً سانپ وغیرہ) کے کاٹنے سے فوت ہوا، جسے دَرِندے (یعنی شیر، چیتے وغیرہ) نے پھاڑ کھایا وہ بھی شہید ہے۔ اِسی طرح ہر رات میں سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے والا، باطَہارت (یعنی باوُضُو) سویا اور فوت ہوگیا، جُمعہ کے دن مَرنے والا، جو نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر (روزانہ) 100 بار دُرُود شریف پڑھے وہ بھی شہادت کا ثواب پاتا ہے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جِلد اوّل صَفْحہ 857 تا 863 کا مُطالعہ فرمائیے)

مِرا یہ خواب ہو جائے شہا! شرمِندۂ تعبیر
مدینے میں پیوں جامِ شہادت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اسکول ٹیچر کیسے تائب ہوا؟ (مدینہ ۱)

اے عاشِقانِ رسول! سلامتیِ ایمان کی فِکر بڑھانے، جامِ شہادت پینے کا جذبہ پانے اور دُنیا سے اَمن و ایمان کے ساتھ جانے کا ذِہن بنانے کیلئے صِرف وصِرف عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہئے اور ان کے ساتھ خوب مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنئے۔ **مَدَنی بہار:** نوشہروفیروز (سندھ) میں مُقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں آنے سے قبل نَفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے تھے۔ دُنیوی مُستقبل روشن کرنے کی فِکر دامَن گیر رہتی، زندگی کا ایک طویل حِصّہ دُنیاوی عُلوم وفُنون کی ڈِگریاں جَمع کرنے میں بسر کرچکے تھے مگر دینی مَعلومات سے اس قَدر دُور تھے کہ نَمازیں بھی دُرُست پڑھنا نہیں جانتے تھے اور نہ کبھی قراٰنِ کریم سیکھنے کے لیے وَقت نِکالا تھا۔ جب اَنتھک محنت کے بعد ''اَعلیٰ ڈِگری'' حاصِل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اچّھی مُلازَمت کے حُصول کی کوشش میں لگ گئے اور جلْد ہی اپنے

عَلاقے کے ایک ایسے اسکول میں ٹیچر کے مَنْصَب پر فائز ہو گئے جہاں مَعاذَاللہ لڑکے لڑکیاں اکٹھے پڑھتے تھے۔ مال کمانا شُروع کیا تو موج مَستیاں بڑھ گئیں۔ چُھٹّی کے بعد ان کا زِیادہ تر وَقْت بُرے دوستوں کے ساتھ بسر ہوتا۔ آوارہ دوست مُختلف گُناہوں کے طریقے بتاتے اور انہیں گندا کام کرنے پر بَھڑکاتے۔ بُرے دوستوں کی صُحبت نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا اور بالآخر یہ نہ کرنے کا کام کر بیٹھے۔ ''گُناہ کب تک چُھپا رہ سکتا ہے!'' کے مِصداق دِھیرے دِھیرے ان کے کالے کَرتُوت لوگوں پر کُھلنے لگے، ان کے بُرے کردار پر تبصرے شُروع ہو گئے، گھر سے نِکلتے تو لوگ اُنگلیاں اُٹھاتے اور انہیں نَفْرت وحقارت سے دیکھتے۔ یہ لوگوں کے سامنے جانے سے کَترانے لگے، اس طرح کے حالات میں ان کا جینا دوبھر ہو گیا، ان کا ضَمیر اندر ہی اندر انہیں مَلامت کرتا کہ تو نے ایک ٹیچر ہو کر مُعاشرے میں کس گندے کام سے اپنی پہچان کرائی ہے، اپنے مَنْصَب کا بھی کچھ پاس نہ کیا۔ ان حالات سے تنگ آ کر انہوں نے کچھ دنوں کے لئے گاؤں بھی چھوڑا لیکن بُرے اور مَطْلَب پَرَسْت لوگ کب کسی کے دوست ہوتے ہیں! بالآخر انہی دوستوں نے ان کے پوشیدہ گُناہوں کا دل کھول کر چرچا کر کے ان کی رہی سہی عِزّت بھی مِٹّی میں مِلا دی۔ ایسے میں شَیطان انہیں خود کُشی کا ذِہْن دیتا کہ جب لوگوں میں عِزّت نہیں تو جینے کا کیا فائدہ! شَیطان کی باتوں میں آ کر انہوں نے خود کو خَتْم کرنے کی کوشِش بھی کی مگر سانسیں باقی تھیں اس لیے بچ گئے۔ ان کی خوش قسمتی کہ انہیں دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مَدَنی ماحول مِل گیا اور خود کُشی کا خَیال ان کے دل سے نِکل گیا، انہیں زندگی کی اَنمول سانسوں کی قَدْر و مَنزِلَت کا اِحساس کچھ یوں ہوا کہ ایک بار ٹی وی آن کیا اور چینل بدَلتے ہوئے **مَدَنی چینل** پر پہنچ کر ان کا ہاتھ رُک گیا۔ اس وَقْت براہِ راست (Live) مَدَنی مُذاکرہ ہو رہا تھا، عِلْمِ دین کے پُھول لُٹائے جا رہے تھے، فِکْرِ آخرت کا شُعور دیا جا رہا تھا۔ جیسے جیسے یہ مدنی مُذاکرہ سُنتے گئے ان پر رِقّت طاری ہوتی گئی، خوفِ خُدا کا ایسا غَلَبہ ہوا کہ آنکھوں سے آنسو چَھلکنے لگے۔ انہیں اپنی مَغْفِرت کی فِکْر لاحق ہو گئی۔ انہوں نے اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی مَعلومات حاصل کر کے اجتماع میں جانے کا مَعمول بنا لیا۔

مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں نَصیب ہونے لگیں اور یہ مَدَنی قافِلوں میں بھی سَفَر کرنے لگے۔ دعوتِ اسلامی والوں کی صُحبت ملی تو ان کے دل کو راحت ملی، بے قراری رُخصت ہوگئی، نَمازوں کی پابندی کرنے لگے، ان کی زِندگی میں برپا ہونے والا مَدَنی اِنقلاب دیکھ کر سبھی حَیران تھے، وہی لوگ جوان کے سائے سے بھاگتے، نَفرت کرتے اور حَقارت بھری نَظروں سے گھورتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَحَبَّت سے پیش آنے لگے۔

اے گُناہوں کے مَریضو! چاہتے ہو گر شِفا
آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سَدا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٦٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿١٨﴾ آقا اہلِ بیت کو نَماز کے لئے اُٹھاتے

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نَبیِّ اَکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ مَعمول رہا کہ نَمازِ فَجر کے لئے جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گُزرتے تو فرماتے: ''اے اَہلِ بَیت! نَماز قائم کرو۔'' (پھر پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت 33 تلاوت فرماتے)

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

(ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب سُتھرا کردے۔)

(ترمذی ج٥ ص١٤٢ حدیث ٣٢١٧)

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہیر سے ظاہِر ہے شانِ اہلِ بَیت (ذوقِ نعت)

حکیمُ الْاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ''تفسیرِ نُورُ الْعِرفان'' میں حدیثِ پاک میں بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ کے تَحت جو کچھ فرمایا اُس میں یہ بھی ہے: گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے ''اَہل'' کہلاتے ہیں، بیویاں، اولاد، بھائی وغیرہ۔ نَمازیِ کامل (یعنی پورا نَمازی) وہ نہیں جو صِرف خود **نَماز** پڑھ لیا کرے بلکہ (پورا نَمازی تو) وہ ہے جو خود بھی نَمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نَمازی بنادے۔ (تفسیرِ نورالعرفان ص۵۱۲)

﴿۱۹﴾ بی بی فاطِمہ اور پڑوسیوں کی ہمدردیاں

نواسۂ نبی حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجْتَبٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی امّی جان حضرتِ بی بی فاطِمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ رات کو **مسجدِ بیت** (یعنی گھر میں نَماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نوافِل پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ **نَمازِ فَجْر** کا وَقْت ہو جاتا۔ میں نے آپ کو مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لئے بہت زِیادہ دُعائیں کرتے سُنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں۔ میں نے عَرض کی: امّی جان! کیا وَجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: ''پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔'' (مَدارِجُ النُّبُوَّت ج ۲ ص ۴۶۱)

پڑوسیوں کے بعض حُقوق

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بَیت! دیکھا آپ نے جَنَّتی خواتین کی سردار حضرت بی بی فاطِمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کا شوقِ عِبادت اور پڑوسیوں پر شَفْقَت! بے شک پڑوسیوں کی بڑی اَہَمِّیَّت ہے، افسوس! اب ہمیں اس کا اِحساس نہیں رہا۔ **پڑوسیوں** کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی ''**مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب** (اردو)'' صَفْحَہ 587 پر دیئے ہوئے مَضمون کی روشنی میں عَرض کیا جاتا ہے: **پڑوسی** کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے دیکھتے ہی سلام کرے، اُس سے طویل (یعنی لمبی) گفتگو نہ کرے، اس سے اکثر مانگتا نہ رہے، مَرَض میں اس کی عِیادت کرے، مُصیبت میں اُسے تسلّی

دے، اگر اس کے یہاں موت ہو جائے تو اس کے ساتھ رہے، خوشی میں اُسے مُبارَک باد دے اور اس کی خُوشی میں بَرابر کا شریک رہے، اس کی غَلَطیوں سے دَرگُزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اپنے گھر کی دیوار پر شہتیر (لکڑی کا تختہ، پھٹّا، بیم) وغیرہ رکھنے سے (اُس کو) نہ روکے، اس کے گھر کے صَحن میں یا دروازے کے پاس کچرا، مٹّی (وغیرہ) نہ پھینکے، اس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے (اُس کے گھر کے آگے گاڑی پارک کر کے یا ہارن بجا کر اُسے تکلیف نہ پہنچائے)، وہ گھر کی طرف جو کچھ لے کر جارہا ہو اُسے نہ گھورے، اس کی غیر موجودگی میں اُس کے گھر کی دیکھ بھال سے غافل نہ ہو، اُس کی غیبت (کسی سے) نہ سُنے، اس کی عزّت کی حِفاظت کرے، اس کی اولاد سے نَرمی سے گُفتگو کرے، جن دِینی اور دُنیاوی اُمور سے وہ ناواقف ہو ان میں اس کی رَہنمائی کرے۔ یہ وہ حُقُوق ہیں جو عام وخاص ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہیں۔

پڑوسی کو بھائی! نہ ہرگز ستانا
وگرنہ جہنّم بنے گا ٹھکانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(۲۰) مُرغے نے جب بانگ دی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حُضُورنبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک مُرغے نے بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: ''اے اللہ! اس پر لَعنت کر۔'' آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِسے لَعنت نہ کرو اور بُرا نہ کہو، بے شک یہ نَماز کے لئے بُلاتا ہے۔'' (اللّٰہ والوں کی باتیں ج۴ص۳۳۰)

''مُرغا نَماز کیلئے بُلاتا ہے'' کے معنیٰ

حضرتِ عَلّامہ کمالُ الدّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''مُرغا نَماز کیلئے بُلاتا ہے'' کے معنٰی یہ نہیں ہیں کہ

جب جب وہ بانگ دیا کرے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ **نماز** کا وَقت ہو گیا ہے بلکہ **مُرغے** کی فِطرت (Nature) میں یہ بات ہے کہ وہ طُلوعِ فَجر کے وَقت بار بار آواز (یعنی بانگ) دیتا ہے جس کی وجہ سے **لوگ** نماز کیلئے اُٹھ جاتے ہیں، اور یوں مُرغا **نماز** کیلئے لوگوں کے جاگ اُٹھنے کا ایک ذَرِیعہ ہے، اس کو مجازاً (یعنی مُرادی طور پر) **دُعَاءُ الدِّیْکِ اِلَی الصَّلٰوۃِ** (یعنی مُرغا نَماز کیلئے بُلاتا ہے) کہا گیا ہے۔ بَہرحال وَقتِ فَجر کے تعلُّق سے اس کی اَذان یعنی بانگ کا اعتماد ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ اکثر تجرِبات سے یہ بات ثابِت ہوئی ہے کہ انسانوں کی آہٹ اور چہل پہل سُن کر صُبحِ صادِق سے پہلے بھی **مُرغے** بانگ دینا شُروع کر دیتے ہیں۔ (حیاۃ الحیوان ج۱ ص۴۷۹ ملخّصًا)



فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جب تم **مُرغے** کی آواز سُنو تو **اللہ** پاک سے اس کا فَضْل مانگو کیونکہ **مُرغا** فِرِشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم **گدھے** کی آواز سُنو تو **اللہ** پاک کی پناہ طَلَب کرو کیونکہ **گدھا** شیطان کو دیکھتا ہے۔ (بخاری ج۲ ص۴۰۵ حدیث۳۳۰۳)



رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے اس ارشاد ''**مُرغے** کی آواز سُنو تو **اللہ** پاک سے اُس کا فَضْل مانگو'' کی وَضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا قاضی عِیاض رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ فِرِشتے بندۂ مومن کی اِس (یعنی فَضْل کی) دُعا پر ''اٰمین'' کہتے ہیں اور اُس کے واسطے اِستِغفار کرتے ہیں اور اس کے اِخلاص کی گواہی دیتے ہیں اور یہ (یعنی مُرغے کے اَذان دینے کا) **وَقت دُعا کے قَبول ہونے کا وَقت ہے**۔ نیز ''گدھا'' شیطان کو دیکھنے پر رینکتا یعنی آواز نکالتا ہے، اس کی وَجہ یہ ہے کہ شیطان کو دیکھ کر **گدھا** ڈر جاتا ہے، لہٰذا بندۂ مومن کو چاہئے کہ **تَعَوُّذ** (تَ۔عَوْ۔وُذ یعنی **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھنے) کے ذَرِیعے **اللہ ربُّ الْعِزَّت** کی رَحمت کے سائے میں آجائے۔

(حیاۃ الحیوان ج۱ ص۴۷۹ ملخّصاً)

مُرغے کے گوشت کے مُتعلِّق 10 مَدَنی پھول

(۱) مُرغے کا گوشت غِذائیّت (Nutrient) سے بھرپور ہوتا ہے (۲) اُس مُرغے کا گوشت زِیادہ لَذیذ ہوتا ہے جس کی آواز نہ زِیادہ دھیمی ہو نہ زِیادہ اُونچی (۳) چھوٹی عُمْر کا مُرغا جس نے ابھی اَذان دینا شُروع نہ کی ہو اس کا گوشت سب لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے (٤) مُرغے کا گوشت سَردی کے موسم میں زِیادہ فائدہ کرتا ہے (۵) اس کا گوشت ''سرد مِزاج والوں'' اور بوڑھوں کیلئے فائدے والا ہے (٦) جوان مُرغے کا گوشت پیٹ کیلئے مُفید ہے اور قَبْض دور کرتا ہے اور اس کا گوشت (۷) قُولَنج (یعنی بڑی انتڑی کے دَرد۔ Colic) (۸) جوڑوں کے دَرد (۹) رَعْشَہ (یعنی کَپکَپی کی بیماری) اور (۱۰) بُخار کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔

آزاد پھرنے والے جانور کا گوشت اچھا

فارمی جانوروں کے بجائے اُس حَلال جانور کا گوشت کھانا اچّھا ہوتا ہے جو آزادی سے چَرتا اور دانے وغیرہ چُگتا ہو۔ **جانور لڑانا:** مُرغوں، مینڈھوں، کُتّوں وغیرہ ہر طرح کے جانوروں کو لَڑانا یا اُس لَڑائی کا تماشا دیکھنا دونوں حرام وجہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(۲۱) گھر دُور ہونے کی حکمت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعْب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک ایسے صاحِب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجِدِ نَبَوی سے سب سے زِیادہ دُور تھا اور اُن کی (باجماعت) **نَماز** کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُن کو مَشْوَرہ دیا کہ دراز گوش خرید لیجئے تا کہ اس پر سُوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجِد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری نیّت یہ ہے کہ میرے لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجِد سے اپنے اہلِ خانہ کی طرف لوٹنے کا ثواب لکھا جائے۔ حُضُورِ اقدس صلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

نے (اُن صحابی سے) ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔''

(مسلم ص ٢٦٢ حديث ١٥١٤ مختصراً)

مدینہ ہر ہر قدم پر نیکی سُبْحٰنَ اللہ! صَحابی کی نیکیوں کی حِرص کی بھی کیا بات ہے! بے شک باجماعت نماز کیلئے مسجِد، کسی نیک مجلس، عُلَما اور نیک بندوں کی زیارت، اچّھی صُحبت، سُنّتوں بھرے اِجتماع، محفلِ نعت وغیرہ کی طرف آنے جانے کیلئے اُٹھایا جانے والا ہر ہر قدم لکھا جاتا ہے، قدم جتنے زِیادہ نیکیاں بھی اُتنی زِیادہ۔ کاش! ہمیں بھی نیکیاں جمع کرنے کا جذبہ مل جاتا۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ١٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(٢٢) اچّھی طرح نماز پڑھنے والے کو آزاد کر دیتے

صحابی اِبنِ صَحابی حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللہ بِن عُمَر رضی اللہ عنہما جب اپنے کسی غُلام کو اچّھی طرح نماز پڑھتا پاتے تو اسے آزاد فرما دیتے۔ جب غلاموں کو اس بات کا پتا چلا تو وہ آپ کو دکھانے کے لئے نماز اچّھی طرح پڑھنے لگے اور آپ بھی انہیں آزاد فرما دیا کرتے۔ کسی نے آپ سے اس بارے میں عَرض کی تو ارشاد فرمایا: جو اللہ کے نام پر ہمیں دھوکا دے ہم اُس سے دھوکا کھالیتے ہیں۔

(المستطرف ج ١ ص ٢٠٧)

(٢٣) نمازی غلاموں کو آزادی مل گئی

حضرتِ سیِّدنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور غلاموں کو اپنے پیچھے نماز پڑھتے

دیکھا تو پوچھا: تم کس کے لئے **نماز** پڑھ رہے ہو؟ بولے: **اللہ** پاک کے لئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جاؤ! میں تم سب کو **اللہ** پاک کی رضا (یعنی خُوشی پانے) کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' (اللہ والوں کی باتیں ج ١ ص ٤٢١)

سُبْحٰنَ اللہ! نماز کی بَرَکت سے غُلاموں کو دُنیا میں آزادی مل گئی، اِنْ شَآءَ اللہ ہم غُلامانِ مُصطَفٰے کو حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ عنہ کے اُن خُوش نَصیب غُلاموں (اور دَرحقیقت ہمارے اُن آقاؤں) کے صَدَقے اور **نماز** کی بَرَکت سے جہنَّم سے بھی آزادی نَصیب ہو جائے گی۔

پابندِیِ نَماز کی عادَت بنایئے
دوزخ سے بچ کے سُوئے جِناں بڑھتے جایئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

(٢٤) خاموش نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ عنہ نے اِبتدائے اِسلام میں اپنے گھر کے صَحْن میں ایک مسجِد بنائی تھی، جہاں قرانِ کریم کی تِلاوت کرتے اور **نماز** پڑھا کرتے تھے۔ لوگ آپ کے اس روح پرور مَنظَر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹّھے ہو جاتے، آپ کی تِلاوتِ قران، عبادَت و رِیاضت اور خوفِ خُدا میں آپ کا رونا لوگوں کو بَہُت مُتاَثِّر کرتا تھا۔ آپ کے اس عَمَل کے سَبَب کئی لوگ اسلام میں داخِل ہوئے۔ (فیضانِ صدیق اکبر ص ٦٢)

(٢٥) دُعا کی بَرَکت سے مغفِرت

اے عاشِقانِ **نماز**! معلوم ہوا کہ **اللہ** کے نیک بندوں کی نیکیوں، ان کی صُحبتوں اور ان کی دُعاؤں سے

دوسروں کو نَفْع پہنچتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابواِسحٰق محمد بن یزید واسطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **اللہ** کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مَغْفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا **ابو عَمْرو بصری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے **اٰمین** کہی، بَس اِسی لئے **مغفِرت** ہوگئی۔

(شَرْحُ الصُّدور ص٢٨٢ ، کتابُ المَنامات مع موسوعة ابن أبِي الدُّنيا ج٣ ص ١٥٦ رقم ٣٣٧)

نیک بندوں کے طُفیل اے میرے پیارے کِردگار!
بَخْش دے بَس بَخْش دے تو بَخْش دے پروردگار!

حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے کا ثواب پانے کے لئے **فیضانِ سُنّت** کے روزانہ کم از کم دو دَرْس دینے یا سُننے کا مَعمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کی مَعلومات میں خاطِر خواہ اِضافَہ ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر بَرَکتیں بھی نصیب ہونگی، دَرْسِ فیضانِ سُنّت کی ایک ''مَدَنی بہار'' مُلاحَظہ ہو: چُنانچِہ اورنگی ٹاؤن، کراچی کے مُقیم اسلامی بھائی ''دعوتِ اسلامی'' کا مَدَنی ماحول مِلنے سے پہلے گُناہوں بھری زِندگی گُزار رہے تھے، گانے باجے سُننا، ڈانس پارٹیوں میں ڈانس کرنا ان کا پَسندیدہ مَشْغَلہ تھا۔ **اللہ** کریم کا ایسا کَرَم ہوا کہ ان کے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی نے انہیں تَرغیب دِلائی کہ عِشا کی نَماز پڑھنے کے بعد مَدْرَسۃُ الْمدینہ (بالِغان) میں قرانِ کریم پڑھنے آیا کریں۔ اسلامی بھائی کا مَحبَّت بھرا انداز دیکھ کر ان سے اِنکار نہ ہوسکا۔ جب انہوں نے عِشا کی نَماز پڑھنے کے بعد مَدْرَسۃُ الْمدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کیا تو وہاں کا ماحول بَہُت اچھا لگا اور یہ باقاعِدگی سے وہاں جانے لگے۔ وہاں قرانِ کریم پڑھایا جاتا، وُضو و غُسل اور نَماز کے مسائل سکھائے جاتے اور بَہُت ہی پیارے انداز میں اَخلاقی تَربیَت کی جاتی۔ مَدْرَسۃُ الْمدینہ (بالِغان) میں پڑھنے کی بَرَکت سے

یہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کے پابند ہوگئے، ''مَدَنی اِنْعامات'' پر بھی عمل شُروع کر دیا اور ان کو نیک اَعمال کی طرف رَغْبت بڑھنے لگی۔ ایک مرتبہ ''دعوتِ اسلامی'' کی مَرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی مشتاق عطّاری رَحْمَةُ اللّٰہِ علیہ ان کے عَلاقے میں تشریف لائے تو ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: آپ **فیضانِ سُنّت** کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے عُذر بیان کیا: ''حُضور! میری داڑھی نہیں۔'' حاجی مشتاق مرحوم نے کہا: ''اِنْ شَآءَ اللّٰہ دَرْس کی بَرَکت سے داڑھی والے بن جائیں گے۔'' حاجی مشتاق کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے دَرْس **فیضانِ سُنّت** بھی دیا اور اپنے چہرے پر سُنّت کے مُطابِق داڑھی بھی سجالی۔

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے

نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مدنی ماحول (وسائل بخشش (مرمّم) ص ٦٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(۲۶) پُراَسرار نوجوان

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ اللّٰہ رَحْمَةُ اللّٰہِ علیہ ایک مسجِد میں مُؤَذِّن تھے۔ آپ فرماتے ہیں: میرا ایک نوجوان پڑوسی تھا، جیسے ہی میں اَذان دیتا وہ فوراً مسجِد میں آجاتا اور ہر **نَماز** باجماعت پڑھتا، **نَماز** کے فوراً بعد اپنے گھر کی طرف رَوانہ ہو جاتا۔ میری یہ خواہش تھی، اے کاش! یہ نوجوان مجھ سے گُفتگو کرے یا مجھ سے اپنی ضَرورت کی کوئی چیز مانگے۔ ایک دن وہ نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدُ اللّٰہ! کیا آپ مجھے تِلاوت کیلئے وَقتی طور پر قراٰنِ کریم دے سکتے ہیں؟ میں نے اُسے قراٰنِ کریم دیا، اُس نے لے کر قراٰنِ کریم کو اپنے سینے سے لگایا اور کہنے لگا: ''آج ہمیں ضَرور کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے۔'' یہ کہہ کر وہ اپنے گھر کی طرف رَوانہ ہوگیا۔ وہ سارا دن مجھے نظر نہ آیا۔ تو مجھے تشویش ہوئی۔ میں **نَمازِ**

عِشا کے بعداُس کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس نوجوان کی مَیِّت رکھی ہوئی ہے، اور ایک طرف بالٹی اور لوٹا رکھا ہے اور قرانِ کریم اس کی گود میں ہے۔ میں نے قرانِ کریم اُٹھایا اور لوگوں کو اس کی موت کی خبر دی۔ پھر ہم نے اُسے اُٹھا کر چار پائی پر رکھا۔ میں ساری رات یہ سوچتا رہا کہ اس کا کَفَن کس سے مانگوں! اسے کَفَن کون دے گا؟ جب **نَمازِ فَجر** کا وَقت ہوا تو میں نے اَذان دی اور پھر جیسے ہی مسجِد میں داخِل ہوا تو **مجھے مِحْراب میں ایک نُور سا نظر آیا، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کَفَن رکھا ہوا ہے،** میں نے اسے اُٹھایا اور اپنے گھر رکھ آیا اور اللہُ ربُّ العِزَّت کا شُکْر ادا کیا کہ اس نے کَفَن کا مَسئلَہ حَل فرما دیا پھر میں نے **نَمازِ فَجر** شُروع کی جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ میری دائیں (Right) طرف (اس دَور کے مَشہور اولیائے کرام) حضرت سیِّدُنا ثابِت بُنانی، حضرت سیِّدُنا مالِک بِن دینار، حضرت سیِّدُنا حَبِیب فارسی اور حضرت سیِّدُنا صالح المُرِّی رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم موجود ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائیو! آج صُبح صُبح آپ لوگ یہاں کیسے تشریف لائے؟ وہ فرمانے لگے: کیا تمہارے پڑوس میں آج رات کسی کا اِنتقال ہوا ہے؟ میں نے عَرض کیا: ''جی ہاں! ایک نوجوان کا اِنتقال ہوا ہے جو میرے ساتھ ہی **نَماز** پڑھا کرتا تھا۔'' انہوں نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ میں انہیں لے کر اس نوجوان کے گھر پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا مالِک بِن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اس کے سَجدے والی جگہ کو بَوسہ دینے لگے، پھر فرمایا: ''اے حَجّاج رَحْمَۃُ اللہِ علیہ! میرے ماں باپ تجھ پر قُربان! جہاں بھی تیرا حال لوگوں پر ظاہِر ہوا تو نے اُس جگہ کو چھوڑ دیا اور ایسی جگہ رِہائش اختیار کی جہاں کوئی تجھے جاننے والا نہ تھا۔'' اس کے بعد ان بُزُرگوں نے اس نوجوان کو غُسل دینا شُروع کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک کَفَن تھا، سب یِہی فرما رہے تھے: اس نوجوان کو میں **کَفَن** دوں گا۔ تو میں نے مِحْراب میں مِلنے والا کَفَن دکھا کر ان سے قِصّہ عَرض کیا: اس پر سبھی فرمانے لگے: ''اس نوجوان کو یِہی **کَفَن** دیا جائے گا۔'' پھر ہم نے اُسے وُہی کَفَن دیا اور اسے لے کر قبرِستان کی طرف چل دیئے۔ اس نوجوان کے جَنازے میں اتنے لوگ شریک ہوئے کہ ہمیں کندھا دینے کا بھی موقع نہ مِل سکا، مَعلوم نہیں کہ اتنے زِیادہ لوگ کہاں

سے اس کے جنازے میں شرکت کے لئے آ گئے تھے؟ (عیون الحکایات (اردو) ج ۱ ص ۹۷) **اللہ رَبُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیکیاں چھپانے میں عافیت ہے

اے عاشِقانِ رسول! سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! ایک عام سا نظر آنے والا نوجوان **اللہ** کا مَقْبول بندہ نِکلا! حُبِّ جاہ و رِیا سے خود کو بچانے کیلئے اُس نے اپنے آپ کو چُھپا کر رکھا تھا! نیکیاں چُھپانے کا مَقْصد ان کو ضائع ہونے سے بچانا بھی ہوتا ہے کیونکہ نَفْس و شیطان انسان کے کُھلے دُشمن ہیں جو انسان کو نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہِمّت کر کے کوئی نیکی کر بھی لی تو یہ اسے پوشیدہ نہیں رہنے دیتے۔ شیطان کے بہکاوے میں آ کر لوگوں کو خود سے مُتَأَثِّر کرنے کی غَرض سے انسان کے دل میں اپنی نیکیوں کے اِظْہار کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ لوگوں کو اپنے نیک اَعْمال بتا کر، نیک نامی کی داد پا کر تکبُّر، حُبِّ جاہ اور رِیا کاری کے گہرے غار میں جا گرتا ہے۔ اس لیے جب بھی کوئی نیک عَمَل کرنے کی سعادت نصیب ہو تو اس نیک عَمَل کو کر لینے کے بعد چُھپا کر رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

70 گنا کا اضافہ مٹا دیا جاتا ہے

واقِعی اپنے نیک اَعْمال کو پوشیدہ (یعنی چُھپا کر رکھنا) نیکیاں کرنے سے زِیادہ مُشکل ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِ مُکرَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: بے شک عَمَل کر کے اسے **رِیا کاری** سے بچانا عَمَل کرنے سے زِیادہ مُشکِل ہے۔ اور آدمی کوئی عَمَل کرتا ہے تو اس کے لیے ایسا نیک عَمَل لکھ دیا جاتا ہے جو تنہائی میں کیا گیا ہوتا ہے اور اس کے لیے سَتَّر (70) گُنا ثَواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے (اور اسے اُکساتا رہتا ہے) یہاں تک کہ آدمی اس عَمَل کا لوگوں کے سامنے ذِکر کر کے اسے ظاہِر کر دیتا ہے تو اب اس کے لیے یہ عَمَل (پوشیدہ کے بجائے) عَلانیہ لکھ

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

دیا جاتا ہے اور اَجر میں ستّر (70) گُنا اِضافہ مِٹا دیا جاتا ہے۔ شیطان پھر اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دوسری مَرتبہ لوگوں کے سامنے اس عَمَل کا ذِکر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اس کا تذکِرہ کریں اور اس عَمَل پر اس کی تعریف کی جائے تو اسے عَلانِیہ سے بھی مِٹا کر رِیاکاری میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پس بندہ اللہ پاک سے ڈرے، اپنے دِین کی حفاظت کرے اور بے شک رِیاکاری شِرکِ (اَصغر) ہے۔

(الترغيب والترهيب ج١ ص٤٧ حديث ٥٦) (نیکیاں چھپاؤ ص ٢١ تا ٢٢)

عمل چھپانے میں کوئی نقصان نہیں

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عَبدُ الغَنی نابُلُسی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب رِیا و اِخلاص میں سے ہر ایک میں شیطانی چالیں اور دھوکے بازیاں ہیں تو تجھے بیدار و خبردار رہنا لازِم ہے۔ پس! اگر تجھے پتا نہ چلے کہ تو مُخلِص ہے یا رِیاکار تو پھر تجھے اپنے نیک اَعمال چُھپانا ہی بہتر ہے کہ اس میں تیرے لیے کسی قِسم کا نُقصان نہیں۔

(حديقة ندية ج١ ص٥١٧ ملخصاً) (نیکیاں چھپاؤ ص ٢٠ تا ٢٢)

بعض صورتوں میں نیکی ظاہر کرنے پر ثواب ہے

یاد رہے! بَعض صورتوں میں نیکیاں ظاہِر کرنے پر ثواب ملتا ہے مَثَلاً ایسا شَخص کہ جس کی پَیروی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رَغبت دِلانے کی نِیَّت سے ایسا عَمَل ظاہر کرسکتا ہے جبکہ اِس اِظہار میں رِیا کی آمیزش (یعنی مِلاوٹ) نہ ہو۔ اِس طرح اِخلاص کے ساتھ عَمَل کے اِظہار سے وہ ثوابِ عَظیم کا حقدار ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”جب عَلانیہ عَمَل کی پَیروی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عَمَل) چُھپ کر کیے جانے والے عَمَل سے اَفضل ہے۔“ (شُعَبُ الایمان ج٥ ص٣٧٦ حدیث ٧٠١٢)

بَنا دے مجھ کو اِلٰہی خُلوص کا پیکر

قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارب (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ حضرتِ ابودَردا رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واَہلِ بیت! پیچھے بیان کی گئی حدیثِ پاک کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابودَردا رضی اللہ عنہ ہیں۔ صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی بڑی شان ہے، اللہ پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اس مسلمان کو جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی صحابہ علیہمُ الرِّضوان) کو دیکھا۔'' (ترمذی ج ٦ ص ٤٦١ حدیث ٣٨٨٤) اللہ پاک نے جن خُوش نصیبوں پر فَہْم وفِراست (یعنی عَقْل وسمجھ) کے دَروازے کھولے اور جن کی زَبان پر عِلْم وحِکمت کے چَشمے جاری کئے ان خُوش نَصیبوں میں ایک نام عالِمِ بے مِثال، قارِیِ باکمال، عابِدِ بااِخلاص، مَشْہور صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابودَردا رضی اللہ عنہ کا ہے۔ شَہَنْشاہِ مدینہ، سرکارِ مَکّہ مُکرَّمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمّت کے حکیم عُوَیْمر (ابودَردا) ہیں۔'' (مسند الشامیین ج٢ ص ٨٨)

نام و کُنیت

آپ رضی اللہ عنہ کا اَصل نام عُوَیْمر اور کُنْیت ابودَردا ہے۔ آپ سَرِ مُبارَک پر ٹوپی پہنتے اور اُس پر عِمامہ شریف کا تاج سجاتے تھے جبکہ شِمْلہ شریف دونوں کَندھوں کے دَرمیان پُشْت (یعنی پیٹھ مُبارَک) پر رکھتے تھے۔ آپ پہلے تجارت کیا کرتے تھے، لیکن عِبادت کے ذَوق اور حسابِ آخرت کی شِدَّت کے خوف سے تجارت تَرْک کرکے یادِ الٰہی میں مَصْروف ہوگئے۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم ج٣ ص ٤٧٥، ٤٧٦)

مہمانوں کو گرم لحاف کیوں نہیں بھجوایا!

حضرتِ سیِّدُنا ابودَردا رضی اللہ عنہ نے نہایت سادگی اور بے سروسامانی کے عالَم میں زندگی گزاری، ایک مَرتبہ موسمِ سرما میں چند لوگ آپ کے مہمان بنے، رات ہوئی تو آپ نے کھانا بھجوادیا مگر لحاف نہ بھجوا سکے۔ اگلے دن وہ لوگ آپ کے پاس شِکایت کرنے پہنچے تو دیکھا کہ آپ اور آپ کی اَہْلِیۂ مُحترمہ کے پاس سَردی سے بچاؤ کے لئے لحاف تو کیا گرم لِباس بھی نہیں ہے، مہمانوں

کے چِہرے پر ظاہِر ہونے والی ناگواری کو حیرت میں بدلتے دیکھ کر آپ نے فرمایا: ہمارا ایک اَصلی گھر ہے جو بھی سامان جمع ہوتا ہے اُسے ہم وہاں بھجوا دیتے ہیں، آخر کار ہمیں اُسی (آخرت) کی جانب لَوٹ کر جانا ہے۔

(صفة الصفوة ج١ ص٣٢٤ ملخّصاً)

عِلمِ دین سیکھنے سکھانے کے حلقے

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ عِلمِ دِین کی پاکیزہ مَحفِل سجاتے ہوئے عِلم کے طَلَب گاروں کو شَرعی مَسائل بتاتے اور قراٰنِ پاک دُرُست پڑھنا سِکھاتے تھے، چُنانچِہ روزانہ صُبح آپ مسجِد میں تشریف لاتے اور اس پاکیزہ مَحفِل کو یوں سَجاتے کہ ہر دس افراد پر ایک حَلْقہ بناتے اور اس پر ایک نگران مُقرّر کر دیتے جو انہیں پڑھاتا رہتا، اور اس دَوران آپ کھڑے رہتے، اگر کسی کو کوئی بات سَمجھ نہ آتی تو وہ آپ سے پوچھ لیا کرتا اور تَشفّی بھرا جواب پاتا، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ قراٰنِ پاک کی تِلاوت فرماتے اور نگران اردگِرد بیٹھ کر بغور سُنتے رہتے، پھر اپنے حَلْقوں کی جانب لَوٹ جاتے اور جو کچھ سیکھتے وہ دوسروں کو سِکھانا شُروع کر دیتے۔ جب یہ پاکیزہ مَحفِل خَتم ہوتی تو آپ پوچھتے کہ کسی کے ہاں کوئی دعوت وغیرہ تو نہیں ہے؟ اگر جواب ہاں میں آتا تو وہاں تشریف لے جاتے، ورنہ روزے کی نِیّت کر لیتے اور ارشاد فرماتے کہ میرا روزہ ہے حالانکہ تمام حَلْقوں کا اِنتِظام بخوبی سَنبھالا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ شرکاءِ مَجلِس کو شُمار کیا گیا تو وہ 1600 سے زائِد تھے۔

(ابن عساکر ج١ ص٣٢٨)

جانوروں پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ کو جانوروں پر حَد سے زِیادہ بوجھ ڈالنا ناگوار تھا۔ چُنانچِہ جب کوئی آپ سے اُونٹ اُدھار لے جانا چاہتا تو فرماتے: اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالنا کیونکہ یہ اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب آپ کی وَفات کا وَقت قریب آیا تو اُونٹ کی جانب تَوَجُّہ کی اور فرمایا: کل بروزِ قِیامت بارگاہِ الٰہی میں مجھ سے پُوچھ گُچھ نہ کرنا کیونکہ میں نے تیری طاقت سے زِیادہ تجھ پر بوجھ نہیں ڈالا۔

(ابن عساکر ج٤٧ ص١٨٥)

دنیا سے رخصتی

حضرت سیِّدُنا ابودَردا رضی اللہ عنہ نے سن 32 ہجری صحابیِ رسول، امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت میں وفات پائی۔ آخری لمحات میں شدید گھبراہٹ طاری ہونے پر زَوجۂ محترمہ نے وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: میں تو موت کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا نَفس اسے پسند نہیں کرتا، یہ فرما کر زاروقِطار رونے لگے، پھر کلمۂ طیّبہ پڑھتے رہے اور اِنتقال فرمایا۔ (اسد الغابۃ ج ٤ ص ٣٤١) **اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو دَردا کے صدقے میں، الٰہی! قبر روشن ہو
اُنہیں کا واسِطہ مولیٰ! مِرا فردوس مَسکن ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

٢٧ چالیس سال سے جماعت فوت نہیں ہوئی

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ علیہم میں **جماعت** کا اِس قدر جذبہ ہوتا تھا کہ میٹھے میٹھے مدینے کے رہائشی تابِعی بُزُرگ حضرتِ ابومحمد سَعید بن مُسَیَّب رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''بیس سال ہونے کو آئے کہ مُسَلسَل نَماز کی اَذان کی آواز عَین (یعنی ٹھیک) اُس وَقت کان میں پڑتی ہے جب کہ مسجِد کے سامنے پہنچ چکا ہوتا ہوں۔'' (کیمیائے سعادت ج ١ ص ١٨٤) مزید ایک رِوایت میں ہے: آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چالیس سال سے میری کبھی **جماعت** فوت ہوئی نہ میری نظر لوگوں کی گردنوں کے پچھلے حصّے پر پڑی۔ (الطبقات الکبری ج ٥ ص ٩٩)

۲۸ میمون بن مہران فرماتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! مَعلوم ہوا کہ حضرتِ ابو محمد سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے چالیس سال کے عَرصے میں ہر نَماز پہلی صَف میں ادا کی ہے، اِسی لیے **نَماز** میں شریک لوگوں کی گردنوں کے پچھلے حِصّے پر آپ کی نَظَر نہیں پڑی۔

حکایت: حضرتِ سیِّدُنا مَیمون بن مِہران رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ 40 سال کے عرصے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ مسجِد میں اُس وَقت پہنچے ہوں جب نَمازی **نَماز** سے فارِغ ہو کر مسجِد سے نِکل رہے ہوں۔ (الطبقات الکبری ج۵ ص۹۹)

یزید پلید کے سیاہ کارنامے (حکایت)

جب یزید پلید کے لشکرِ سراپا شَر نے مَدِینۂ طَیِّبہ میں طُوفان بَرپا کیا، قَتل وغارت اور طَرح طَرح کے مَظالِم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوسیوں پر کیے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لیے، سات سو (700) صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشِندے (یعنی بسنے والے) مِلا کر **دس ہزار سے زِیادہ** کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، مسجِدِ نَبَوی شریف کے مُبارَک سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مَسجِدِ نَبَوی شریف میں لوگ **نَماز** نہ پڑھ سکے۔

۲۹ روضۂ رسول سے اذان کی آواز آتی

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ مجنون (یعنی دیوانے) بَن کر ان دنوں مَسجِدِ نَبَوی میں حاضر رہے، خود ارشاد فرماتے ہیں: ''واقِعۂ حَرَّہ'' کے اَیّام میں (یعنی جن دنوں لشکرِ یزید تباہی مچا رہا تھا) مَسجِدِ نَبَوی شریف میں میرے عِلاوہ

اور کوئی نہیں ہوتا تھا، شامیوں (یعنی یزیدیوں) کی جماعتیں مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہوتیں اور یہ لوگ کہتے: "اِس بوڑھے مجنوں (یعنی دیوانے) کو دیکھو!" اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا روضۂ رسول سے اَذان کی آواز آتی پھر میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا اور میرے علاوہ مسجد میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔ (الطبقات الکبری ج ٥ ص ١٠٠)

نہ شمر ہی کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسین کا جسے یاد رکھتی ہے کربلا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(٣٠) عِشا و فجر کی جماعت کا کیا ہوگا؟

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ مضمون میں جہاں یزید پلید کے فَسادی فوجیوں کے ظُلم و سِتَم کی لرزہ خیز داستان ہے، وہیں تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے روضۂ رسول سے اَذان سُننے اور اس آواز شریف کے آنے پر نماز ادا کرنے والی عظیمُ الشّان کرامت کا بھی ذِکرِ خیر ہے۔ آپ نمازِ باجماعت کے کچھ ایسے شیدائی تھے کہ آپ کو ایسی جگہ عِلاج کیلئے جانا بھی گوارا نہ تھا جہاں نمازِ باجماعت خطرے میں پڑتی ہو! چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ حَرمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو لوگوں نے عرض کی: اے ابو محمد! اگر آپ "وادیٔ عَقیق" تشریف لے جائیں اور وہاں سَبزہ (Greenery) دیکھیں تو آپ کی تکلیف میں کمی آجائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر عِشا و فجر کی جماعت کا کیا ہوگا؟ (الطبقات الکبری ج ٥ ص ٩٩)

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سَعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو مسجد کی جماعت سے کتنی مَحَبَّت تھی کہ عِشا و فَجر کی جماعت نکل جانے کے خوف سے آنکھوں کے عِلاج کی خاطر سَبزہ دیکھنے جانے کے لئے بھی تیّار نہ ہوئے۔ واقِعی سَبز (یعنی Green) رنگ دیکھنا آنکھوں کی بینائی کے لئے مُفید ہے، اس سِلسلے میں

کچھ مدنی پھول قبول کیجئے اور جھومئے۔

سبزہ دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں آنکھوں کی (یعنی بینائی کی) طاقت بڑھنے کا باعِث ہیں: (۱) قبلہ رُخ بیٹھنا (۲) سوتے وقت سُرمہ لگانا (۳) سبزہ (Greenery) دیکھنا اور (٤) لباس کو پاک وصاف رکھنا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۲۷)

سُبْحٰنَ اللہ! سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ارشاد کے مطابق سبزے کا نظارہ بھی نظر کی تیزی کا باعِث ہے۔ سبز رنگ کی تو کیا ہی بات ہے! ایک رِوایت کے مُطابق مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو تمام رنگوں میں **سبز رنگ** سب سے پیارا تھا۔ (معجم اوسط ج ٦ ص ٦٩ حديث ٨٠٢٧)

حضرتِ علامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سبز رنگ کی خوبی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''سبز رنگ کی طرف دیکھنا نظر تیز کرتا ہے۔'' (كشف الالتباس فى استحباب اللباس ص ٣٧)

اہلِ جنّت کا لباس سبز ہوگا

اللہُ ربُّ العِزّت نے اہلِ جنّت کا لباس بچھونا وغیرہ **سبز رنگ** کا بنایا ہے چُنانچہ پارہ 15 **سُوْرَۃُ الْکَھْف** کی آیت نمبر 31 میں ہے:

وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور سبز کپڑے کریب اور قنادِیز[1] کے پہنیں گے۔

سبز رنگ نظر کے لئے موافق ہے

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: سبز (Green) رنگ کو اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ یہ بَصارت (یعنی نظر) کے لئے موزوں (یعنی موافق) ہے۔ (التذكره با حوال الموتى ص ٤٨٠ ملخصاً) (عمامہ کے فضائل ص ۲۰۷)

[1]: یعنی باریک اور موٹے ریشم۔ (تفسیر صراط الجنان ج ۵ ص ٥٦٤)

کچھ عشق کی زبانی مدینہ

سُبْحٰنَ اللہ! سبز رنگ کی قسمت کے بھی کیا کہنے! اِسے روضہ رسول سے لپٹے رہنے کی سعادت ملی ہے۔ عاشِقانِ رسول سبز سبز گنبد کی زِیارت کر کے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتے ہیں، سبز سبز گنبد کی زِیارت سے نہ صِرف آنکھوں کی نَظر تیز ہو، اگر کوئی دیوانہ عِشقِ رسول میں ڈوب کر، سراپا تعظیم بَن کر سبز گنبد کا دِیدار کرے تو اللہ کریم کے فَضل وکَرم سے اُس کے دل کی نظر بھی تیز ہوجائے! ؎

دل پہ جب کِرن پڑتی، اُن کے سبز گنبد کی اُس کی سبز رنگت سے باغ بَن کے کِھل جاتا

گنبدِ خضرا! خُدا تجھ کو سَلامت رکھے دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بُجھالیتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳۱) اُٹھا کر مسجِد لایا جاتا

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ابوعَبدُالرَّحمٰن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو بیماری کی حالت میں اُٹھا کر (نَمازِ باجماعت کے لئے) مسجِد لے جایا جاتا تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۸۶ حدیث ۲) صرف یہی نہیں بلکہ بارِش کے دن بھی آپ اِصرار فرماتے کہ مجھے مسجِد میں لے چلو چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بِن عُبَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنی بیماری کے دوران کیچڑ اور بارِش کے باوجود اپنے رُفَقا (یعنی ساتھیوں) کو حُکم دیتے کہ انہیں (باجماعت نَماز ادا کرنے کیلئے) اُٹھا کر مسجِد لے جایا جائے۔ (الزھد لابن المبارک ص ۱٤۱ حدیث ٤۱۹)

مرض و بارش میں جماعت کا مسئلہ مدینہ

اے نیک بندوں سے مَحبَّت کرنے والو! مَاشَآءَاللہ! حضرتِ سیِّدُنا ابوعَبدُالرَّحمٰن سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نَمازِ باجماعت سے مَحبّت صد کروڑ مرحبا! اَلْبتّہ مسئلہ یہ ہے کہ ایسا مریض جسے مسجِد تک جانے میں سَخْت مَشَقَّت ہو اُس کو مسجِد کی جماعت مُعاف

ہے، اِسی طرح سخت بارِش یا راستے میں شدید کیچڑ حائل ہو تو غیرِ مَریض کو بھی جماعت کے لئے مسجِد کی حاضِری مُعاف ہے۔

نمازوں کے عاشِق پہ رَحمت خُدا کی

اور اس کو عَطا ہوگی جنَّت خُدا کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ مل گیا

اے عاشِقانِ رسول! اِشاعتِ عِلْمِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے بھی ہیں، عُمْر بھر میں ایک ساتھ 12 ماہ، ہر بارہ ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ 3 دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک ''مَدَنی بہار'' سُنئے: لاہور کے ایک اسلامی بھائی کی عُمْر کے 25 برس گُزر چکے تھے مگر یہ عِلْمِ دین سے اِتنے دُور تھے کہ نَماز و روزے کے بُنیادی مَسائل تک ان کو مَعلوم نہ تھے۔ ایک دن یہ مسجِد میں نَماز کے لیے حاضِر ہوئے تو ان سے ایک اسلامی بھائی نے مُلاقات کی، اِسی دَوران مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی دعوت بھی دی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے واقِف نہ ہونے کی وَجہ سے انہوں نے اِبتِداءً انکار کر دیا مگر مَحَلّے کی مسجِد کے امام صاحِب نے ان کی ہِمَّت بندھائی اور انہیں مَدَنی قافِلے میں سَفَر کے لئے آمادہ کر لیا۔ ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کے بعد صُبْح مَدَنی قافِلے نے سَفَر کرنا تھا۔ اِجتماع کے اِختِتام پر ان کے ''اَمیرِ قافِلہ'' ڈھونڈتے ہوئے ان تک آ پہنچے، یہ دُنیا کی مَحبَّت کا شِکار، اتنی دیر مسجِد میں رہنے سے گھبرا سے گئے تھے اور مزید 3 دن مسجِد میں گُزارنے سے خوفزدہ تھے، لہٰذا یہ اپنے مُحسِن پر ہی غُصّہ کرنے لگے کہ ''میں آپ کو نہیں جانتا، مجھے کسی مَدَنی قافِلے میں نہیں جانا، آپ براہِ کرم! مجھے گھر جانے دیجئے۔'' مگر اَمیرِ قافِلہ اسلامی بھائی نے جوابی غُصّہ کرنے کے بجائے ان کو شَفْقت اور نَرمی سے سمجھانا شُروع کیا اور مِنَّت سَماجت کرتے ہوئے دوبارہ مَدَنی قافِلے میں سَفَر پر راضی کر لیا۔ مَدَنی قافِلے کے پہلے ہی دن جب مَدَنی قافِلے والوں نے سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقے لگائے تو

انہیں دل ہی دل میں بے حد نَدامت ہوئی کہ مجھے تو بُنیادی مَسائل بھی نہیں مَعلوم! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں 3 دن گُزارنے کے بعد یہ کچھ نہ کچھ عِلمِ دین مَثَلاً وُضو وغُسل اور نَماز کے بَعض اَحکام سیکھ کر اور دِینِ مَتین کی خِدمت کا جذبہ لے کر اس حال میں گھر پلٹے کہ ان کے سَر پر مَدَنی قافِلے کی یاد دِلاتا ہوا سبز سبز عمامہ شریف بھی تھا۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو (وسائل بخشش (مُرمَّم) ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳۲) ستّر سال سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی

حضرتِ سیِّدُنا وَکیع رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا اَعمَش رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں تقریباً دو سال سے حاضر ہو رہا ہوں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کی جماعت کی کوئی رَکعت نکلی ہو بلکہ تقریباً ستّر (70) سال سے آپ کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب ج۳ ص۵۰۸)

حضرتِ اَعمَش کا تعارُف

حضرتِ سیِّدُنا اَعمَش رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا پورا نام ابو محمد سُلیمان بِن مہران اَعمَش اَسَدِی ہے، آپ ''بنو کاہِل'' کے آزاد کردہ غُلام ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنے زَمانے میں حضرتِ اَعمَش کے پائے کا کوئی نہیں دیکھا، میں نے مالداروں اور بادشاہوں کو حضرتِ اَعمَش کی مَجلس سے زِیادہ کسی مَجلس میں حقیر نہیں دیکھا، حالانکہ اُس وَقت آپ کو دِرْہَم (رقم) کی بھی حاجت ہوتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن سَعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جب حضرتِ اَعمَش کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: حضرتِ اَعمَش عِبادت گزار تھے، باجماعت نَماز اور پہلی صَف پر پابندی کرنے والے تھے اور فرماتے: حضرتِ اَعمَش ''اسلام کی

پہچان'' ہیں۔(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۷۷) **اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳۳) کبھی جماعت کی تلاش میں نہیں دیکھا گیا

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سَعِید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے 40 سال اس طرح گزارے کہ زَوال (یعنی سُورج ڈھلنے اور ظُہر کا وَقت شُروع ہونے) کے وَقت مسجِد میں موجود ہوتے اور آپ کو **جماعت** کی تَلاش میں کبھی نہیں دیکھا گیا (یعنی آپ سے کبھی **جماعت** فوت ہی نہیں ہوئی کہ اسے کسی دوسری جگہ تلاش کرنے کی ضَرورت پیش آتی)۔ (صفۃ الصفوۃ ج۲ ص۲۴۷)

دونوں کندھوں کے درمیان نَجات کا پروانہ لکھا تھا! (حکایت)

نماز باجماعت کا اس قدر اِہتِمام **اللہ! اللہ!** آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نَمازوں اور عبادَتوں نے **اللہ** پاک کی رَحمت سے وہ رَنگ جمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر بابی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سَعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے بَدن پر ایک کُرتا ہے جس پر دونوں کندھوں کے دَرمیان یہ عِبارت لکھی ہوئی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم، كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ، بَرَاءَةٌ لِّيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ مِنَ النَّار یعنی **اللہ** پاک کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رَحْم والا، **اللہ** عزّت وعلم والے کی طرف سے یہ تحریر ہے کہ یحییٰ بن سَعید قطّان کے لیے **جہنَّم سے نَجات** ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۸ ص۱۱۶)

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹّھی ملی ہے (حدائقِ بخشش ص۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿٣٤﴾ ایک عاشِقِ نَماز کی انوکھی دُعا

''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' میں ہے: ایک صاحِب، صالحین (یعنی نیک بندوں) میں سے تھے، بَہُت ضَعیف (یعنی کافی بوڑھے) ہوئے، پنجگانہ (یعنی پانچوں وقت) مسجِد کی حاضِری نہ چھوڑتے۔ ایک شَب کی عِشا کی (نَماز باجماعت کی) حاضِری میں گر پڑے، چوٹ آئی۔ بعدِ نَماز عَرض کی: ''اِلٰہی! اب میں بَہُت ضَعیف ہو چُکا ہوں، بادشاہ اپنے بوڑھے غُلاموں کو خِدمت سے آزاد کردیتے ہیں (لہٰذا) مجھے آزاد فرمادے۔'' ان کی دُعا قَبول ہوئی، مگر یوں کہ صُبح اُٹھے تو (عَقل جاتی رہی) مَجنون (یعنی دیوانے ہوچکے) تھے۔ (اور اب انہیں **نَماز** و جماعت کا ہوش ہی نہ رہا تھا) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۲۸۰)

﴿٣٥﴾ 126 سال کی عُمر کے باوُجود جماعت سے نَماز

حضرتِ سیِّدُ نا سُفیان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بَیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **سُوَیْد بِن غَفَلَہ** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی عُمر ایک سو چھبّیس (126) سال تھی لیکن آپ جماعت سے نَماز پڑھنے کے لیے مسجِد تشریف لے جاتے تھے۔ (شرح ابن بطّال ج۲ ص۲۹۰)

﴿٣٦﴾ نَماز کے بعد سہارا دے کر اُٹھایا جاتا

حضرتِ سیِّدُنا ابو اِسحاق **ہَمْدَانِی** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو سہارا دے کر مسجِد لایا جاتا، آپ **نَماز** سے فارِغ ہونے کے بعد از خود نہیں اُٹھ سکتے تھے بلکہ آپ کو اُٹھایا جاتا۔ (شرح ابن بطّال ج۲ ص۲۹۰)

آہ! ہماری اکثریت کی حالتِ زار

اے جنّت کے طَلَب گارو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دِین کیسے عاشِقانِ نماز ہوا کرتے تھے اوران کے نزدیک نمازِ باجماعت کی کس قدر اَہَمِّیَّت تھی کہ بَہُت زِیادہ بُڑھاپے، سَخت بیماری اور شدید کمزوری کے باوُجُود ہر ممکن طَریقے سے مسجِد کی حاضِری کو یقینی بناتے حتّٰی کہ دوسروں کے سہارے چَل کر بھی اپنے پاک پَروَردگار کے مُبارک دَربار میں حاضِر ہوتے تھے۔ آہ! ایک آج کے مسلمانوں کی اَکْثَرِیَّت کی حالَتِ زار ہے کہ اَذانیں خَتْم ہوجاتیں، جماعت نِکل جاتی بلکہ نماز تک قضا ہوجاتی ہے لیکن ان کے کانوں پر جُوں تک نہیں رِینگتی اور نہ ہی دل میں کوئی اِحساسِ نَدامت پیدا ہوتا ہے۔

رُوح میں سوز نہیں، قَلْب میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد (صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم) کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳۷) شیطان نے نماز کے لیے جگایا!

حضرتِ مولانا جلالُ الدّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''مَثْنَوِی شریف'' میں بیان فرماتے ہیں: سردارِ مکّہ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مَشْہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اپنی قِیام گاہ میں سو رہے تھے، اچانک آپ کو کسی نے بَیدار کردیا، آنکھ کھول کر جب دیکھا تو جگانے والا نظر نہیں آیا، اُس وَقْت آپ نے فرمایا: ارے تُو کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ یہ سُن کر شیطان نے کہا: مجھ بدنصیب کا نام ''اِبلیس'' ہے جو بَہُت مَشْہور ہے۔ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ نے حَیران ہوکر اس سے فرمایا: ارے! اِبلیس کا کام تو مسلمان کو سُلا کر اُس کی نماز قضا کرا دینا ہے تو اگر اِبلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو ہے نماز چُھڑانا، نماز پڑھانا تیرا کام ہی نہیں۔ یہ سُن کر اِبلیس نے کیا کہا! سُنئے اور عِبرت سے سَر دُھنئے! شیطان نے دانت پِیس کر کہا

کہ میں نے اس لیے جگادیا کہ اگر اس وَقْت کی **نَماز** فوت ہوجاتی تو آپ خوب اَفْسوس کرتے اور دَردِ دل سے روتے دھوتے، **نَماز** چھوٹنے کے غَم میں آپ کا افسوس اور آپ کی بے قراری اور بارگاہِ ربِّ باری میں آپ کی گِریہ وزاری (یعنی رونا دھونا) ثواب میں دوسو رَکعت نَمازوں سے بھی بڑھ جاتی! لہٰذا میں نے آپ کو **نَماز** کے لیے جگادیا ہے تاکہ آپ کا ثواب بڑھنے نہ پائے۔

مَنْ حَسُودَم اَز حَسَد کَردَم چُنِیں
مَنْ عَدُوَّم کارِ مَن مَکْر اَسْت و کِیں

یعنی میں مُسلمانوں کا حاسِد ہوں اور اِسی جَذْبۂ حسد کی وَجہ سے میں نے آپ کو **نَماز** کے لیے جَگادیا (تاکہ آپ کو زِیادہ ثواب نہ مِل سکے) میں تو مسلمانوں کا دُشمن ہوں، دھوکا اور دُشمنی ہی میرا کام ہے۔ (مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج۲ دفتر دوم ص۳۲۸۔۳۴۸ ملخّصاً)

شیطان کے پُرفریب جال سے بچنا مشکل ہوتا ہے

اے عاشِقانِ صحابہ واَہلِ بیت! دیکھا آپ نے! ہم گناہ گار تو کس شُمار و قِطار میں ہیں؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شَیطان اپنی شَیطانی حَرکتوں سے باز نہ رہا! **اللہ** پاک ہم سب کو حقیقی مَعنوں میں اِخلاص کی نِعمت سے مالا مال فرمائے۔

بَنا دے مجھ کو اِلٰہی! خُلُوص کا پَیکر
قَریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا رب! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۷۸)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم

تذکرہ امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واَہلِ بیت! ابھی آپ نے ایمان افروز حِکایت سُنی، سُبْحٰنَ اللہ! عاشِقِ نَماز، کاتِبِ وَحی، صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا بھی **نَماز** سے کیا خوب والہانہ عشق تھا! مرحبا! حضرتِ سیِّدُنا امیرِ

مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ خود صَحابی، والدِ مُحترم بھی صَحابی، امّی جان صَحابِیہ اور پیاری بہن سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ نہ صِرف صَحابیہ بلکہ فَضْلِ خُدا سے ''اُمُّ الْمؤمِنین'' کے شَرَف سے بھی مُشَرَّف ۔ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

لیتا ہوں اس لئے تو میں نامِ مُعاوِیہ

میں ہوں غلام ابنِ غلامِ مُعاوِیہ

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَنْبیاءِ کرام (علیہِمُ السَّلام) کا ذِکْر کرنا عِبادت ہے اور صالحین (یعنی نیک لوگوں) کا ذِکْر (گناہوں کا) کَفّارہ (یعنی گناہ دھونے والا) ہے۔'' (جامع صغیر ص ٢٦٤ حدیث ٤٣٣١) حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃ ۔ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحْمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج٧ ص٣٣٥ رقم ١٠٧٥٠) تو آئیے! رَحْمت کے نُزول اور گناہوں سے مُعافی کے حُصول کی اُمّید پر اللہ پاک کے بَندۂ مَقبول حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا بَھلائی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں :

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی

حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ صَحابیِ رسول تھے اور بحکمِ قرانی ہر صَحابی جَنّتی ہے۔ اللہ پاک پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد آیت 10 میں فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ (۱۰)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مَرتبے میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خَرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وَعدہ فرما چُکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔



اِس آیتِ مُقدّسہ میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی دو اَقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ''حُسۡنٰی'' یعنی جنّت کا وعدہ کیا گیا۔ **وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى** (ترجَمۂ کنزُ الاِیمان: اوران سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چُکا) کے تحت شیخ اَحمد صاوی مالکی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: معنٰی یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خُدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکّہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خُدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسۡنٰی یعنی جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (تفسیر صاوی ج ٦ ص ٢١٠٤)

مُفتی اَحمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ علیہ اس بابَرَکت آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) کے دَرَجے اگرچہ مُختلِف ہیں مگران سب کا جنّتی ہونا بِالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے۔ تمام صحابہ عادِل و مُتّقی ہیں کیونکہ سب سے ربِّ کریم نے جنّت کا وعدہ فرمالیا، جنّت کا وعدہ فاسِق سے نہیں ہوتا۔ جو تاریخی واقِعہ ان میں سے کسی (صحابی) کا فِسق ثابت کرے وہ (واقِعہ ہی) جُھوٹا ہے، قراٰن سچّا ہے۔ (اور یا پھر اللہ پاک نے انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمادی اور وہ گُناہ پر جمے نہ رہے) (نورالعرفان، آیت مذکورہ کے تحت)

ہر صحابی نبی! جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

امیر مُعاوِیہ جنّتی ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے ایک صحیح حدیث سے سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی فَضیلت اور جنّتی ہونا بیان فرمایا ہے۔ عَرَبی عِبارت کا ترجمہ مُلاحَظہ فرمائیے: ترجمہ: اللہ پاک کی توفیق سے میں کہتا ہوں: اللہ پاک نے اپنے اِحسان و کرم سے مجھے ایسی حدیثِ صحیح پر مُطّلع فرمایا جو (بطورِ خاص) حضرتِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتی ہے:

حدیث: امام بُخاری، عُمَیر بن اَسوَد عَنسِی سے اور وہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حَرام رضی اللہ عنہا سے رِوایت کرتے ہیں، وہ

فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا : ''میری اُمّت کا سب سے پہلا لشکر جو سَمُندر میں غَزوہ کرے گا، انہوں نے واجِب کرلی (یعنی جنَّت)۔'' اُمِّ حَرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عَرض کی: یارسولَ اللہ! میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ''تم ان میں سے ہو۔'' (بُخاری ج ۲ ص ۲۸۸ حدیث ۲۹۲۴) اور یہ بات (اہلِ عِلم کو) معلوم ہے کہ یہ غزوہ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رضی اللہ عنہ کے زَمانۂ خِلافت میں حضرتِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی اِمارت (یعنی سرداری) میں ہوا تھا۔ **لہٰذا ثابِت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنَّت واجِب ہوئی اور آپ** رضی اللہ عنہ **تو ان کے** امیر (یعنی سردار) تھے۔ (تعلیقات الامام اھل السنۃ علی العلل المتناھیۃ ص ۵ مخطوط)

ابھی ایک جنّتی آئے گا (حکایت)

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ عنہما رِوایت فرماتے ہیں: **اللہ** پاک کے آخِری نبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ایک دن ارشاد فرمایا: ''ابھی تمہارے دَرمِیان ایک شَخص آئے گا، وہ جنَّتی ہے۔'' تو مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) داخِل ہوئے۔ مکّے مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: **یَا مُعَاوِیَۃُ، اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔** یعنی ''اے مُعاوِیہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں'' پھر آپ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے دو اُنگلیاں مِلا کر فرمایا: **وَاَنَّکَ تُزَاحِمُنِیْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ۔** یعنی ''تم جنَّت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔'' (ابن عساکر ج ۵۹ ص ۹۹ و الفردوس ج ۵ ص ۳۹۳ حدیث ۸۵۳۰، ۸۸۳۰ ملخّصاً)

شیر بول اُٹھا! (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالِک اَشْجَعِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک جگہ سو رہا تھا، اچانک گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر میری جانِب بڑھا چلا آرہا ہے! میں نے ہَتھیار اُٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر بول اٹھا: رُک جائیے! میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے پوچھا: تجھے کس نے بھیجا ہے؟ شیر نے کہا: **اللہ** پاک نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ (حضرتِ سیِّدُنا) مُعاوِیہ (رضی اللہ عنہ) جنَّتی ہیں۔ میں نے پوچھا: کون مُعاوِیہ؟ تو شیر نے کہا: ''حضرتِ مُعاوِیہ

بن ابی سُفیان (رضی اللّٰہ عنہما)۔'' (معجم کبیر ج ۱۹ ص ۳۰۷ رقم ۶۸۶، معجم الصحابۃ ج ۵ ص ۳۶۷ رقم ۲۱۹۱) (فیضانِ امیر معاویہ ص ۱۸۶)

باعمل بے رِیا حضرتِ مُعاوِیہ
جنّتی بے شُبہ حضرتِ مُعاوِیہ

اللہ و رسول مُعاوِیہ سے محبّت کرتے ہیں (حکایت)

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک دن اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کے یہاں تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمُّ الْمؤمنین کو اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللّٰہ عنہ کو چومتے ہوئے دیکھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تم مُعاوِیہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی: یہ میرے بھائی ہیں، ان سے محبّت کیوں نہ ہوگی؟ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُحِبَّانِہٖ۔ یعنی اللہ و رسول بھی مُعاوِیہ سے محبّت کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۹۰ حدیث ۱۵۹۲۳)

دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَّاھْدِبِہٖ۔ یعنی ''اے اللہ پاک! انہیں (یعنی حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللّٰہ عنہ کو) ہادی (یعنی ہدایت دینے والا) مَہدی (یعنی ہدایت یافتہ) بنا دے اور ان کے ذَرِیْعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔'' (ترمذی ج ۵ ص ۴۵۵ حدیث ۳۸۶۸)

نکلی ہے ان کی مَدح زبانِ حُضُور سے
ہے کس قدر بُلند مَقامِ مُعاوِیہ

جب کسی نے سخت کلامی کی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللّٰہ عنہ سے ایک بار کسی نے سخت کلامی کی، یہ دیکھ کر کسی نے عرض کیا: ''اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں۔'' فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رِعایا کی کسی غَلَطی کی وَجہ سے میرا حِلم و بُردباری (یعنی

نَرمی وقُوّتِ بَرداشت) کم ہو جائے۔ (حلم معاوية لابن ابی الدنيا ص ٢٢ رقم ١٤)

مدینہ ۱ بے مثال کفن

حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے پاس **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا کُرتا مُبارَک، ایک تہبند شریف، ایک چادَرِ پاک، ناخُن شریف اور چند موئے مُبارَک (یعنی بال شریف) تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وفات کے وَقْت **وصیَّت** فرمائی کہ ان مُقدَّس کپڑوں میں مجھے کَفَن دیا جائے اور ناخُن شریف و موئے مُبارَک میرے مُنہ اور ناک پر رکھ دیے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیے جائیں اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کے سپرد کر دیا جائے۔ (ابن عساکر ج ٥٩ ص ٢٢٩)

وفات شریف: حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی وفات بروز جمعرات، 22 رجب المرجب، 60 ہجری میں ”ملکِ شام“ کے مشہور شہر دِمَشق میں ہوئی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ٥٩ ص ٢٤١) اس وَقْت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 78 سال تھی۔

مزار شریف: دِمَشق میں بابُ الصَّغیر کے پاس ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص١٥٨)

ہاتھوں میں ان کے ہاتھ نہ دیتے کبھی حَسَن
اِک بھی نہ ٹھیک ہوتا جو کامِ معاویہ

سیّدنا مُعاوِیہ کے بارے میں بعض صحابہ اور بُزُرگوں کے تأثرات

مدینہ ۲ حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما کی نظر میں

حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار ارشاد فرمایا: ”(حضرتِ امیرِ) مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بُرْدبار (یعنی نَرمی و بَرداشت کرنے والے) تھے۔“

(السنة ج ١ ص ٤٤٣ رقم ٦٨١) (فیضانِ امیرِ معاویہ ص١٨٨)

حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ قبیصہ بن جابر تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدُنا قَبِیصہ بن جابر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر دَرگُزر کرنے والا، جہالت سے بے حد دُور اور باوَقار کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ٤ ص ٣٠٨) (فیضان امیر معاویہ ص ١٩٤)

حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُ نا اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اور حضرتِ سیِّدنا عُمَر بن عَبدُالْعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ میں سے کون اَفْضل ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کی قسم! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں حضرتِ سیِّدُ نا اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخِل ہونے والا غُبار (یعنی دھول) حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبدُالْعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہزار گُنا بہتر ہے۔

(نیکی کی دعوت ص ٢٥٨ بحوالہ فتاویٰ حدیثیہ ص ٤٠١)

حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

اولیائے کرام کے عظیم پیشوا، حُضور غَوثُ الْاَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا اور حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے دَرمیان جو اِختِلافات ہوئے انہیں اللّٰہُ ربُّ العِزَّت کی مشیت (م۔شِیَّت یعنی مرضی) سمجھ کر زبان بند رکھی جائے۔ (غنیۃ الطالبین ج ١ ص ١٦١ ملخصاً) (فیضان امیر معاویہ ص ١٩٢)

حضرت امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

کروڑوں حَنبَلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ اللّٰہ امام اَحمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے عَرض کی: اے ابو عبدُ اللّٰہ! میرا ماموں حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ

کی بدگوئی کرتا (یعنی بُرا بھلا کہتا) ہے اور بَعض اوقات مجھے اُس (ماموں) کے ساتھ کھانا پڑتا ہے، کیا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فوراً ارشاد فرمایا: ''اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔'' (السنة ج١ ص٤٤٨ رقم ٦٩٣) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩٥)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ داتا حُضور رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ سے ایسی مَحبَّت تھی کہ آپ کو قیمتی نذرانے پیش کرنے کے باوُجود ان سے مَعْذِرَت چاہتے ہوئے فرمایا کرتے: ''فِی الْحال میں آپ رضی اللہ عنہ کی صحیح خِدمت نہیں کر سکا، آیِندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔'' (کشف المحجوب ص٧٧ ماخوذاً) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩٣)

نذرانہ ان کا لیتے تھے حَسنین شوق سے
دیتے تھے واپسی پہ سلامِ مُعاوِیہ

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ مُجدِّد اَلفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نظر میں

کروڑوں نَقشبندیوں کے عَظیم پیشوا، حضرتِ امام مُجدِّد اَلفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا فرمانِ عالی ہے: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ حُقوقُ اللہ (یعنی اللہ پاک کے حق) اور حُقوقُ الْعِباد (یعنی بندوں کے حق) ادا کرنے میں خَلیفۂ عادِل ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی مکتوب دوصد وپنجاه ویکم ج١ ص٥٨) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩١)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نظر میں

شارِحِ مُسلِم، حضرتِ سیِّدُنا امام شَرَفُ الدین نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا شُمار عادِل (یعنی اِنصاف کرنے والے)، صاحِبِ فَضیلت اور مُمتاز صِفات کے حامل (یعنی نُمایاں خوبیوں والے) صَحابہ میں ہوتا ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج٨ جزء ١٥ ص١٤٩) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩١)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ ابراہیم بن مَیْسَرہ رحمۃُ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت سیّدنا عُمَر بن عَبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بَھلا کہنے والے کے عِلاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔ (شرح اصول اعتقاد اھل السنّۃ ج ٢ ص ١٠٨٤ رقم ٢٣٨٥) (فیضانِ امیر معاویہ ص١٩٠)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ شِہابُ الدّین خَفاجی رحمۃُ اللہ علیہ کی نظر میں

شارِحِ شِفا شریف حضرتِ علّامہ شِہابُ الدّین خَفَاجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرت سیّدنا مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ پر طَعْن کرے (یعنی بُرا بَھلا کہے) وہ جہنّم کے کُتّوں میں سے ایک کُتّا ہے۔ (نسیم الریاض ج ٤ ص ٥٢٥)

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ علیہ کی نظر میں

اعلیٰ حضرت امام رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: بِالْجُملہ ہم اَہلِ حق کے نزدیک حضرت امام بُخاری کو حُضور پُرنور امامِ اَعْظم سے وہی نِسْبَت ہے جو حضرتِ آمیر مُعاوِیہ کو حُضور پُرنُور آمیرالْمُؤمنین مَولَی الْمُسلمین سیِّدُنا و مولانا علی الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ہے کہ ان میں فَرقِ مَراتِب بے شُمار اور حق بَدَسْتِ حیدرِ کرّار، مگر مُعاوِیہ بھی ہمارے سردار، طَعْن اُن پر بھی کارِ فُجّار۔ (فتاوٰی رضویہ ج١٠ ص٢٠١) خلاصہ یہ ہے کہ یَقیناً حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ سے بَہُت زِیادہ فَضیلت رکھتے ہیں، مگر حضرتِ مُعاوِیہ بھی ہمارے سردار ہیں، لہٰذا ان کو بُرا بھلا کہنا بے حیا فاسِق لوگوں کا کام ہے۔

یہ ہے رضاؔ کا فیض کہ راشِد کے ہاتھ میں
حُبِّ علی کی مے ہے تو جامِ مُعاوِیہ

حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ صدرُ الشَّریعہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نظر میں

صَدْرُالشَّریعہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ اَوّل مُلوکِ اسلام (یعنی پہلے بادشاہِ اسلام) ہیں، اسی کی طرف توراتِ مُقدّس میں اِشارہ ہے کہ: مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ۔ یعنی ''وہ نبیِّ آخرُ الزَّماں (یعنی آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مکّے میں پیدا ہوگا اور مدینے کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سَلطَنت (مُلک) شام میں ہوگی۔'' تو امیرِ مُعاوِیہ کی بادشاہی اگرچہ سَلْطَنت ہے، مگر کس کی! مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سلطنت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۲۵۸) (فیضانِ امیر معاویہ ص ۱۹۸)

خائفِ کبریا	حضرتِ مُعاوِیہ	عاشقِ مصطفٰے	حضرتِ مُعاوِیہ
زاہِدو پارسا	حضرتِ مُعاوِیہ	صاحبِ اِتّقا	حضرتِ مُعاوِیہ
ہو کرم ہو عَطا	حضرتِ مُعاوِیہ	خاتمہ ہو بَھلا	حضرتِ مُعاوِیہ
خوب رُو خوش ادا	حضرتِ مُعاوِیہ	خوش نُما خوش لِقا	حضرتِ مُعاوِیہ
مُخلِص و باوفا	حضرتِ مُعاوِیہ	باعَمَل بے ریا	حضرتِ مُعاوِیہ
ہم دمِ باوفا	حضرتِ مُعاوِیہ	بااَدب باحَیا	حضرتِ مُعاوِیہ
جنّتی بے شُبہ	حضرتِ مُعاوِیہ	باخُدا باصَفا	حضرتِ مُعاوِیہ

اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کو بھی رونا آگیا

اے عاشقانِ رسول! اسلامی مَعلومات بڑھانے، خوفِ خُدا و عِشقِ مُصطفٰے پانے، مَحبّتِ صَحابہ واَہلِ بَیت سے دِلوں کو چمکانے اور خود پر سُنّتوں کا مَدَنی رَنگ

چڑھانے کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ’’دعوتِ اسلامی‘‘ کے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کیجئے۔ **مَدَنی بہار:** صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان کے مُقیم اسلامی بھائی نے اپنی زندگی کا ایک بَہُت بڑا حِصّہ علمِ دین سے دُوری میں گُزار دیا۔ ایک دن قریبی گاؤں سے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور بعدِ مَغْرِب انہوں نے سُنّتوں بھرا بیان کیا۔ بیان کے آخر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔ انہوں نے اس وَقْت تو نیّت کر لی مگر اجتماع میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز ان کے گاؤں سے کافی دُور تھا اور ان کے ساتھ کوئی دوسرا جانے والا بھی نہ تھا۔ اگلے ہفتے وہی مُبلِّغ پھر تشریف لائے اور مغرِب کی نَماز پڑھ کر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ ایک ماہ یونہی گُزر گیا لیکن یہ اجتماع میں شرکت نہ کر سکے۔ اب کی بار وہی مُبلِّغ دعوتِ اِسلامی مَدَنی قافِلے کے ہمراہ ان کے گاؤں میں تشریف لائے اور اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے ان سَمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیّار کر لیا۔ اس مرتبہ انہوں نے اپنی نیّت پر عمل کیا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچے۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذِکْر و دُعا ہوئی دورانِ دُعا رِقّت انگیز مَنْظَر دیکھنے کو ملا کہ اجتماع کے شرکا رو رو کر دُعا مانگ رہے تھے۔ ’’صُحبت اَثَر رکھتی ہے‘‘ کے مِصْداق اس رِقّت انگیز مَنْظَر کو دیکھ کر ان کو بھی رونا آ گیا۔ اجتماع کی بَرَکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں کہ ایک عاشقِ رسول کے ترغیب دلانے پر انہوں نے مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی نیّت کر لی۔ کوئی ساتھ دینے والا نہیں ملا تو اگلے ہفتہ وار اجتماع میں اکیلے ہی پہنچ گئے اور اگلی صُبْح مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے۔ مَدَنی قافِلے میں سَفَر کرنے کی برکت سے ان کی نَماز، وُضُو اور غُسْل میں پائی جانے والی بَعْض غَلَطیاں دُور ہوئیں اور انہوں نے کچھ دُعائیں بھی سیکھ لیں۔ مزید یہ کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو مَدَنی رَنگ میں رَنگ لیا۔ جب یہ مَدَنی قافِلے سے گھر پلٹے تو ان کے سر پر عمامے کا تاج جگمگا رہا تھا۔ گاؤں کے لوگ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران تھے کہ اتنی جلدی ان میں یہ تبدیلی کیسے آ گئی! انہوں نے ہِمّت کر کے مسجِد میں **’’فیضانِ سنّت‘‘** کا دَرْس بھی شُروع کر دیا۔

دَرسِ فیضانِ سُنّت کی بَرَکت سے تین اور اسلامی بھائیوں نے بھی اپنے سَر پر سبز سبز عمامہ کا تاج سجالیا اور ان کے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کا سِلْسِلہ چل پڑا۔

چاہو گر بَرَکتیں قافلے میں چلو

پاؤ گے عَظْمتیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۳۸) جاگتے رہنے کے عجیب نُسخے

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی پنڈلیاں (Calves) نَماز میں زِیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وَجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی عبادت کی کثرت کا عالَم یہ تھا کہ اگر آپ سے کہہ دیا جاتا کہ کَل قِیامت ہے (اس لئے عبادت مزید بڑھا دیجئے) تب بھی کچھ بڑھا نہ سکتے (کیوں کہ آپ کے پاس عبادت بڑھانے کے لئے وَقْت کی گُنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسِم آتا تو مکان کی چھت پر نَماز پڑھتے تاکہ سردی جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسِم آتا تو کمرے کے اندر نَماز پڑھتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ آپ کا اِنْتِقال باکمال بھی سَجْدے کی حالت ہی میں ہوا۔ آپ دُعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ پاک! میں تیری مُلاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری مُلاقات کو پسند فرمانا۔'' (احیاء العلوم ج ۰ ص ۱٤۷) (احیاء العلوم (اردو) ج ۰ ص ۳۷۳)

(۳۹) پانی میں غوطے کے ذریعے نیند کا علاج

حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا قول ہے: میرے والِدِ مُحترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف

لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سُن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۸٤)

(٤٠) یااللہ! میری رات کی نیند اُڑا دے!

تابعی بُزُرگ حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے رب سے دُعا مانگی: ''یااللہ! میری رات کی نیند اُڑا دے۔'' اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں چالیس (40) برس تک نیند نہ آئی، اس طرح تمام راتیں اُنہوں نے عِبادت میں بَسر کیں۔

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۸٤)

عَطا کر دے عِبادَت کا مجھے جذبہ خُدائے پاک!
نہ ہو سُستی نہ غفلت کا کبھی غَلَبہ خُدائے پاک!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک وہ، ایک ہم! مدینہ

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم کا عِبادَت کا کیا خوب ذَوق تھا! عِبادَت میں رُکاوٹ بننے والی نیند کو بھگانے کی خاطر کیسے کیسے عجیب و غریب انداز اختیار کئے جاتے تھے یقیناً اُن کی اور ہماری نَمازوں میں بڑا فرق ہے۔ بَعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قول ہے: انسان نَماز میں جس قَدر سُکون و اِطمینان اور لَذّت و سُرور حاصِل کرتا ہے، اسی قَدر قِیامَت کے دن وہ پُرسُکون ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۱٤۳) یااللہ! حقیقی نَمازیوں کا صَدَقہ! ہمیں اپنی پسند کا نَمازی بنا لے!

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الٰہی! نَمازوں کا جذبہ عَطا کر
نَمازوں کے شیدائیوں کا بھلا کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

٤١ نَماز میں اِنتِقال

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا زُرارہ بِن ابی اَوْفٰی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نہایَت ہی عابِد وزاہِد اور خوفِ اِلٰہی میں ڈوبے ہوئے عالِم باعَمَل تھے۔ تِلاوتِ قراٰن کے وَقْت وَعِید وعَذاب کی آیات پڑھ کر لَرزَہ بَر اَندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خُدا سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فَجْر کی نَماز میں جیسے ہی آپ نے (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر آیت 8 اور 9) فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (یعنی سخت) دن ہے۔) تِلاوت کی تو نَماز کی حالت میں ہی آپ پر خوفِ اِلٰہی کا اس قَدر غَلَبہ ہوا کہ لَرزتے کانپتے ہوئے زمین پر تشریف لائے اور آپ کی رُوح پَرواز کرگئی۔ (ترمذی ج١ ص٤٤٤، اولیائے رجال الحدیث ص١٢٣ ملخصا) اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم

٤٢ نَزْع میں بھی نہ لیٹے!

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سُفْیان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے قَسَم اُٹھائی کہ اللہ پاک سے مِلنے (یعنی اِنتِقال) تک اپنے پہلو زمین پر نہ رکھوں گا۔ (یعنی لیٹوں گا نہیں، نوافِل وغیرہ میں وَقْت گُزاروں گا) پھر چالیس (40) سال سے زیادہ عرصہ اِس قَسَم پر قائم رہے۔ جب آخِری وَقْت آیا اور نَزْع (یعنی رُوح نکلنے

کی سختیوں نے زور پکڑا اُس وَقْت بھی بجائے لیٹنے کے آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ بیٹی نے عَرض کی: ابو جان! اگر آپ لیٹ جائیں تو؟ آپ نے فرمایا: اگر میں نے ایسا کرلیا تو اللہ پاک سے مانی ہوئی نَذر اوراس سے اُٹھائی ہوئی قسم پوری نہ کرسکوں گا۔ (سیر اعلام النبلاء ج٦ص١٦٦) **اللہ رَبُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۴۳﴾ رُوح نکلنے کی حالت میں جماعت سے نَماز!

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِن زُبیر رضی اللہ عنہما کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا عامِر رحمۃ اللہ علیہ جاں کنی (یعنی روح نکلنے) کی تکالیف میں مُبتلا تھے کہ مَغرِب کی اَذان شُروع ہوگئی، فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو (اور مجھے مسجِد پہنچاؤ)، عَرض کی گئی: آپ بیمار ہیں۔ فرمایا: میں اللہ پاک کے بُلاوے کو سُنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی اَذان سُن لینے کے بعد میں جَماعت میں شرکت نہ کروں! یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا) چُنانچہ لوگ ہاتھ تھام کر مسجِد میں لے آئے اور آپ مغرِب کی **جماعت** میں شامل ہوگئے، ابھی ایک رَکعت ہی ادا کر پائے تھے کہ آپ کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پَرواز کرگئی (یعنی وفات پاگئے)۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (ترجمۂ کنزالایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کواسی کی طرف پھرنا)۔ مَنقول ہے کہ بَعض اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ عِشا کی **نَماز** سے فارِغ ہونے کے بعد سے لیکر فَجر تک دُعا کرتے رہتے! (سیر اعلام النبلاء ج٦ص٥٢) **اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

نَماز میں جسے موت آئے خُوش نَصیب ہے وہ
خُدا، رسول سے، فِردَوس سے قَریب ہے وہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ناک کا خون کیسے بند ہوا؟!

اے عاشِقانِ رسول! واقِعی حقیقی عاشِقانِ نَماز کی تو شان ہی نِرالی ہے! دُنیا سے جاتے جاتے بھی **نَماز** اور وہ بھی باجماعت اور وہ بھی مسجِد میں! بَس یہ انہیں کا حِصّہ تھا جو لے گئے۔ آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردَم وابستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ حَقیقی عاشِقانِ نَماز کا کچھ نہ کچھ صَدَقہ ضَرور حاصِل ہوگا۔ آیئے! ایک 'مَدَنی بہار' سُنتے ہیں! گوجر خان ضَلع راوِلپنڈی کے ایک اسلامی بھائی کو دعوتِ اسلامی میں شامِل ہونے سے پہلے نہ **نَماز** آتی تھی اور نہ وُضو کا طَریقہ، وہ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر **نَماز** پڑھتے تھے۔ بہرحال وہ مسجِد میں **نَماز** پڑھنے جایا کرتے تھے لیکن اگر کبھی کوئی اَذان دینے والا یا اِقامت کہنے والا نہ ہوتا تو یہ گھبرا جاتے کہ کہیں کوئی مجھے اَذان یا اِقامت کے لئے نہ کہہ دے! لہٰذا ڈر کر اِدھر اُدھر ہو جاتے۔ پھر انہیں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مِل گیا۔ گرمیوں کے موسم میں ان کی نکسیر پھوٹ جاتی اور ناک سے خون نِکل آتا جس سے یہ پَریشان تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے انہوں نے عِمامہ شریف سجایا اس کے بعد ان کی ناک سے کبھی خون نہیں نِکلا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلوں میں بار بار سَفَر کرنے کی بَرَکت سے انہیں وُضو، **غُسل** اور نَماز کے کافی مسائل سیکھنے کا موقع مِلا بلکہ انہوں نے دوسروں کو بھی سکھائے۔

شِفائیں ملیں گی، بَلائیں ٹَلیں گی
یَقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٦٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿٤٤﴾ آدھے بدن سے رُوح نِکل جانے کے باوجود

حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُالْوَہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سیِّدی محمد بن عَنان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ شدید بیمار

ہونے کے باوُجود جماعت نہیں چھوڑتے تھے بلکہ جماعت کے لیے گھسٹتے ہوئے تشریف لاتے۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی وفات کے وَقْت حاضر تھا، حالَتِ نَزْع میں (یعنی روح نکلنے کے دَوران) بیٹھے بیٹھے امام کے پیچھے اُس وَقْت نِیّت باندھی جب جسم کے نِچلے آدھے حِصّے سے رُوح نِکل چکی تھی اور اشاروں سے نَماز پڑھی، جب سلام پھیرا تو ہم نے آپ کو لِٹا دیا، آپ تسبیح لے کر آہِستہ آواز میں کچھ پڑھنے لگے، رُوح نِکلتے وَقْت جسم کی آخری حَرَکت یِہی تھی کہ ہاتھ تسبیح ہِلانے میں مَشْغول تھے۔ (لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العھود المحمدیۃ ص ٤٩٠) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مَحبّت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ١٠٥)

وِلا کے معنی: مَحبّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

٤٥۔٤٦ دو مختصر حِکایات

اے عاشِقانِ نَماز! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دِین اللہُ ربُّ العِزَّت کی مَحبّت میں کس قدر گُم تھے کہ موت کی سَختیوں میں بھی مَحبّتِ الٰہی کی مَستی نے ان صاحِبان کو نَمازِ باجماعت کے شَوق میں مَست کیا ہوا تھا! نَزْع میں بھی غَفْلَت ان سے دُور رہی۔ آہ! ایک ہم ہیں کہ زِندگی کے پُرسُکون لمحات ہوں یا بے تَرتیب خَیالات ہر حال میں ''غَفْلَت'' مُسَلَّط رہتی ہے۔ کاش! غَفْلَت سے جان چھوٹے، وَرنہ سَخت نَدامَت کا سامنا ہوسکتا ہے! مَکْتَبَۃُ الْمَدینہ کی کِتاب ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب (اردو)'' صَفْحَہ 54 پر ہے: حِکایَت: ایک نیک آدمی نے اپنے اُستاد کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: آپ

کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کونسی ہے؟ اُستاد نے جواب دِیا: غفلت کی حسرت سب سے بڑی ہے۔ **حِکایت:** ایک صالح (یعنی نیک) آدمی نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابا جان! آپ کیسے ہیں اور کیا حال ہے؟ باپ نے جواب دیا: ہم نے زندگی غفلت میں گزاری اور غفلت ہی میں مر گئے۔

غفلت کی تعریف

دینی مُعامَلات میں **غفلت** سے مُراد وہ بُھول ہے جو انسان پر عَقل و احتِیاط کی کمی کی وجہ سے طاری ہوتی ہے۔ (مفردات الفاظ القرآن ص ٦٠٩ ملخصاً) (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ١٧٩)

یہ تمہیں غفلت میں ڈال دے گی

بُخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: **اللہ** پاک کی قسم! مجھے تم پر فقر (یعنی غُربت) کا خوف نہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر دُنیا پھیلا دی جائے گی جیسا کہ تم سے پہلی قوموں پر پھیلائی گئی تھی، پَس تم بھی اس دُنیا کی خاطر پہلے لوگوں کی طرح باہم (یعنی آپس میں) مُقابلہ کرو گے، اور یہ تمہیں **غفلت** میں ڈال دے گی جس طرح اس نے پچھلی قوموں کو غافل کر دیا۔ (بخاری ج٤ ص٢٢٥ حدیث ٦٤٢٥، باطنی بیماریوں کی معلومات ص١٨٠ تا ١٨١) (مکتبۃ المدینہ کا 26 صَفْحات کا رسالہ ''غَفلَت'' کا مُطالعہ فرمائیے اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہوگا)

مجھے غفلتوں سے بچا یا اِلٰہی
مجھے نیکیوں میں لگا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(٤٧) کسی بھی نیکی کے بارے میں یہ مت کہو: اس سے کیا فائدہ!

حضرتِ علّامہ نَجمُ الدِّین غَزّی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک آدھ نیک عمل کرتا ہو **اللہ** پاک کی رَحمت

سے اُمّید ہے کہ اسے اس نیک عَمَل کی وَجہ سے کبھی نہ کبھی فائِدہ ضَرور ہوگا۔ (حسن التنبہ ج۲ ص ۱۶۱)

اے عاشِقانِ صَحابہ واَہلِ بیت! معلوم ہوا کسی بھی نیکی کو کَم تَر نہ سمجھا جائے اور ہرگز کسی بے نَمازی وغیرہ کو کسی مُستَحَب کام سے نہ روکا جائے۔ مثلاً یہ کہہ دینا کہ تم نَماز تو پڑھتے نہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ایصالِ ثَواب کی نِیاز کرنے سے کیا فائِدہ! بے شک نَماز فَرض ہے جو نہیں پڑھتا وہ سَخت گُناہگار ہے نَماز پڑھنی ہی چاہئے لیکن جو نہیں پڑھتا اُس کو دوسری نیکیوں سے روکنا یہ بھی تو دُرُست نہیں۔ ہوسکتا ہے بُزُرگوں سے عَقِیدت کے سَبَب اور ان کی نِیاز کی بَرَکت سے اُسے نَماز کی بھی توفیق مِل جائے، چُنانچِہ **فرمانِ مُصطَفٰے** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بعض اوقات انسان میں موجود ایک نیک عادَت کی وَجہ سے **اللہ** پاک اس کے تمام اَعْمال (یعنی کاموں) کو اچّھا کر دیتا ہے۔'' (معجم اوسط ج۱ ص۵٤٤ حدیث ۲۰۰٦)

﴿٤٨﴾ روتے روتے نابینا ہو جانے والی خاتون

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَواص رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم رِحْلَہ عابِدہ کے پاس گئے۔ یہ بکثْرت روزے رکھتی تھیں اور (خوفِ خُدا سے) اِتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کَثْرت سے نَمازیں پڑھتیں کہ بِالآخِر کھڑے ہوکر نَماز پڑھنا مُمکن نہ رہا، لِہٰذا بیٹھ کر **نَماز** پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر **اللہ** پاک کے عَفْو (یعنی مُعافی سے نَوازنے) کا تذکرہ کیا تاکہ ان کا جوش ٹھنڈا کرسکیں۔ انہوں نے یہ بات سُن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا: مجھے اپنے نَفْس کی پہچان حاصِل ہوگئی ہے جس کے سَبَب میرا دل زَخْمی ہوگیا ہے، خُدا کی قَسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش! **اللہ** پاک نے مجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا اور میں کوئی قابلِ ذِکْر شے نہ ہوتی۔ یہ فرما کر دوبارہ **نَماز** میں مَشْغول ہوگئیں۔ (احیاء العلوم ج٥ ص۱٥۲) (احیاء العلوم (اردو) ج٥ ص۳۸٦، ۳۸۷)

اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے

کاشکے! مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۵۸)

(سَلْبِ ایماں یعنی ایمان چھین لیا جانا)

خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! بُزُرگ خاتون خوفِ خُدا سے رو رو کر نابینا ہو گئیں۔ یقیناً خوفِ خُدا سے رونا بہت بڑی سعادَت ہے۔فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:''جس بندۂ مومن کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف کے سبب مکّھی کے سَر برابر بھی آنسو نِکل کر اس کے چِہرے تک پُہنچا تو اللہ پاک اس بندے پر دوزخ کو حرام فرما دیتا ہے۔'' (ابن ماجه ج٤ ص ٤٦٧ حديث ٤١٩٧)

فلموں کا اداکار، تہجُّد گزار بن گیا

دادو (سندھ) کے مُضافاتی عَلاقے کے ایک شخص بُرے کردار کے مالِک، بداَخلاق اور شَرابی تھے۔سِندھی فِلموں میں اداکاری بھی کرتے تھے۔انہوں نے بُرے دوست بنا رکھے تھے اور کبھی نَماز نہیں پڑھتے تھے۔مگران کے والِد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پرہیزگار اور نَمازی بلکہ تہجُّد گُزار تھے دیگر بھائی بھی نَماز کے عادی تھے۔ایک یِہی بُری عادتوں کا شِکار تھے۔اگران کے والِد صاحِب کبھی سَمجھا بُجھا کرنَماز کے لیے لے جاتے تو مسجِد کے دروازے پر پَہُنچ کر ہاتھ چُھڑا کر بھاگ جاتے۔ مَحَلّے دار بھی ان سے تنگ تھے،کبھی رِشتے داروں کے گھر جاتے تو ان کے اَنداز سے صاف محسوس ہوجاتا کہ انہیں اِن کا اپنے گھر آنا پسند نہیں۔ 2008ء میں مُحرمُ الْحرام کے مہینے میں ان کے والِد صاحِب عِشا کی نَماز کے لئے انہیں ساتھ لے گئے۔نَماز کے بعد سبز عِمامے والے دو اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی تو انہوں نے ان کے چھوٹے بھائی اور والِد صاحِب کو تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی دعوت دی تو چھوٹے بھائی نے اسلامی بھائیوں کو کہا کہ میرا یہ بھائی آپ کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سَفَر کرے گا۔انہوں نے بھی جان چُھڑانے کے لئے ہاں کہہ دی مگر گھر آکر بھائی کو کہنے لگے: آپ چلے جائیں، میں

مولویوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا، میری فلم کی کل شوٹنگ ہے۔ تو ان کے والِد صاحِب نے کہا کہ اگر مجھ سے مَحبَّت کرتے ہو تو مَدَنی قافِلے میں چلے جاؤ اور ان کا سامان بھی تیّار کروا دیا۔ دوسرے دن وہ گھر پر سوئے ہوئے تھے کہ مَدَنی قافلے کے اسلامی بھائی انہیں لینے پہنچ گئے، یوں وہ عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مَدَنی قافِلے کے دوران اسلامی بھائیوں کی مَحبَّت اور شَفقت دیکھ کر بَہُت **مُتَاَثِّر** ہوئے اور جب انہوں نے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ ''**مُردے کے صَدمے**'' پڑھا تو خوف کے مارے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، انہوں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کر لی اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سِلسِلے میں مُرید ہو گئے۔ مَدَنی قافِلے میں فَرض **نمازوں** کے ساتھ ساتھ تہجُّد اور اِشراق وچاشت بھی نصیب ہوئی، جب مَدَنی قافِلے سے واپَسی ہوئی تو انہوں نے رات کو اُٹھ کر نمازِ تہجُّد ادا کی تو ان کے والِد صاحِب کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ یہ تو فَرض **نمازوں** سے بھی بھاگتا تھا اب تہجُّد ادا کر رہا ہے! بَقِیَّہ گھر والے بھی اس تبدیلی سے بَہُت خُوش ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے سَر پر عمامہ شریف سجا لیا اور ایک مٹّھی داڑھی چِہرے پر سجانے کی بھی پکّی نیّت کر لی۔ یہ تبدیلی دیکھ کر وہ محلّے والے جو پہلے ان سے تنگ تھے اب مِلنے میں خوشی محسوس کر رہے تھے، وہ رِشتہ دار جن کو ان کا اپنے گھر آنا گوارا نہ تھا اب گِلہ کر رہے تھے کہ آپ ہمارے گھر ہی نہیں آتے۔ ایک ہی ہفتے بعد انہیں **فیضانِ مدینہ** سکھر میں 63 دن کا تَربیَتی کورس کرنے کی سعادت مِل گئی۔ وہاں سے واپَسی پر انہیں مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار بنا دیا گیا۔ مَدَنی کام کرتے کرتے **مَدَنی اِنْعامات** کی ذمہ داری بھی ملی۔

بے شک اعمالِ بد اور اَفعالِ بد　　کی چُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے　　اب نہ سُستی کریں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿۴۹﴾ موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون

حضرتِ سیِّدَتُنا مُعاذہ عَدَوِیّہ رَحْمَةُ اللهِ عليها روزانہ صُبح کے وَقْت فرماتیں: ''(شاید) یہ وہ دن ہو جس میں مجھے مَرنا ہے۔'' پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ''(شاید) یہ وہ رات ہو جس میں مجھے مَرنا ہے۔'' پھر صُبْح تک نَماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۵۱) (احیاء العلوم (اردو) ج ۵ ص ۳۸۵) **اللہ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُسَلسَل موت نزدیک آرہی ہے، ہائے! بَربادی
کرم مولیٰ! گناہوں کا مَرض بڑھتا ہی جاتا ہے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۴۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

موت کی یاد سَعادت مندوں کا حِصّہ ہے

سُبْحٰنَ الله! موت کی اِس قَدَر یاد!!! بے شک یادِ موت سَعادَت مندوں کا حِصّہ ہے: اللہ کریم پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْك آیت 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھّا ہے۔

اس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں (ایک قَول) ہے: ''تم میں سے کون موت کو بکثرت یاد رکھتا ہے، اس کے لیے خوب تیّاری کرتا ہے اور شَدید خوف رکھتا ہے۔'' (شعب الایمان ج ۷ ص ۴۰۸ حدیث ۱۰۷۸۸)

دو چیزوں نے میرے لئے دنیا کی لذت ختم کر دی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الْاَعلیٰ تَیمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: دو چیزوں نے میرے لیے دُنیا کی لذّت خَتم کر دی ہے: (۱) موت کی یاد اور (۲) اللہ پاک کے حُضُور کھڑے ہونے (کے خیال) نے۔ (حلية الاولياء ج ٥ ص ١٠٢ حديث ٦٤٨٥)

حضرتِ سیِّدُنا عون بِن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص موت کو صحیح معنوں میں پہچان لیتا ہے وہ آنے والے کل کو اپنی زندگی میں شُمار نہیں کرتا، کتنے ہی ایسے ہیں جنھوں نے دن کا اِستِقبال کیا (یعنی دن پایا) مگر دن پورا نہ کر سکے اور کتنے ہی کل کی تیاری کرنے والے کل کو نہ پا سکے، اگر تم موت اور اس کی مَسافت (یعنی فاصِلے) پر غور کرو تو ضَرور لمبی اُمّیدوں اور ان کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج٨ ص٢٢٣ حديث ٥) (شرح الصدور (اردو) ص٦٩)

رضائے الٰہی کیلئے کم کھانا عبادت ہے

نماز کی عاشِقہ کی حِکایت میں بھوک کا بھی تذکِرہ ہے۔ بے شک اللہ کی رِضا کیلئے کم کھانا عبادت و کارِ ثواب ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہے: ''جب بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تو اُس کا جَوف (یعنی باطن) نُور سے مَعْمور کر دیا جاتا ہے۔'' (جامع صغير ص ٣٥ حديث ٤٦٩)

بھوک سہنے پیاس سہنے کی خدا توفیق دے
گُم تری یادوں میں رہنے کی سَدا توفیق دے

(۵۰) جہنّم کی یاد نے نیندیں اُڑا دی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ علیہ جب بِستر پر لیٹتے تو اِس طرح کروٹیں بدلتے جیسے ہنڈیا میں دانہ اُچھلتا ہے! پھر اُچھل کر کھڑے ہو جاتے اور بِستر کو تہ کر کے رکھ دیتے اور صُبح تک نماز میں مشغول رہتے پھر کہتے: ''دوزخ کی یاد نے عِبادت گزاروں کی نیندیں اُڑا دی ہیں۔'' (اتحاف السادة المتقين ج٥ ص٥٢٩)

ہر سوراخ میں ایک سانپ!

اے اللہ پاک سے ڈَرنے والو! ہائے! جہنَّم کا عذاب! اِسے کون سہ سکے گا! کوئی نہیں، کوئی بھی نہیں، ہرگز کوئی نہیں سہ سکے گا، اے اللہ! ہم کو جہنَّم سے بچالے۔ اٰمین۔ رِوایت ہے کہ جہنَّم میں ستّر (70) ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستّر (70) ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستّر (70) ہزار سوراخ ہیں، ہر سوراخ میں ایک سانپ ہے جو دوزخیوں کے چِہروں کو ڈَستا رہتا ہے۔ (کتاب صفة النار مع موسوعه ابن ابی دنیاج٦ص٤٠٩ حدیث ٤٥)(مکاشفة القلوب (اردو) ص٣٨٥)

دردِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں

میں جہنَّم کی سزا کیسے سہوں گا یارب! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۵۱) تمہارا باپ اچانک آنے والے عذاب سے ڈرتا ہے

اَللہُ اَکْبَر! جو جس قَدر نیک ہوتا ہے وہ اُسی قَدر خوفِ خُدا والا ہوتا ہے، **اللہ** پاک سے ڈرنے والے تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بِن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے ان کی بیٹی نے عَرض کی: ابوجان! کیا وَجہ ہے کہ لوگ سوجاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟ تو ارشاد فرمایا: **تمہارا باپ اُس عَذاب سے ڈَرتا ہے جو اچانک رات کو آجائے۔** (شعب الایمان ج ١ ص٥٤٣ حدیث ٩٨٤) **اللہُ رَبُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے

ہو مجھ ناتواں پر کرم یا الٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص١١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۵۲﴾ شروع کے 20 سال نَماز کے مُتَعلِّق مَشَقَّت اُٹھائی

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن محمد بن ابی رَزِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مَروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ''میں نے 20 سال تک نَماز کے مُعامَلے میں مَشَقّت اُٹھائی (یعنی محنت کی) اور 20 سال تک خُوشی سے نَماز ادا کی۔''

(صفة الصفوة ج۲ رقم ۱۷۵ ، اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص ۴۹۰)

دل لگے یا نہ لگے نیکیاں جاری رکھیے! مدینہ

اے عاشِقانِ نَماز! اِس حِکایت سے دَرْس مِلا کہ دل لگے نہ لگے نَماز پڑھتے جائیے! ذِکر و دُرُود میں، نیکی کی دعوت کے مَدَنی کاموں میں، مَدَنی قافِلوں کے اندر سَفَر کرنے میں، ''مَدَنی اِنْعامات'' پرعَمَل کرنے، روزانہ ''غورو فِکْر'' کے ذَرِیعے ''مَدَنی اِنْعامات'' نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمْع کروانے میں، سُنّتوں بھرے اجتِماع کی حاضِری میں اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں مَزہ آئے یا نہ آئے یہ سب کام جاری رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی دل لگ ہی جائے گا۔

﴿۵۳﴾ فالِج کے باوُجُود جماعت سے نَماز

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو جب فالِج ہو گیا تو دو آدمیوں کے سہارے مسجِد میں باجماعت نَماز کے لیے تشریف لاتے، جب عَرض کی جاتی: ''حُضُور! آپ مَعذور ہیں۔'' ارشاد فرماتے: لیکن میں مُؤَذِّن سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (یعنی نَماز کی طرف آؤ!)، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (یعنی بَھلائی کی طرف آؤ!) سُنتا ہوں اور جو اَذان سُنے اُسے چاہئے کہ وہ نَمازِ باجماعت کے لیے مسجِد میں حاضِر ہو، چاہے گھِسٹتے ہوئے جانا پڑے! (حلیة الاولیاء ج۲ ص۱۳۳ رقم۱۷۰۷ ملخصاً)

یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا جَذْبۂ نَمازِ باجماعت و بُلند دَرَجہ تَقویٰ تھا، اَلْبَتَّہ مسئلہ یِہی ہے کہ ایسا مَرِیض جس کو جماعت کے لئے

جانے میں سخت مَشَقَّت کا سامنا ہو اُس کو مسجِد کی حاضِری مُعاف ہے۔

﴿۵۴﴾ نَماز کے ذریعے حاجت روائی

ایک شخص کو قاضی سے کوئی حاجت پیش آئی تو اس نے حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے مَدَد چاہی۔ چُنانچہ، آپ اس کے ساتھ چل دیئے، جس مسجِد کے پاس سے بھی گُزرتے **نَماز** ادا کرتے حتّٰی کہ قاضی کے پاس پہنچ گئے، اس وَقت مجلس بَرخاست ہو چکی تھی، آپ نے قاضی صاحِب سے اس شخص کی حاجت کے مُتَعلِّق بات کی تو اس کی حاجت پُوری کر دی گئی، پھر آپ نے اس شخص کی طرف مُتوجِّہ ہو کر فرمایا: دَورانِ سَفَر جو کچھ آپ نے دیکھا وہ آپ پر گراں (یعنی بوجھ) گُزرا ہو گا۔ اس نے عَرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی **نَماز** پڑھی **اللہ پاک** سے آپ کی حاجت ضَرور طَلَب کی۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص ۴۹۲)

﴿۵۵﴾ عِیادت کیلئے جاتے تو مریض کے گھر پر پہلے نَماز پڑھتے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہَمراہ کسی مَریض کی عِیادت کے لئے جاتے تو مَریض کے گھر جا کر آپ پہلے مسجِدِ بَیت (یعنی نَماز کے لئے گھر میں مخصوص کردہ جگہ) میں نَماز ادا کرتے پھر مَریض کے پاس تشریف لاتے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص ۴۹۱)

مسجِدِ بیت بنائیے

اے عاشِقانِ نَماز! اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے پاکیزہ دَور کے مسلمانوں کے گھروں میں ''مسجِدِ بیت'' ہوا کرتی تھی۔ افسوس! اب گھروں میں بَیڈروم، ڈرائنگ روم، ڈریسنگ روم، اسٹڈی روم، فِٹنس روم، T.V. لاؤنج اور نہ جانے کیا کیا بنایا

جا رہا ہے! اگر نہیں بناتے تو مسجِدِ بَیت نہیں بناتے۔ ''بہارِ شریعت'' میں مسجِدِ بَیت کی تَرغیب دلاتے ہوئے لکھا ہے: عورت کے لیے یہ مُستَحب بھی ہے کہ گھر میں نَماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مُقرَّر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترا وغیرہ کی طرح بُلند کر لے۔ بلکہ مَرد کو بھی چاہیے کہ نَوافِل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مُقرَّر کر لے کہ نَفل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (در مختار و رد المحتار ج ٣ ص ٤٩٤ ، بہارِ شریعت ج ١ ص ١٠٢١) یاد رہے! مسجِدِ بَیت کیلئے مُکمَّل کمرہ (Room) مخصوص کر لینا ضَروری نہیں، کسی کمرے میں تھوڑی سی جگہ بھی اگر Fix کر لی تو کافی ہے۔ اِس کی اَلگ سے تَعمیر وغیرہ بھی ضَروری نہیں۔

٥٦ ہر مسجِد میں نَماز

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوذَب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی میں حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے ہَمراہ کہیں جاتا تو جس مسجِد کے قریب سے بھی گُزر ہوتا وہ اس میں نَماز ضَرور ادا فرماتے۔ (اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص ٤٩١)

٥٧ صحابی کی شفقت

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا حُمَیدُ الطَّوِیل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ کی خِدمت میں حاضِری کے لئے جاتے تو حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بھی ہَمراہ ہوتے، جب بھی کسی مسجِد کے قَریب سے گُزر ہوتا تو آپ اس میں نَماز ضَرور ادا فرماتے۔ جب ہم حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ کی خِدمت میں حاضِر ہوتے تو آپ دَرْیافت فرماتے: ''ثابِت کہاں ہیں؟ بے شک وہ (عِبادت میں) خوب کوشِش کرتے ہیں اس لئے میں ان سے بہُت مَحَبَّت کرتا ہوں۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ ج ٨ ص ٣١٧ حدیث ١٥٧ ، اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص ٤٩١)

تذکرۂ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حکایت سُنی اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے جلیلُ القدر صحابی، سفر وحضر کے رفیق اور آپ کے خادمِ خاص حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذِکرِ خَیر تھا۔صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سارے ہی شان والے ہیں، حضرت عَبدُ الرَّحیم بن زید رَحْمَۃُ اللہ علیہ کے والِد فرماتے ہیں: میں چالیس ایسے تابعینِ عِظام کو مِلا جو سب ہمیں صحابۂ کرام سے یہ حدیث بَیان کرتے تھے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو میرے تمام صحابہ سے مَحبّت کرے، ان کی مَدد کرے اوران کے لئے اِستِغفار کرے تو اللہ پاک اُسے قِیامت کے دن جنَّت میں میرے صَحابہ کی مَعیّت (یعنی ساتھ) نصیب فرمائے گا۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب ص ٣٠٩ حدیث ١٣٦٨) یوں تو سبھی صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اللہ پاک کے آخری نبی جناب محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمت گزاری کے لیے تَن مَن دھن (یعنی ہر طرح) سے حاضر رہتے مگر چند خُوش نَصیب صَحابۂ کرام ایسے ہیں جن کا شُمار سَرورِ کَونَین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے خُصُوصی خادِموں میں ہوتا ہے، اس مُقدّس فِہرِسْت میں ایک نام حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ آیئے ان کا ذِکرِ خیر کرکے اللہ پاک کی رَحمتیں سمیٹتے ہیں۔

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی

آپ کا نام اَنَس ہے۔آپ قبیلۂ اَنصار میں خَزرَج کی ایک شاخ بنی نَجّار سے ہیں ان کی والِدہ کا نام اُمِّ سُلَیم بِنتِ مِلْحان ہے۔ان کی کُنیت حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ابوحَمزہ رکھی اوران کا مشہور لَقب خادِمُ النَّبی ہے اور اس لَقب پر آپ رضی اللہ عنہ کو بے حد فَخر تھا۔دس برس کی عُمر میں خِدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور 10 سال تک حُضورِ انور صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خِدمت گُزاری کا شَرف حاصِل کرتے رہے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ص ٥، اسد الغابۃ ج ١ ص ١٩٢، ١٩٣)

دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے خاص طور پر دُعا کی: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ یعنی ''یا اللہ پاک! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اس کو جنّت میں داخل فرما۔'' حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ان تین دُعاؤں میں سے دو دُعاؤں کی مقبولیّت کا جلوہ تو میں نے دیکھ لیا اور میں اُمّید رکھتا ہوں کہ میں تیسری دُعا کا جلوہ بھی ضرور دیکھوں گا، یعنی جنّت میں داخل ہو جاؤں گا۔[1] حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! (اس دُعا کی بَرَکت سے) میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو سے زائد ہے۔

(مسلم ص ١٠٣٥ حديث ٦٣٧٦)

نَماز اور تلاوت قراٰن سے مَحبّت

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ روزانہ مغرب کی نَماز کے بعد کپڑے تبدیل کرتے اور عشا تک نوافِل ادا کرتے رہتے۔ (ابن عساکر ج ٩ ص ٣٦٣ ملخصاً) جب خَتمِ قراٰن کی سعادت حاصل کرتے تو اپنے بال بچّوں کو جمع کر لیتے اور ان سب کے لئے دُعا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی گفتگو انتہائی کم الفاظ پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔ (صفة الصفوة ج ١ ص ٣٦٢)

وفات شریف

حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے آپ مدینۂ منوّرہ سے بصرہ چلے گئے۔ سن 91ھ (یا 93ھ) میں آپ کا انتقال ہوا۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر شریف 103 برس تھی۔ بصرہ میں وفات پانے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں آپ کا انتقال ہوا اور یہیں مزارِ اقدس بنا۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ص ٥)

قبر میں تبرّکِ نبوی

سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تبرّکات میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس لاٹھی مبارک تھی۔ آپ نے وصیّت کی تھی کہ اس کو بوقت

[1] سیرتِ مصطفےٰ ص ٧٠٢ ملخصاً، مسند عبد بن حميد ص ٣٧٥ حديث ١٢٥٥

دفن میرے کفن میں رکھ دینا، چُنانچہ یہ مُبارک لاٹھی آپ کے کفن میں رکھ دی گئی۔ (اسد الغابۃ ج١ ص٧٢١ ملخصاً) ان کی والِدہ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے مُبارک پسینے کو جمع کر کے خُوشبو میں مِلایا کرتی تھیں، (مسلم ص ٩٧٨ حدیث ٦٠٥٥) حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ نے وَصیَّت فرمائی کہ میرے حَنُوط میں اس خُوشبو کو مِلایا جائے جس میں حُضُورِ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا پسینہ مِلا ہوا ہے۔ (بخاری ج٤ ص١٨٢ حدیث ٦٢٨١) حَنُوط اس خُوشبو کو کہتے ہیں جو کفن اور میِّت کو لگانے لیے تیّار کی جاتی ہے جس میں کافور اور صَندل ہوتا ہے۔ (عمدۃ القاری ج١٥ ص٣٩٢ تحت الحدیث ٦٢٨١) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَحابہ کا گدا ہوں اور اَہلِ بَیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسولَ اللہ (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٣٣٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿٥٨﴾ یا اللہ! قبر میں نماز پڑھنے کا شرف عطا فرما

حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو یوں دُعا کرتے سُنا: ''اے **اللہ** پاک! اگر تو نے مخلوق میں سے کسی کو قبر میں **نماز** پڑھنے کا شَرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔'' (شعب الایمان ج٣ ص٥١٦ حدیث ٣١٩١، اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص ٤٨٨)

﴿٥٩﴾ نماز روزہ اور ذکر کے بغیر زندگی نہیں چاہیے

حضرتِ سیِّدُنا مُبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں (تابِعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی

رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مَرَضِ وفات کے دَوران ان کی خِدمت میں حاضِر ہوا، اس وَقْت آپ گھر کی بالائی مَنزِل میں تھے اور مُسَلْسَل اپنے شاگردوں کو یاد فرمارہے تھے، جب ہم ان کے پاس حاضِر ہوئے تو فرمایا: ''اے بھائیو! گزشتہ رات میں اس طرح نماز نہیں پڑھ سکا جس طرح پہلے پڑھا کرتا تھا، جس طرح روزے رکھتا تھا اس طرح روزے بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح اپنے ہم نشینوں (یعنی ساتھیوں) کے ساتھ ذِکْرُ اللہ کرتا تھا اب اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔'' پھر بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: ''اے اللہ پاک! اگر تو نے مجھے ان تینوں چیزوں (نَماز، روزہ اور ذِکْر) سے روکنا ہی ہے تو پھر مجھے لمحہ بھر بھی دُنیا میں نہ رہنے دے۔'' یا عَرض کی: ''جس طرح میں نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور تیرا ذِکْر کرنے کا اِرادہ رکھتا ہوں اگر تو نے مجھے ان سے روکنا ہی ہے تو پھر لمحہ بھر بھی مجھے دُنیا میں نہ رہنے دے۔'' چُنانچِہ، اُسی وَقْت آپ کا اِنتِقال ہوگیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۴۹۰)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

﴿٦٠﴾ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

حضرتِ سیِّدُنا شَیْبان بن جَسْر رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے والدِ ماجد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی قَسَم جس کے سِوا کوئی مَعْبود نہیں! حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو میں نے اور حضرتِ حُمَیدُ الطَّوِیل رَحْمَۃُ اللہِ علیہ یا کسی اور شَخْص نے لَحد میں اُتارا، جب ہم اینٹیں دُرُست کرچکے تو اِتّفاقاً ایک اینٹ گرگئی، اچانک میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو قَبْر میں نماز پڑھتے دیکھ کر اپنے ساتھی سے پوچھا: کیا تم نے دیکھا؟ تو اس نے کہا: خاموش رہو! چُنانچِہ دَفْن سے فَراغَت کے بعد ہم ان کی بیٹی کے پاس آئے اور پوچھا: تمہارے والدِ مُحترم کیا عَمَل کرتے تھے؟ اس نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ ہم نے سارا واقعہ بتایا تو اس نے کہا: میرے والدِ ماجد 50 سال مُسَلْسَل شَب بیداری کرتے رہے، جب سَحَری کا وَقْت ہوتا تو یوں دُعا کرتے:

اے **اللہ** پاک! اگر تُو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں **نماز** ادا کرنے کا شَرَف عَطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عَطا فرمانا۔ **اللہ** پاک نے ان کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ (صفة الصفوة ج٢ جزء٣ ص١٧٧ ، اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص٤٨٩)

اللہ! دیدے ایسی مَحبّت نَماز کی
چُھڑوا سکے نہ موت بھی اُلفت نماز کی

(٦١) قبر شریف سے تلاوت کی آواز

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن صِمَّہ مُہَلَّبِی بَیان کرتے ہیں کہ ’’ جو لوگ سَحری کے وَقْت حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی قَبْرِ مُبارَک کے پاس سے گُزرتے ہیں اُن لوگوں نے مجھے بتایا کہ جب بھی ہم ان کی قَبْرِ شریف کے قریب سے گُزرے ہمیں تِلاوتِ قراٰنِ کریم کی آواز سُنائی دی۔‘‘ (کتاب التهجد وقيام الليل مع موسوعة للامام ابن ابی الدنيا ج١ ص٣٣٢ رقم٤١٥ ، اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص ٤٩٢) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مَدینہ تایازاد بھائی کا قاتل ہوگیا

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** نَشے کی عادت چُھڑانے، بُرائیوں کی خَصلَتیں مِٹانے، اور نیکی کی راہ اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم مُنْسَلِک رہئے۔ **مَدَنی بہار:** شاہدرہ لاہور کے اسلامی بھائی پہلے پہل شَراب نوشی، چَرَس کے نشے اور دیگر بُرائیوں میں مُبتَلا تھے۔ بُرے دوستوں کی صُحبت کی وجہ سے یہ بھی اِحساس نہیں ہوتا تھا کہ مسلمانوں پر نَماز فرض ہے، بلکہ انہیں کوئی نَماز کی دعوت دیتا تو یہ کہہ کر ٹال دیتے: تم چلو میں آتا ہوں اور دل میں سوچتے کہ اس کو خود نَماز پڑھنی ہے تو پڑھے مجھے جب توفیق ہوگی

تو میں پڑھ لوں گا۔ پھر ایک واقِعے نے ان کی زِندگی میں کڑواہٹ گھول دی اور وہ یہ کہ ان کے تایازاد بھائی کو کسی نے زمین کے مَعمولی جھگڑے میں قَتْل کر دیا! اِس واقِعے کے بعد یہ گاؤں میں شِفٹ ہو گئے۔ ان کے بڑے بھائی جوان کے ساتھ ہی رہتے تھے، غوثِ پاک کے سلسلے میں مُرید تھے وہ بھی انہیں نیکی کی دعوت دیتے اور نَماز پڑھنے کی ترغیب دلاتے تو یہ والِدہ سے شِکایت کرتے کہ بھائی میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں، جب مجھے نَماز پڑھنی ہوگی پڑھ لوں گا۔ پھر رَمَضان شریف کا مہینا تشریف لایا تو ان کے بھائی نے انہیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ پورے ماہِ رَمَضان کا اعتِکاف کرنے کی دعوت دی تو یہ ان پر برس پڑے کہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں جو پیچھے بیوی بچّوں کو خَرچے کے لئے دے کر جاؤں، اسی دن ایک عَزیز نے انہیں 10 ہزار روپے تُحفے میں دیئے، اس غَیبی مَدَد کے بعد انکار کی گُنجائش کہاں تھی! یہ جامع مَسجِد اقصیٰ شیرانوالہ گیٹ لاہور میں اعتِکاف کے لئے پہنچ گئے۔ کچھ دن تو یہ نَفسیاتی طور پر نئے ماحول میں پَریشان رہے پھر ان کا دل لگنے لگا، مَدَنی مُذاکرہ کی برکتیں ملنے لگیں، ایک دن یہ مَدَنی مُذاکرے میں ہونے والی فِکرِ آخرت کی گُفتگو پر دل ہی دل میں شَرمِندہ ہو رہے تھے کہ نگرانِ شوریٰ نے قبر سے مُتَعلّق تھوڑا سا بیان کیا جسے سُن کر کئی اسلامی بھائیوں کی طرح یہ بھی اَشکبار ہو گئے۔ ایک دن مَدَنی مُذاکرے میں صِلہ رِحمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچھے سُلوک) کا یہ مَدَنی پھول بَیان ہوا کہ اگر اپنے رِشتے داروں، عَزیز واَقرِبا کا قُصور ہو گیا ہو تو ان کو مُعاف کر دینا چاہیے۔ یہ بات ان کے دل کو لگی۔ انہوں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی، نَماز روزے کی پابندی کی نیّت کی اور جب اعتِکاف کے بعد گھر پہنچے تو والِدہ کی قَدَم بوسی کی، اپنے تایازاد بھائی کے قاتِلوں کے گھر جا کر مُعافی اور صُلح وغیرہ کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور عِمامہ شریف بھی سَر پر باندھ لیا۔

تُو نَرمی کو اپنانا جھگڑے مِٹانا
رہے گا سَدا خُوشنما مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۶۲) ساری رات نَماز پڑھتے رہتے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالعزیز بن رَوّاد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رات کے آغاز (یعنی شروع) میں اپنے بِستر کے پاس آتے اور اُس پر ہاتھ پھیر کر کہتے: ''بے شک تُو نَرم ہے مگر اللہ کی قَسَم! جنَّت میں تجھ سے زیادہ نَرم بِستر ملے گا۔'' پھر ساری رات نَماز پڑھتے رہتے۔(احیاء العلوم ج۱ ص۴۶۷) (احیاءالعلوم (اردو) ج۱ص۱۰۵۶۔۱۰۵۷) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم

اے عاشِقانِ رسول! بے شک جنَّت اللہُ ربُّ العِزَّت کی بَہُت بڑی نعمت ہے، ہم سبھی کو اسے پانے کی تَمنّا کرنی اور اس کی طَلَب میں خوب عبادَت کرنی اور نبیِّ رَحمت صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کی شَفاعَت سے جنَّتُ الْفِردَوس میں داخِلے کی اُمّید خوب اُمّید رکھنی چاہیے۔

یا خُدا میری مَغفِرت فرما
باغِ فِردَوس مَرحَمت فرما (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۶۳) پاؤں مُبارَک ہر وَقت سُوجے رہتے

حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی زَوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا فرماتی ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے پاؤں مُبارَک نَماز میں طویل قِیام کرنے (یعنی بَہُت دیر تک کھڑے رہنے) کی وجہ سے ہر وَقت سُوجے رہتے، اگر میں ان کے پیچھے بیٹھتی ہوں تو خُدا کی قَسَم! ان پر رَحم کھا کر رو پڑتی ہوں۔(احیاء العلوم ج۵ ص۱۴۳) (احیاءالعلوم (اردو) ج۵ ص۳۶۴) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم

٦٤ پیارے آقا کے پاؤں مُبارک سُوج گئے

اللہ والوں کی نَمازوں کا جَذبہ صد کروڑ مَرحبا! ہم مَعمولی سی بیماری میں فَرض نمازوں سے جی چُرانے لگیں اور ان حضرات کے نفلوں کی کثرت کے سَبَب پاؤں میں سُوجَن آجائے! خود ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رات کی نَمازوں کی کَیفیَّت اللہ! اللہ! مَکتَبۃُ الْمَدِینہ کی 125 صَفْحات کی عَظِیمُ الشّان کتاب ''شُکْر کے فضائل'' صَفْحَہ 51 پر دِیا ہوا مَضْمون اَلفاظ کی مَعمولی تبدیلی کے ساتھ عَرض ہے: حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبَہ رضی اللہ عنہ بَیان فرماتے ہیں کہ مُصطَفٰے جانِ رَحْمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (رات کی) نَماز میں اِتنا طَوِیل قِیام فرمایا کہ مُبارک قَدَم سُوج گئے۔ عَرض کی گئی: آقا! آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اِتنی تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو بَخْشے بَخشائے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

مَرحَبا! کیا خوب ہے! اللہ والوں کی نماز
ان کے صَدقے ہم کو بھی دے یا خُدا سوز و گُداز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

٦٥ جہنَّم سے پناہ عطا فرما

حضرتِ سیِّدُنا صِلَہ بن اَشْیَم رَحْمۃُ اللہ علیہ ساری رات نَماز پڑھتے، جب صُبْح ہوتی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرتے: ''اِلٰہی! میں جنَّت کے قابِل تو نہیں مگر تو اپنی رَحْمت سے مجھے جہنَّم سے پَناہ عطا فرما'' (احیاء العلوم ج۱ ص۴٦۷) (احیاء العلوم (اردو) ج۱ ص۱۰۵۷)

اللہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دوزخ سے پناہ مانگنے کی فضیلت

اے **اللہ** سے ڈرنے والے بندو! خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کیلئے بھی کسی سے جہنَّم کا عَذاب برداشت نہیں ہوسکتا! ہمیں جہنَّم سے ہردَم پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔ اِس سِلسلے میں چندرِوایات پڑھئے اور جہنَّم سے خوب خوب پناہ مانگئے:

اللہ کریم کے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شَخْص جہنَّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنَّم کہتا ہے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ۔ یعنی اے **اللہ** پاک اسے جہنَّم سے پناہ عطا فرما۔ (الاحادیث المختارة ج٤ ص٣٩٠ حديث ١٥٥٩)

جہنَّم سے تین مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شَخْص **اللہ** پاک سے تین مرتبہ جنّت کا سُوال کرتا ہے تو جنّت کہتی ہے: ''اے **اللہ** پاک اسے جنّت میں داخل فرما۔'' اور جو تین مرتبہ جہنَّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنَّم کہتا ہے: ''اے **اللہ** پاک اسے جہنَّم سے پناہ عطا فرما۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٥٧ حديث ٢٥٨١)

جہنَّم سے سات مرتبہ پناہ مانگنے کی فضیلت

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو بندہ جہنَّم سے روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے، تو جہنَّم کہتا ہے: ''اے رب! تیرا بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تو اس کو پناہ دے دے۔'' (مسند أبي يعلى ج٥ ص٣٧٩ حديث ٦١٦٤)

''شَجَرۂ قادِرِیّہ رضوِیّہ'' صَفْحَہ 26 پر ہے: (فَجْر و مغرِب کی نَماز کے بعد) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ[1] سات سات بار پڑھئے۔

فَضیلَت: پڑھنے والا اس دن یا رات میں مَرے تو **اللہ** پاک اسے جہنَّم سے مَحفوظ رکھے گا۔ (ابوداؤد ج٤ ص٤١٥ حديث ٥٠٧٩)

گُناہ گار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں
کرم سے بَخْش دے مجھ کو نہ دے سَزا یارب (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

[1]: الٰہی مجھے جہنَّم سے بچا۔

(۲۶) جواب کیوں نہیں دیتے؟

حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رات کے وَقْت قبروں کے پاس آ کر کہا کرتے: اے قبر والو! جب میں تمہیں پُکارتا ہوں تو تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ پھر فرماتے: وَاللہ! (یعنی خُدا کی قسم) ان کے اور جواب کے درمیان رُکاوٹ ہے اور گویا میں بھی انہی جیسا ہوں۔ پھر فجر کا وَقْت شُروع ہونے تک نَماز پڑھتے رہتے۔ (احیاء العلوم (اردو) ج۵ ص۵۹۰)

یادِ موت کے فائدے!

سُبْحٰنَ اللہ! خُدا کے نیک بندے موت کو کثرت سے یاد کرتے اور اپنے آپ کو فوت شُدہ لوگوں میں شُمار کیا کرتے۔ بے شک موت کو بکثرت یاد کرنا اِنتہائی نَفْع بَخْش ہے۔ چُنانچِہ مَکتبۃُ الْمَدِینہ کی کتاب "شَرْحُ الصُّدور (اردو)" صَفْحَہ 67 پر ہے: "بَعْض بُزُرگوں نے فرمایا: جو موت کو کَثْرت سے یاد کرتا ہے وہ تین باتوں کے ذَرِیعے عزّت پاتا ہے: (۱) توبہ کی جَلْد توفیق (۲) دل کی قَناعت اور (۳) عبادت میں چُستی۔ اور جس نے موت کو بُھلا دیا وہ تین باتوں میں گرفتار کیا جائے گا: (۱) توبہ میں دیر (۲) ضَرورت کے مُطابِق رِزْق پر راضی نہ ہونا اور (۳) عِبادت میں سُستی۔"

مُسَلْسَل موت نزدیک آ رہی ہے، ہائے! بَربادی
کرم! مولیٰ! گُناہوں کا مَرَض بڑھتا ہی جاتا ہے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۴۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سب کو دوزخ پر سے گزرنا ہوگا

اے عاشِقانِ نماز! اللہ پاک کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔ آہ! جہنَّم پر سے ہر ایک کو گزرنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم آیت 71 اور 72 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابنِ عساکر)

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ (پ١٦، مریم: ٧١، ٧٢)

ترجَمۂ کنز الایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُذر دوزَخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذِمہ پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بَل گرے۔

اسی آیتِ مُقدَّسہ کے پیشِ نَظر خوفِ خُدا رکھنے والے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم نے فرمایا: ہمارا خوف اس لئے ہے کہ ہمیں دوزَخ پر سے گُزرنے کا تو یقین ہے مگر نَجات میں شک ہے۔

جہنَّم سے ایک ہزار سال بعد نکلنے والا

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے جب یہ حدیث شریف بیان فرمائی جو اس شخص کے بارے میں آئی ہے جو دوزَخ سے ہزار سال بعد نکلے گا اور پُکارتا ہوگا: **یَاحَنَّانُ! یَامَنَّانُ!** یعنی اے بہت رَحم فرمانے والے! اے بہت احسان فرمانے والے! اس کے بعد فرمانے لگے: کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ (احیاء العلوم (اردو) ج ٤ ص ٧٨ تا ٧٩)

ایک ہزار سال بعد جہنَّم سے نکلنے والا وہ شخص کاش! میں ہوتا یہ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے شاید اِس لئے فرمایا کہ اُس کا خاتِمہ یقیناً اِیمان پر ہوا ہوگا ورنہ جو کُفر پر مرے گا وہ تو کروڑوں، اَربوں سال کے بعد بھی مَطْلَب یہ کہ کبھی بھی جہنَّم سے باہَر نہ نِکل سکے گا۔ ہم جہنَّم سے خُدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

مجھے نارِ دوزَخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ١١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

٦٧ سُتُون کہاں گیا؟

مَنقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بِن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا اِنتقال ہوا تو آپ کے پڑوسی کی بچّی نے اپنے والِد سے پوچھا: ابّو جان! ہمارے پڑوسی کے گھر میں جو **سُتُون** تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ (کوئی سُتون نہیں بلکہ) ہمارا نیک پڑوسی تھا جو رات کے شُروع سے آخر تک عبادت میں کھڑا رہتا تھا۔ بچّی نے (اندھیرے کی وجہ سے) حضرت کو **سُتون** سمجھا کیونکہ وہ صِرف رات کے وَقت اپنے مَکان کی چھت پر جاتی تھی اور (اپنے پڑوس کے مکان میں) حضرت کو (نَماز میں) کھڑا پاتی۔ (رسالہ قُشیریہ ص٤١٦) **اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

٦٨ خوشی مناؤں یا غم؟

حضرتِ سیِّدَتُنا حَبیبہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہا کے بارے میں مَنقول ہے کہ جب آپ عِشا کی **نَماز** ادا فرمالیتیں تو اپنی چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور اپنی چادر اچّھی طرح لپیٹ کر عَرض کرتیں: **اللہ** پاک! تارے چُھپ گئے اور (لوگوں کی) آنکھیں سو گئیں، دُنیا کے بادشاہوں نے اپنے دَروازے بند کر لیے اور ہر مُحِب (یعنی مَحبّت کرنے والا) اپنے محبوب (یعنی پیارے) کے ساتھ خَلوت (یعنی تنہائی) میں چلا گیا جبکہ میں تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں۔ پھر آپ **نَماز** میں مَشغول ہو جاتیں۔ جب فَجر طُلُوع ہو جاتی تو عَرض کرتیں: اے ربِّ کریم! رات گُزر گئی اور دن روشن ہو گیا مگر میں نہیں جانتی تو نے میری یہ رات قَبول فرمائی تا کہ میں خُوشی مناؤں! یا اس رات کو اپنی بارگاہ سے رَد کر دیا تا کہ میں سوگ (یعنی غَم) مناؤں! مجھے

تیری عِزّت کی قسم! جب تک تُو مجھے زِندہ رکھے گا، میرا یہی مَعمول رہے گا، اگر تو نے مجھے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دِیا پھر بھی میرے دل میں تیرے جُودوکَرَم کی اُمّید باقی رہے گی۔(احیاء العلوم ج۰ص ۱٤۹)(احیاء العلوم (اردو)ج۰ص ۳۸۱) **اللہ رَبُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

تجھ سا سِیاہ کار کون! اُن سا شَفیع ہے کہاں!
پھر وہ تُجھی کو بُھول جائیں، دل یہ ترا گُمان ہے (حدائقِ بخشش ص۱۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عاجِزی کے فضائل

سُبْحٰنَ اللہ! **اللہ** کریم کی نیک بَندی کی عبادَت و **عاجِزی** صد کروڑ مَرحبا! **اللہ** کی رضا کیلئے کی جانے والی عبادَت پر کی جانے والی **عاجِزی** خود ایک عَظیم عبادَت ہے ﴿۱﴾ **فرمانِ مُصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: **اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ التَّوَاضُع**۔ یعنی افضل عبادت تواضُع (یعنی عاجِزی) ہے۔(شعب الایمان ج٦ص۲۷۸ حدیث۸۱٤۸ ، دین و دنیا کی انوکھی باتیں ج۱ص۲۹۹) ﴿۲﴾ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو باوُجود قُدرت اچھے کپڑے پہننا تواضُع کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** پاک اس کو کَرامت کا حُلّہ (یعنی جَنّتی لِباس) پہنائے گا۔'' (ابو داؤد ج٤ص۳۲٦ حدیث ٤۷۷۸)(بہارِشریعت ج۳ ص ٤۰٤) ﴿۳﴾ **حُضُورِ نبیِّ کریم** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مُعاف کرنے سے بَندے کی عِزّت بڑھتی ہے لہٰذا تم مُعاف کیا کرو، **اللہ** (پاک) تمہیں عِزّت عَطا فرمائے گا اور **عاجِزی** بندے کو بُلند کرتی ہے لہٰذا تم **عاجِزی** کیا کرو، **اللہ** (پاک) تمہیں بُلندی عَطا فرمائے گا۔ اور صَدَقہ (یعنی خیرات کرنا) مال میں اِضافہ کرتا ہے لہٰذا تم صَدَقہ کیا کرو **اللہ** (پاک) تمہارے مال کو بڑھا دے گا۔ (کنزالعمال ج۳ ص ٤۸ حدیث ٥۷۱٦ ، دین و دنیا کی انوکھی باتیں ج۱ص۳۰۰)

عاجِزی کسے کہتے ہیں؟ (حِکایت)

مَروی ہے کہ ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یُونس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیانی اور حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمۃُ اللہِ علیھم باہر نِکلے اور عاجِزی کے مُتَعلِّق گُفتگو کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عاجِزی کیا ہے؟ عاجِزی یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے نِکلو تو جس مسلمان کو دیکھو اسے اپنے سے اَفْضَل گُمان کرو۔ (احیاء العلوم (اردو) ج۳ ص ۱۰۰۵)

نہ کروں کبھی تکبُّر، بنوں عاجِزی کا پیکر

پئے مُصطفٰے کرم کر! اے خُدائے ربِّ اکبر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۶۹) چالیس ہزار رکعتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو احمد مغازِلی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بغداد شریف میں ایک شَخْص نے 40,000 (چالیس ہزار) دِرْہم فُقَرا میں بانٹے، یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا سَمنون بن حَمزہ رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو احمد! آپ دیکھتے نہیں! اس شَخْص نے اِتنے دِرْہم خَرْچ کیے اور کس قَدر نیک عَمَل کیا اور ہم اپنے پاس (بانٹنے کے لیے) کچھ نہیں پاتے، لہٰذا ہم ایسی جگہ چلیں جہاں ہم اس شَخْص کی طَرف سے خَرْچ کیے جانے والے ہر دِرْہم کے بدلے ایک رَکْعت پڑھ سکیں، چُنانچہ ہم ''مدائن'' گئے اور وہاں ہم نے چالیس ہزار رَکْعتیں پڑھیں۔ (رسالہ قشیریہ ص ۵۸)

روپے بانٹنے والا افضل یا ذِکر کرنے والا؟

سُبْحٰنَ اللہ! مُقابلہ ہو تو ایسا! اور بے شک دِرْہم تقسیم کیے جانے کے مُقابلے میں ایک رَکْعت کا پڑھا جانا اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔ فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے: ''اگر ایک شَخْص کی جھولی دِرْہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں

تقسیم کررہا ہو اور دوسرا اللہ پاک کا ذِکر کررہا ہو تو اللہ پاک کا ذِکر کرنے والا اَفْضَل ہوگا۔‘‘

(معجم اوسط ج ٤ ص ٢٧٤ حديث ٥٩٦٩)(جنّت میں لے جانے والے اعمال ص ٤١٥)

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وَقت ہی پر

ہوں سارے نوافِل اَدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(۷۰) رونے دھونے والا خاندان

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن راشِد شَیبانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ہمارے ہاں قِیام فرمایا، آپ کی بیٹیاں اور اُن کی اَمّی بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رات دیر تک نَماز پڑھتے رہے۔ جب سَحری کا وَقْت ہوا تو بُلند آواز سے پُکارنے لگے: اے رات میں آرام کرنے والے مُسافرو! کیا ساری رات سوتے رہو گے؟ اُٹھ کر سَفر نہیں کرو گے؟ تو وہ لوگ جلْدی سے اُٹھ گئے، اب کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دُعا مانگنے کی، ایک جانب سے قراٰنِ کریم پڑھنے کی آواز سُنائی دینے لگی تو دوسری جانب سے وُضو کرنے کی۔ پھر جب فَجر کا وَقْت ہوا تو آپ نے بُلند آواز سے پُکارا: ’’رات کا اکثر حِصّہ سَفر میں گزارنے والے شخص کی صُبْح کے وَقْت لوگ تعریف کرتے ہیں۔‘‘ (یہ ایک کہاوت ہے جو اچّھے اَنجام کی غَرَض سے عبادت میں تکلیف بَرداشت کرنے اور صَبْر کی تَرغیب میں بَیان کی جاتی ہے) (صفة الصفوة ج ١ ص ١٠٤)

اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

﴿۷۱﴾ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا

اے عاشقانِ رسول! کس قدر پُرسوز حِکایت ہے، کیسا عبادت گزار خاندان تھا! **اللہ** کریم ہمیں بھی بال بچّوں سمیت راتوں میں عبادت و گریہ وزاری (یعنی رونے دھونے) کی سَعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ یہ تورات میں نوافل پڑھنے والوں کا تذکرہ تھا، اب ایسے گھرانے کی حِکایت پیش کی جاتی ہے جس میں ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام کے گھر والوں میں سے ہر وَقْت کوئی نہ کوئی نَماز میں مَشغول رہتا۔ (شعب الایمان ج ٤ ص ١٢٤ حدیث ٤٥٢٤ ملخصاً)

مِری آنے والی نسلیں، ترے عشق ہی میں مچلیں — اُنہیں نیک تُو بنانا، مدنی مدینے والے

مِرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ — اُنہیں خُلْد میں بَسانا، مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش (مرمم) ص ٤٢٩)

الفاظ معانی: شاد: خوش۔ خُلْد: جنّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۷۲﴾ 400 رَکعتیں

حضرتِ سیِّدُنا شُرَحْبِیل بن مُسلِم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے کہ دو شخص حضرتِ سیِّدُنا ابو مُسلِم خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے مُلاقات کے لئے ان کے گھر گئے، اَہلِ خانہ نے بتایا کہ حضرت مسجِد میں ہیں۔ چُنانچِہ دونوں مسجِد میں آئے تو حضرت کو نَماز میں مَشغول پاکر فارِغ ہونے کا اِنتِظار کرنے لگے، دونوں نے حضرت کی رَکعتیں گننی شُروع کیں، ایک نے 300 (تک گنتی

کی) جب کہ دوسرے نے 400 رَکْعَتیں شُمار (یعنی Count) کیں (یعنی چار سو تک گنتے رہے)۔(حلیة الاولیاء ج ۲ ص ۱٤۸ رقم ۱۷٦٥)

(اللّٰہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۲۰۲) **اللّٰہُ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عَمَل کا ہو جَذبہ عَطا یاالٰہی
گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

(۷۳) 13 جگہوں سے بندھے ہوئے بُزُرگ

سُبْحٰنَ اللّٰہ! عاشِقانِ نَماز کی بھی کیا شان ہے! مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی اُردو ترجمے والی **"مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب"** صَفْحَہ 84 پر ہے: حضرتِ حُسین بِن مَنْصُور حلّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے اپنے جِسْم کو ٹَخنوں سے گھٹنوں تک تیرہ (13) جگہوں سے بیڑیوں (Fetters) میں جکڑ رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار رَکْعَت نَفْل ادا کرتے تھے۔

(مکاشفة القلوب (اردو) ص ۸٤) (تاریخ بغداد ج ۸ ص ۱۲۷)

(۷٤) دُکان پر 400 رَکْعَتیں

حضرتِ جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ بازار میں جاتے اور اپنی دُکان کھول کر اس کے آگے پَردہ ڈال دیتے اور چار سو رَکْعَت نَفْل ادا کر کے دُکان بند کر کے گھر واپَس آ جاتے۔(شعب الایمان ج ۳ ص ۱۷۱ رقم ۳۲۵۲) حضرتِ حَبَشی بِن داؤد رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے چالیس سال عِشا کے وُضو سے صُبْح کی نَماز پڑھی۔ (مکاشفة القلوب (اردو) ص ۸٤)

مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامِد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نیکی کی دعوت کے بہت پیارے مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ ہر وَقْت باوُضُو رہے، جب بے وُضُو ہو جائے تو فوراً وُضُو کرکے (مکروہ وَقْت نہ ہو تو) دو رَکعت نَفْل ادا کرے، جب بھی بیٹھے قِبلہ رو بیٹھے، دل کی خوب تَوَجُّہ کے ساتھ یہ تصوُّر کرے کہ وہ حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے مُواجَہَہ شریف میں (یعنی چِہرۂ اَنْوَر کے سامنے) بیٹھا ہے، اپنے ہر کام میں صَبْر و بَرداشت کو لازِم رکھے، دُکھ بَرداشت کرلے مگر بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دے، گُناہوں سے توبہ کرتا رہے، تکبُّر و رِیا کے قریب بھی نہ جائے کیونکہ تکبُّر شیطان کی صِفَت ہے، اپنے آپ کو حَقارت سے اور نیک لوگوں کو احتِرام سے دیکھے، کیوں کہ جو شخص نیک لوگوں کے احتِرام کو نہیں جانتا اللہ پاک اسے ان کی صُحبت سے مَحروم کر دیتا ہے اور جو شخص عِبادت کی عزّت و عَظَمت کو نہیں جانتا اللہ پاک اس کے دِل سے عِبادت کی شیرینی (یعنی مِٹھاس) نِکال لیتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب (اردو) ص ۸٤)

خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی
مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۷۵) پنڈلی پر چابُک مارتے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن ابی عاتِکہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ بَیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُسلِم خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے مَعمولات میں سے ایک مَعمول یہ بھی تھا کہ آپ نے اپنی مسجِد میں ایک چابُک لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: چوپایوں (یعنی چار ٹانگوں والے جانوروں) سے زِیادہ اس (چابُک) کا حقدار تو میں خود ہوں۔ جب (عبادت میں) کچھ سُستی محسوس کرتے تو

اپنی پِنڈلی (Calf) پر ایک یا دو بار چابُک مارتے اور فرماتے: اگر میں اپنی آنکھوں سے جنّت یا جہنّم دیکھ لوں تب بھی اپنے عَمَل میں کچھ اِضافہ نہ کرسکوں گا (کیونکہ آپ عبادت میں اتنا زیادہ وَقت خَرچ کرتے تھے کہ اب وَقت بڑھانے کی گُنجائش ہی نہ تھی)۔(حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۴۹ حدیث ۱۷۶۷) (اللّٰہ والوں کی باتیں ج۲ ص۲۰۳) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

(۷۶) حیرت انگیز معمولات

حضرتِ سیِّدُنا حافِظ عبدُ الْغنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اپنے اوقات بے کار ضائع نہیں فرماتے تھے۔ فَجْر کی **نَماز** کے بعد لوگوں کو قراٰنِ کریم پڑھاتے اور بسا اَوقات کچھ حدیثیں بھی پڑھاتے، پھر اُٹھ کر وُضو فرماتے اور ظُہر سے پہلے تک **تین سو رَکْعتیں** ادا فرماتے جن میں سورۂ فاتحہ کے بعد مُعَوِّذَتَیْن (سورۂ فَلَق اور سورۂ ناس) پڑھتے پھر کچھ دیر آرام کر کے ظُہر کی **نَماز** کے بعد سے مَغْرِب تک اپنی یاد شُدہ چیزوں (یعنی احادیث و مسائل) کی مُنہ زَبانی دُہرائی یا تحریر میں مَشْغول رہتے پھر اگر روزہ ہوتا تو اِفطار کرتے ورنہ مَغْرِب سے عِشا تک **نَماز** (نَفْل) پڑھتے رہتے۔ عِشا کے بعد آدھی رات یا اِس سے کچھ زائد حِصّہ آرام فرماتے پھر اِس طرح اُٹھ جاتے گویا کوئی انسان آپ کو جگا دیتا ہو! کچھ دیر دُرُود شریف پڑھتے پھر وُضو کر کے فَجْر سے کچھ دیر پہلے تک **نَماز** (نوافِل) پڑھتے رہتے، بسا اوقات ایک رات میں سات سے آٹھ مَرتبہ وُضو کرتے اور اس کی وَجہ یہ ارشاد فرماتے کہ مجھے **نَماز** میں اُسی وَقت لُطف آتا ہے جب میرے اَعْضا تَر ہوتے ہیں۔ پھر کچھ دیر فَجْر تک سو جاتے اور یہ آپ کا روزانہ کا مَعمول تھا۔(سیر اعلام النبلاء ج۱۶ ص۲۵) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم

اہلِ جنّت کا بھی افسوس!

اے عاشِقانِ رسول! واقِعی زِندگی بے حَد مُختصر ہے، اِس بات کا صحیح معنوں میں احساس رکھنے والے ایک سانس بھی فالتو گُزارنا پسند نہیں کرتے، بَس ثَواب پر ثَواب کَماتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ پاک کی یاد اور اس کے ذِکْر سے کبھی بھی غافِل نہیں ہوتے۔ دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ علیہ وسلَّم: ﴿۱﴾ آدَمی کی جو گھڑی ایسی گُزرے جس میں وہ اللہ کا ذِکْر نہ کر پائے تو قِیامت کے دن اسے اس گھڑی پر افسوس ہوگا۔ (شعب الایمان ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۵۱۱) ﴿۲﴾ "اہلِ جنَّت کو اس گھڑی کے سوا کسی شے پر افسوس نہ ہوگا جس میں وہ اللہ پاک کا ذِکْر نہ کر سکے تھے۔" (معجم کبیر ج ۲۰ ص ۹۳ حدیث ۱۸۲)

شَرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اہلِ جنّت) کے تحت لکھتے ہیں: جنّتیوں کا یہ افسوس قِیامت کے دِن جنّت میں داخلے سے پہلے ہوگا کیونکہ جنّت میں ندامت و افسوس نہ ہوگا۔ (حرز ثمین شرح حصن حصین ص ۲۰۹)

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خُدا یا الٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۷۷﴾ دو رَکْعت میں پوری رات گزار دی

حضرتِ شیخ بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک رات اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شَخْص ہے جو آج کی رات دو رَکْعت میں مُکَمَّل کرے اور ایک رَکْعت میں کامِل قراٰن شریف پڑھے۔ حاضِرین میں سے کسی کو ہِمَّت نہ ہوئی۔ شیخ بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ علیہ خود کھڑے ہوئے اور دو رَکْعت نَماز شُروع کر دی۔ پہلی رَکْعت میں پورا قراٰنِ کریم اور چار پارے مَزید تِلاوت فرمائی اور دوسری رَکْعت میں سورۂ اِخلاص پڑھی اور نَماز مکمّل کر لی۔

(فیضانِ بہاءُ الدین زکریا ملتانی ص ۳۳) (فوائد الفواد مترجم ص ۶۲)

(۷۸) اعلیٰ حضرت کی بچپن سے نماز کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بچپن ہی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کو اپنالیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے برادر زادے (یعنی بھتیجے) مولانا حَسْنَین رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُن (یعنی اعلیٰ حضرت) کے ہم عُمروں سے اور بَعض بڑوں کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ (یعنی سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) سمجھدار ہوتے ہی نمازِ باجماعت کے سخت پابند رہے، گویا قبلِ بُلوغ (یعنی بالغ ہونے سے پہلے) ہی وہ اَصْحابِ ترتیب میں شامل ہو چکے تھے اور وقتِ وفات تک صاحبِ ترتیب ہی رہے۔ (سیرتِ اعلیٰ حضرت ص۹۲، فیضانِ اعلیٰ حضرت ص۸۶ ملتقطا) **صاحِبِ ترتیب:** یعنی وہ شَخْص جس کی بُلوغت (یعنی بالغ ہونے) کے بعد سے لگاتار پانچ فرض نمازوں سے زائد کوئی نماز قضا نہ ہوئی ہو۔ (اس مسئلے کی مزید تفصیل جاننے کیلئے بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 703 تا 706 (مسئلہ نمبر 18 تا 34) کا مُطالعہ فرمالیجئے)

(۷۹) اعلیٰ حضرت اور نمازِ باجماعت

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جَرّاح (Surgeon) نے اُس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹّی (Bandage) باندھنے کے بعد انہوں نے عَرض کی: حُضُور! اگر حَرَکت نہ کریں گے تو یہ زَخْم دس بارہ روز میں ٹھیک ہوجائے گا، وَرنہ زِیادہ وَقْت لگے گا۔ وہ یہ کہہ کر چلے گئے۔ یہ کیسے مُمکن ہوسکتا ہے کہ مسجِد کی حاضری اور جماعت کی پابندی تَرْک کر دی جائے۔ جب ظُہر کا وَقْت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وُضُو کیا، کھڑے نہ ہوسکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے، لوگوں نے کُرسی پر بِٹھا کر مسجِد میں پہُنچادیا اور اُسی وَقْت اَہلِ مَحلّہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اَذان کے بعد ہم سب میں سے چار مَضْبوط آدمی کرسی لے کر حاضِر ہوجایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کُرسی پر بِٹھا کر

مسجِد کی مِحراب کے قریب بِٹھا دیا کریں گے۔ یہ سِلسِلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا۔ جب زَخم اچّھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابِل ہو گئے تو یہ سِلسِلہ خَتْم ہوا۔ اعلیٰ حضرت کی نَماز تو نَماز ہے، آپ کی جماعت کا تَرک بھی بِلا عُذرِ شَرعی شاید کسی صاحِب کو یاد نہ ہو گا۔ (فیضانِ اعلٰی حضرت ص ۱۳۶) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اِلٰہی نَمازوں کا پابند کر دے
مِرا دل جماعت کی اُلفت سے بھر دے

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۸۰) نَماز کیلئے قافِلہ چھوڑا... تو غیبی مدد

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ باون (52) برس کی عُمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے رَوانہ ہوئے، مَناسِکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ ایسے بیمار ہوئے کہ دو ماہ سے زِیادہ صاحبِ فراش (یعنی Bedridden) رہے۔ جب کچھ صِحَّت یاب ہوئے تو زِیارتِ رَوضۂ اَنور کے لیے کمر بَستہ ہوئے اور جدّہ شریف سے ہوتے ہوئے کَشتی کے ذریعے تین (3) دن کے بعد ''رابِغ'' کے مَقام پر پہنچے اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی۔ اسی راستے میں جب ''بیرِ شیخ'' پہنچے تو مَنزِل قریب تھی لیکن فَجر کا وَقت تھوڑا رہ گیا تھا، اُونٹ والوں نے مَنزِل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن اس وَقت تک نَمازِ فَجر کا وَقت خَتْم ہونے کا اَندیشہ تھا، سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ یہ صُورتِ حال دیکھ کر اپنے رُفَقا (یعنی ساتھیوں) کے ساتھ وہیں ٹھہر گئے اور قافِلہ چلا گیا۔ آپ کے پاس کَرَ نْچ (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا)

ڈول تھا مگر رَسّی موجود نہیں تھی اور کُنواں بھی گہرا تھا، لٰہذا عمامے سے ڈول باندھ کر پانی نکالا اور وُضو کر کے وَقت کے اَندر **نَماز** ادا فرمائی ۔ مگر اب یہ فِکر لاحق ہوئی کہ طویل عَرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے، اتنے مِیل پیدل کیسے چلیں گے! مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک اَجْنَبی جَمّال (یعنی اَنجان اُونٹ والا) اپنا اُونٹ لیے اِنتِظار میں کھڑا ہے، آپ حمدِ الٰہی بجا لاکر اُس پر سُوار ہو گئے ۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۱۷، بالتصرُّف)

سُواریاں اور نَماز

ماشآءَاللہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا ذَوقِ **نَماز** صَد کروڑ مَرحبا! ہمیں بھی چاہیے کہ سَفَر کے اَندر بھی **نَماز** کا اچّھی طرح خَیال رکھیں ۔ پہلے پہل تو بَس یا ٹرین یا ہوائی جہاز میں Seat بُک کرواتے وَقت یہ دِھیان رکھیے کہ سَفَر کے دَوران نَماز کا وَقت نہ آئے ۔ اگر ایسی سواری نہ مِل سکے اور معلوم ہو کہ ہوائی جہاز یا ٹرین میں **نَماز** پڑھنی ہوگی تو حتَّی الاِمکان باوُضُو رہیے ، وَرنہ وُضُو کی آزمائش ہوسکتی ہے ۔ بسا اَوقات شہر کے اَندر بھی بَس وغیرہ کے سَفَر میں نَمازوں کے حوالے سے آزمائش ہوجاتی ہے، اوّل تو **نَماز** کا وَقت تنگ ہوتا ہو تو اُس وَقت سَفَر ہی نہ فرمائیں، وَرنہ راستے میں اُتر جایئے اور **نَماز** پڑھ کر دوسری بَس میں سَفَر فرمالیجئے ۔ اِسی طرح رکشا، ٹیکسی اور کرائے کی دیگر سواریوں میں بھی اِحتِیاط کیجئے ۔

نَمازوں میں مُحتاط ہم کو بنا دے
گُناہوں سے بچنے کا جذبہ خُدا دے

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمَّد

(۸۱) نَماز کی حالت میں خدمت

ایک روز (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَماز پڑھ رہے تھے) حاجی کِفایَتُ اللہ صاحِب (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) جو کہ نَماز میں

نہیں تھے اعلیٰ حضرت کی بحالتِ نَماز مَگس رانی کرنے (یعنی مکھیاں اُڑانے) لگے، (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے) سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا: نَماز کی حالت میں کوئی خِدمت نہ کرنا چاہیے، وہ حالتِ عَبدِیّت (یعنی بندگی کی حالت) ہے نہ (کہ) مَخدُومِیّت (یعنی خِدمت لینے کی)۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۵۶)

﴿۸۲﴾ پیر مہر علی شاہ صاحب کی کار اُلٹ گئی

ایک مَرتبہ شاہراہِ اَعْظم پر سنگ جانی کی طرف سے (گولڑہ شریف) واپس آتے ہوئے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے دَورانِ سَفَر فرمایا کہ نَمازِ مَغرِب کا وَقْت قریب ہے کسی مُناسِب مقام پر کار کو روک لیں تا کہ نَماز ادا کی جائے، ایک صاحِب نے عَرْض کی کہ ابھی سورج غُروب نہیں ہوا، **نَماز** کے وَقْت تک گولڑہ شریف کے موڑ پر واقع خانقاہ تک پَہُنچ جائیں گے۔ چُنانچِہ سَفَر جاری رکھا گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہ گُزری تھی کہ جُھنگی سیّداں کے قریب اچانک کار سَڑک سے اُتر کر اُلَٹ گئی! حضرت پِیر صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اور بابو جی تو باہَر گرے مگر مولانا محبوب عالَم ہزاروی اور ڈرائیور کار کے نیچے آ گئے، جب ان کو باہَر نِکال لیا گیا تو حضرت پیر صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا کہ یہ تکلیف و آزمائش نَمازِ مَغرِب میں تاخیر کا خوف نہ کرنے پر غیرتِ الٰہی کے باعث پیش آئی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ سُود مند (یعنی مُفید) ثابِت ہوگی۔ (فیضانِ پیر مہر علی شاہ ص ۱۵) (مہر منیر ص ۳۲۵ ملخصاً) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے عاشقانِ رسول! اِس حِکایت سے دَرْس مِلا کہ نَماز کی فِکْر کرنی چاہئے، وَقْت سے پہلے ہی اِس کا اِہتِمام مُناسب ہوتا ہے۔ بس، ٹرین یا ہوائی جہاز میں سَفَر کرنے والے بھی تو ضَرورتاً رَوانگی سے کافی دیر پہلے سے سَفَر کی تیّاری شُروع کر دیتے ہیں۔

فِکْرِ نَماز مُجھ کو عطا کردے کِبْرِیا

دیتا ہوں تجھ کو واسِطہ پیارے رسول کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿۸۳﴾ کُنوئیں میں گرتے گرتے بچے

''بہارِ شَریعت'' کے مُصنِّف، حضرت مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُاللہِ علیہ اس پر بہُت سَخْتی سے پابَند تھے کہ مسجِد میں حاضِر ہوکر باجماعت **نَماز** پڑھیں۔ بلکہ اگرکسی وَجہ سے مُؤَذِّن صاحِب وقْتِ مُقرَّرہ پر نہ پہنچتے تو خوداذان دیتے۔ قدیم دولت خانے (یعنی پُرانے مکان) سے مسجِد بِالکُل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقّت (یعنی مُشکل) نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے (یعنی نئے مکان) **قادِری منزِل** میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجِدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجِد، دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس (تھی) جو ''نوّا کی مسجِد'' کے نام سے مَشہور ہے۔ یہ دونوں مسجِدیں فاصِلے پر تھیں۔ اس وَقت بینائی بھی کمزور ہوچکی تھی، بازار والی مسجِد نِسبتاً (یعنی اُس کے مقابلے میں) قریب تھی مگر راستے میں بے تکی نالیاں تھیں۔ اس لئے ''نوّا کی مسجِد'' **نَماز** پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفْعہ ایسا ہوا کہ **صُبح کی نَماز** کے لئے جارہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے قریب تھا کہ کنویں کے غار (یعنی مُنہ) میں قدَم رکھ دیتے، اتنے میں ایک عورت آ گئی اور زور سے چِلّائی: ''ارے مولوی صاحِب! کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑیو!'' یہ سُن کر حضرت نے قدَم روک لیا اور پھر کُنویں سے اُتر کر مسجِد گئے۔ اس کے باوُجود مَسجِد کی حاضِری نہیں چھوڑی۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ ص ۳۱) **اللہُ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

عطا کر نمازوں کا جذبہ الٰہی
گُناہوں کی میرے مِٹا دے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(۸۴) مفتی احمد یار خان عاشِقِ نماز تھے

مُفَسِّرِ قراٰن مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا **نماز** سے مَحَبَّت کا عالَم یہ تھا کہ عَرصہ دراز تک تکبیرِ اُولیٰ بھی فوت ہوتے ہوئے نہ دیکھی گئی، خاموشی سے اَذان سُننے کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ بَوقتِ اَذان گھر میں سنّاٹا ہو جاتا، **نمازِ** با جماعت کی ادائیگی کیلئے اپنے دونوں بیٹوں کو (مسجِد میں) ساتھ لے جانا آپ کے مَعمولات (یعنی Routine) میں شامِل تھا۔

(حالاتِ زندگی سوانحِ عمری ص ۲۴ تا ۲۵ ملخصاً)

(۸۵) دل کی بیماری دُور ہو گئی

جگر گوشۂ صَدرُ الشَّریعہ، مُحدِّثِ کبیر حضرتِ علّامہ ضیاءُ المُصطَفٰے اَعْظَمی صاحِب نے اپنے ایک بَیان میں فرمایا: ایک مَرتبہ مجھے کچھ ہارٹ (یعنی دل) کی بیماری ہوگئی، میں اپنے اُستاذ، اُستاذُ الْعُلَما حافِظِ مِلَّت (حضرتِ علّامہ حافِظ عبدُ العزیز صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) کی بارگاہ میں حاضِر ہوا، بَہُت ہی خَستہ حال۔ میں سوچ رہا تھا کہ اب دو چار ہاتھ کے فاصلے پر میری قَبْر ہے، میں نے عَرض کیا: حُضُور! اس نوجوانی ہی میں میری یہ کَیفِیَّت ہوگئی ہے، ذرا دُعا فرما دیں۔ تو انہوں نے کچھ دَم فرمایا اور فرمایا کہ ایک کام کیجئے، (ہر) فَرض نَماز کا سلام پھیرتے ہی اپنا دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ دل پر رکھ کر گیارہ بار (پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد کی آیت 28 کا یہ حِصّہ:) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ(۲۸)[1] پڑھ لیا کریں۔ میں نے دو چار روز

مدینہ

[1] ترجمۂ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

پڑھا، مجھے محسوس ہوا کہ میں کسی نئی زِندگی میں ہوں۔ایک مہینے تک اس کا عَمَل جاری رکھا اوراس بیچ میں آج تک تقریباً 38 سال ہوگئے مگراب تک مجھے کبھی گھبراہٹ کی بھی بیماری نہیں ہوئی۔اب میں سَمجھتا ہوں کہ قرانِ عَظیم یہ صِرْف نُسخۂ اَمراضِ روحانی ہی نہیں ہے یہ اَمراضِ جِسمانی کا بھی نُسخہ ہے، (حاضِرین میں سے کسی نے عَرض کیا:حضرت!اس کی اِجازت سب کوعَطافرمادیجئے) (فرمایا:) ہاں! مجھے جیسے میرے اُستاد نے اجازت عَطا کی میں اپنے تمام اَحبابِ اَہلِ سُنّت کواس کی اِجازت دیتا ہوں کہ جس کو یہ ضَرورت ہو وہ اس عَمَل کو پڑھے اورکسی اور کو ضَرورت پڑے اس کو (بھی) آپ تلقین کرے۔(کہیں کہیں اَلفاظ کی تھوڑی سی تَرمیم کی گئی ہے)

﴿۸۶﴾ سانپ کا ڈر

حافِظِ مِلّت حضرتِ علّامہ مولانا حافِظ عبدُ الْعَزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے میلا دشریف کے ایک جلسے میں **نَماز** کی اَہمیّت اور فرضِیّت کا بَیان کرتے ہوئے فَجْر کے وَقْت نیند (سے آنکھ) نہ کُھلنے کے عُمومی عُذْر (یعنی عَوامی مجبوری کے کمزور بَیان) کوپیش کرکے فرمایا: بتاؤ! ایسا انسان جوکئی راتوں کا جَگا ہو،تھکا ہارا ہو،کسی اچّھے کمرے میں اس کے لیے اچّھے سے اچھا آرام دہ بِستر لگادواور ہر طرح کے آرام کا سامان مُہَیّا کردواب اُس تھکے ہارے انسان سے اُس کمرے میں سونے کے لیے کہہ دواور ساتھ میں یہ بھی کہہ دو کہ کمرے میں ایک **سانپ** رہتا ہے! تو بتاؤ!اس تھکے ماندے اورکئی راتوں کے جگے ہوئے انسان کواُس آرام دہ کمرے میں نیند آئے گی؟ مَجْمع میں سے کسی نے کہا:نہیں۔تو فرمایا: کیوں نیند نہیں آئے گی؟ اِسی لیے کہ اِس انسان کے دل میں سانپ کا ڈر سَما گیا،سانپ کا خوف پیدا ہوگیا تو اب اس کی نیند غائِب ہوگئی۔جب سانپ کے خوف سے نیند اُڑ سکتی ہے تو خُدا کا خوف دل میں ہواور **نَماز کے وَقْت** نیند آجائے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ (حیاتِ حافظِ ملّت ص۲۳۰)

اے عاشِقانِ رسول! واقِعی اگرکوئی کام کرنے کا ذِہن بَن جائے تو راستے بَہُت اور اگرکسی کام کو جی نہ چاہے تو بَہانے بَہُت،بَس یہ تو اپنے اپنے نَصیب کی بات ہے کہ اگر آپ نَمازی بَننا چاہتے ہیں بِالْخُصوص فَجْر کی پابندی چاہتے ہیں تو

اَلارم لگایا جاسکتا ہے کسی اسلامی بھائی سے کہا جاسکتا ہے جو آپ کو فَجر کی جماعت کے لئے ''صَدائے مدینہ'' یا گھر کی بیل یا موبائل فون کی بیل کے ذَرِیعے اُٹھا دے۔

نَماز پڑھنے کی توفیق ہو عَطا یارب!
مِری نَماز کبھی بھی نہ ہو قضا یارب!

ماہِ رَمضانُ المبارک کے اعتِکاف نے زندگی بدل دی

نَمازوں کی عادت پکّی بنانے، گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے اور اپنی سیرت کو سُنّتوں سے جگمگانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردَم وابَستہ رہئے۔ **مَدَنی بہار:** اورنگی ٹاؤن، کراچی کے رہائشی نوجوان اسلامی بھائی پہلے پہل ماڈرن اور بُرے دوستوں میں اُٹھنے بیٹھنے والے تھے۔ نَماز بِالکل نہیں پڑھتے تھے، جب کبھی ان کی والِدہ سَمجھاتیں کہ بیٹا نَماز پڑھا کرو تو یہ ٹالَم ٹَول کر دیا کرتے۔ ان کی خوش نصیبی کہ انہیں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے اعتِکاف میں اور وہ بھی فیضانِ مدینہ کراچی میں بیٹھنے کا شوق پیدا ہوا! حالانکہ انہوں نے پہلے کبھی دس دن کا سُنّت اعتِکاف بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے بَقَول میری نِیّت یہ تھی کہ تبدیل شُدہ ماحول میں بیٹھنے سے تھوڑی بَہُت تَفریح بھی ہو جائے گی۔ جونہی انہوں نے گھر میں کہا کہ میں اعتِکاف میں بیٹھوں گا تو سب گھر والے خُوش ہو گئے، خود اِن کو فارم وغیرہ لا کر دیا اور فیضانِ مدینہ میں جَمع کروا دیا۔ جب یہ عاشِقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف میں بیٹھے تو وہاں ان کی سوچ ہی بَدَل گئی، وہ تَفریح کی نِیّت سے آئے تھے لیکن جب انہوں نے مَدَنی حلقوں میں شریک ہو کر شَرعی اَحکامات سیکھے، بَیانات سُنے، مَدَنی مُذاکروں میں شامل ہوئے تو دل پر چوٹ لگنا شُروع ہوئی، ایک دن یہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اپنے گُناہوں سے سچّی توبہ کی اور نِیّت کر لی کہ اب ان کی کوئی بھی نَماز قضا نہیں ہوگی، پھر پچھلی نَمازوں کا حِساب لگا کر ان کو بھی پڑھنا شُروع کر دیا۔ اللہ پاک ان کو اور ہم کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہ کر سنّتوں بھری زِندگی گُزارنے کی تَوفیق دے۔ اٰمین۔

صُحبتِ بد میں رہنے کی عادت چُھٹے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

خَصلتِ جُرم و عصیاں تمہاری مِٹے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عِشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کرنے والے بُزُرگانِ دین

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوطالِب مکّی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم جن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ رات بھر عبادت میں مَصروف رہتے اور 30 یا 40 سال تک عِشا کے وُضو سے فجر کی **نماز** ادا فرماتے رہے، ان کی تعداد تابِعینِ عُظام میں 40 ہے، ان میں سے چند (19) کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: ۞ مدینے شریف سے حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مُسَیِّب اور حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم ۞ مکّے شریف سے حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض اور حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد ۞ یمن سے حضرتِ سیِّدُنا طاءُوس بن کَیسان اور حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ ۞ کوفے سے حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم اور حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُیَیْنَہ ۞ شام سے حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن بَکّار ۞ عَبّادان سے حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ خواص اور حضرتِ سیِّدُنا ابوعاصِم ۞ ایران سے حضرتِ سیِّدُنا حَبیب ابومحمد اور حضرتِ سیِّدُنا ابوجابِر سَلْمانی ۞ بصرہ سے حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار، حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان تَیمی، حضرتِ سیِّدُنا یَزید رَقاشی، حضرتِ سیِّدُنا حَبیب بن ابوثابِت اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بَکّاء رَحْمَۃُ اللہِ علیہم (قوت القلوب ج ١ ص ٧٢) (قوت القلوب (اردو) ج ١ ص ٢٢٧) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

اِمتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ

بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٤٣٢)



14 سالہ نشے کی عادت سے جان چھوٹ گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جھگڑوں کی عادتیں مٹانے، نشے کی عادتیں چُھڑانے اور خود کو نَماز کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرتے رہیے۔ آپ کا ذوق بڑھانے کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی جاتی ہے:

راولپنڈی کے قریب واقع گاؤں ''مال خبالاں'' کے اسلامی بھائی 14 سال سے نَشے کے عادِی تھے، نَمازیں نہیں پڑھتے تھے اور گاؤں والوں سے بھی جھگڑتے رہتے تھے۔ ان کے بھائی نے ان پر اِنفرادی کوشش کی کہ کسی طرح یہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آجائیں اور گُناہوں سے توبہ کرکے نیکی کی راہ پر چلنا شُروع کردیں۔ پھر ایک دن اللہ پاک کا ایسا کرم ہوا کہ انہیں ایک ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی سعادت مِل گئی، جس کی بَرَکت سے انہوں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کرلی۔ پھر 63 دن کا مَدَنی تَربِیَتی کورس بھی کیا۔ جہاں انہیں وُضو، غُسل، نَماز کے ساتھ ساتھ بہت سی سُنَّتیں سیکھنے کا موقع ملا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کی نَشے کی پُرانی عادت بھی چھوٹ گئی، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عِمامہ سجانے میں بھی کامیاب ہوئے۔ ان کے گاؤں والوں سے جھگڑے بھی ایک ایک کرکے خَتْم ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے کہ 25 سالہ زِندگی میں ایسا سُکون کبھی نہیں مِلا جیسا مَدَنی ماحول میں مِلا، جب تک زِندہ رہوں گا دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتا رہوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اچّھی صُحبت مِلے، خوب بَرَکت مِلے
چَل پڑو چَل پڑیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ٦٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

رمضان المبارک ١٤٤٠ھ

جون 2019ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے دَرسِ فیضانِ سُنَّت کے 22 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔“ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ ص۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

﴿۲﴾ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”**اللہ** پاک اس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (ترمذی ج۴ ص۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿۳﴾ **حضرتِ** سیِّدُنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلام کے نامِ مُبارَک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ **اللہ** پاک کی کتابوں کے دَرس و تدرِیس کی کثرت کے باعِث آپ کا نام **اِدریس** ہوا۔ (تفسیرکبیر ج۷ ص۵۵۰، تفسیر الحسنات ج۴ ص۴۸)

﴿۴﴾ **حُضُور غوثِ پاک** رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰی صِرْتُ قُطْباً۔ یعنی میں نے عِلْم کا دَرس لیا یہاں تک کہ مَقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا۔ (قصیدۂ غوثیه)

﴿۵﴾ **فیضانِ سُنَّت** سے دَرس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقتِ مُقَرَّر کرکے روزانہ دَرس کے ذَرِیعے ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے۔

﴿۶﴾ **فیضانِ سُنَّت** سے روزانہ کم اَزکم دو دَرس دینے یا سُننے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر دَرس“ ضرور ہو)

﴿۷﴾ **پارہ 28** سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ **فیضانِ سُنَّت** کا دَرس بھی ہے۔ (دَرس کے عِلاوہ گھر کے اَفراد کو ''مَدَنی چینل'' دیکھنے کی بھی ترغیب دیجئے)

﴾۸﴿ **ذِمّے** دار گھڑی کا وَقْت مُقرَّر کرکے روزانہ کم اَز کم ایک اور چُھٹّی والے دن ایک سے زِیادہ مَقامات پر **چوک دَرس** کا اِہتمام فرمائیں۔ (مگر حُقوقِ عامّہ تلَف نہ ہوں اس کا خیال رکھا جائے مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے)

﴾۹﴿ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنْتخَب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ عاشِقانِ رسول شریک ہو سکیں۔

﴾۱۰﴿ **دَرس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

﴾۱۱﴿ **مِحْراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مَخْصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تِلاوت کرنے والوں وغیرہ کو دُشواری نہ ہو۔

﴾۱۲﴿ **ذَیلی** مُشاوَرت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجِد میں دو (یا ایک) **خیر خواہ** مُقرَّر کرے جو دَرس (بَیان) کے موقع پر جانے والوں کو نَرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بِٹھائیں۔

﴾۱۳﴿ **پردے میں پردہ** کیے دوزانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔ اگر سُننے والے زِیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر دینے میں بھی حَرَج نہیں جب کہ کسی ایک بھی نَمازی یا تِلاوت کرنے والے وغیرہ کو تَشوِیش (یعنی پریشانی) نہ ہو۔

﴾۱٤﴿ **صِرْف** اتنی آواز سے **دَرس** دیجئے کہ حاضرین ہی سُنیں۔ اس بات کی ہمیشہ اِحتِیاط فرمائیے کہ دَرس و بَیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نَمازی یا مشغولِ تِلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴾۱۵﴿ **دَرس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴾۱٦﴿ **جو کچھ دَرس** دینا ہے پہلے اس کا اچّھی طرح مُطالَعہ کر لیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

﴾۱۷﴿ **فیضانِ سُنَّت** کے عَرَبی یا مُشکِل اَلفاظ لگائے ہوئے اِعْراب کے مُطابِق ہی ادا کیجئے۔

﴿۱۸﴾ **حمد و صلوٰۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختِتامی آیات وغیرہ کسی عاشقِ رسول عالم یا قاری کو ضَرور سُنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اَہلِ سُنّت کو نہ سُنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿۱۹﴾ **فیضانِ سُنَّت** کے عِلاوہ مکتبۃُ الْمدینہ کے رسائل یعنی بُک لِٹس سے بھی **دَرس** دے سکتے ہیں۔[1]

﴿۲۰﴾ **دَرس** مع اِختِتامی دُعا سات مِنَٹ کے اَندر اَندر مکمَّل کر لیجئے۔

﴿۲۱﴾ ہر مُبَلِّغ کو چاہیے کہ وہ **دَرس کا طریقہ**، بعد کی ترغیب اور **اِختِتامی دُعا** زَبانی یاد کرلے۔

﴿۲۲﴾ **دَرس** کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت تَرمیم کر لیں۔

فَیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: ''قریب قریب تشریف لائیے۔'' پردے میں پردہ کئے دو زانو بیٹھ کر اس طرح دَرس کی اِبتِدا کیجئے:

(مائِک اِستِعمال مَت کیجئے، بِغیر مائک کے بھی آواز دھیمی رکھئے، کسی نَمازی وغیرہ کو تَشوِیش (یعنی پَریشانی) نہ ہو)

---

[1]: ﴿۱﴾ امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رَسائل کے عِلاوہ کسی اور کتاب یا رسالے یعنی بُک لِٹس سے دَرس کی تَنظیمی طور پر اجازَت نہیں۔ ﴿۲﴾ فیضانِ سُنّت (نیکی کی دعوت، غیبت کی تباہ کاریاں اور فیضانِ نَماز بھی فیضانِ سُنّت کے اَبواب ہیں) کے عِلاوہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر کُتب و رَسائل سے جو دَرس دِیا جاتا ہے، اس کو ''مَدَنی دَرس'' کہا جاتا ہے۔ بعدِ فجر حَلْقۂ تفسیر میں تفسیر وغیرہ کے عِلاوہ صِرف فیضانِ سُنّت سے ہی دَرس دیا جائے۔ ﴿۳﴾ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتب و رَسائل سے دَرس دیا جائے، اَلْبَتّہ بَعض کُتب و رَسائل ایسے ہیں جن کا اپنے طور پر (یعنی پرائیویٹ) مُطالَعہ ضَرور کیا جائے مگر ان سے دَرس دینے کی تَنظیمی طور پر اجازَت نہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں: (۱) کُفرِیہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب (۲) 28 کلماتِ کُفر (۳) گانوں کے 35 کُفرِیہ اَشعار (۴) پردے کے بارے میں سُوال جواب (۵) چندے کے بارے میں سُوال جواب (۶) عَقیقے کے بارے میں سُوال جواب (۷) کپڑے پاک کرنے کا طریقہ (۸) اِستِنجا کا طریقہ (۹) نَماز کے اَحکام (۱۰) اسلامی بہنوں کی نَماز (۱۱) ذِکر والی نَعت خوانی (۱۲) نَعت خواں اور نَذرانہ (۱۳) قومِ لُوط کی تباہ کاریاں (۱۴) رفیقُ الْحَرَمین (۱۵) رفیقُ الْمُعْتَمِرین (۱۶) حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول وغیرہ۔ -**مرکزی مجلسِ شوریٰ**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ ؕ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اِس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

اگر مسجِد میں ہیں تو اِس طرح **اِعتِکاف** کی نِیّت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعْتِکاف کی نِیّت کی)

پھر اِس طرح کہئے: **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** نِگاہیں نیچی کیے تَوَجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کی نِیّت سے ''فَیضانِ سُنّت'' کا دَرس سُنئے۔ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بَدَن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے ہوسکتا ہے اس کی بَرَکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب آجائیے کہہ کر اِسی انداز میں رغبت دِلائیے اور اچھی اچھی نیّتیں بھی کروائیے) یہ کہنے کے بعد **فَیضانِ سُنّت** سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فَضِیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنائیے، آیات وعَرَبی عِبارات کا صِرْف ترجمہ پڑھئے، لکھے ہوئے مضمون کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلِّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرس و بیان کے آخر میں بِلا کمی بیشی اِسی طرح تَرغیب دلایا کرے)

خوفِ خُدا و **عشقِ مُصطَفٰے** کے حُصول کیلئے ہر ہفتے کو عِشا کی نَماز کے بعد اَمیرِ اَہلِ سُنَّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جُمعرات مَغرِب کی نَماز کے بعد عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں بہ نیّتِ ثَواب ساری رات گزارنے کی اِلتجا ہے، عِشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور **اللہ** پاک توفیق دے تو تہجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سُنَّتوں بھرا سَفَر اور روزانہ **غورو فِکْر** کے ذَرِیعے **''مَدَنی اِنْعامات''** نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور **ایمان کی حِفاظت** کیلئے فِکْر مند رہنے کا ذِہْن بنے گا۔

آخِر میں خُشُوع و خُضوع (یعنی جسم و دل کی عاجِزی) اور قَبولیَّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اِس طرح دُعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

یاربِّ مصطفٰے! رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واسطے ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔ **یااللہ** پاک! دَرْس کی غَلَطیاں اور تمام گُناہ معاف فرما، ہمیں عاشِقِ رسول، پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بَردار بنا، **یااللہ** پاک! ہمیں ''مَدَنی اِنْعامات'' پر عَمَل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی تَوفیق عطا فرما۔ **یااللہ** پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قَرض داریوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں،

جھوٹے مُقدّموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ پاک! اسلام کا بول بالا کر۔ یااللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یااللہ پاک! ہمیں زیرِ گُنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، جنَّتُ الْبقیع میں مَدفن اور جنَّتُ الْفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ پاک! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز مُرادوں پر رحمت کی نظر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶) [1]

(سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَۚ(۱۸۰) وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَۚ(۱۸۱) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠(۱۸۲) [2]

(آخر میں کلمہ پڑھ کر سُنَّت پر عمل کی نیّت سے مُنہ پر دونوں ہاتھ پھیر لیجئے)

[1]: پ۲۲، الاحزاب: ۵۶ [2]: پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۸۰۔۱۸۲

تفصیلی فہرست

گھر والوں پر خرچ کیجئے مگر ٹھہریئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیّت سے خَرچ کرے تو وہ اُس کے لیے صَدَقہ ہے۔'' (بخاری ج۱ ص۳٤ حدیث۵۵)

شَرحِ حدیث: اس حدیث کا حاصِل یہ ہے کہ کوئی مُباح (یعنی جائز) کام بھی بہ نیّتِ خیر (یعنی اچھی نیّت سے) کیا جائے تو اس پر بھی ثواب ہے، اَہل وعِیال کی پروَرِش انسان کرتا ہی ہے لیکن اگر ان کی پروَرِش رِضائے الٰہی کے لیے ہو تو اس پر بھی ثواب ہے۔ (نزہۃ القاری ج۱ص۳۹۹)

گھر والوں پر خرچ کرنے کی نیّتیں

❁ رِضائے الٰہی کیلئے حکمِ شریعت پر عمل کرنے کیلئے خَرچ کروں گا ❁ جو سمجھ دار ہیں اس سے اُن کا دل خوش کروں گا ❁ صِلَۂ رِحمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک) کروں گا۔

مآخذ و مراجع

1	قرانِ پاک	کلامِ الٰہی	☆☆☆☆☆
	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ/سال اشاعت
2	ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۹ھ

کتبِ تفسیر

3	تفسیرِ طبری	علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۲۰ھ
4	تفسیرِ بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ	// ۱٤۱٤ھ
5	تفسیرِ قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ۱٤۱۹ھ
6	تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۰ھ
7	تفسیرِ درِ منثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ۱٤۰۳ھ
8	تفسیراتِ احمدیہ	علامہ احمد بن ابو سعید جونپوری معروف بہ ملّا جیون رحمۃ اللہ علیہ	پشاور
9	تفسیرِ خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	مصر ۱٤۱۷ھ
10	تفسیرِ روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
11	تفسیرِ روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱٤۲۰ھ
12	تفسیرِ مدارک	علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمۃ اللہ علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۱ھ
13	تفسیرِ صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ۱٤۲۱ھ
14	تفسیرِ خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۹ھ
15	تفسیرِ نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	پیر بھائی کمپنی لاہور
16	تفسیرِ نعیمی	//	مکتبہ اسلامیہ لاہور
17	صراط الجنان فی تفسیر القران	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۵تا۱٤۳۷

کتبِ حدیث

18	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۱۹ھ
19	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱٤۱۹ھ
20	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
21	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۲٦ھ
22	سنن ابوداود	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۱ھ
23	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
24	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	// ۱٤۲۰ھ
25	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ	کراچی ۱٤۰۷ھ

26	سنن کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
27	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
28	نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ امام بخاری قاہرہ ۱۴۲۹ھ
29	سنن کبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
30	شعب الایمان	//	// ۱۴۲۱ھ
31	مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
32	مسند ابو یعلیٰ	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
33	البحر الزخار	امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ ۱۴۲۴ھ
34	مسند الشامیین	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۹ھ
35	المنتخب من مسند عبد بن حمید	امام ابو محمد عبد بن حمید بن نصر رحمۃ اللہ علیہ	عالم الکتب بیروت ۱۴۰۸ھ
36	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
37	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
38	معجم اوسط	//	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
39	معجم صغیر	//	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
40	السنۃ	علامہ ابو بکر احمد بن محمد خلال رحمۃ اللہ علیہ	دار الرایہ ۱۴۱۰ھ
41	شرح السنۃ	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
42	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۲۱ھ
43	صحیح ابن خزیمۃ	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیسا بوری رحمۃ اللہ علیہ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ
44	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
45	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
46	الزہد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
47	الزہد	امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الدار مدینہ منورہ ۱۴۰۴ھ
48	الاحادیث المختارۃ	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ	دار خضر بیروت ۱۴۲۰ھ
49	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
50	جامع صغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۲۵ھ
51	جمع الجوامع	//	// ۱۴۲۱ھ
52	مجمع الزوائد	امام حافظ نور الدین ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
53	شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
54	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۱۹ھ
55	الترغیب والترہیب	علامہ عبد العظیم بن عبد القوی منذری رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ

56	مشکوٰۃ	علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
57	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۱۸ھ
58	اللہ والوں کی باتیں (ترجمہ حلیۃ الاولیاء)	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱تا۱۴۳۶ھ
59	حلم معاویۃ	امام عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی دنیا رحمۃ اللہ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
60	ذکر الموت	//	//
61	صفۃ النار	//	//
62	العزلۃ والانفراد	//	//
63	التہجد وقیام اللیل	//	//
64	الرقۃ والبکاء	//	//
65	المنامات	//	//
66	حسن الظن باللہ	//	//
67	الورع	//	//
68	قصر الامل	//	//
69	شرح مشکل الآثار	امام ابی جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۱۵ھ
70	المتجر الرابح	علامہ شرف الدین عبد المؤمن بن خَلَف دِمْیاطی رحمۃ اللہ علیہ	دار خضر بیروت ۱۴۲۲ھ
71	جنت میں لے جانے والے اعمال (ترجمہ المتجر الرابح)	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ

کتبِ شُروحاتِ حدیث

72	عمدۃ القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
73	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
74	شرح البخاری	علامہ ابن بطال ابی الحسن علی بن خلف بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الرشد ۱۴۲۰ھ
75	ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
76	فیوض الباری شرح صحیح بخاری	علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ	دار العلوم حزب الاحناف لاہور
77	نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
78	شرح صحیح مسلم	علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
79	اکمال المعلم بفوائد مسلم	علامہ ابو فضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ	دار الوفاء ۱۴۱۹ھ
80	شرح ابی داؤد	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۲۰ھ
81	فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرء وف مناوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
82	التیسیر	//	مکتبہ امام شافعی ریاض ۱۴۰۸ھ
83	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
84	شرح طیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۱ء

85	المفاتیح فی شرح المصابیح	علامہ مظہر الدین حسین بن محمود زیدانی مظہری رحمۃ اللہ علیہ	دار النوادر لبنان ۱۴۳۳ھ
86	لمعات التنقیح	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دار النوادر دمشق ۲۰۱۴ء
87	اشعۃ اللمعات	//	کوئٹہ ۱۴۳۱ھ
88	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
89	السراج المنیر	علامہ علی بن احمد بن محمد عزیزی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ
90	الاستذکار	امام یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
91	کشف المشکل من حدیث الصحیحین	امام عبد الرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	دار الوطن ریاض

کتبِ فقہ

92	ہدایہ	علامہ علی بن ابو بکر مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
93	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
94	جوہرہ نیرہ	علامہ ابو بکر بن علی حداد رحمۃ اللہ علیہ	کراچی
95	غنیۃ المتملی	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی رحمۃ اللہ علیہ	سہیل اکیڈمی لاہور
96	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند رحمۃ اللہ علیہم	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
97	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
98	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۲۰ھ
99	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ	کوئٹہ
100	شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ	کراچی
101	حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ	کراچی
102	حاشیہ اعانۃ الطالبین	علامہ ابو بکر عثمان بن محمد شطا دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
103	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۱۹ھ
104	غمز العیون	شیخ سید احمد بن محمد حموی مصری رحمۃ اللہ علیہ	کراچی ۱۴۱۸ھ
105	منح الروض	علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
106	فتاوی حدیثیہ	علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ
107	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۱۲تا۱۴۲۳ھ
108	فتاوی امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی ۱۴۱۹ھ
109	وقار الفتاوی	مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ	بزم وقار الدین کراچی ۲۰۰۱ء
110	فتاوی ملک العلماء	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۲۶ھ
111	فتاوی فیض الرسول	مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۱۱ھ
112	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ
113	محاسن العمل الافضل	مفتی محمد عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	کانپور ہند ۱۲۷۲ھ

114	جنتی زیور	علامہ مولانا عبد المصطفٰے اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٨ھ
115	مسائل نماز	علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ	رضوان کتب خانہ لاہور
116	نماز کے احکام	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
117	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	//	// ١٤٣٤ھ

کتبِ تاریخ وسیرت

118	تاریخ کبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٢ھ
119	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی معروف بہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٧ھ
120	ابن عساکر	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ١٤١٦ھ
121	تاریخ اصبہان	امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ ١٤١٠ھ
122	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	کراچی
123	بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب	کمال الدین عمر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت
124	التعدیل والتجریح	علامہ ابو ولید سلیمان بن خلف باجی مالکی رحمۃ اللہ علیہ	مراکش
125	اسد الغابۃ	امام ابوالحسن عزالدین علی بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤١٧ھ
126	معرفۃ الصحابۃ	امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٢ھ
127	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٥ھ
128	تہذیب التہذیب	//	دارالفکر بیروت ١٤١٥ھ
129	معجم الصحابۃ	امام ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بغوی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ دارالبیان کویت ٢٠٠٠ء
130	الاستیعاب	علامہ ابوعمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٢ھ
131	طبقات	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٩٩٧ء
132	الطبقات الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت ١٤١٨ھ
133	سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٧ھ
134	الکامل	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤١٨ھ
135	الکامل فی التاریخ	امام ابوالحسن علی بن ابوالکرم (ابن اثیر) رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤٠٧ھ
136	الاکمال فی اسماء الرجال	علامہ ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	ملتان
137	کتاب الثقات	امام حافظ ابی حاتم محمد بن حبان بستی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ
138	الجامع لاخلاق الراوی	امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٣١٧ھ
139	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤٢٣ھ
140	الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	//
141	سیرت ابن ہشام	علامہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤٢٢ھ
142	زرقانی علی المواہب	علامہ محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٧ھ

143	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۲۱ھ
145	مدارج النبوت	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	نوریہ رضویہ لاہور ۱۹۹۷ء
146	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
147	انوار جمال مصطفٰے	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	شبیر برادرز ۲۰۱۹ء
148	سیرت مصطفٰے	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
149	سیرت عمر بن عبد العزیز	امام عبد الرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ
150	حضرت عمر بن عبد العزیز کی 435 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
151	خیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
152	المناقب	علامہ موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
153	اولیائے رجال الحدیث	علامہ مولانا عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی ۱۴۱۹ھ
154	امیر معاویہ	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ۲۰۰۰ھ
155	فیضان صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
156	کرامات عثمان غنی	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)	// ۱۴۳۶ھ
157	اشکوں کی برسات	//	// ۱۴۳۹ھ
158	تذکرہ صدر الشریعہ	//	// ۱۴۳۵ھ
159	حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	//
160	فیضان امیر معاویہ	//	// ۱۴۳۷ھ
161	فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۷ھ
162	فیضان اعلیٰ حضرت	حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری	شبیر برادرز ۱۴۳۴ھ
163	حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
164	سیرت اعلیٰ حضرت	علامہ حسنین رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	ادارہ فیضان امام احمد رضا لاہور ۱۴۳۶ھ
165	حالات زندگی: سوانح عمری	مولانا نذیر احمد نعیمی قادری	نعیمی کتب خانہ گجرات ۲۰۰۴ء
166	حیات حافظ ملت	علامہ بدر القادری مصباحی مدظلہ العالی	المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ
167	فیضان پیر مہر علی شاہ	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
168	مفتی دعوت اسلامی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۷ھ

کتبِ تصوّف و اخلاق وغیرہ

169	کشف المحجوب	علامہ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	لاہور
170	غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
171	رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۱۸ھ
172	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ علیہ	// ۱۴۲۶ھ

173	قوت القلوب (اردو)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳٤ھ
174	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۲۵ھ
175	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
176	کیمیائے سعادت	//	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
177	منہاج العابدین	//	دار الکتب العلمیہ بیروت
178	لباب الاحیاء	//	دار البیروتی دمشق شام ۱٤۲٤ھ
179	احیاء العلوم (اردو)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۳تا۱٤۳٦ھ
180	اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
181	لواقح الانوار القدسیہ	امام عبد الوہاب بن احمد حنفی شعرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
182	حدیقہ ندیہ	علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ	پشاور
183	سبع سنابل	علامہ میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱٤۰۲ھ
184	قرۃ العیون	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۱٦ھ
185	تنبیہ الغافلین	//	پشاور ۱٤۲۰ھ
186	نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (ترجمہ قرۃ العیون)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۱ھ
187	روض الریاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱٤۲۱ھ
188	روض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۱٦ھ
189	حکایتیں اور نصیحتیں (ترجمہ روض الفائق)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۹ھ
190	بحر الدموع	امام عبد الرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ دار الفجر دمشق ۱٤۲٤ھ
191	عیون الحکایات	//	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱٤۲٤ھ
192	صفۃ الصفوۃ	//	// ۱٤۲۳ھ
193	عیون الحکایات (اردو)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۸، ۱٤۳۰ھ
194	البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱٤۲۵ھ
195	شرح الصدور	//	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱٤۲۳ھ
196	شرح الصدور (اردو)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۷ھ
197	مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات ایران یاران ۱۳۹۰ھ
198	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۱۹ھ
199	جہنم میں لیجانے والے اعمال (ترجمہ زواجر)	مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۸، ۱٤۳۲ھ
200	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
201	مکاشفۃ القلوب (اردو)	علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳٦ھ
202	نزہۃ المجالس	علامہ عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱٤۱۹ھ

203	المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٥ھ
204	الکواکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ	امام نجم الدین محمد بن محمد غزی رحمۃ اللہ علیہ	// ١٤١٨ھ
205	بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز	علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ	قاہرہ ١٤١٦ھ
206	اخلاق الصالحین	علامہ مولانا ابو النور محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
207	تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد جعفر قریشی حنفی رحمۃ اللہ علیہ	سعید کمپنی کراچی ١٩٧٣ء
208	جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	نوریہ رضویہ لاہور ١٤٣١ھ
209	راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
210	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ	دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت ١٩٨٥ء
211	الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	علامہ محمد برزنجی حسینی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٢٦ھ
212	التذکرۃ باحوال الموتی	امام محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دار السلام ٢٠٠٨ء
213	شکر کے فضائل (ترجمہ الشکر للہ)	مؤلفین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
214	آدابِ دین (ترجمہ الادب فی الدین)	//	// ١٤٣٨ھ
215	فیضانِ سنّت	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)	// ١٤٣٥ھ
216	نیکی کی دعوت	//	// ١٤٣٧ھ
217	احترام مسلم	//	// ١٤٣٨ھ
218	شجرۂ قادریہ رضویہ	//	// ١٤٣٩ھ
219	نجات دلانے والے اعمال	مؤلفین شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ١٤٣٩ھ
220	باطنی بیماریوں کی معلومات	//	// ١٤٣٥ھ
221	ریاکاری	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ١٤٣٥ھ
222	نیکیاں چھپاؤ	مرتبین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ١٤٣٨ھ
223	فوائد الفواد (اردو)	حضرت علاء سجزی رحمۃ اللہ علیہ	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ١٩٧٨ء
224	مکتوباتِ امام ربانی	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	کوئٹہ
225	مقالاتِ کاظمی	علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ	کاظمی پبلی کیشنز ملتان
226	کشف الالتباس فی استحباب اللباس	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء العلوم کراچی ١٤٢٤ھ

متفرقات

227	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	علامہ مولانا عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ھ
228	مفردات الفاظ القرآن	علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ	دار القلم دمشق بیروت ١٤١٦ھ
229	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الریان ١٤٢٢ھ
230	کتاب الدعاء	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢١ھ
231	الحرز الثمین	علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	ریاض ١٤٣٤ھ

232	الوظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ ھ
233	احسن الوعاء لآداب الدعاء	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	// ۱۴۳۶ ھ
234	الایعاب شرح العباب	امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ھیتمی رحمۃ اللّٰہ علیہ	مخطوط
235	الزہر الفائح	امام محمد بن محمد جزری رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ ھ
236	حسن التنبہ	امام نجم الدین محمد بن محمد غزی رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار النوادر لبنان ۱۴۳۲ ھ
237	جواہر البیان فی اسرار الارکان	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	مکتبہ مہریہ رضویہ ۱۹۹۹ء
238	اسرار الاحکام	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ علیہ	ضیاء القرآن لاہور کراچی
239	شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ	علامہ ابو القاسم ھبۃ اللّٰہ ابن حسن بن منصور رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار البصیرۃ الاسکندریہ
240	مستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن احمد مَحَلّی شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ ھ
241	دین و دنیا کی انوکھی باتیں (ترجمہ مستطرف)	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۸ ھ
242	عمامہ کے فضائل	مؤلفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۷ ھ
243	دولت بے زوال	مفتی سید عبد الفتاح حسینی رحمۃ اللّٰہ علیہ	جامعہ اہلسنّت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک ۱۴۳۴ ھ
244	ضیائے صدقات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ ھ
245	152 رحمت بھری حکایات	مؤلفین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۳ ھ
246	کرامات صحابہ	علامہ مولانا عبد المصطفٰے اعظمی رحمۃ اللّٰہ علیہ	// ۱۴۳۷ ھ
247	کتاب التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار المنار لبنان
248	تعلیقات علی العلل المتناہیۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	مخطوط
249	ہدی الساری مقدمہ فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ ھ
250	الملفوظ	مفتی اعظم ہند مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ ھ
251	راہ علم	مولانا علی اصغر عطاری مدنی مدظلہ العالی	// ۱۴۳۱ ھ
252	جلد بازی کے نقصانات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۴ ھ
253	قبر کھل گئی	مؤلفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	// ۱۴۳۴ ھ
254	حیاۃ الحیوان الکبری	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللّٰہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ ھ

منظوم کلام

255	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ ھ
256	ذوق نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ	// ۱۴۳۹ ھ
257	دیوان سالک (مع رسائل نعیمیہ)	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ علیہ	ضیاء القرآن لاہور کراچی ۲۰۰۱ء
258	وسائل بخشش (مرمّم)	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی (دامت برکاتہم العالیہ)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ ھ

درس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلائیے

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حُصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی التجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تہجد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ غور و فکر کے ذریعے "**مَدَنی انعامات**" نامی رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے فکرمند رہنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفےٰ! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے واسطے ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ پاک! آج درس کی غلطیاں اور تمام گناہ معاف فرما، ہمیں عاشقِ رسول، پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللہ پاک! ہمیں "مَدَنی انعامات" پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قرض داریوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، جھوٹے مقدّموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ پاک! اسلام کا بول بالا کر۔ یا اللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ پاک! ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ پاک! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز مرادوں پر رحمت کی نظر فرما۔

978-969-722-087-8
01082051

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net